سلسلہ تالیفات قریشی بک ایجنسی لاہور نمبر ۵۸

۲۱۸۸
۵-۱
16

اسرار العلوم

DATA ENTERED

مختصر ترجمہ منظوم

احیاء العلوم

جلد اوّل

از

حضرت مولانا مولوی شمس الاسلام صاحب کیتھلی نقشبندی مجددی رحمۃ اللہ علیہ

جسے مولانا مرحوم کے وارثانِ حقیقی سے اس کی اشاعت کے تمام حقوق خرید کر

اور

حضرت مولانا مرزا محمد نذیر صاحب عرشی مؤلف مفتاح العلوم کی نظرِ ثانی

کے بعد

خاکسار محمد حفیظ اللہ قریشی تاجر کتب و مالک قریشی بک ایجنسی لاہور نے

مارچ سنہ ۱۹۳۴ء میں

کریمی پریس لاہور میں اپنے اہتمام سے چھپوا کر شائع کیا

بار اول

قیمت ۳ روپے

۲۱۸۸-۵-۱

۸۸۲۶
ج-۱

فہرست مضامین کتاب اسرار العلوم مترجمہ انتخاب احیاء العلوم حصہ اوّل

مضمون	صفحہ
حمد	۲
نعت	۳
مدح حضور نظام دکن	۴
التماس ناظم	۵
باب العلم فضیلت علم	۶
طالب علم کی فضیلت	۸
تعلیم کی فضیلت	۱۱
علم جو فرض عین ہے	۱۱
علم جو فرض کفایہ ہے	۱۲
حضرت امام اعظم رح	۱۵
حضرت امام مالک رح	۱۸
حضرت امام شافعی رح	۱۹
حضرت امام احمد حنبل رح	۲۱
علم کا مکاشفہ	۲۱
علم مناظرہ	۲۲
آداب طالب علم	۲۹
علمائے بد و علمائے خیر کی علامتوں کا ذکر	۳۳
علامات علمائے ربانی	۳۵
باب اسرار طہارت	۵۳
وضو کی فضیلت	۵۴
کیفیت وضو	۵۵
باب اسرار نماز	۵۹
اذان کی فضیلت	۶۰
فضیلت نماز	۶۱
ارکان کے پورا کرنے کا ذکر	۶۳
جماعت کی فضیلت	۶۴
سجدہ کی فضیلت	۶۵
خشوع کا ذکر	۶۵
مسجد مصلی کی فضیلت	۶۸
منہیات نماز	۷۰
نماز میں خشوع کی شرط	۷۱
خشوع پیدا کرنے کا طریقہ	۷۶
حضوری دل کے لئے ایک مفید تدبیر	۷۸
نماز کے لئے جو ارکان ضروری ہیں	۸۳
حکایات حاشیین	۹۹
جمعہ کی فضیلت	۱۰۳
جمعہ کی شرطوں کا بیان	۱۰۵
آداب نماز جمعہ	۱۰۶

Marfat.com

مضمون	صفحہ
جمعہ کے تمام دن کے آداب	۱۱۲
عیدین کی نماز	۱۱۵
نماز تراویح	۱۱۷
گرہن کی نماز	۱۱۷
نماز استسقا	۱۱۸
نماز جنازہ	۱۲۰
نماز تحیۃ المسجد	۱۲۱
نماز تحیۃ الوضو	۱۲۱
گھر میں جانے اور باہر نکلنے کی نماز	۱۲۲
نماز استخارہ	۱۲۲
نماز حاجت	۱۲۲
صلوٰۃ التسبیح	۱۲۴
باب زکوٰۃ	۱۲۵
زکوٰۃ کی اقسام اور اس کے واجب ہونے کا بیان	۱۲۶
زکوٰۃ کن کو دینی چاہیئے	۱۴۱
ذکر صدقہ نفل	۱۴۲
پوشیدہ و ظاہر صدقہ دینے کا ذکر	۱۴۴
پوشیدہ دینے کے فوائد	۱۴۵
ظاہر دینے کے فوائد	۱۴۵
اصل طریقہ کہ کیسے دینا چاہیئے	۱۴۶
روزوں کے فضائل	۱۴۹
روزوں کی قضا و کفارہ و فدیہ و امساک وغیرہ	۱۵۵
روزہ کی تکمیل کی شرائط	۱۵۷
روزہ نفل	۱۶۲
احرام حج	۱۶۴
حج کی فضیلت	۱۶۵
مکہ و کعبہ شریف کی فضیلت	۱۶۹
مکہ معظمہ میں ٹھیرنے کی خوبی و برائی کا بیان	۱۷۱
مدینہ منورہ کی فضیلت	۱۷۳
بیان شروط وجوب حج	۱۷۶
ارکان حج جن کے بغیر حج درست نہیں	۱۷۷
ارکان حج جن کے ترک سے قربانی دینا ضروری ہے	۱۷۸
حج کے ممنوعات	۱۷۸
احرام کے آداب	۱۸۰
مکہ معظمہ میں داخل ہونیکے آداب	۱۸۱
طواف کا بیان	۱۸۲
زیارت مدینہ منورہ	۱۹۴
زیارات مدینہ کی تفصیل	۱۹۷
دیگر ارکان حج کا ذکر	۲۰۰
باب اسرار قرآن	۲۱۴
فضیلت قاری و قرأت	۲۱۵
غافلوں کی مذمت	۲۱۶
قرآن کریم کی تلاوت کے ظاہری آداب	۲۱۹
قرآن کریم کی تلاوت کے باطنی آداب	۲۲۷
باب فضیلت ذکر	۲۴۴

Marfat.com

مضمون	صفحہ
فضیلت مجالس ذکر	۲۴۶
فضیلت تہلیل یعنی کلمہ لا الٰہ الا اللہ	۲۴۷
فضیلت تسبیح	۲۵۰
شک مع فک	۲۵۳
دعا و درود کے آداب و فضائل	۲۵۴
آداب دعا	۲۵۵
روایت از سفیان	۲۶۱
روایت از مالک بن دینار	۲۶۲
روایت ابو الصدیق ناجی	۲۶۲
فضیلت استغفار	۲۶۴
فضیل رح کا قول	۲۶۵
ربیع رح کا قول	۲۶۶
رابعہ رح کا قول	۲۶۶
فضیلت درود شریف	۲۶۷
ماثورہ دعاؤں کا بیان	۲۷۲
دعائے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم	۲۷۳
دعائے حضرت عائشہ رض	۲۷۵
دعائے حضرت صدیق اکبر رض	۲۷۶
دعائے بریدہ اسلمی رض	۲۷۷
دعائے قیصر رض	۲۷۷
دعائے حضرت ابراہیم خلیل اللہ ع	۲۷۸
دعائے حضرت عیسیٰ علیہ السلام	۲۷۹
دعائے حضرت معروف کرخی رح	۲۷۹

مضمون	صفحہ
دعائے حضرت آدم علیہ السلام	۲۸۰
وہ دعائیں جو کسی کام کے واقع ہونے پر مروی ہیں	۲۸۱
اوراد و وظائف کے بیان	۲۹۱
بیان اول	۲۹۱
بیان دوم وظائف کے اوقات	۲۹۳
ورد و دعا	۲۹۶
ورد فکر	۲۹۷
ورد آیات	۲۹۹
بیان مسبعات عشر	۳۰۰
ورد فکر	۳۰۲
دوسرا وقت دن کے وظیفہ کا	۳۰۳
دن کے وظیفہ کا تیسرا وقت	۳۰۳
دن کے وظیفہ کا چوتھا وقت	۳۰۴
دن کے وظیفہ کا پانچواں وقت	۳۰۴
دن کے وظیفہ کا چھٹا وقت	۳۰۵
دن کے وظیفہ کا ساتواں وقت	۳۰۵
رات کے وظائف کا بیان	۳۰۶
رات کے وظیفہ کا اول وقت	۳۰۶
رات کے وظیفہ کا دوسرا وقت	۳۰۷
رات کے وظیفہ کا تیسرا وقت	۳۰۸
آداب اول	۳۰۸
آداب دوم	۳۰۸
آداب سوم	۳۰۹

Marfat.com

مضمون	صفحہ
آداب چہارم	۳۰۹
آداب پنجم	۳۰۹
آداب ششم	۳۱۰
آداب ہفتم	۳۱۱
آداب ہشتم	۳۱۱
آداب نہم	۳۱۱
رات کے وظائف کا چوتھا وقت	۳۱۱
رات کے وظائف کا پانچواں وقت	۳۱۲
اس امر کے ذکر میں کہ حالات کے مختلف ہونے سے اوقات کے معمول بھی مختلف ہو جاتے ہیں	۳۱۳
اول عابد	۳۱۳
دوم عالم	۳۱۵
سوم طالب علم	۳۱۶
چہارم اہل حرفہ	۳۱۶
پنجم حاکم	۳۱۷
ششم	۳۱۷
بیداری کی فضیلت میں	۳۱۸
شب بیداری کی سہل تدبیریں	۳۲۴
شرائط ظاہری۔ شرط اوّل	۳۲۴
شرط دوم	۳۲۴
شرط سوم	۳۲۴
شرط چہارم	۳۲۴
شرط پنجم	۳۲۴
باطن کی شرائط	۳۲۵
شرط اوّل	۳۲۵
شرط دوم	۳۲۵
شرط سوم	۳۲۶
شرط چہارم	۳۲۶
سال بھر کے عمدہ ایام	۳۲۸

Marfat.com

دیباچہ

از عالیجناب حضرت مولانا مرزا محمد نذیر صاحب عرشی دھنولوی نقشبندی مجددی شارح مفتاح العلوم شرح مثنوی مولانا روم

حامداً ومصلیاً

امام غزالی رحمۃ اللہ اسلام کی ان خاص برگزیدہ ہستیوں میں سے ہیں۔ جن پر دین و مذہب کی تاریخ کو ناز ہے۔ جن کے علمی کارناموں نے اسلام میں از سر نو جان ڈال دی تھی۔ اور جن کے قلبی و دماغی کمالات انسانی دنیا میں فوق العادہ نمونے پیش کر چکے ہیں۔

محمد نام۔ حجۃ الاسلام لقب اور غزالی رح (بہ تخفیف زا) عرف ہے۔ ملک خراسان کے ضلع طوس میں آپ کا وطن تھا بعض نے لکھا ہے کہ طوس کے ضلع میں غزالہ نام ایک گاؤں تھا۔ اس کی نسبت سے غزالی مشہور ہوئے۔

امام ممدوح بچپن ہی میں یتیم ہو گئے تھے۔ ابتدائی تعلیم اپنے وطن کے مختلف مدارس میں پائی۔ اس کے بعد جرجان کا قصد کیا۔ اور امام ابو نصر اسمٰعیلی کی خدمت میں تحصیل علم شروع کی۔ مدت مدید کے بعد وطن کو واپس آ رہے تھے۔ کہ راستے میں ڈاکہ پڑا۔ امام ممدوح بھی قافلہ کے ساتھ لٹ گئے۔ ان کے اسباب میں ان یادداشتوں کی ضخیم کاپی ڈاکوؤں کے ہتے چڑھ گئی۔ جو اپنے استاد کے درس سے اخذ کرتے گئے تھے۔ اور اس کے لئے امام ممدوح سخت بے چین تھے۔ آخر ڈاکوؤں کے سردار کے پاس گئے۔ اور منت کے ساتھ کہا۔ میں صرف اپنی وہ کاپی چاہتا ہوں۔ کیونکہ میری ساری علمی کمائی اسی میں ہے جس کیلئے میں نے برسوں سفر و غربت برداشت کی۔ وہ ہنس پڑا اور کہا۔ تم نے خاک علم پڑھا جبکہ کاغذوں کے گم ہو جانے سے تم کورے رہ گئے۔ اور اتنا کہہ کر کاپی واپس دیدی۔ امام ممدوح پر اس بات کا بڑا اثر ہوا۔ وطن پہنچ کر ان یادداشتوں کو یاد کرنا شروع کیا۔ اور پورے تین برس میں ان کو حفظ کر کے چھوڑا۔

اب امام غزالی رح کی وقت نظر اور طالب علمانہ طلب و تحقیق کا یہ عالم تھا۔ کہ معمولی اساتذہ ان کی تشفی نہیں کر سکتے تھے اس لئے ان کو تکمیل علوم کیلئے دور دراز سفر کی ضرورت نظر آئی۔ نیشاپور ان ایام میں بغداد کے برابر خاص مرکز علم تھا۔ اور امام عبدالملک ضیاء الدین جو بعد میں امام الحرمین کے لقب سے ممتاز ہوئے۔ اس کے معلم اعظم تھے۔ امام ممدوح نے ان کی خدمت میں حاضر ہو کر نہایت جد و جہد سے تحصیل علم شروع کی۔ یہاں تک کہ تھوڑی مدت میں تمام اماثل و اقران میں ممتاز

Marfat.com

ہوگئے۔ امام الحرمین کے حلقہ درس میں چار سو طلبا تعلیم پاتے تھے۔ اور خود امام الحرمین کو امام غزالیؒ کی یکتائی کا اعتراف تھا۔

امام الحرمین کی وفات کے بعد امام غزالیؒ نیشاپور سے نکلے اور اس شان سے نکلے کہ تمام بلاد اسلامیہ میں کوئی ان کا ہمسر نہ تھا۔ اسوقت ان کی عمر صرف اٹھائیس برس کی تھی سلجوقی ترکوں کے نامور فرمانروا ملک شاہ کا زمانہ تھا۔ اور اس کی عظمت و شان اس کے وزیر اعظم نظام الملک کی بدولت تھی۔ جو تاریخ اسلام میں ایک نہایت منتظم مدبّر اور عالی دماغ انسان گذرا ہے۔

نظام الملک خود صاحب علم و فضل تھا۔ اور اہل فضل و کمال کا بڑا قدردان تھا۔ اس قدردانی اور پایہ شناسی نے اس کے دربار کو ارباب کمال کا مرجع بنا دیا تھا۔ امام غزالیؒ نے بھی درس گاہ سے نکل کر نظام الملک کے دربار کا رُخ کیا۔ جس نے نہایت تعظیم و تکریم سے ان کا استقبال کیا۔ دربار میں دیگر اکابر علمار سے علمی مکالمات پیش آئے۔ اور مختلف مضامین پر سیر حاصل مباحثہ گرم ہوا۔ مگر ہر معرکہ میں امام غزالیؒ ہی غالب رہے۔ اس کامیابی نے امام ممدوح کی شہرت کو چار چاند لگا دیئے۔ نظام الملک نے ان کو نظامیہ کی مسند درس کے لئے انتخاب کیا۔ امام صاحب کی عمر اس وقت چونتیس برس سے زیادہ نہ تھی۔ نظامیہ اس وقت اسلامی دنیا کیا بلکہ ساری انسانی دنیا میں نہایت عظیم الشان اور عدیم النظیر علمی مرکز تھا۔ اور اس کی مدرسی کا منصب ایسا عالی قدر رتبہ تھا۔ کہ بڑے بڑے اہل کمال نے اس کی آرزو میں عمریں صرف کر دیں۔ اور یہ حسرت دل کی دل ہی میں لے گئے۔ امام غزالیؒ کا اس عمر میں نظامیہ کی افسری کا رتبہ حاصل کر لینا ایک ایسا فخر تھا۔ جو ان کے سوا کسی کو کبھی حاصل نہیں ہوا۔ تھوڑے عرصے میں ان کے علم و فضل کا یہ اثر ہوا۔ کہ ارکان سلطنت کے ہمسر بن گئے۔ حتےٰ کہ سلطنت کے اہم اور مہتم بالشان معاملات ان کی شرکت کے بغیر انجام نہیں پا سکتے تھے۔ کئی مرتبہ سلطان سلجوق اور خلیفہ عباسی کے درمیان فرض سفارت انجام دیا۔

علمی پایہ یہ تھا۔ کہ ان کے درس میں طلبا کے علاوہ تین سو مدرسین اور ایک سو امرا اور روسا بھی حاضر ہوتے تھے۔ درس کے علاوہ وعظ بھی فرماتے تھے۔ اور وعظ بھی درحقیقت علمی لکچر ہوتے تھے۔ ان مواعظ کا مجموعہ مجالس غزالیہ کے نام سے مشہور ہے۔

ممدوح کے ترک دنیا کا واقعہ بھی دنیا کے عجیب و غریب واقعات میں سے ہے۔ انہوں نے مشی یعنی۔ باطنی۔ معتزلی۔ دہریہ۔ مجوسی۔ عیسائی وغیرہ تمام موجودہ مذاہب کا گہری نظر سے مطالعہ کیا۔ اور ہر مذہب کے علمار سے گفتگو کی ان کے خیالات پر غور کیا۔ اور ان کی تنقید کی۔ ان مختلف فرقوں کے ساتھ ملنے جلنے سے امام ممدوح پر وہ خاص اثر ہوا جس نے ان کی زندگی کا قالب ہی بدل ڈالا۔

امام غزالی رحمۃ اللہ کے غور و فکر اور تحقیق و تدقیق کے بعد اس نتیجے پر پہنچے۔ کہ فلاسفہ اور باطنیہ وغیرہ تمام موجودہ مذاہب کے پیرو محض تقلید و تعصب کے مقید ہیں۔ حقیقت مطلوبہ کا ان کو پتہ ہے نہ طلب۔ اب ان کی چھان بین کے لئے تصوف کی باری باقی تھی۔ امام ممدوح کو اوائل عمر سے شیخ ابو علی فارمدی سے فقر کی نسبت حاصل تھی۔ فقر و سلوک کی جو صلاحیت ظاہری علوم کے حجاب میں مستور تھی۔ اب اس کے نمایاں ہونے کا وقت آگیا۔ حضرت بایزید بسطامیؒ

Marfat.com

کے ملفوظات ابوطالب مکی وغیرہ کی تصانیف کا مطالعہ کیا۔ لیکن چونکہ یہ فن دراصل عملی فن ہے۔ اس لئے صرف علم سے کچھ نتیجہ حاصل نہیں ہو سکتا تھا۔ اور عمل کے لئے ضرور تھا۔ کہ زہد و ریاضت اختیار کی جائے۔ اس سے دل میں تحریک پیدا ہوئی۔ کہ تمام تعلقات کو چھوڑ کر کسی طرف نکل جائیں۔ ارکان سلطنت کو اس کی خبر ہوئی۔ تو سب نے نہایت منت کے ساتھ التجا کی کہ اس پرفتنہ زمانے میں اسلام کا آپ کی علمی و تعلیمی خدمات سے محروم ہو جانا بڑی نہایت بدقسمتی ہے۔ مگر امام ممدوح کا جو ارادہ ہو گیا سو ہو گیا۔ سب تعلقات و مصروفیات کو چھوڑ چھاڑ کر بغداد سے نکلے۔ اور ملک شام کی راہ لی۔ اور دمشق پہنچکر مجاہدہ و ریاضت میں مشغول ہو گئے۔

۴۹۹ھ میں مقام خلیل میں پہنچ کر مزار مبارک پر حاضر ہوئے۔ تو تین باتوں کا عہد کیا (۱) کسی بادشاہ کے دربار میں نہ جاؤں گا (۲) کسی بادشاہ کا عطیہ نہ لونگا (۳) کسی سے مناظرہ و مباحثہ نہ کرونگا۔ چنانچہ مرتے دم تک ان باتوں کے پابند رہے۔ پھر مکے میں مدت تک قیام رہا۔ مصر و اسکندریہ بھی پہنچے۔ اور اسکندریہ میں مدت تک اقامت پذیر رہے۔ احیاء العلوم جو امام ممدوح کی بہترین تصنیف ہے۔ اس کے متعلق بعض مورخین کا قول ہے کہ اسی سفر میں مرتب ہوئی ہے۔ انکشاف حق کے بعد امام صاحب نے دیکھا کہ زمانے کا رجحان مذہب کی طرف سے متزلزل ہو رہا ہے۔ اور فلسفہ اور عقلیات کے مقابلے میں مذہبی عقائد کی ہوا اکھڑتی جا رہی ہے۔ یہ دیکھ کر ارادہ کیا۔ کہ عزلت کے دائرے سے نکلیں۔ صوفی احباب سے مشورہ کیا۔ سب نے عزلت کے چھوڑ دینے کی رائے دی۔ چھٹی صدی کے شروع ہونے میں ایک ہی مہینہ باقی تھا۔ اور حدیث میں جو آیا ہے کہ اِنَّ اللّٰہَ عَزَّ وَجَلَّ یَبْعَثُ لِھٰذِہِ الْاُمَّۃِ عَلٰی رَأْسِ کُلِّ مِائَۃِ سَنَۃٍ مَنْ یُّجَدِّدُ لَھَا دِیْنَھَا یعنے اللہ تعالیٰ ہر صدی پر ایک مجدد کو مامور کر دیتا ہے۔ جو دین اسلام کو تازہ کر دیتا ہے۔ یہ امر خاص طور پر اس تجویز کا مؤید ہوا۔ غرض امام غزالیؒ نے ماہ ذی قعدہ ۴۹۹ھ میں نیشاپور کے مدرسہ نظامیہ میں مسند درس کو زینت بخشی۔

امام ممدوح کے قبول عام کا دائرہ جسقدر وسیع ہو رہا تھا۔ ان کے حاسدوں کے گروہ میں بھی اضافہ ہوتا جاتا تھا۔ حضرت امام ممدوح نے احیاء العلوم میں جس طرح تمام علماء و مشائخ کی ریاکاریوں اور دنیا پرستیوں کو طشت از بام کیا تھا۔ اس نے ایک زمانہ کو ان کا دشمن بنا دیا۔ نوبت یہاں تک پہنچی کہ مخالفین شاہ وقت سلطان سنجر سلجوقی کو امام ممدوح سے بدگمان کرنے میں کامیاب ہو گئے۔ امام صاحب کی دربار میں طلبی ہوئی۔ اس کے جواب میں امام صاحب نے ایک مفصل خط بادشاہ کے نام لکھا۔ جس میں اپنے ترک دنیا۔ شاہانِ وقت سے نہ ملنے کے عہد کا ذکر کر کے حاضری سے معذوری ظاہر کی۔ مگر سلطان اس خط کے پڑھتے ہی زیارت کا مشتاق ہو گیا۔ آخر امام صاحب دربار میں تشریف لائے۔ سلطان سنجر تعظیم کے لئے اٹھا۔ اور معانقہ کے بعد آپ کو سریر شاہی پر جگہ دی۔ معمولی گفتگو کے بعد امام ممدوح نے ایک دھواں دھار تقریر کی۔ جس میں بادشاہ کو اس کے فرائض سلطنت کی طرف توجہ دلائی۔ امراء کی بدعنوانیوں اور

Marfat.com

رعایا کی تکالیف پر متنبہ کیا۔ اور اپنے متعلق مخالفین کے اتہامات کی تردید کی۔ اور معترضین کے دندان شکن جواب دیئے۔ سلطان نے اعزاز واکرام کے ساتھ ان کو رخصت کیا۔ دربار شاہی سے اٹھ کر آپ شہر طوس میں آئے۔ تو تمام شہر استقبال کے لئے نکلا۔ لوگوں نے جشن عام کر کے امام صاحب پر زر و جواہر نثار کئے۔ کچھ مدت بعد پھر دوبارہ نظامیہ بغداد کی صدر مدرسی کا منصب امام ممدوح کے پیش کیا گیا۔ اور اس تحریک میں خود خلیفہ بغداد کی کوشش شامل تھی مگر اب امام صاحب نے اس منصب کو قبول کرنے سے صاف انکار کر دیا۔

امام غزالی رح نے ۱۴ جمادی الثانی ۵۰۵ھ میں اپنے مولد و مسکن مقام طاہران میں انتقال کیا۔ اور وہیں مدفون ہوئے۔ ان کے انتقال کا قصہ ان کے بھائی احمد غزالی رح سے یوں منقول ہے۔ کہ پیر کے دن صبح کے وقت بستر خواب سے اٹھے۔ وضو کر کے نماز پڑھی۔ پھر کفن منگوایا۔ اور آنکھوں سے لگا کر کہا۔ آقا کا حکم سر آنکھوں پر۔ یہ کہہ کر پاؤں پھیلا دیئے۔ لوگوں نے دیکھا۔ تو واصل بحق ہو چکے تھے۔ ۵۵ یا ۵۶ برس عمر پائی۔ اسلامی دنیا میں آپ کی وفات سے سخت صدمہ محسوس کیا گیا۔ امام صاحب کے کمالات میں یہ امر خارق عادت نظر آتا ہے کہ باوجودیکہ عمر کا اکثر حصہ درس و تعلیم میں گزرا۔ دس گیارہ برس دشت پیمائی میں کاٹے۔ فقر و سلوک کے مشغلے جدا۔ بایں ہمہ آپ کے قلم سے سینکڑوں کتابیں مرتب ہو گئیں۔ جن میں سے بعض کتابیں کئی کئی جلدوں میں ضخیم و عظیم دفاتر ہیں۔ اور اکثر۔ تصوف کلام۔ فقہ۔ اصول فقہ۔ منطق فلسفہ وغیرہ علوم میں لکھی ہیں۔

ان تصانیف میں خصوصیت کے ساتھ احیاء العلوم جس کا پورا نام احیاء علوم الدین ہے۔ نہایت اعلیٰ پایہ کی کتاب ہے۔ جو فلسفہ و مذہب دونوں کو ملحوظ رکھ کر مرتب کی گئی ہے۔ اس کتاب کو دنیا میں وہ مقبولیت حاصل ہوئی۔ کہ ائمہ اسلام اس کو الہامات ربانی سمجھتے ہیں۔

احیاء العلوم میں ایک بڑی خصوصیت ہے۔ کہ اس کے پڑھنے سے دل پر عجیب اثر ہوتا ہے۔ ہر فقرہ نشتر کی طرح دل میں چبھ جاتا ہے۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ یہ کتاب حضرت امام غزالی رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی اصلاح باطن اور تزکیہ نفس کے بعد لکھی ہے۔ اس لئے وہ صرف قال نہیں بلکہ سراپا حال ہے۔ "ہر چہ از دل خیزد بر دل ریزد"

احیاء العلوم سے عالم و عامی ہر طبقہ کے لوگ استفادہ حاصل کر سکتے ہیں۔ جس مضمون کو لیا ہے۔ اسے سہل پسندی۔ عام فہمی اور دلاویزی کے فلسفہ و حکمت کے معیار سے گرنے نہیں دیا۔ اس لئے ایک ادنیٰ فاضل سے لے کر سطحی واعظ تک اس سے یکساں لطف اٹھاتے ہیں۔

یہ کتاب مسمّٰی بہ اسرار العلوم جو اس وقت ناظرین کے سامنے ہے۔ احیاء العلوم کی پہلی جلد کا اردو میں ترجمہ ہے۔ اور حضرت مولانا مولوی شمس الاسلام صاحب کیتھلی نقشبندی مجددی کی تالیف ہے۔

مولوی صاحب مرحوم میرے عمزادہ بھائی اور مجھ سے عمر میں دس سال بڑے تھے۔ بچپن میں ساتھ

Marfat.com

پدری سر سے اٹھ گیا۔ وطن سے ساٹھ کوس دُور بمقام دہنولہ اپنے ماموں (میرے والد مرحوم) کی آغوش شفقت میں تربیت پائی۔ اور انہی سے فارسی کی ساری کتابیں پڑھیں۔ چنانچہ آئندہ زمانے میں ایک موقع پر ایک خط میں ان کو لکھا ؎

آغوشِ شفقتِ تو الی الان مہدم ست ۔۔۔ ما را بجز دہنولۂ تو آشیانہ نیست

اس کے بعد دہنولہ سے پانچ میل کے فاصلے پر ایک گاؤں ہے جس کا نام بدّر ہے۔ ایک جیّد عالم مولوی محمد اکرم صاحب مرحوم کی خدمت میں بھیجے گئے۔ جو علم نحو میں خصوصیت سے اعلیٰ دستگاہ رکھتے تھے۔ ان سے صرف و نحو کی کتابیں شرح جامی تک پڑھیں۔ مولوی محمد اکرم اُردو، فارسی شعر کہنے میں اچھا مذاق رکھتے تھے۔ ان کا ایک شعر یاد ہے ؎

جوانی سفاکِ سنگیں دل اگر قتّال بیداں خیزد ۔۔۔ بقصدِ اوّلین او صدائے الاماں خیزد

مولوی شمس الاسلام صاحب کو جو آئندہ چل کر شعر گوئی کی طرف میلان ہوا وہ غالباً مولوی محمد اکرم ہی کا اثر صحبت تھا۔ بدّر سے فارغ ہو کر ۱۳۰۱ھ میں دہلی گئے۔ مولوی شاہ محمد صاحب محدث پنجابی کے حلقہ درس میں داخل ہوئے۔ اور چار سال میں فقہ، اصول فقہ، عقائد، فرائض اور حدیث و تفسیر کی تعلیم پاکر ۱۳۰۴ھ میں سند حاصل کی۔

وستار فضیلت پہن کر اپنے وطن کیتھل آئے۔ تو یہاں امامت جامع اور مسلمانانِ شہر کی دینی پیشوائی کے موروثی منصب کو اپنے لئے چشم براہ پایا۔ مگر اس کے ساتھ ہی طبیعت کا ذوق کسی اور شغلے کی جستجو میں بے چین تھا۔

ان دنوں عارف کامل حضرت سائیں توکّل شاہ صاحب انبالوی نقشبندی کے باطنی کمالات کے بہت چرچے پھیل رہے تھے۔ خلقِ خدا دور دور سے ان کی زیارت کے اشتیاق میں انبالہ چلی آتی تھی۔ قدرت نے مولوی شمس الاسلام کو بھی ان کی درگاہ کی طرف رہنمائی کی۔ ارادتمندانہ انبالہ حاضر ہوئے۔ اور سائیں صاحب کے ہاتھ پر فقر و سلوک کی بیعت کر لی۔

کچھ عرصے سے انکی شعر گوئی کا آغاز ہو چکا تھا۔ اور شعری مذاق کی آبیاری کے لئے غنی و صائب کے دیوان زیر مطالعہ رہتے تھے۔ مگر بخلاف اس کے کہ عام رواج کے موافق ابتدائی شاعری کی بنیاد غزل گوئی پر پڑتی۔ ان کی شاعری کا آغاز منظوم خط و کتابت اور فرمائشی قصیدہ نگاری سے ہوا۔ اور اسوقت جو بیعت طریقت نے ان کو تصوف سے روشناس کرا دیا۔ اور تصوف کی کتابوں پر بھی مسلسل نظر رہنے لگی۔ تو شعر گوئی کے شوق نے ایک دوسرے قالب میں ظہور کیا یعنے اب یہ دھن سمائی۔ کہ احیاء العلوم کی علمی و فنی کتاب کو مثنوی مولانا روم رح کے ذوقی و حالی سانچے میں ڈھال دیا جائے۔ یہ خیال اگرچہ ایک نہایت مبارک اور مقدس خیال تھا۔ مگر اس کو کامیابی کے ساتھ دائرۂ عمل میں لانا بھی کوئی کھیل نہ تھا۔ خصوصاً شاعری و سخنوری کی ابتدائی منزل میں۔ مگر جو ارادہ مصمم ہو چکا تھا۔ وہ مشکلات کے خوف سے متزلزل ہونیوالا نہ تھا۔ ایک طرف احیاء العلوم پر نظر تھی۔ اور دوسری طرف شعری جوڑ توڑ میں طبیعت کی زور آزمائی مگر آفرین ہے۔ اس ہمت پر کہ

Marfat.com

تقریباً ایک سال میں احیاء العلوم کی جلد اوّل کامل کے سنگلاخ مضامین کو مثنوی کے بحر میں پانی بنا کر بہا دیا۔
کام کرنے کا دستور یہ تھا کہ صبح صادق کے طلوع سے پہلے وضو کر کے حجرہ جامع میں بیٹھ جاتے۔ تنہائی کا موقع۔ سکوت کا عالم۔ طبیعت کی تازگی۔ ایسی حالت میں مطالب کو اخذ کرنے اور حکمت کے دوسرے قالب میں لانے کیلئے دماغ جو کام کر سکتا تھا۔ وہ دن کے ہنگامہ میں ناممکن تھا۔ اسی پروگرام کے ماتحت یہ سارا کام اختتام کو پہنچا۔
کتاب کا پہلا حصہ تکمیل کو پہنچ گیا۔ تو اس کو اہل نظر کے سامنے پیش کرنے کے قابل بنانے کی غرض سے ضروری تھا۔ کہ کسی سخنور کو دکھا لیا جائے۔ اس غرض سے اسے حضرت پیاں میرٹھی کی خدمت میں گئے۔ جن کا دوسرا تخلص یزدانی تھا انہوں نے کتاب کا دیباچہ یعنی حمد و نعت اور التماس ناظم کی تمام و کمال اصلاح کی۔ چنانچہ اہل نظر آسانی محسوس کر سکتے ہیں کہ دیباچہ میں ایک مسلّم استاد کی قلمکاری کا کرشمہ صاف نمایاں ہے۔ باقی کتاب کی اصلاح کے لئے کچھ شاعرانہ گر سمجھا دیئے۔ اور فرمایا۔ خود نظر ثانی سے اصلاح کر لینا۔ ان اصولوں میں سے ایک بات مولوی شمس الاسلام کی زبانی مجھے بھی معلوم ہوئی تھی۔ یعنے حضرت بیان نے کہا کہ شاعر کو اپنے کلام میں جو بات کھٹکتی ہو۔ اس کی ضرور کاٹ چھانٹ کر ڈالے۔ مجبوری سمجھ کر چشم پوشی نہ کرے۔ معترض چشم پوشی نہیں کریگا۔ اور الفاظ و کلمات کا اسقدر ذخیرہ موجود ہے کہ حسب ضرورت جو مسالہ درکار ہو۔ مل سکتا ہے طلب و تلاش شرط ہے۔
اسرار العلوم کی یہ تدوین و تکمیل آج سے اڑتیس سال پہلے کا کارنامہ ہے اسکے بعد اس کتاب کو کسی حک و اصلاح سے دوچار ہونے کا موقع نہیں ملا۔ اور اس کا نفس اول جس صورت پر ایک مرتبہ بیٹھ گیا تھا۔ پھر اس میں تغیر نہیں آیا۔ حتےٰ کہ آج ہمارے معزز دوست، خادم علوم و فنون، اور نامی گرامی پبلشر **مولوی محمد حفیظ اللہ صاحب قریشی** کی فرمائش سے جو اس کتاب کا حق اشاعت خرید چکے ہیں۔ اس کی ترمیم و اصلاح کی نوبت آئی۔ چنانچہ اوّل سے آخر تک اس کا بالاستیعاب مطالعہ کیا گیا۔ اور جہاں جہاں حشو و زوائد۔ طوالت و تعقید۔ مخالفت دعا، نقص پیش، مسامحت ترجمہ، نظر پڑی۔ اس کی مناسب ترمیم کی گئی۔ ان باتوں سے قطع نظر جب ہم اس کام کی مشکلات کا اندازہ لگاتے ہیں۔ تو مؤلف کی ہمت کے لئے زبان سے بے ساختہ داد نکلتی ہے۔ غزل و قصیدہ یا سہرا اور مرثیہ لکھنا آسان ہے۔ جس میں اپنے ہی تخیلات کو اپنے ہی لفظوں کا لباس پہنا پہنا کر پیش کر دینا ہوتا ہے۔ اگر مجسمہ چھوٹا ہوا۔ تو لباس پر اور قینچی چلا دی۔ اگر لباس تنگ نکلا۔ تو مجسمہ کو ذرا اور پرانش ڈالا۔ یہ اپنے اختیار کی بات ہے۔ لیکن مسائل و احکام اور آثار و روایات کو نظم کی جنتری سے کھینچنے کا کام جو مؤلف اسرار العلوم کو کرنا پڑا ہے ایک کج دار و مریز کا کام تھا۔ مسئلہ یا روایت کا کوئی پہلو تصرف و تغیر کا متحمل نہیں ہو سکتا۔ اور ادھر عروض و قافیہ کی پوری پابندی بھی لازم ہے۔ اس روایت معنے اور پابندی لفظ کے التزام سے چھ ہزار شعر کا یہ نظامی کوئی معمولی کام نہیں تھا۔ جس کو مؤلف نے سر انجام پہنچایا۔ جس میں جابجا محاسن کلام کے جوہر بھی درخشاں ہیں۔ ہم اس کے

Marfat.com

چند نمونے ذیل میں درج کرتے ہیں :-

(۱) احیاء العلوم کی عبارت ہے۔ ولیغتسل ولیتطیّب ولیلبس الظف ثیابہ فاذا دخلھا فیخلع نعلیہ متواضعا معظما ولیقل الخ اس کو کیا صاف اور موجز و جامع الفاظ میں ترجمہ کیا ہے ؎

غسل کر کپڑے پہن خوشبو لگا　　باادب داخل ہو اور پڑھ یہ دُعا

(۲) ایک حدیث ہے کلمتان خفیفتان علی اللسان ثقیلتان فی المیزان حبیبتان الی الرحمٰن اس کا ترجمہ پوری لفظی رعایت سے یوں کیا ہے ؎　　اور یہ فرمایا کہ دو کلمے عجیب　　ہیں خدا کو بھی وہ پیارے اور حبیب

گرچہ وہ ہلکے زباں پر ہیں سہل　　لیک میزاں میں گراں تر ہیں بہت

(۳) مولوی صاحب کی تحریر و تقریر میں الفاظ فقرات کی برجستگی کا جو ایک جوہر خصوصی ہے وہ اسرار العلوم کے اشعار میں بھی جابجا نمایاں ہے چنانچہ وضو کے مسائل میں جو اشعار لکھے ہیں۔ ان کے قافیوں کا زور ملاحظہ ہو ؎

ہر وضو سے پیشتر مسواک کر　　ذکر مولیٰ کے لئے مُنہ پاک کر

ہے یہ فرمان احمدِ ذی شان کا　　ہے وہاں جب رہگذر قرآن کا

صاف کر لے اس کو تو مسواک سے　　پاک قرآں پڑھ دہانِ پاک سے

(۴) دعا میں دل کی حضوری کے لئے کن مؤثر الفاظ میں تاکید کی ہے ؎

پس مناجات و دعا کے وقت میں　　پیشوائے رب العلا کے وقت میں

وہ خدا جو ہے حقیقی بادشاہ　　جس کے قبضے میں ہے ہاں تا بماہ

وہ عظیم الشان خداوند قدیر　　جسکے ہیں محتاج سب میر و فقیر

کیوں نہ ہو حاضر بھلا اس وقت دل　　کیوں نہیں ڈرتا ذرا اس وقت دل

دین اور ایمان ہے تیرا ضعیف　　حق پرستی ہے تری بالکل خفیف

(۵) روضہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے سامنے حاضر ہوتے وقت رعایت ادب کی تاکید میں جو شعر لکھے ہیں۔ ان کے لفظ لفظ سے روضہ پاک کی عظمت دل پر طاری ہوتی ہے ؎

روضۂ محبوب سبحانی ہے یہ　　مبدء انوارِ رحمانی ہے یہ

وہ مبارک قبۂ قبرِ جناب　　مشہدِ انور مزارِ مستطاب

باادب باقاعدہ اور باحیا　　قبر کے بائیں طرف تو ہو کھڑا

دیکھ کر روضہ کے آثار کو　　مت لگا ہاتھ اپنا اس دیوار کو

بوسہ دینا ہاتھ رکھنا اے عزیز　　ہے خلافِ داب و رسم بے تمیز

Marfat.com

بلبلوں کا چہچہا بھی رات ہو　　وہ سلام شوق اور صلوات ہو
السّلام اے دل کے درماں السّلام　　السّلام اے چارۂ جاں السّلام

(۶) گورستان بقیع کا منظر پیش کرتے وقت ایسے لفظوں سے ایک ایک قبر پر توجہ دلائی ہے کہ اصلی نقشہ آنکھوں میں پھر جاتا ہے ؎

دیکھ کتنے زندہ دل اے پاک دیں!　　گرم خواب ناز ہیں زیر زمیں
گر اٹھا دیں اپنے چہرے سے نقاب　　شرم سے ہو زرد رُوئے آفتاب
دیکھ با چشم ادب اے ہوشیار　　سیدِ عالم کی پھوپھی کا مزار
حضرتِ عباسؓ کا مرقد ہے یاں　　حضرتِ عثمانؓ کا مشہد ہے یاں
ہے یہاں ابنِ رسول اللہؐ کا　　قبۂ انور منوّر پُر ضیا
روضۂ پاکِ حسنؓ ہے پر بہار　　اور زین العابدیں کا ہے مزار
کر زیارت سب کی با شوقِ تمام　　فاتحہ پڑھ کر بھیج ان سب پر سلام

غرض اسرار العلوم اپنے رنگ کی ایک عجیب کتاب ہے۔ اللہ تعالےٰ مسلمانوں کو اس سے مستفید کرے۔ اور اس کے مؤلف کو اس کا اجر عظیم عطا فرمائے۔ اور اس کے شایع کنندہ کو اس کی اشاعت کی مہم میں برکت دے۔ آمین ؛

خاکسار
مرزا محمد نذیر عرشی عفی عنہ

Marfat.com

بسم اللہ الرحمن الرحیم

مالکِ ملک و خداوندِ زماں
بادشاہِ بادشاہانِ جہاں

کردگارِ عالم دنیا و دیں
شہریارِ عرش تا فرشِ زمیں

عرصۂ لاہوت اسکی جلوہ گاہ
سطوت و ملکوت ہے اسکی پناہ

بَاسِطُ الْجُودِ تَعَالٰی شَانُہٗ
اَلَّذِیْ سُبْحَانَہٗ سُبْحَانَہٗ

نخلبندِ حادث و ملکِ قدیم
مَبْدَءِ کُلِّ جان دہِ عظمِ رمیم

ذات اُس کی بیگماں نورِ بسیط
علم اُس کا بیکران بحرِ محیط

اس کا قصرِ جاہ ہے کتنا بلند
جس کی چوٹی سے ہے قاصر ہر کمند

طاعتِ او نغز از ہر پیشہ
فکرتِ او مغزِ ہر اندیشہ

وہ خُدَاوَنْدِ مَلِیْکِ مُقْتَدِر
ذِکرُہٗ فَضْلٌ فَهَلْ مِنْ مُدَّکِر

اے خداوندِ کریم کارساز
اے میرے مولا میرے بیڑا تو پار

اے مفیضِ الجود فیاضِ ازل
بے نظیر و بے شبیہ و بے بدل

ایکہ موصوفی بانواعِ کرم
ایکہ موصوفی باصنافِ النعم

اے میرے ناصر میرے مولی المعین
اے میرے داور میرے حبل المتین

اے میرے مولا میرے نعم النصیر
میں ترے در کا ہوں درویش ہوں فقیر

میں ترا درویش ہوں دلریش ہوں
بے قرار و بے خود و بے خویش ہوں

Marfat.com

ہاتھ میں زنبیل ہے بہرِ سوال
بھر دُرِ مقصد سے یا صاحب نوال

"مُفلسا نیم آمدہ در کوئے تو"
"شَیْئًا لِلّٰہِ از جمالِ روئے تو"

بے ہُنر ہوں اور بے مایہ ہوں میں
تیرے در پر دُور سے آیا ہوں میں

دے مجھے توفیق تو ایسی قوی
تا میں آحیا کی بناؤں مثنوی

دے مجھے کلک و دواتِ انتخاب
نظم کر دوں تا غزالی کی کتاب

پھر تو اپنی رحمت آسیں کر شمول
تا کہ ہو ارباب ایماں میں قبول

شمسیِ مسکین نبیؐ کے در پہ بھی
لے کے یہ زنبیل تو چل تو سہی

ہے کرم اس در کا ادنےٰ خانہ زاد
ملتی ہے ہر دل کو اس در سے مُراد

نعت النبی صلے اللہ علیہ وسلم

آفتابِ جلوۂ عرفاں کا نُور
صد ہزاراں موسیِ عمراں کا طور

بدرِ شامِ قدر و صدرِ خافقین
فتحیابِ خیبر و بدر و حنین

رشحۂ دریائے لطفش سلسبیل
بلبلِ باغِ حریمش جبرئیل

صفۂ لاہوت کا مسند نشین
قبۂ جبروت کا شاہِ مہین

انبیا کا تاج اور مولےٰ کا نُور
محکمے کا حشر کے صدر الصدور

قہرمانِ مہرباں میرِ اجل
بادشاہِ دو جہاں نُورِ ازل

خوشہ چینِ خرمنش عرشِ بریں
خاشہ روبِ گلشنش روحِ الامیں

یا رسول اللہ شہِ قدسی مقام
لیجئے اب اپنے خادم کا سلام

اَلسَّلَام اے دِل کے درماں اَلسَّلَام
اَلسَّلَام اے چارۂ جاں اَلسَّلَام

عترتِ اطہار پر لاکھوں سلام
تیرے یاروں چار پر لاکھوں سلام

یا رسول اللہ شہِ جنّ و بشر!
ہوں مرے ماں باپ قرباں آپ پر

Marfat.com

آپکے احیائے سُنّت کی کتاب
نظم میں لکھتا ہوں میں با آب و تاب

میری محنت پر نظر فرمایئے
مجھ کو رحمت کا صلہ دِلوایئے

شَیْئًا لِلّٰہِ وہ بدر و لیشانِ خود
سر رہے نہ بر جگر ریشانِ خود

در مدح الامیر سلطان الاسلام ظِلّ اللہ علی الانام حضرت محبوب علیخان محبوب الدولہ مظفر الممالک فتح جنگ نظام الملک آصفجاہ بہادر ادام اللہ اجلالہ و اقبالہ[1]

وہ نظام الملک عالی بارگاہ
داورِ دیں پرورِ دُنیا پناہ

ماہِ آصف جاہ خورشید اشتباہ
شاہِ محبوب علیخان بادشاہ

کوکبِ دُرّیِ اوجِ سلطنت
نیّرِ نُوریِ چرخِ مملکت

سرورِ اکوان و امصارِ مُدن
افسرِ ارکان و اقطارِ زمن

ناشرِ انصاف و مُنشارِ فتن
ناصرِ اسلام و مدرارِ منن

سرورِ جمشید جاہ کامگار
مہترِ خورشید خاور پاکباز

گوہرِ ذاتش دُرِ تاجِ فلک
ظلِ جاہش سایہ فرقِ ملک

قیصرِ روم شرف سلطانِ جود
گوہرِ کانِ شہی عمانِ جُود

باغِ دولت اُسکا وہ مینو بہار
جس کے مُرغانِ چمن عزّ و وقار

دامنِ باد بہاری بیگمان
اُس کے لطفِ عام سے ہی گلفشان

فیضِ او اکسیرِ مسِ ہائے مُراد
لطفِ او مِصباحِ مِشکوٰۃِ فُؤاد

واقعی ہے اُسکی خاکِ آستاں
صندلِ پیشانیِ ہفت آسماں

اللہ اللہ اس کا وہ خُلقِ عظیم
رَوحٌ وَّ رَیحَانٌ وَّ جَنّاتُ النَّعِیم

آستینش بہرِ گنجِ سائلاں
آستانش بوسگاہِ راستاں

[1] یہ کتاب مولانا مرحوم نے اُس زمانہ میں تالیف فرمائی تھی جبکہ حیدرآباد دکن کے تخت پر موجودہ فرمانروا اعلیحضرت میر عثمان علیخان بہادر خلد اللہ ملکہ کے والد ذیجاہ آشیاں حضرت میر محبوب علیخان مرحوم جلوہ افروز تھے۔ اور اُن کے نام نامی پر ہی اس کتاب کو ڈیڈیکیٹ فرمایا تھا۔ (ناشر)

Marfat.com

نو بہار گلشنِ دین و دول
رنگ و بوئے گلبن علم و عمل

اس سے ایسا تازہ علم دیں کا باغ
جیسے شبنم سے گل اور گل سے دماغ

خندۂ گل اس کی عادت پر فدا
باغ خود گلچیں ہے اُسکے خلق کا

قطرہ اُس کے فیض سے دریا شگاف
ذرّہ اُس کے لطف سے مہر انصاف

اے نظام الملک اے صاحبقراں
ای شہِ محبوب دولہ ذی المکاں

مثنوی یہ ہو مفیض الکائنات
نام سے تیرے رہی میری یہ بات

پُر شد این نامہ بعنوان تو
ختم شد این خطبہ در دورانِ تو

تیرے شمسی کی دعائے مستمند
ہو بدولت تیری تا گردوں بلند

چشمِ تو روشن دلِ تو شاد باد
حیدرا بادِ تو خوش آباد باد

التماس ناظم

ہے یہ نامہ موج دریائے علوم
انتخاب نثر احیائے علوم

نثر تھی عربی میں وہ بحرِ بسیط
عام اُس پر ہو نہ سکتے تھے محیط

میں نے اسکو منتخب نظم سلیس
کر دیا اُردو میں باطرزِ نفیس

آدمی کم شوق فرصت ہے قلیل
دقت سے فہم و فراست ہے قلیل

اِسلئے حضرت غزالی کی کتاب
نظم کی میں نے بطرزِ انتخاب

اِنَّ شَیْئًا کُلُّہٗ لَا یُدْرَکُ
اِعْلَمُوْا اِنَّ کُلَّہٗ لَا یُتْرَکُ

چشمۂ شیریں ہو یہ نظمِ جمیل
ایک کوزہ میں ہو گویا سلسبیل

وہ تو نافہ تھی یہ عطر اُسکا کھنچا
شکر تھی وہ یہ قند اُس کا بنا

جلوۂ انوارِ احیاء العلوم
جس کے آگے ماند ہے نور نجوم

حبّذا اسرار احیاء العلوم
ہر دو عالم میں مچی ہے جسکی دھوم

Marfat.com

یہ ہے احیا یا کہ ہے اے ناظرین
رمز طِبتُم فَادخُلُوھَا خَالِدِینَ

اِس چمن میں ہے معارف کی نسیم
رَوحٌ وَّرَیحَانٌ وَّجَنَّتُ النَّعِیمُ

اِس کے عامل واقعی ہیں مُفلِحُونَ
لَاعَلَیھِم خَوفٌ وَّلَاھُم یَحزَنُونَ

نظم اس کی کیا تھی کچھ آسان بات
تھی حقیقت میں جَبَالُ الرَّاسِیَات

نورِ انفاسِ غزالیِ ولی
میری جاں کو کر گیا بے منجلی

فیضِ روحِ قدسی مولائے من
جاوہ زد در عالمِ بہنائے من

ورنہ میں اک ذرّہ تھا کس کام کا
اب تو کہلاتا ہوں شمسُ الاسلام کا

مجھ کو فنِّ شاعری کا کیا شعور
یہ بھی ہے اِک لطفِ جاناں کا ظہور

"قافیہ اندیشم و دلدار من"
"گویدم منديش جز دیدار من"

پوچھتا ہوں رب سے میں اے شیخ و شاب!
کس نے دیکھی تھی بھلا ایسی کتاب؟

کس نے دیکھی تھی بھلا ایسی کتاب؟
کس نے احیا کا کیا تھا انتخاب؟

کس نے دیکھی تھی بھلا ایسی کتاب؟
جس میں ہوں اسرارِ شرعی بے حجاب

کس نے دیکھی تھی بھلا ایسی کتاب؟
جو کہ اُردو میں ہو با ایں آب و تاب

بابُ العِلم

فضیلتِ علم

پیشگاہِ عظمت و جبروت سے
بارگاہِ عزّت و لاہوت سے

حضرتِ سُبحان ربّ بیچگوں
عالموں کے حق میں فرماتا ہے یوں

یَرفَعُ اللّٰہُ الَّذِینَ اٰمَنُوا مِنکُم وَالَّذِینَ اُوتُوا العِلمَ دَرَجٰتٍ

اللہ اونچے درجے کرتا ہے ان کے جو ایمان رکھتے ہیں تم میں اور علم ۔

Marfat.com

عالموں اور مؤمنوں کے مرتبے — حق تعالیٰ نے بڑے اونچے کئے
ابن عباسِ شریف و پاکباز — یُوں بیاں کرتے ہیں اس آیت کا راز
ہیں مقامِ عالمانِ ارجمند — مومنوں سے سات سو درجے بُلند
فرق ہر درجے میں ہوگا اِس قدر — راہِ پانصد سالہ ہووے جس قدر

آیت قُلْ هَلْ يَسْتَوِي الَّذِينَ يَعْلَمُونَ وَالَّذِينَ لَا يَعْلَمُونَ ○

تو کہہ کہیں برابر ہیں جو جانتے ہیں اور جو نہیں جانتے اللہ سے وہی ڈرتے ہیں جن کو علم ہے

رہبرِ کونین سمجھاتے ہیں یُوں — ہادیٔ دارین فرماتے ہیں یُوں

حدیث مَنْ يُّرِدِ اللّٰهُ بِهٖ خَيْرًا يُّفَقِّهْهُ فِي الدِّيْنِ وَيُلْهِمْهُ رُشْدَهٗ

جس کے ساتھ اللہ بہتری چاہتا ہے اس کو دین میں سمجھ دیتا ہے اور الہام کرتا ہے اس کی ہدایت

مہرباں ہوتا ہے خود جبیرِ خُدا — علم دیتا ہے پھر اُس کو دین کا
اور کہا اس کے لئے عالم جو ہے — مانگتی ہی مغفرت ایک ایک شئے
اللہ اللہ رتبۂ عالم ہے کیا — جب کہ فرمائیں جنابِ مصطفےٰ
حشر میں ان کی سیاہی لاکلام — تولیں گے خونِ شہیداں سے تمام
مرتبہ دیکھو تو اہلِ علم کا — جس کو فرماتے ہیں شاہِ انبیاؐ

حدیث فَضْلُ الْعَالِمِ عَلَى الْعَابِدِ كَفَضْلِيْ عَلٰى اَدْنٰى رَجُلٍ مِّنْ اَصْحَابِيْ

عالم کی زیادتی عابد پر ایسی ہے جیسے میری زیادتی میرے اصحاب سے سب سے کمتر شخص پر

کس قدر ہے شانِ اہلِ علم کی — جبکہ یوں ارشاد کرتے ہیں نبیؐ

حدیث يَشْفَعُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ ثَلٰثَةٌ اَلْاَنْبِيَاءُ ثُمَّ الْعُلَمَاءُ ثُمَّ الشُّهَدَاءُ

ترجمہ۔ قیامت میں تین آدمیوں کی شفاعت قبول ہوگی۔ انبیا کی پھر علما کی پھر شہدا کی

Marfat.com

ہوگیا اس سے یہ ثابت ایجواں
علم کے رتبہ کی ہے وہ عزّ و شان

کم نبوت سے ہے اِس کا مرتبہ
پر شہادت سے ہے بالا مرتبہ

ابن عباسؓ آگہ رازِ نہاں
حال کرتے ہیں سلیمانؑ کا بیاں

پہونچا اُن کو خاص حکمِ کردگار
اے مرے بندے سلیماں ذی وقار

علم و مال و ملک ہیں سب سودمند
تم بتاؤ کس کو کرتے ہو پسند

تھے سلیماں جو حبیبِ کردگار
چھوڑ کر دولت کیا علم اختیار

پس خدا نے ان کو مال و ملک بھی
علم کے ہمراہ بخشا بے کمی

کہتے ہیں اِک دِن کوئی مردِ خدا
پوچھنے ابنِ مُبارک سے لگا

کون ہیں انساں بھلا اے خوش نفس
آپ نے فرمایا اہلِ علم و بس

آپ نے اُن عالموں کے واسوا
اور لوگوں کو نہیں اِنساں کہا

کیونکہ چوپایوں سے انساں کی تمیز
علم سے ہوتی ہے حاصل اے عزیز

آدمی کو عزّ و وقعت واقعی
زور اور زر سے نہیں حاصل ہوئی

زور میں تو اور حیوانات بھی
اونٹ کی مانند ہیں اس سے قوی

ورنہ از روئے جسامت دیکھئے
ہاتھیوں کا قد و قامت دیکھئے

وہ شجاعت سے بھی ہو کیونکر بزرگ
اِس سے بڑھکر ہیں کہیں شیر اور گرگ

اور نہ وہ برتر ہے از روئے غذا
بیل کا ہے پیٹ اس سے بھی بڑا

قوتِ شہوت میں بھی فائق نہیں
اِک چڑا بھی اس سے بڑھکر ہے کہیں

بلکہ ہے اس میں شرافت جس قدر
ہے زروئے علم و نطق اے باہنر

طالب علم کی فضیلت

حضرتِ ربِّ قدیر بیچگوں
مومنوں کو حکم فرماتا ہے یوں

Marfat.com

آیت فَلَوْلَا نَفَرَ مِنْ كُلِّ فِرْقَةٍ مِّنْهُمْ طَآئِفَةٌ لِّيَتَفَقَّهُوْا فِي الدِّيْنِ

سو کیوں نہ نکلے ہر فرقہ میں سے ان کے ایک حصہ تا سمجھ پیدا کریں دین میں

اور یہ ہے ارشاد پاکِ مصطفٰے
اپنے بال و پر فرشتے دائما
اور یہ فرمایا کہ باب علم ایک
علم کا طالب رہے ہر اک بشر
مومنوں پر علم و حکمت کا حصول
جو کہ طالب ہو علومِ دین کا
روضۂ جنت میں پیشِ کبریا
ہے ابو درداء کا یہ قولِ اے اخی
رات بھر تک نفل پڑھنے سے ہی خوب
یہ بھی ہے ارشاد اُن کا بیگماں
یا ہوں عالم یا ہوں طالب علم کے
اور کوئی چوتھا ہو گر ان کے سوا
لہو کی ستر مجالس اک طرف
ایک صف ستر کا کفارہ بنے

اور یہ ہے ایماء خاصِ مجتبےٰ
بہرِ طالب علم دیتے ہیں بچھا
سیکھنا سو نفل پڑھنے سے ہی خوب
چین تک کرنا پڑے گرچہ سفر
فرض ہے از روئے ارشادِ رسول
اور قضارا اس کی آجائے قضا
ہو وہ مومن ہمنشینِ انبیاء
مسئلہ سیکھوں اگر میں ایک بھی
ہو تیرا اس سے تطہیر قلوب
جس قدر ہیں اے اخی اہلِ جہاں
یا وہ سنتے ہوں مطالب علم کے
دو جہاں کی وہ ہلاکت میں رہا
اک طرف ہو طالب العلموں کی صف
یوں کہا ہے حضرتِ [illegible]

تعلیم کی فضیلت

حضرتِ علام ذی علم القدیم
اس طرح دیتا ہے تعلیم عظیم

آیت وَمَنْ اَحْسَنُ قَوْلًا مِّمَّنْ دَعَآ اِلَى اللّٰهِ الآیۃ اُدْعُ اِلٰى سَبِيْلِ رَبِّكَ بِالْحِكْمَةِ وَالْمَوْعِظَةِ الحسنۃ

اور بہتر کس کی بات ہے اس سے جو بلائے اللہ کی طرف اور کام کرے اچھا اور کہے میں ہوں حکم بردار۔ بلا اے رب کی راہ پر پکا تدبیر سے اچھی اور نصیحت کے بھلی طرح۔

Marfat.com

علم جس عالم کو دیتا ہے خُدا — اس سے طے کرتا ہے مثلِ انبیا
علم اپنا مت چھپائے زینہار — بلکہ کردے اُسکو وقفِ روزگار
جب معاذ بن جبل سوئے یمن — لے چلے پیغام آقائے زمن
تب ہوا اُن کو یہ ارشادِ نبیؐ — غور سے سُن جسکو تو بھی اے اخی

حدیث لَاَن یَّھدِی اللّٰہُ بِکَ رَجُلًا وَاحِدًا خَیرٌ لَّکَ مِنَ الدُّنیَا وَمَافِیھَا
اگر تیرے سبب سے خدا تعالیٰ ایک آدمی کو بھی ہدایت کردے تو یہ تیرے حق میں دنیا اور اسکی تمام چیزوں سے بہتر ہے

اور فرماتے ہیں یہ عیسیٰ نبیؑ — جس کا سُننا ہے ضروری واقعی
جو کوئی عالم ہو اور عامل بھی ہو — علم اس سے سیکھنا جاہل بھی ہو
افضل و اعلےٰ ہی وہ ناسوت میں — ہے عظیم اس کا لقب ملکوت میں
ہے یہ ارشادِ رسولِ باوقار — حشر کے دن ہوگا حکم کردگار
جائیں عابد اور غازی خُلد میں — تا ابد آرام سے اُس جا رہیں
تب کریں گے عرضِ عالم یا خُدا — ہم سے ہی سیکھا انہوں نے جو کیا
یعنی ہم حقدار ہیں اکرام کے — اِن سے پہلے مستحق انعام کے
تب یہ فرمائے گا ربِّ دو جہاں — تم تو ہو مثلِ ملائک بیگمان
تم کرو ان کی شفاعت شوق سے — بے توقف ہم کریں مقبول اُسے
جب ہوں شافع ان کے اہلِ علم دیں — تب وہ ہوں گے داخلِ خلد بریں

حدیث مَن عَلَّمَ عِلمًا فَکَتَمَہٗ اَلجَمَہُ اللّٰہُ یَومَ القِیٰمَۃِ بِلِجَامٍ مِّنَ النَّارِ
جو علم سیکھ کر چھپادے قیامت کے دن اللہ اس کو آگ کی لگام دے گا۔

ہے یہ قولِ احمدِ مرسل حبیب — کلمۂ حکمت ہے اک نکتہ عجیب
تو جسے سُن کر کرے خاطر نشیں — اور سکھانے کے لئے جائے کہیں
پھر اگر اک مرد کو تعلیم دی — کی ہے گویا اک برس کی بندگی

Marfat.com

حدیث اِنَّ اللّٰہَ سُبْحَانَہٗ وَمَلٰئِکَتَہٗ وَاَھْلَ سَمٰوٰتِہٖ وَاَرْضِہٖ
البتہ اللہ سبحانہٗ اور اس کے فرشتے اور اسکے آسمان اور زمین والے
حَتَّی النَّمْلَۃَ فِیْ جُحْرِھَا وَحَتَّی الْحُوْتَ فِی الْبَحْرِ لَیُصَلُّوْنَ عَلٰی مُعَلِّمِ
یہاں تک کہ چیونٹی اپنے سوراخ میں اور مچھلی سمندر میں سب رحمت بھیجتے ہیں اُس پر جو لوگوں کو
النَّاسِ الْخَیْرَ
خیر سکھاوے +

بیان اس علم کا جو فرض عین ہے

یہ حدیثِ احمدِ مختار ہے | ساقیٔ کوثر کی یہ گفتار ہے

حدیث بُنِیَ الْاِسْلَامُ عَلٰی خَمْسَۃٍ شَھَادَۃِ اَنْ لَّآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ الخ
اسلام پانچ چیزوں پر مبنی ہے - اوّل شہادت دینا کہ سوائے اللہ کے کوئی معبود نہیں الخ

اِن امورِ پنجگانہ پر عمل | فرض بعد علم سمجھو بے خلل
پوری پوری اسکی یوں تفصیل ہے | علم ہیں دو طرح کے اے نیک دل
ایک اے عاقل عمل کا علم ہے | ایک کشفِ بے زلل کا علم ہے
پس جو ہے علم و عمل اے متقی | فرض ہر مومن پہ ہوتا ہے وہی
پر یہ سب علم و عمل اے نیک بخت | فرض مومن پر نہ ہوگا ایک لخت
بلکہ تھوڑا تھوڑا ہنگامِ عمل | علم اس کا فرض ہوگا بے خلل
یعنی جو جو پیش آتے جائیں کام | سیکھے ان کے مسئلے بھی تب تمام
علم کیا واجب ہے اندھے کیلئے | اس نظر کا جس کی پٹکیں مفسدے
ایسے ہی گونگے پہ کب ہے یہ ضرور | تا بُرے نقطوں کا رکھے وہ شعور
جس عمل کی ہم کو حاجت ہی نہیں | علم کی اُسکے ضرورت بھی نہیں
بسکہ ہیں نصاب عامل ذبح کے | اُنپہ واجب ہیں مسائل ذبح کے

Marfat.com

الغرض جس شخص کو جس چیز کی — پڑتی ہو حاجت ہمیشہ یا کبھی
اسکو اس کا علم کر لینا حصول — فرض ہوگا جیسا ارشادِ رسول

بیان اُس علم کا جو فرضِ کفایہ ہے

علم وہ فرضِ کفایہ ہیں ضرور — ہوں منظم جن سے دنیا کے اُمور
جیسے علمِ طب بہرِ حفظِ جاں — ہے نہایت ہی ضروری بیگماں
ایسے ہی علمِ حساب اے باشعور — بہرِ تقسیمِ وراثت ہے ضرور
اور علومِ فقہ و فتویٰ اے جوان — مثلِ ایلاؤ ظہار و ہم لعان
ہیں یہ سب فرضِ کفایہ بیگماں — حسبِ ترتیب ان کا ہوتا ہے بیاں
پہلے ہے قرآن کلامِ حق نما — پھر حدیثِ پاک شاہِ دوسرا
پھر علومِ فقہ و تفسیر و اصول — ناسخ و منسوخ با دیگر فصول
لیں یہ ہیں فرضِ کفایہ اے فتا — گر ہو گنجایش تو پڑھ الّا فلا
بول اگر سیکھے کوئی علمِ طلاق — اور ظہار و مہر و ایلاؤ عتاق
تاکہ ہو جائے ولی اللہ کا — اور تقرب پائے اس درگاہ کا
آدمی وہ ہے سراسر بے تمیز — ایسی باتوں سے ہو کب حق کا عزیز
کیوں کہ دنیا کی ہے ساری بات یہ — مسئلے دینی نہیں بالذات یہ
صرف دنیا کے ہیں یہ سارے اُمور — پر تعلق ان کا دیں سے ہے ضرور
کیوں کہ جب دنیا ہے کشتِ آخرت — دین کی دنیا ہی سے ہے منفعت
یہ مسائل ظاہری ہیں اے جواں — اور مسائل باطنی کے پاسباں
بس یہی اُن سے ہے منظور نظر — ہوں یہ باطن کے نگہبان سر بسر
گر ہے مصروف ظاہر میں سدا — اور تدارک کچھ نہ باطن کا کیا

Marfat.com

کیا بھلا انجام پھر ہوگا بخیر
کس طرح اسرارِ حق کی ہوگی سیر

علمِ ظاہر کو ہی گر کوئی پڑھے
علمِ باطن سے مگر غافل رہے

وہ نہ ہوگا مولویِ اُخروی
گرچہ لوگ اس کو پکاریں مولوی

مولوی مولا کا ہے وہ اے عزیز
جس کو علمِ آخرت کی ہو تمیز

منجملہ علوم باطنی کے علم معاملہ ہے

علم باطن دو طرح ہیں اے اخی
جن کو اوپر لکھ چکے ہیں ہم سبھی

وہ جو ہے علم عمل کا جاننا
ہے وہ دل کے حال کا پہچاننا

حال خواہ اچھے ہوں وہ یا ہوں برے
جان لینا ان کو لیکن چاہیئے

سنیئے اُن احوالِ حسنہ کا بیاں
جیسے علمِ جُودِ ربِّ دو جہاں

صبر و شکر و خوف و امید و رضا
تقوی و زہد و قناعت اور سخا

کچھ جو ان حالات میں آئے کمی
دے ترقی ان کو یہ آدمی

ہے ضرور اُن کا ثمر بھی جاننا
نیز ان کی اصل کو پہچاننا

اور رذائل کا بھی سمجھے ماجرا
کینہ و بخل و حسد حرص و ریا

ظلم و خود غرضی خیانت کاہلی
شیخی و بے شرمی و سنگیں دلی

قسمت و تقدیر پر ہونا خفا
فخر و کبر و مکر و غصّہ اور دغا

ڈر نہ ہونا حق کا فاقہ کا ہو غم
مالداروں کی ثنا فقرا کی ذمّ

دخل دینا بات میں کرنا مُخل
بھائیوں کی غیبتیں بکنا فضول

اپنا لینا بدلہ دشمن سے ابھی
حق کی باتوں کا نہ بدلہ لیں کبھی

جو سمجھتا ہے یہ خوب و زشت حال
عالمِ عقبیٰ وہ ہے اہلِ کمال

آخرت کا علم عالی ہے یہی
اور یہی ہے علم باطن اے اخی

Marfat.com

آخرت کے عالم و صوفی تمام
کہتے ہیں اِس علم کو ہے فرضِ تام

اور جو اِن علموں سے مُنہ پھیرے کوئی
ہو گرفتارِ عذابِ ایزدی

جیسے خلقت عالموں کی پیروی
کرتی ہے اعمال ظاہر میں سبھی

ہاں مگر اُن عالموں کے برخلاف
ہوتے ہیں اعمال اُن کے صاف صاف

اُن کا علم اُن کا عمل اِتنا نہ تھا
تھا وہ علم اہلِ عالم سے سوا

صرف ایلاؤ لسان و سمع کا
کب عمل اور علم رکھتے تھے بھلا

بلکہ وہ تو عالمِ باطن بھی تھے
مخلص و متوکل و محسن بھی تھے

سُستی و بُخل و ریا سے تھے وہ دُور
تھے وہ شیخی اور تکبّر سے نفور

فعلِ ناجی میں رہے مصروف وہ
فعلِ ہالک میں نہ تھے مصروف وہ

مرضئ مولا سے تھا بس اُن کو کام
اِسلئے ہیں اہلِ ایماں کے امام

ہم سے اب وہ حال بھی سُن لو ذرا
جو کہ اُن دیں کے اماموں کا رہا

چار ہیں وہ مومنوں کے پیشوا
رہنما سالار ہادی مقتدا

بوحنیفہؒ شافعیؒ مالکؒ امام
احمدِ حنبلؒ ہیں چاروں کے نام

تھے یہ چاروں چار عنصر دین کے
بڑھ گئے ان سے تفاخر دین کے

جانتے تھے رمز خیرِ اُخروی
فقہ سے مرضئ حق مقصود تھی

جانتے تھے علم فقہ باطنی
اور فقہِ ظاہری کے تھے دھنی

تھے وہ چاروں عالمِ علمِ نجات
جانتے تھے مہلکات و منجیات

علم اُن کے سب دیئے لوگوں نے چھوڑ
فقہ ظاہر کی طرف لی باگ موڑ

سب نے علمِ فقہ میں تقلید کی
بات کارآمد جو تھی وہ چھوڑ دی

اب یہاں ہوتا ہی اِسکا بھی بیاں
تاکہ ہو سیرت اماموں کی عیاں

یعنی کیسے اُنکے تھے علم و عمل
کیا ہماری پیروی میں ہے خلل

Marfat.com

حضرت امام اعظم ابوحنیفہ نعمان ابن ثابت رضی اللہ عنہ

عابد و زاہد امام الاولیاء
مصطفٰے کا معجزہ انکا وجود
وہ امام بوحنیفہ پاکباز
سال پینتالیس تک پڑھتے رہے
سارا قرآن ایک رکعت میں تمام
روزے میں گذرے برابر تیس سال
اور بہت سے اولیاء اللہ جو
وہ مقلد آپکے مذہب کے تھے
بحرِ عرفاں کے تھے جو دُرِ ثمیں
اور شریعت کے تھے سادات کبار
جیسے ابراہیم بن ادہم بزرگ
اور وہ صوفیہ کا پیر رہنما
اور بسطامی[۱] جناب بایزید

وہ امامِ اعظم شمعِ ہدا
اُن کے تابع کا ہو جنت میں خلود
اِک وضو سے پانچ وقتوں کی نماز
طاعتِ مقبول وہ کرتے رہے
کرتے تھے اکثر وہ مولائے انام
بالیقین تھے عابدوں میں ہمثال
تھے طریقت کے امامانِ نکو
اور وہ قائل آپکے منصب کے تھے
اور تصوف کے جو تھے رُکن رکیں
آپ کی تقلید تھی ان کا شعار
اور شقیقِ بلخی[۲] عارف سترگ
حضرتِ معروف[۳] کرخی پارسا
ہو رہی ہے جن کی سب دنیا مرید

---

[۱] آپ ۱۳۲ھ میں پیدا ہوئے ۱۵۰ھ میں رحلت فرمائی
۷۰ برس زندہ رہے مدفن بغداد ۔
[۲] شقیق بلخی قاضی ابو یوسف کے شاگرد تھے اور حاتم اصم کے استاد ۱۹۴ھ میں شہید ہوئے
[۳] یہ سری سقطی کے استاد ہیں ۲۰۰ھ میں وفات پائی ۔
[۴] ۲۶۱ھ میں وفات پائی ۔

Marfat.com

اور فضیل[1] ابن عیاض ایسے سعید
ہیں بخاری جیسے بھی جن کے مُرید

کیا کہوں کیسے تھے وہ عالیمقام
جانتے تھے بوحنیفہ کو امام

ایسے ہی داؤد طائی[2] سے سید
بوحنیفہ کے تھے شاگردِ رشید

اور جناب ابنِ مبارک[3] متقی
یعنی عبداللہ ذی مجد و ذکی

زاہد و عابد فقیہ بے عدیل
عالمِ علمِ احادیثِ جلیل

خود جناب ذہبی و نووی امام
کر رہے ہیں مدح اُن کی لاکلام

وہ بھی پس با ایں ہمہ شانِ متین
بوحنیفہ کے تھے شاگردِ مہین

اور وکیع[4] ابن جرّاح شہیر
صائم الدہر و محدّث بے نظیر

آفتاب چرخِ عرفان و شعور
تھے مقلد بوحنیفہ کے ضرور

اور امامِ اہلِ دل حاتم اصم
شہرہ ہیں جن کی کرامات اتم

خود امام احمد حنبل[5] سدا
سیکھتے تھے ان سے شیوہ زہد کا

ان کی تھی کیا عزت و شان دیکھئے
اور وہ تھے شاگرد نعمان دیکھئے

یعنی فِی کُلِّ الْمَوَاضِعِ وَالْبِلَاد
فِقْهُهُ شَمْسُ الْهِدَايَةِ وَالرَّشَاد

دوم رامِ مذہب او گشتہ است
پس کدام از وے بگو برگشتہ است

ہند و سند و ماوراء النہر بھی
کیا سمرقند و بخارا شہر بھی

ہیں اُسی کے ہی مقلد بیشمار
کیوں نہ ہوں جبکہ ہوں سادات کبار

---

[1] یہ امام اعظمؒ کے شاگرد اور امام شافعیؒ کے استاد ہیں۔ اور بخاری و مسلم ان سے روایت کرتے ہیں ۱۸۷ھ میں وفات پائی

[2] محارب بن دثار کہتے ہیں کہ اگر یہ شخص کسی پہلی امت میں ہوتا تو اللہ تعالیٰ قرآن میں ان کی خبر دیتا ۱۶۰ھ میں وفات پائی۔

[3] یہ اس امت کے ایک رکن تھے اور امام صاحب کی مدح میں عجیب قصیدے انہوں نے لکھے ہیں

[4] امام احمد بن حنبل کے یہ استاد تھے ۱۸۱ھ میں فوت ہوئے۔

[5] بوحنیفہ کے شاگرد تھے اور شافعی و احمد کے استاد تھے ۱۹۸ھ میں فوت ہوئے۔

Marfat.com

اسوۂ حسنہ تھے جن حضرات میں | تھے مقلد ان کے وہ ہر بات میں

ہمہ شیرانِ جہاں بستۂ ایں سلسلہ اند
روبہ از حیلہ چہاں بگسلد ایں سلسلہ را

قَالَ الاُستَاذ ابُوالقَاسِم قشیری الحَافِظ المُفسّر الفَقِیہ النحوی

اُستاد ابوالقاسم قشیری جو حافظ اور مفسر اور فقیہ اور نحوی

اللغوی الادیب جامع الانواع المحاسن سمع حَدِیثٍ مِنَ الحاکم و

اور لغوی اور ادیب اور بڑے پارسا تھے خطیب کے اُستاد اور حاکم کے شاگرد تھے

رُوِی عنہ الخطیب (مات سنہ ۴۶۵ھ) سمعت الاستاذ ایا علی الدقاق

فرماتے ہیں کہ میں نے سُنا ایا علی دقاق سے

یقول انا اخذت ھذہ الطریقۃ من ابی القاسم النصر باذی وھو

کہ وہ فرماتے تھے میں نے طریقہ صوفیہ کو ابی القاسم نصر باذی سے سیکھا اور

مِنَ الشِبلی وَھو من السری سقطی وھو من معروف الکرخی وَھو

انہوں نے شبلی سے اور انہوں نے سری سقطی سے اور انہوں نے معروف کرخی سے اور انہوں نے

من داؤد الطائی وھو اخذ العلم والطریقۃ من ابی حنیفۃ رح اشامی

داؤد طائی سے اور اُنہوں نے علم اور طریقہ ابوحنیفہ رح سے سیکھا ٭

چونکہ شغلِ آں رئیس الاتقیاء | تھا مسائل کے ہی استنباط کا

یوں احادیثِ رسولِ محتشمؐ | آپ سے چنداں نہیں شہرت ملا

جیسے بوبکر و عمر ارباب دل | تھے امورِ مسلمیں میں مشتغل

اس لئے راوی تھے کم اخبار کے | گو تھے ساتھی سید الابرار کے

برخلاف اُن کے تھے اصحاب جفا
کرتے نقلِ قولِ حضرتؐ بے شمار

Marfat.com

حضرت امام مالک ابن انس رحمۃ اللہ علیہ

جامع علم حدیث مصطفیٰ — وہ امام مالک خضر رہ[1]

وہ نہایت ہی حدیث پاک کی — کرتے تھے تعظیم و تکریم دلی

جب حدیث پاک کا کرتے بیاں — پس وضو کرتے وہ شاہ راستاں

کرتے تھے داڑھی میں شانہ باوقار — اور پہنتے اک لباس شاندار

ملتے خوشبو اور مقام صدر پر — بیٹھتے باعز و شان کروفر

پھر حدیث ارشاد کرتے بیکتام — پھول جھڑتے جبکہ کرتے تھے کلام

آپ سے یوں پوچھتا کوئی اگر — کیوں تکلف کرتے ہیں آپ اسقدر

یوں جوابا اس کو فرماتے امام — یہ حدیث پاک کا ہے احترام

کہتے ہیں اک دن امیر وقت نے — اس طرح تقریر کی تھی آپ سے

ہے طلاق الجبر کا جو مسئلہ — مت کسی سے کہنا ہرگز برملا

پھر برائے امتحاں اک شخص کو — خود کہا حاکم نے جا پوچھ ان سے تو

اس نے پوچھا آپ نے بھی صاف صاف — کہدیا مجمع میں اسکو بیخلاف

یعنی جبرا جو دلائے گا طلاق — بے اثر ہے اور نہ واقع ہو فراق

آپ تھے زہد و ورع میں گو شہیر — تھے سخاوت میں بھی لیکن بینظیر

ساکنان خطۂ دور و دراز — لایا کرتے تھے سدا نذر و نیاز

کہتے ہیں خود شافعی حق نما — آپ کی خدمت میں میں اکدن گیا

دیکھا کیا ہوں در اقدس پہ ہے — گلہ آسمان تند و تیز پے

[1] ۹۰ھ میں پیدا ہوئے ۱۷۹ھ میں رحلت فرمائی ۸۹ برس زندہ رہے۔ مدفن مدینہ منورہ۔

Marfat.com

تھے خراسانی وہ گھوڑے بے بہا
استرِ مصری بھی تھے نادرت نما

آپ نے مجھ سے کہا اے شافعیؒ
تحفتاً میں نے دیئے تجھ کو سبھی

عرض کی میں نے کہ آپ اس خیل سے
ایک تو رکھ لیں سواری کیلئے

پس یہ فرمایا کہ مجھ کو بے گماں
شرم آتی ہے خدا سے ایسواں

جس زمیں میں دفن ہیں وہ تاجدار
اُس زمیں پہ میں چلوں ہو کر سوار

صاف صاف اس سے یہ نکتہ کھل گیا
کس قدر تھی آپ میں جود و حیا

دیدیئے سب اسپ و استر قیمتی
خاکِ یثرب کی عجب تو قبر تھی

علم سے تھا آپ کا یہ مدّعا
"تا خدا مجھ سے رہے راضی سدا"

ذلّتِ دُنیا رضائے ایزدی
علم سے بس آپ کو منظور تھی

نے طلاق و بیع کے ہی مسئلے
سیکھنے مقصود تھے کچھ علم سے

حضرت امام محمدؐ بن ادریس شافعی رحمۃ اللہ علیہ

پیشوائے دین دُنیا واقعی
مقتدائے دین امام شافعیؒ[1]

آپ حصّہ رات کے کرتے تھے تین
ایک میں ہوتا تھا شغلِ علمِ دین

دوسرا ذکر و عبادت کے لئے
تیسرا تھا خواب راحت کیلئے

آپ رمضان کے مہینہ میں مدام
ساٹھ قرآں ختم کرتے لاکلام

آپ کہتے ہیں کہ سولہ سال سے
پُرخوری سے سخت نفرت ہے مجھے

پُرخوری کر دیتی ہے تن کو گراں
دل کو کر دیتی ہے سُست اور سخت جاں

یہ بھی فرماتے ہیں وہ فخرِ عرب
مقتدائے عالمانِ منتخب

[1] آپ ۱۵۰ھ میں پیدا ہوئے ۲۰۴ھ میں وفات پائی۔ ۵۴ سال زندہ رہے مدفن مصر

Marfat.com

سچی یا جھوٹی قسم اللہ کی
مطلقاً میں نے نہیں کھائی کبھی

حرمت و توقیر اس ذاتِ پاک
اس قدر کرتے تھے وہ نیکو صفات

علم اجلالِ خدا بھی بیکراں
اُنکو تھا اور رکھتے تھے ضبطِ زباں

تھے گئے سو سے یمن آپ ایکبار
اور وہاں سے لائے درہم دس ہزار

مکّے کے نزدیک کوئی گاؤں تھا
آپ نے خیمہ کیا اس میں سبھا

لوگ ملنے کو جو آئے آپ سے
مال وہ ہاتھوں انہیں دیتے رہے

کر دیئے تقسیم جب سارے درم
پھر اُٹھے اس جا سے وہ اہلِ کرم

رگر گیا تھا راہ میں کوڑا آپ کا
ایک رہرو نے اٹھا کر دے دیا

اتنی خدمت کے صلے میں آپ نے
کیں عطا پچاس اشرفیاں اُسے

بس ہوا معلوم اس سے ایجواں
زہد کی جڑ ہے سخاوت بیگماں

مال فانی پر نہ رکھی کچھ نگاہ
اور ہمیشہ اسکو سمجھا خاکِ راہ

ایک مردِ حق نے با خوش لہجگی
آپ کے آگے جو یہ آیت پڑھی

آیت هٰذَا يَوْمُ لَا يَنْطِقُوْنَ وَلَا يُؤْذَنُ لَهُمْ فَيَعْتَذِرُوْنَ ۝

یہ وہ دن ہے کہ نہ بولیں گے اور نہ اُن کو معافی مانگنے کی اجازت ہے

بس تڑپ کر آپ با صد اضطرار
گر گئے بے ہوش ہو کر ایک بار

ہوش آتے ہی کہا با اشکِ و آہ
ایسے دن سے یا خدا تیری پناہ

پس یہ زہد و خوف، یہ جود و حیا
کس طرح بے معرفت حاصل ہوا

شافعی نے کیا یہ زہد و اتقا
فقہ ظاہر سے ہی پایا تھا بھلا

توبہ توبہ اے عزیز نیک ذات
فقہ ظاہر سے نہیں ملتی یہ بات

یعنی یہ سلم و اجارہ اور عتاق
مہر و ایلاء و ظہار اور پھر طلاق

Marfat.com

محض ان کے علم ادراک سے — کچھ نہیں ملتا ہے زہد پاک سے
بلکہ علم آخرت ہی سے سدا — ہوتے ہیں پیدا یہ زہد و اتقا
پس مقلد کو بھی خاص اس علم کی — چاہیئے تقلید باصد ق دلی
نسبت تقلید کا کرتے ہیں غل — پر نہ ہو تقلید بے تقلید کل

حضرت امام احمدؒ بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ

احمد حنبل رئیس الاتقیاء — مومنوں کے مقتدا و رہنما
زاہد و متورع و اہل کرم — پر مقلد ان کے ہیں کچھ اُن سے کم
یہ کتاب نور شمع رہبری — ہے انہیں کی سیرتوں سے سب بھری
اب ذرا چاروں اماموں کے یہ طور — دیکھئے گا اے جناب من بغور
ان کے حال و قال و افعال سعید — صاف تھے دنیا سے روگرداں شدید
پس یہ ایلاء و لعان و بیع سے — زینہار ان کو نہیں حاصل ہوئے
بلکہ اس کی اصل وہ ہے بالیقین — فقہ سے بھی جو کہ ہے اشرف کہیں
پس عزیزو دعوے تقلید بھی — فی الحقیقت سچا کہلائے جبھی
جب تم ان کے سب علوم پاک کی — سمجھو لازم اتباع و پیروی

علم مکاشفہ

سارے علموں سے جو ہے مطلوب تر — اور ہر مطلوب سے ہے خوب تر
آخرت کے سارے علموں کی بہار — ہے وہ علم کشف اسے والا تبار

سلہ - مدفن ایشاں ناحیہ بغداد است ۔

Marfat.com

اور وہ ہے باطن کا علم بے بہا
سارے علموں کی وہی ہے انتہا

اس کے عالم ہوتے ہیں سچے ولی
اور سبھی صدیق اور سارے نبی

ہے وہ علم ایک جلوۂ نور و ضیا
ہو مگر اوصاف بد سے دل صفا

اور معاملہ کا جو ہے علم و عمل
اس سے بھی ہووے فراغت بے خلل

پھر چمک اٹھتا ہے دل میں ایک نور
نور سے ہوتی ہیں وہ باتیں ظہور

جن کا پہلے نام سنتا تھا مگر
وہم تھا اور کچھ نہ آتا تھا نظر

اب وہ باتیں ہو گئیں روشن سبھی
جب جھلک اس نور کی دل پر پڑی

پائی ذات حق کی سچی معرفت
اور پہچانی گئی ایک ایک صفت

حکمت پیدائش ہر دو جہاں
دل میں ہوتی ہے یہ سب اس سے عیاں

ہو نبوت کے معانی کی خبر
اور فرشتے صاف آتے ہیں نظر

یعنی وہ ارض و سما کے درمیاں
پھر رہے ہیں کیسے ہر سو پرزناں

حال شیطانوں کا بھی معلوم ہو
اور عداوت ان کی بھی مفہوم ہو

یعنی کیوں کر دل میں شیطان دخیل
اپنا لشکر لے کے ہوتا ہے دخیل

جنت و دوزخ لقا اور آخرت
پل صراط اور احتساب عاقبت

اور خدا سے صورت قرب و لقا
اور فرشتوں کی رفاقت کا پتا

دین و دنیا کے غرض سارے امور
ہوتے ہیں اس علم کشفی سے ظہور

علم مناظرہ

سارے علموں سے جو ہے مذموم تر
ہے وہ علم بحث اے نیکو سیر

یعنی جس سے یہ غرض منظور ہو
تا ترا علم و ذکا مشہور ہو

Marfat.com

میں رہوں بالا تر و حاضر جواب
دوسرے کی مجھ سی ہو مٹی خراب

مجھ کو ہو محفل میں حاصل افتخار
میرے علم و فضل کا ہو اشتہار

ساری دنیا مجھ کو عالم جان لے
دوسرے کی بے وقوفی مان لے

پس مناظر اس طرح کا جو کہ ہو
کس قدر مفسد ہے وہ اور جنگجو

جتنے ہیں عادات بد اے ہمنشیں
جن سے ذاتِ پاک حق راضی نہیں

سب کا مصدر ہے یہی علم اے اخی
اس سے پیدا ہوتی ہے ہر اک بدی

جو شرور باطنی ہیں ایجواں
اس میں ہو جاتے ہیں وہ اکثر عیاں

جیسے کینہ کبر و بدگوئی حسد
خود پسندی عیب جوئی عزم بد

اس طرح کی بحث کرتے ہیں جو لوگ
اُنمیں ہوتے ہیں چھپے سارے یہ روگ

یعنی دل میں اس مناظر کے ضرور
پھیل جائیں گے حسد کے سب شرور

اور حسد وہ آتشِ غمناک ہے
جس کے حق میں یوں حدیث پاک ہے

حدیث اَلْحَسَدُ یَاْکُلُ الْحَسَنَاتِ کَمَا تَاْکُلُ النَّارُ الْحَطَبَ

حسد نیکیوں کو اس طرح کھاتا ہے جیسے آگ لکڑی کو کھاتی ہے

ہے حسد اہلِ عدل کا ہم نشیں
کیونکہ وہ عاجز بھی ہوتا ہی کہیں

سوختہ ہوتا ہے پھر اُس کا جگر
گر ہوئی مدِ مقابل کی ظفر

یا کہ ہو تعریف اُس کے غیر کی
آگ ہے دل میں بھڑکتی ہیر کی

کوئی گر از روئے فن بالا ہوا
دوسرا کھوسے اُسے بیٹھا ہوا

چاہتا ہے بلکہ اس وقت اُسکا جی
نعمتِ حق دور ہو اس سے ابھی

جلد ثالث میں حسد کا حال اتم
آئے گا اِن شاء سَرَابِیٌ ذوالکرم

اور بھی بگڑے گا پھر اُسکا چلن
ہو نگہبان کے دل میں شعلہ زن

جن سے سب نبیوں نے کی ہی التجا
پس نہ میں مانوں گا تب بھی مطلقاً

Marfat.com

وہ تکبر جو ہے اک وصفِ ذمیمہ | جس کے بارے میں ہی یوں قدسی حدیث

حدیث اَلْعَظْمَۃُ اِزَارِیْ وَالْکِبْرِیَاءُ رِدَائِیْ فَمَنْ نَازَعَنِیْ وَاحِدًا مِنْھُمَا قَصَمْتُہٗ

عظمت میرا تہبند ہے اور کبریا میری چادر جو شخص کسی کے ساتھ ان دونوں میں سے میرے ساتھ جھگڑیگا اُس کو توڑ دوں گا

ہے تکبّر شانِ ربِّ دو جہاں
پس کہاں شان اس کی اور رتبہ کہاں

جو تکبّر سے سجائے اپنا حال
تو بگاڑے اُسکو ربِّ ذوالجلال

ہر مناظر اپنے ہمسر پہ ضرور
چاہتا سبقت ہے از روئے غرور

اور لیاقت کو جتانے کے لئے
بحث کرتا ہے وہ اپنے غیر سے

تاکہ ہو مخلوق میں یہ اشتہار
کون ہے ایسا معلم ہوشیار

چھان مارے خواہ دنیا بھر تمام
کس کو ہے اس سے بھلا تابِ کلام

چاہتا ہے پھر مکانِ صدر پر
ہو مہری بیٹھک بشانِ کروفر

گر ذرا نیچے جگہ اُسکو ملے
تو یہ اِس حیلہ سے فوراً لڑ چلے

ہم کو عزتِ علم کی منظور ہے
کیوں کہ حفظِ علم کا دستور ہے

اِس بہانہ سے تواضع کو ذلیل
کرتے ہیں اور خود نمائی کو جلیل

وہ تواضع جس کی ذاتِ مصطفیٰ
خاص فرمائی ہے تعریف و ثنا

یہ اُسے ذلت بتاتے ہیں جناب
اور تکبر کو سمجھتے ہیں ثواب

بعد اس کے پھر سے غیبت کرے
جس پہ قرآن میں لعنت کرے

آیت وَلَا یَغْتَبْ بَّعْضُکُمْ بَعْضًا
کوئی کسی کی غیبت نہ کرے

گو کرے ذکرِ مخالف سرسری
جس میں ہنا چاہے غیبت سے بری

Marfat.com

گفتگو پھر بھی کرے یوں بے شعور — ہجو جس میں کچھ نہ کچھ ہوگی ضرور
شان میں یا اُس کے بڑھ آئے کچھ — اس طرح کی گفتگو کہہ جائے کچھ
ہے یہ سارا ذکرِ غیبت لاکلام — اہل ایماں کے لئے ہی سب حرام
خود پسندی میں بھی ہی بیحد شرور — یہ بھی ہوتی ہے مناظر میں ضرور
حکم ہے اللہ کا اے مومنو — پاک مت جانو تم اپنے آپ کو

آیت فَلَا تُزَكُّوا أَنفُسَكُمْ هُوَ أَعْلَمُ بِمَنِ اتَّقَىٰ

اپنی پاکبازی کے دعوے نہ کرو پرہیزگار کو اللہ جانتا ہے

کرتا ہے تعریف اپنے ذہن کی — رکھتا ہے دشمن سے اپنی برتری
بلکہ کہہ اٹھتا ہے وقتِ بحث صاف — میری اس کی سی نہیں لاف و گزاف
اِس کی بیہودہ ہیں باتیں سبکی سب — مجھ کو یہ باتیں پسند آتی ہیں کب
ایسی باتیں گو ہیں ظاہر میں بڑی — ناخنوں میں میرے ہیں لاکھوں پڑی
پس یہ اک ناپاک قیل و قال ہے — منع ہے قرآں کی آیت دال ہے
عیب جوئی کا بھی ہوگا یاں ظہور — وہ بھی ہوتی ہے مجادل میں ضرور
لَا تَجَسَّسُ حکم ہے اللہ کا — اور یہ اُس کے بھید کو ہے ڈھونڈتا
جب مناظر کوئی اُس کے شہر میں — آگیا۔ پھر آگیا یہ قہر میں
پوچھتا ہے ہر کسی سے کھود کر — اُس کے حالاتِ نہانی کی خبر
چُن کے اُسکے عیب از روئے حسد — جانتا ہے یہ لڑائی کی رسد
تاکہ خلقت میں سرِ میداں لڑے — اور ندامت سے شکست اُس پر پڑے
گر سراپا میں کچھ اُس کے عیب ہو — دمبدم رکھتا ہے اُسکی جستجو
فی المثل گر اس کے سر پہ بھی ہو گنج — ہو یہ قارون طبع کیا کیا طعنہ سنج

Marfat.com

پھر اگر یہ بحث میں غالب رہے
تو وہ عیب اُس دم اشارہ سے کہے

تا نہ ہمت سے وہاں وہ خوار ہو
ذلت اب اُس کے گلے کا ہار ہو

سینہ میں کینہ بھی ہو اُس کے ضرور
کینہ ور ہوتے ہیں سب اہلِ شرور

دیکھتا ہے جب مخالف کو قوی
رنگ اس کا زرد ہوتا ہے تبھی

ہو پراگندہ خیال اور حال زار
دل دھڑکتا ہے کہ میں جاؤں نہ ہار

جیسے آگے ناگہاں آئے بلا
سامنے ہو شیر نر یا اژدہا

پس مناظر اس طرح کے ہوں جہاں
علم کی ان میں فضیلت ہی کہاں

ان میں اہلِ علم کی خصلت کہاں
وہ مدارات اور وہ الفت کہاں

جیسے اہلِ علم میں باتیں رہیں
اُلفتیں ملّت ملاقاتیں رہیں

ان کو کب دیکھا کسی نے ٹھیک ٹھیک
باہمی شادی غمی میں ہوں شریک

علم والوں میں تو وہ تہذیب ہے
علم خود ہی رشتۂ تقریب ہے

ہوں جہاں یہ آفتیں کیونکر بھلا
ان میں ہو سکتا ہے اُنس و دل صفا

ایک آفت یہ ہی ان حضرات میں
حق نہیں مدِ نظر ہر بات میں

ایک کے مُنہ سے اگر نکلے گا حق
دوسرے کا ہو گا رنگ فق

یعنی چاہے گا یہی بہہ بے حیا
اس کے مُنہ سے حق نہ ظاہر ہو ذرا

ہار جائے تاکہ ناحق بات سے
میرا حق ظاہر رہے اس گھات سے

پس یہ ہے سرچشمۂ باطل کہ ہیں خبث و شرور
فی الحقیقت ہیں یہی اصلِ فتور

باہم اکثر گرم ہو کر لڑ پڑیں
لات مکّا دھول دھپّا بھی جڑیں

پگڑیاں پھٹ کر گریباں ہیں دھجی جوتیاں
گالیاں ماں باپ استادوں کو دیں

جب یہ ایسی کھیل کر تب کر گئے
حد اہلِ علم سے باہر گئے

ہاں اگر تحقیق حق منظور ہو
بحث سے اور جیتنے سے بھی دور ہو

Marfat.com

فخر و کینہ سے بھی ہو امن و اماں
ہو تعصب کا نہ فضیہ درمیاں

چار شرطیں جمع ہوں جن میں بہم
بحث کا حق اُن کو ہے حق کی قسم

سب سے پہلی شرط یہ ہی آشکار
مجتہد ہو وہ مناظر ہوشیار

ہو کمالِ اجتہاد اِتنا اُسے
اپنی رائے سے وہ فتویٰ دے سکے

مذہب حنفی کا حق ظاہر ہو جب
چھوڑ دے وہ شافعی مذہب کو تب

امر حق کو پائے وہ جب بے نقاب
ویسا ہی فتویٰ وہ دے بے ارتیاب

مجتہد کا مرتبہ جس کو نہیں
بحث کا رتبہ بھی پھر اُس کو نہیں

جس طرح اب ہے زمانہ بھر کا حال
بحث کی اُن کو نہیں ہرگز مجال

مسئلہ اک پوچھیئے ان سے اگر
وہ بتائیں سو کتابیں دیکھ کر

قول بتلائیں امام اپنے کا تب
ہیں اماموں کے مقلد جو کہ اب

اپنے مذہب میں وہ پائیں ضعف گر
چھوڑنا اُن کو نہیں جائز مگر

جب پڑی مشکل تو کہدینگے میاں
اِس قدر ہم کو مہارت ہے کہاں

تا نکالیں بات اصلِ شرع سے
مجتہد واقف تھی اصل و فرع سے

الغرض ان لوگوں کو اے مومنیں
بحث لاطائل سے کچھ حاصل نہیں

اپنا مذہب تو ہے اِن پر آشکار
غیر مذہب کا نہیں کچھ اختیار

ہاں اگر اُن مسئلوں میں ہو کلام
جو کہ ہوں نہ وہ قول منقول از امام

جو امام اپنے سے ہی بے گفتگو
مسئلہ ہو ایک اور وجہیں ہوں دو

بحث و تکرار اُن میں کرنا ہمدگر
ہے مناسب بلکہ ہے محمود تر

کیونکہ آخر حکم دیں گے ایک پر
پس یہ اُس میں نفع ہوگا بیشتر

جو روایت اسمیں پھر پائیں قوی
اُسپہ ہو آخر عمل سب کو تہی

اُن مسائل میں اگر جھگڑینگے صاف
جس میں قطعاً دوسرے کا ہو خلاف

Marfat.com

پس یہ ناجائز کہاں ہوگا روا
ناروا ہے ناروا ہے ناروا

دوسری شرط اسکی ہے یہ بیگماں
خلوت و تنہائی کا ہو وہ مکان

رہتی ہے خلوت میں ہمت مجتمع
فکر بھی رہتا ہے صاف و بے طمع

حق بھی آتا ہے سمجھ میں جلد تر
ہار جیت اصلا نہیں آتی نظر

محفلوں اور حاکموں کے روبرو
بحث کی اچھی نہیں ہے گفتگو

محفلوں میں دونوں طرفوں سے ضرور
ہیں بھڑک اٹھتے تعصب کے شرور

فتح میری ہو مخالف ہو زبوں
تا ہو لوگوں میں مری عزت فزوں

یہ نہیں پروا کہ ہو حق حق بیاں
اس سے یا مجھ سے کسی سے ہو عیاں

تیسری یہ شرط ہے اے خوشخصال
ہو تلاش حق میں اس کا ایسا حال

جیسے کوئی گم شدہ اک چیز کو
ڈھونڈتا پھرتا ہو با صد آرزو

ڈھونڈنے والے کی خواہش ہے کہ پائے
بحث اس سے کیا کسی کے ہاتھ آئے

دوسرے سے یہ بھی کچھ رکھے نہ ضد
ڈھونڈنے میں جان لے اپنا مفاد

اس کے منہ سے حق ہو ظاہر گر ذرا
پس کرے یہ اس کا شکریہ ادا

پھر نہ سمجھے اسکو اپنا مدعی
بلکہ اپنا دوست جانے واقعی

جیسے اسکی گم شدہ شے کا پتا
کوئی اسکو دیکھتے ہی دے بتا

پس یہ لیتا ہے خوشی سے اپنی چیز
اور سمجھتا ہے اسے اپنا عزیز

مسئلہ حضرت علی رضہ سے ایک نے
پوچھا اور پایا جواب اس نیک نے

پھر ہوا وہ ملتمس اے رہنموں
یوں نہیں بلکہ جواب ایسا ہی یوں

آپ نے فرمایا سچ کہتا ہے تو
سہو سے میں نے غلط کی گفتگو

اب تو ہیں یہہ حال ان حضرات کے
پاس بھی جاتے نہیں اس بات کے

جانب ثانی سے گر ظاہر ہو حق
رنگ ان حضرت کا ہو غیرت سے فق

Marfat.com

کیونکہ عندالناس انکا جھوٹ اب ہوگیا ظاہر یہی تو ہے غضب
چوتھے اس سے چاہیئے یہ گفتگو فائدہ کی کچھ توقع جس سے ہو
بحث والوں کا تو ہی یہ حال اب عالمِ فائق سے وہ جاتے ہیں دب
کیونکہ گر حق اس سے ہوگا جلوہ گر ہم سے یہ محفل میں ہو جائے گا ور
لوگوں پر اس کا نمایاں ہو کمال اسلئے اس سے نہیں کرتے جدال
اور جو اُن سے علم میں ہو کوئی زیر دیکھتے ہی اُسپہ ہو جائیں گے شیر
ایسی بحثوں سے کبھی اے مومنیں دین کی تحقیق حق ہوتی نہیں

آداب طالب علم

علم باطن کی درستی کا ہے نام اور یہی دل کی عبادت ہے تمام
جب اُسے دل کی عبادت کہدیا پھر عبادت بیوضو کب ہے روا
جس طرح حدث و نجاست سے نماز ہو نہیں سکتی درست اے پاکباز
ایسے ہی دل کی عبادت اے مہیں زشتیٔ اخلاق سے ہوتی نہیں
یعنے جب تک ہوں نہ دور اوصاف بد جیسے کبر و غصہ و ظلم و حسد
پس عبادت دل کی یعنی علم بھی ہو نہیں سکتی درست اصلاً کبھی
مصطفےٰ ﷺ کا اس طرح ارشاد ہے سنہرے پن پر دین کی بنیاد ہے

حدیث بُنِیَ الدِّیْنُ عَلَی النَّظَافَۃِ

دین کی بنیاد ستھرائی پر ہے

اس حدیثِ پاک میں اے خوش نہاد ہے طہارت تن کی اور دل کی مراد
ہے یہ ارشادِ خداوندِ مجید یعنی اہلِ شرک رہتے ہیں پلید

Marfat.com

اِنَّمَا الْمُشْرِكُوْنَ نَجَسٌ

مشرک لوگ ناپاک ہیں

ہاں مگر مشرک بھی اے نیکو عمل
غسل کر کے لیتے ہیں کپڑے بدل

گرچہ اُن کا تن ہُوا ہی صاف و پاک
پر میسّر ہو صفائی ان کو خاک

چونکہ ہیں ناپاک باطن کی صفات
اِس لئے رہتے ہیں وہ ناپاک ذات

گو وہ ظاہر کی نظافت ایچواں
خوب کر سکتے ہیں حاصل بیگماں

پھر بھی ان کو حضرتِ حق کی کتاب
جز نجس کوئی نہیں دیتی خطاب

الغرض دینِ مطہر کی بنا
ہے لطافت اور طہارت پر سدا

مردِ بد اور صاف اور بدکار کو
علمِ دیں ہرگز کبھی حاصل نہ ہو

اس جگہ پر کیا پسند آئے مجھے
شعر مولانا بہاؤ الدین کے

اَیُّهَا الْقَوْمُ الَّذِیْ فِی الْمَدْرَسَہ
کُلَّمَا حَصَّلْتُمُوْهُ وَسْوَسَہ

اے مدرسہ والو
تم نے جو کچھ پڑھا ہے سب وسوسہ ہے

ذِکْرُکُمْ اِنْ کَانَ فِیْ غَیْرِ الْحَبِیْبْ
مَا لَکُمْ مِنْ نَشْاَةِ الْاُخْرٰی نَصِیْبْ

تمہارا ذکر اگر محبوبِ حقیقی کے سوا کسی اور کے بارے میں ہے
تو تم کو آخرت میں کوئی حصّہ نہیں

فَاغْسِلُوْا یَا قَوْمُ عَنْ لَوْحِ الْفُؤَادِ
کُلَّ عِلْمٍ لَیْسَ یُنْجِیْ فِی الْمَعَادِ

پس اے لوگو اپنے دل کی تختی سے دھو ڈالو
ہر ایسے علم کو جو آخرت میں نجات نہ دلائے

چند چند از حکمتِ یونانیاں
حکمتِ ایمانیاں را ہم بخواں

تفصیل

آدمی کا دل ہی ایسا پاک گھر
جس میں ہوتا ہے فرشتوں کا گذر

اس میں ہوتا ہی فرشتوں کا مقام
اُس میں ہوتا ہے گذر ان کا مدام

Marfat.com

ہے فرشتوں کی یہ عادت بیگماں | ہو جہاں کُتّا نہیں جاتے وہاں

حدیث لَا تَدْخُلُ الْمَلٰئِکَۃُ بَیْتًا فِیْہِ کَلْبٌ

نہیں آتے فرشتے اس گھر میں جس میں کتا ہو

اور صفاتِ بد جو ہیں کُتّے میں سب | جیسے کبر و شہوت و کین و غضب
کلب ہیں یہ بھونکنے والے سبھی | قلب میں ان کو نہ آنے دیں کبھی
ورنہ کب ہوگا فرشتوں کا گذر | اور نہ ہوگا علم و حکمت کا اثر
خانۂ دل میں فرشتہ جب نہ آئے | علم پھر اس گھر میں کس کے ساتھ جائے

آیت وَمَا كَانَ لِبَشَرٍ اَنْ يُّكَلِّمَهُ اللّٰهُ اِلَّا وَحْيًا اَوْ مِنْ وَّرَآئِ

اور کسی آدمی کی حد نہیں | کہ اللہ اس سے بات کرے مگر اشارے سے یا

حِجَابٍ اَوْ يُرْسِلَ رَسُوْلًا فَيُوْحِيَ بِاِذْنِهٖ مَا يَشَآءُ

پردے کے پیچھے سے یا بھیجے کوئی پیغام لانے والا پس پہنچائے اُسکے حکم سے

یعنی رحمٰن کا کلام و علم و نور | وحی سے پاتا ہے انساں پرظہور
رحمتیں لے کر ملک رحمان سے | ڈالتے ہیں دل میں پھر انسان کے
جبکہ اوصافِ ذمیمہ سے بھلا | قلبِ طالب کلب کاذب ہو گیا
اور فرشتوں کو ہی نفرت کلب سے | پاس اُس کُتّے کے پھر کیوں آئیں گے
اسکے دل میں ہی نہ جب وہ آئیں گے | نورِ علمِ حق بھلا کب لائیں گے
جب سگوں کا دل میں ہے شور و شرور | اُن سے نفرت ہے فرشتوں کو ضرور
علم کے انوار و رحمت بھی جبھی | جھوٹے طالب کو نہ حاصل ہوں کبھی
گو ذہین و عاقل و باشوق ہو | اور اگرچہ عالموں سے فوق ہو
پر نہ حاصل ہوگا اُسکو وہ مزا | جو کہ ہے قدسی سعادت میں بھرا

Marfat.com

جو کہ ہے علمِ حقیقی و مفید
اور جو ہے فضلِ خداوندِ مجید

جو کہ کارآمد ہے لطف و کیف و نور
ان سے تو یہ سیکڑوں کوسوں ہی دور

خود امامِ شافعیؒ کے شعر دو
کس مزے کے ہیں بگوش دل سنو

شَکَوْتُ اِلٰی وَکِیْعٍ سُوْءَ حِفْظِیْ
فَاَوْصَانِیْ اِلٰی تَرْکِ الْمَعَاصِیْ

میں نے (اپنے استاذ) وکیع کی خدمت میں اپنے ضعفِ حافظہ
کی شکایت کی تو انہوں نے مجھے ترکِ گناہ کی ہدایت کی

فَاِنَّ الْعِلْمَ فَضْلٌ مِنْ اِلٰهٍ
وَفَضْلُ اللّٰهِ لَا یُعْطٰی لِعَاصِیْ

کیوں کہ علم اللہ کا فضل ہے
اور اللہ کا فضل گنہ گار کو نہیں دیا جاتا

علم تو خوفِ خدا کا نام ہے
جیسے ہے قرآن میں اے نیک بخت

آیت اِنَّمَا یَخْشَی اللّٰهَ مِنْ عِبَادِهِ الْعُلَمٰٓؤُا

ہو کے عالم جو کوئی بدکار ہے
پس وہ عالم کیا ہے اک مکار ہے

وہ اگر ہو جاتا عالم بے گماں
تو سعادت علم کی جاتی کہاں

تمثیل

اک عبادت گاہ کسی امت کی تھی
اسمیں تھی تصویر اک عالم کی بھی

ہاتھ میں کاغذ تھا جس تصویر کے
چند کلمے اس پہ یہ تحریر تھے

میں خدا کی معرفت سے ہیچ تر
پانی پیتا تھا ہمیشہ پیٹ بھر

پھر بھی رہتا تھا پیاسا میں سدا
لیک جب عرفانِ حق حاصل ہوا

بجھ گئی تب خود بخود سب تشنگی
جان و دل میں ایک ٹھنڈک پڑ گئی

یعنی میں کرتا تھا محنت علم پر
لیک اس کا کچھ نہ ہوتا تھا اثر

علم کا جو چاہیئے نور و اثر
میری حالت میں نہ ہوتا جلوہ گر

Marfat.com

جب ہوا دل پاک اور پایا خدا | | بے پڑھے میں علم سے روشن ہوا

علم کی آفتوں اور علمائے بد و علمائے آخرت کی علامتوں کا بیان

عالمانِ بد کے حق میں اے سعید | سخت تر آئی ہیں قرآں میں وعید
جس سے ثابت ہوتا ہے بے ارتیاب | آخرت میں ہوا نہیں بیحد عذاب
یعنی جن کی علم سے ہو یہ مُراد | تاکہ گلچھرّے اڑائیں شاد شاد
اور کریں دنیا میں حاصل عزّ و جاہ | نفس کی شہوات و رحمت اور رفاہ
خاص فرمانِ جنابِ مصطفٰے | اُن کے حق میں اس طرح سے آچکا
مت پڑھو اس قصد سے تم علم کو | عالموں پر فخر تا اُس سے کرو
یا کہ بے عقلوں سے بحثو اور لڑو | یا کرو اپنے پہ مائل خلق کو
اور اگر ایسا کوئی کرنے لگا | پس جہنم اس کا مسکن ہو چکا
اور کہا جو ہوگا عالم بے عمل | اس کی حالت ہو نہایت پُر خلل
اور جو اپنے علم کو رکھے چھپا | آگ کی دے گا لگام اسکو خدا
الغرض سب عالموں کی حالتیں | ہیں نہایت ہی رجاؤ خوف میں
یا سعادت ہے ہمیشہ کے لئے | یا شقاوت ہے ہمیشہ کے لئے
کہتے ہیں سفیان ثوری رہنما | علم دیتا ہے عمل کو اک ندا
گر عمل نے ہاں کہا تب تو بھلا | ورنہ چل دیتا ہے علم با صفا
بلعم باعور تھا عالم بڑا | ہو گیا تھا شہوتوں میں مبتلا
اس لئے قرآں میں خالق نے بھی | سا تھ کتے کے اوسے تشبیہ دی

Marfat.com

ایسے ہی بدکار عالم کا ہے حال
صورتِ بلعم ہے نازیبا خصال

ہیں جو اہلِ علم ربانی کہیں
ہیں وہ عالیجاہ و اصحاب الیمیں

ہیں وہی دنیا پہ مدارِ کرم
کچھ علامات انکی اب لکھتے ہیں ہم

علاماتِ علمائے ربّانی

اِک علامت ان کی یہ ہرگز نہ بھول
علم سے دنیا نہیں کرتے حصول

حدیث مَنْ تَعَلَّمَ عِلْمًا مِمَّا يُبْتَغَى بِهٖ وَجْهُ اللّٰهِ تَعَالٰى لَا
فرمایا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص طلب کرے ایک علم ان علوم میں سے کہ ان کے
يَتَعَلَّمُهٗ اِلَّا لِيُصِيْبَ بِهٖ عَرَضًا مِّنَ الدُّنْيَا لَمْ يَجِدْ عَرْفَ الْجَنَّةِ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ
باعث خدا کی مرضی طلب کی جاتی ہے اور طلب سے اسکی غرض یہ ہو کہ دنیا کا کچھ مال ملجائے تو وہ جنت کی بو نہ پائیگا

اور بروں کا ذکر ہے قرآں میں یوں
کھاتے ہیں وہ علم سے دنیائے دوں

آیت وَاِذْ اَخَذَ اللّٰهُ مِيْثَاقَ الَّذِيْنَ اُوْتُوا الْكِتٰبَ لَتُبَيِّنُنَّهٗ لِلنَّاسِ
اور جب خدا نے اہل کتاب سے عہد لیا کہ لوگوں سے بیان کرو
وَلَا تَكْتُمُوْنَهٗ فَنَبَذُوْهُ وَرَآءَ ظُهُوْرِهِمْ وَاشْتَرَوْا بِهٖ ثَمَنًا قَلِيْلًا ○
اور نہ چھپاؤ پھر انہوں نے اسکو پس پشت پھینکا اور تھوڑی سی قیمت کو فروخت کر دیا

اور صفت اِن عالموں کی دوسری
بابشارت اِس طرح نازل ہوئی

آیت وَاِنَّ مِنْ اَهْلِ الْكِتٰبِ لَمَنْ يُّؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَمَآ اُنْزِلَ اِلَيْكُمْ
بعض اہل کتاب ایسے ہیں کہ خدا پر ایمان لائے ہیں اور سب احکام مانتے ہیں
وَمَآ اُنْزِلَ اِلَيْهِمْ خٰشِعِيْنَ لِلّٰهِ لَا يَشْتَرُوْنَ بِاٰيٰتِ اللّٰهِ ثَمَنًا قَلِيْلًا
خدا کے سامنے عاجز رہتے ہیں خدا کی آیتوں کو نہیں بیچتے
اُولٰٓئِكَ لَهُمْ اَجْرُهُمْ عِنْدَ رَبِّهِمْ
خدا کے یہاں ان کو اجر ملے گا

Marfat.com

صرف ترکِ مال کے باعث کوئی
ان میں مِل سکتا نہیں ہرگز کبھی

کیوں کہ جاہ و نام و شہرت کا ضرر
حال سی بڑھکر ہے آنے والا کہر

اور یہہ فرمایا کہ جو عالم بھلا
خلق کو تعلیم دے بہرِ خدا

اور نہ اِس پر ان سے لے اجرت ذرا
اور نہ رکھے ان پہ کچھ مَنّ و اَذیٰ

پس پرندے اور ہوام اور مچھلیاں
اور کراماً کاتبیں۔ کرّوبیاں

بھیجتے ہیں اوسپہ رحمت سب کے سب
اور خدا کے ہاں وہ ہو عالی حسب

حشر میں وہ سید و میمول لقا
ہو کے آئے گا بہ پیشِ کبریا

اور جو عالم بخل رکھے علم پر
حرص سی اسکا عوض لے مال و زر

حشر میں دے کر لگامِ آتشیں
لائیں اس کو پیشِ ربّ العٰلمیں

پھر پکارے گا مُنادی اس گھڑی
ہے فلاں ابنِ فلاں دیکھو یہی

تھا یہ عالم پر یہ علمِ پاک پر
بخل کرتا تھا کماتا اس سے زر

اِک ذرا سے مول پر یہ بے حیا
بیچتا تھا اپنا علمِ بے بہا

اس سے بھی اک سخت تر ہی اور بات
جس کے ڈر سی ہو رہا ہے نفس مات

حضرت موسیٰ کی خدمت میں کہیں
رہتا تھا اک شخص مثلِ طالبیں

وعظ لوگوں میں لیا اس نے جما
مال بھی اس ڈھنگ سی حاصل کیا

جب نہ دیکھا اس کو موسیٰ نے وہاں
پوچھا لوگوں سی کہ اب وہ ہی کہاں

کچھ نشاں اُس کا نہ پایا آپ نے
گرچہ ڈھونڈا ہر طرف جا کر اُسے

اتفاقاً ایک دِن کوئی بشر
لایا اِک خرزہ پر رسّی باندھ کر

اور کہا یہ خوک ہے واعظ وہی
دھاک جسکے وعظ کی تھی بندھ چکی

پھر دُعا کی آپ نے اے کبریا
صورتِ اصلی اُسے کر دے عطا

تاکہ پوچھوں اس سے میں سب ماجرا
یعنی کس تقصیر کی ہے یہ سزا

Marfat.com

وحی آئی پس اگرچہ اسے نبی
تو پکارے مجکو اُن وصفوں سے بھی

جن سے سب نبیوں نے کی ہی التجا
پس نہ میں مانگوں گا تب بھی مطلقا

خود سبب اِس کا بتا دوں میں ابھی
مسخ جن سے اسکی صورت ہو گئی

دین کے بدلے میں دنیا کو طلب
تھا کیا کرتا یہ ظالم روز و شب

حدیث اِنَّ الْعَبْدَ لَيَسْتَرِيْحُ مِنَ الثَّنَاءِ مَا بَيْنَ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ وَمَا
فرمایا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے آدمی کے لئے تعریف اسقدر بھلی ہی کہ مشرق مغرب کے درمیان کو بھر دے
يَزِنُ عِنْدَ اللّٰهِ جَنَاحَ بَعُوْضَةٍ آیت قَالَ الَّذِيْنَ يُرِيْدُوْنَ الْحَيٰوةَ
اور وہ شخص خدا کے نزدیک مچھر کے پر کے برابر بھی نہیں ہوتا۔ فرمایا اللہ تعالیٰ نے دنیا کی زندگی کے طالب
يٰلَيْتَ لَنَا مِثْلَ مَا اُوْتِيَ قَارُوْنُ اِنَّهٗ لَذُوْ حَظٍّ عَظِيْمٍ ○ وَقَالَ الَّذِيْنَ
کہنے لگے کاش کسی طرح ہمکو ملے جیسا کچھ ملا ہے قارون کو بیشک اسکی بڑی قسمت ہے۔ اور اہل علم کہنے لگے
اُوْتُوا الْعِلْمَ وَيْلَكُمْ ثَوَابُ اللّٰهِ خَيْرٌ لِّمَنْ اٰمَنَ وَعَمِلَ صَالِحًا
اے خرابی تم کو اللہ کا دیا ثواب بہتر ہے مومنوں اور نیک کاروں کو اور یہی بات ان کے
وَلَا يُلَقّٰهَآ اِلَّا الصّٰبِرُوْنَ ○
دل میں پڑتی ہے۔ جو صابر ہوں۔

ایک علامت علمائے ربانی کی یہ ہے

اک علامت ان کی ہے یہ صاف صاف
فعل اُن کا قول کے مطابق ہو خلاف

بلکہ کچھ کرنے کا وہ جب حکم دے
جب کہ پہلے اس کا خود عامل رہے

رشتہ در چوشن فولاد کند چوں پیکاں
دل ہر کس کہ موافق بزبان می باشد

آیت کَبُرَ مَقْتًا عِنْدَ اللّٰهِ اَنْ تَقُوْلُوْا مَا لَا تَفْعَلُوْنَ ○
فرمایا اللہ تعالیٰ نے بڑی بیزاری ہے اللہ کی یہاں کہ کہو وہ چیز جو نہ کرو
آیت اَتَاْمُرُوْنَ النَّاسَ بِالْبِرِّ وَتَنْسَوْنَ اَنْفُسَكُمْ
آیا حکم کرتے ہو لوگوں کو نیک کام کا اور بھولتے ہو اپنے آپ کو

Marfat.com

حضرتِ عیسیٰ کو تھا حکمِ خدا
جب نصیحت کا ارادہ ہو ترا

کر نصیحت پہلے اپنے نفس کو
جب نصیحت پا چکے وہ مو بمو

پھر نصیحت دوسروں کو چاہیئے
ورنہ کر شرم و حیا اللہ سے

حدیث مَرَرْتُ لَیْلَۃَ اُسْرِیَ بِیْ بِاَقْوَامٍ کَانَ تُقْرَضُ شِفَاھُھُمْ

فرمایا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جس رات مجھکو معراج ہوئی میرا گذر ایسے لوگوں پر ہوا کہ ان کے ہونٹ آگ کی

بِمَقَارِیْضَ مِنْ نَارٍ فَقُلْتُ مَنْ اَنْتُمْ فَقَالُوْا کُنَّا نَاْمُرُ بِالْخَیْرِ وَلَا

مقراضوں سے کاٹے جاتے ہیں میں نے پوچھا کہ تم کون ہو انہوں نے کہا کہ ہم خیر کی بات دوسرے کو کہتے تھے اور خود

نَاْتِیْہِ وَنَنْھٰی عَنِ الشَّرِّ وَنَاْتِیْہِ

کرتے تھے اور بدی سے اوروں کو منع کرتے تھے اور خود کرتے تھے

لغزشِ یک عالم از نفسِ غوی
جملہ عالم را بلغزاند یکے

وہ سری سقطی ستہ اہلِ صفا
کہتے ہیں یوں کوئی طالب علم تھا

طالبِ العلمی کو وہ پھر چھوڑ کر
بہرِ طاعت بیٹھا عزلت میں مگر

میں نے پوچھا ایک دن اے مولوی
تم نے طالبعلمی کیوں اب چھوڑ دی

بولا میں نے خواب دیکھا اک عجیب
کوئی کہتا ہے بآوازِ مہیب

تجھ کو کھوئے کبریا اے ناسزا
علم تو کھوتا رہے گا تا کجا

پس کہا میں نے کہ یہ کیا کہہ چلے
بلکہ میں تو یاد کرتا ہوں اُسے

پس کہا ہے یاد کرنا تو بھی
کر عمل اُس پر سدا تا زندگی

اِس لئے پڑھنے کو مینے چھوڑ کر
اِک عمل پر باندھ لی ہے اب کمر

بے وجہ داں جاہلی ماکہ زاستاد
از ہمتِ عالی نگر فہمِ سبق را

ہاں یہی وہ لوگ تھے جو تیز تیز
کر گئے اللہ کی جانب گریز

Marfat.com

گرچہ بحو و فقہ را بگذاشتند | لیک محو و فقر را برداشتند

ایک علامت علمائے ربّانی کی یہ ہے

اِک علامت انکی یہ ہے بس بسر | آخرت کے علم میں رکھیں نظر
مت رکھیں اس علم کی جانب قدم | جس سے نقصاں ہو زیادہ نفع کم

علم رسمی خواندۂ بسیار نادانی ہنوز
جامہ بر بالائے ہم داری و عریانی ہنوز

مصطفٰے سے عرض کی اک شخص نے | علم کے اسرار سکھلاؤ مجھے
آپ نے پوچھا کہ اے مردِ عزیز | علم اصلی کی تجھے ہے کچھ تمیز
عرض کی کیا اُس کا ہے پہچاننا | آپ نے فرمایا حق کا جاننا
تب کہا اُس نے کہ پہچاننا اِسے | پوچھا پھر کیا حق ادا اُس کے کئے؟
عرض کی کچھ بھی نہیں یا مصطفٰے | پس یہ فرمایا کہ اے مردِ خدا
موت کو بھی جانتا ہے یا نہیں | بولا ہاں یَا رَحْمَةً لِّلْعٰلَمِیْنَ
پس یہ فرمایا کہ اچھا یوں بتا | کیا تیاری اس کی تو نے کی بھلا
عرض کی کچھ بھی نہیں اے دادگر | پس یہ فرمایا کہ جا اب جلد تر
پختہ ہو آ پہلے ان میں ایجواں | پھر بتا دیں گے تجھے راز نہاں

ایک علامت یہ ہے

زیب و زینت کی طرف مائل نہ ہو | عیش و عشرت کی نہ رکھے جستجو
کھانے پینے اور لباس اسباب میں | وہ نہ چاہے کچھ زیادہ راحتیں
بلکہ ہو اُن میں میانہ رو مدام | جوں سلف کے تھے بزرگانِ عظام

Marfat.com

جتنی اِن چیزوں کی خواہش ہوگی کم | اُتنا ہی قُربِ خُدا ہوگا بہم

مطلب از کثرتِ اسباب نگردد حاصل
یک سخن سر نہ زند با دو زبانی از مار

رَے میں اِک تاجر کے ہاں حاتم اصم | قافلہ کے ساتھ جا اترے بہم
شب کو تھی سب کی ضیافت اُسکے ہاں | صبح کو حاتم سے بولا وہ جواں
ایک عالم کی عیادت کے لئے | جاتا ہوں میں آپ کچھ کہہ لیجئے
بولے حاتم ہاں یہ نیکی ہے بڑی | میں بھی جاتا ہوں تمہارے ساتھ ہی
تھے وہ عالم رَے کے قاضی و امام | تھا محمدؐ بن مقاتل اُن کا نام
پہنچے دروازہ کے یہ جبدم قریب | تھا وہ کُرسی دار دروازہ عجیب
ہو گئے حیران حاتم دیکھکر | واہ وا ایسا ہے اُس عالم کا دَر
جب اجازت سے گئے اندر وہاں | پس عجب سج دھج کا دیکھا وہ مکاں
فرش اور پردے پڑے ہیں خوب ہی | ہو گئے حیران حاتم اور بھی
اِک گدیلے پر تو ہے قاضی پڑا | ایک خادم ہے لئے پنکھا کھڑا
بیٹھا سودا گر تو قاضی جی کے پاس | پر رہے حاتم کھڑے اور دل اُداس
ان کو قاضی نے کہا بیٹھو میاں | بولے میں ہرگز نہ بیٹھوں گا یہاں
ہاں مجھے اِک مسئلہ دیجے بتا | بیٹھا قاضی اور کہا پوچھو ہے کیا
پوچھا حاتم نے کہ اے مردِ خدا | علم کِس سے تم نے سیکھا تھا بھلا
بولا اہلِ علم سے، پھر یہ کہا | عالموں نے کِس سے سیکھا تھا بھلا
بولا اصحاب رسول اللہ سے | اور صحابہ تھے نبی سے سیکھتے
پوچھا۔ آنحضرت نے کِس سے؟ پس کہا | وحی سے جو تھی پیامِ کبریا
پھر کہا اس علم میں تم نے کہیں | یوں بھی دیکھا ہے بھلا اے مردِ دیں

Marfat.com

ہوگا جس کا گھر تکلف کا وسیع
رتبہ بھی اس کا ہو نزدِ حق رفیع

سُن کے قاضی صاف یُوں کہنے لگا
پوچھتے ہو سچ تو یس یُوں ہی پڑھا

چھوڑ دے جو خواہشِ دنیائے دُوں
اُسکا رتبہ ہوگا نزدِ حق فزوں

پھر کہا حاتم نے اے مردِ خدا
تم نے پھر کس کا کیا ہے اقتدا

آیا آنحضرتؐ کا اور اصحاب کا
یا کہ فرعون اور اسی اسباب کا

خشت و چُونہ کے محلات و مکاں
پہلے فرعوں نے بنائے بیگماں

دیکھ کر تم عالمانِ زیشت کو
ہیں بھڑکتے جاہلانِ تند خُو

جب کہ اہلِ علم کا ہو حال یُوں
پھر بھلا ہم ان سے بدتر ہوں نہ کیوں

حاتم اِتنا کہہ کے اس سے چل دیئے
اس کے سارے درد دُور گئے ہو گئے

شہر غزنیں میں تھا اِک عالم بڑا
تھا مرض اُسکو بھی بہت اسراف کا

پس گئے پاس اسکے حاتم ذو فنوں
اور کہا میں ایک عجمی شخص ہُوں

مجھ کو سکھلا دو وضو بہرِ خدا
تب وضو پہلے تو عالم نے کیا

دھو یا ہر ہر عضو اپنا تین بار
اور کہا دھو یونہی تو اے دیندار

ہو گئے حاتم بھی یُوں مصروف کار
لیکن اپنے ہاتھ دُھوئے چار بار

بولے تب عالم کہ اے مردِ خدا
تو نے یہ اسراف بیجا کیوں کیا

پوچھا کیا اسراف بولا چار بار
دُھوئے تو نے ہاتھ یہ ہے ناگوار

بولے حاتم واہ یہ کیا انصاف ہے
میرا تو اِک چلّو بھی اسراف ہے

اور یہ اس نازونعم کے جمع پر
کیا نہیں ہو تم بڑے مسرف مگر

سمجھا عالم یہ کوئی پر نُور تھا
محض جتلانا اُسے منظور تھا

پھر یہ مولنا بھی مارے شرم کے
پورے چلّہ پھر رہے گھر میں گھسے

اس جگہ پر کیا پسند آئے مجھے
شعر مولنا بہاؤ الدین کے

Marfat.com

مولوی را ہست دائم ایں گماں
کاں بیابد زیب ز اسباب جہاں

نقص علم است اے جناب مولوی
حشمت و مال و منال دنیوی

قاقم و خز چند پوشی چوں شہاں
مرغ و ماہی چند سازی زیب خواں

عاقبت سازد ترا از دیں بری
ایں تن آرائی و ایں تن پروری

علم زیب از فقر یابد اے پسر
نے ز باغ و راغ و نے از گاؤ خر

دنیا بزرگ باشد در دیدۂ غلط بیں
اندک بچشم احول بسیار می نماید

ہاں مباح اشیاء سے زینت اور سرور
منع تو ہرگز نہیں ہے اے حضور

لیکن اسمیں ہی پڑے رہنا مدام
موجب اس کے اس کا ہی لا کلام

اک نمائش اور خوشنامد کا خیال
دل میں جمتا ہے جو ہی سوء المآل

چکنی چکنی باتیں بھی ہر ایک سے
خواہ مخواہ پھر کرنی پڑتی ہیں اسے

جس قدر ہیں اور ممنوعہ امور
مرتکب ہوتا ہے اُن کا وہ ضرور

محو دنیا ہو گیا جو بوالہوس
وہ نہ نکلے گا سلامت اس سے بس

اور جو دنیا کی مرے زاری میں بھی
کچھ سلامت رہتی حالت نفس کی

تو پھر اسکے ترک کرتے میں بھلا
اتنی کیوں تاکید کرتے مصطفےٰ

حدیث نَزَعَ الْقَمِیصَ الْمُعَلَّمَ حدیث وَنَزَعَ خَاتَمَ الذَّهَبِ فِی الْخُطْبَةِ

چکن کا کورتہ اوتار ڈالا — سونے کی انگوٹھی — خطبہ پڑھتے ہوئے
الخطبۃ
اوتار دی۔

بلکہ جو عالم ہو دنیا میں کھپنا
مستند ہو تم قول اس کا مطلقاً

آیت وَلَا تُطِعْ مَنْ أَغْفَلْنَا قَلْبَهُ عَنْ ذِكْرِنَا وَاتَّبَعَ هَوَاهُ وَكَانَ أَمْرُهُ فُرُطًا

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے اور نہ کہا ان اسکا جس کا دل غافل کیا ہم نے اپنی یاد سے اور پیچھے لگا وہ اپنی شہوت کے اور اسکا کام زیادتی ہے

Marfat.com

ایک علامت یہ ہے

حتی الامکان حاکموں سے دُور دُور
کیونکہ یہ دنیائے شیریں سبز تر
اور جو ملتا ہے کوئی حکام سے
ان کی دلداری رضاجوئی میں بھی
ہوتے ہیں، حالانکہ وہ ظالم بڑے
ان کو اعمالِ زبوں سے روکنا
اور جو اس کے پاس جائیگا کوئی
یعنی ہو دولت سے ان کی شاد کام
یا کہ زینت اس کی دیکھے گا کثیر
یا سراسر ان کی مرضی کا کلام
پس یہ ہوگا سربسر کذب وگناہ
اور یوں ان کی بات پر چپ ہو رہا
ان کی یاری اور ملاقات اے سعید

رہتے ہیں علمائے ربّانی ضرور
حاکموں کے ہاتھ میں ہے سربسر
انکی خاطر کرنی پڑتی ہے اسے
سعی کرنی پڑتی ہے اے متقی
مرتکب رہتے ہیں ممنوعات کے
ہر مسلماں پر ہے واجب دائما
اسکو پیدا ہوگی حرص اسبات کی
اسکو فرماتے ہیں اہلِ دیں حرام
پھر یہ نعمت اپنی سمجھے گا حقیر
اس کو کرنا ہی پڑے گا لاکلام
اور ہے کذاب پر قہرِ الٰہ
تو خوشامد میں ہوا یہ مبتلا
ہے فساد وفتنہ وشر کی کلید

حدیث قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَمَنْ اَتٰی سُلْطَانًا
فرمایا حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے جو بادشاہ کے پاس آتا ہے
اِفْتَتَنَ حدیث سَیَکُوْنُ عَلَیْکُمْ اُمَرَآءُ تَعْرِفُوْنَ مِنْھُمْ وَتُنْکِرُوْنَ
وہ فتنہ میں پڑتا ہے۔ اور فرمایا قریب ہے کہ تم پر حاکم ہوں گے جن کو تم جانتے ہو گے اور نہیں بھی
فَمَنْ اَنْکَرَ فَقَدْ بَرِیَٔ وَمَنْ کَرِہَ فَقَدْ سَلِمَ وَلٰکِنْ مَنْ رَّضِیَ
جانتے ہو گے پس جس نے ان سے ملاقات نہ رکھی وہ بری ہے اور جس نے انکو برا سمجھا وہ بچگیا مگر جو خوش
وَتَابَعَ اَبْعَدَہُ اللّٰہُ تَعَالٰی وَقِیْلَ اَفَلَا نُقَاتِلُھُمْ قَالَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ
کر ان سے راضی ہوا اور ان کی پیروی کی اسکو خدا نعمت سے دور کرے گا کسی نے عرض کیا کہ ہم ان سے جہاد کریں

Marfat.com

وَسَلَّمُوْا مَا صَلُّوْا

فرمایا کہ نہیں جب تک کہ وہ نماز پڑھیں

عالموں اور صالحوں کو دائما
دیتا ہے ترغیب ان کو یہ عدو
تاکہ جور و ظلم سے باز آئے وہ
لیکن انکے پاس جاتے ہیں یہ جب
ہیں یہ باتیں نفس بد آئین کی
کہتے ہیں ممنون نیک و متقی
اور وہاں سے آکے اپنے نفس کا
تو ہوا ظاہر کہ اسکو واقعی
بلکہ میں سختی درشتی سے کمال
اکثر اس کی مرضیوں کے برخلاف
بلکہ ہر دم چاہتا ہوں میں یہی
باوجود اسکے نہ کچھ میں اس سے لوں

دیتا ہے شیطان اک دھوکا بڑا
کچھ نصیحت کر تو چل کے شاہ کو
اور رعیت پر کرم فرمائے وہ
کرنی پڑتی ہے خوشامد انکو تب
اور انہیں میں ہے خرابی دین کی
جب گیا میں پاس حاکم کے کبھی
پھر کیا میں نے حساب اے باصفا
پہلی حالت سے بہت دوری ہوئی
ملتا ہوں حاکم سے اے زیبا خصال
اپنے قول و فعل کو رکھتا ہوں صاف
میرا جانا ہی نہ ہو اس تک کبھی
اور نہ اس کے گھر کا پانی تک پیوں

فریب نعمت شاہاں مخور کہ از فغفور
صدائے کاسۂ خالی بگوش می آید

ایک علامت یہ ہے

فتویٰ دینے میں نہ وہ جلدی کرے
حجت شرعی سے جو معلوم ہو
اور ہو جس میں شک تو کہدے بے ریا

بلکہ جب تک بچ سکے اس سے بچے
وہ تو سائل کو بتا دے مو بمو
یہ نہیں معلوم مجھکو اے فتا

Marfat.com

اور جو ایسا مسئلہ پوچھے کوئی
اجتہاداً جس کو یہ جانے قوی

پس حوالہ غیر پر اسکو کرے
لیکن اس پر جو اسے بتلا سکے

ہے بڑا خوف اجتہاد شرع میں
یعنی کرنا فرق اصل و فرع میں

حدیث اَلْعِلْمُ ثَلٰثَۃٌ کِتَابٌ نَاطِقٌ وَسُنَّۃٌ قَائِمَۃٌ وَلَا اَدْرِیْ
علم تین ہیں ایک کتاب ناطق ایک سنت جاری ایک لا ادری یعنی یہ کہنا کہ مجھے معلوم نہیں

کہنا لَا اَدْرِیْ کا بھی اک علم ہے
بلکہ ہے اجر و ثواب اے نیک بے

حضرت ابراہیم تیمی سے اگر
پوچھتا تھا مسئلہ کوئی بشر

روکے فرماتے کوئی اور اے اخی
کیا نہ پایا جو چڑھائی مجھ پہ کی

حدیث قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَا اَدْرِیْ اَعُزَیْرٌ نَبِیٌّ
فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے میں نہیں جانتا کہ عزیر نبی ہیں
اَمْ لَا وَمَا اَدْرِیْ اَتُبَّعٌ مَلْعُوْنٌ اَمْ لَا وَمَا اَدْرِیْ ذُوالْقَرْنَیْنِ نَبِیٌّ اَمْ لَا
یا نہیں مجھے نہیں معلوم کہ تبع شاہ یمن ملعون ہی یا نہیں اور میں نہیں جانتا کہ ذو القرنین نبی ہیں یا نہیں

جب کسی نے پوچھا آنحضرتؐ سے آ
ہر جگہ سے کونسی بہتر ہے جا

پس یہ فرمایا نہیں مجھ کو خبر
آئے پھر روح الامین اے خوش سیر

آپ نے تب اُن سے بھی پوچھا یونہی
بولے وہ معلوم مجھ کو بھی نہیں

پھر خداوند علیم الغیب نے
یوں خبر دی ان کو اپنے علم سے

سب سے بہتر مسجدوں کو جان لو
اور بازاروں کو بدتر مان لو

ایک علامت علمائے ربانی کی یہ ہے

علم باطن کا وہ طالب ہو مدام
دل کی نگرانی کا رکھے اہتمام

Marfat.com

پھر مجاہد اور مراقب بن کے دو
جہد باطن سے ہمیشہ اے اخی
دل میں ہوں حکمت کے چشمے جوشزن
اور کتابیں اور یہ تعلیم متیں
"علم درسی سر بسر قیل است و قال
"اندریں بحث از خرد رہ بیں بدے
"لیک چوں من لم یذق لم یدر بود

کھولے اِن علموں کے معنی ہُو بہو
ہوتے ہیں اظہار اسرار خفی
اور شہود و کشف ہو جلوہ فگن
ذرّہ بھر اِس باب میں کافی نہیں
نے ازو کیفیتے حاصل نہ حال
فخر رازی راز دار دیں بدے"
عقل تخییلات او حیرت فزود"

دِل پسند لال بستی ماندی از مقصود دُور
نردباں کردی تصوّر۔ راہِ ناہموار را

بلکہ نگراں جو کوئی دِل کار ہے
اور حضور دل سے فکر صانع سے
اس کے دل پر حکمت و اسرار غیب
اور یہ باتیں مبدء الہام ہیں
ہیں بہت سے طالبِ علم ایسے بھی
پر پڑھا تھا جتنا اتنا ہی رہا
اور بہت سے ایسے ہیں روشن گہر
پھر عمل اور دِل کی نگرانی پہ جب
حکمتیں ایسی لطیف و عمدہ تر
جس میں ہو حیران عقلِ عاقلاں
وہ ضیاء شمع بزم مرسلاں
اپنے پہلے علم پر ہی جو کوئی

اور کثرت جہد باطن پر کرے
بیٹھے خلوت میں خدا کے سامنے
ہوں گے منفتح و عیاں بیشک و ریب
مظہرِ کشف و شہودِ تام ہیں
مدتوں محنت بہت پڑھنے پہ کی
ایک نکتہ بھی نہ اور آگے بڑھا
پڑھتے ہیں علم ضروری جلد تر
جھکتے ہیں ہو جاتے ہیں محبوبِ ربّ
کھولتا ہے اُن پہ حق شام و سحر
اور ہو عاجز ہوش و ہنگ کاملاں
اس طرح کرتے ہیں ارشاد ایجواں
کرتا رہتا ہے عمل با خوشدلی

Marfat.com

دیتا ہے حق اسکو علم اس چیز کا | جو نہیں سیکھی تھی اُسنے مطلقاً

حدیث قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا یزال العبد
فرمایا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ اللہ فرماتا ہے کہ بندہ میری طرف
یتقرب الی بالنوافل حتی احبہ فاذا احببتہ کنت سمعہ الذی
نوافل سے ہمیشہ تقرب کرتا رہتا ہے یہاں تک کہ میں اسکو دوست رکھتا ہوں اور جب اس سے محبت
یسمع بہ الی اخرہ
کرنے لگتا ہوں تو اس کا کان ہو جاتا ہوں جس سے وہ سنتا ہے

اور بہت قرآن کے اسرار دقیق | اور دُر مکنون دریائے عمیق
ہیں گذرتے دل میں ایسے شخص کے | جو کہ ذکر و فکر میں ہر دم رہے
وہ نہ تفسیروں میں ہوتے ہیں کہیں | اور نہ پہنچے انکو عقل دُوربیں
گر مفسر اُن معانی کو سُنیں | دست و پا اس شخص کے وہ چوم لیں
اور سمجھ لیں وہ یہ ہے روشن ضمیر | پرتو الطاف حق سے مستنیر
علم کشفی ہے اسی حالت کا نام | بحر بے پایاں ہے یہ اک لا کلام
اپنی ہمت کے موافق اے اخی | کرتا ہے اسمیں ہر ایک غوطہ زنی
قبلۂ دیں کے ولی نے ایک بار | یعنی مولائے علی نے ایک بار
سینۂ پُر نور کی جانب کیا | اک اشارہ اور فرمایا کہ ہا
ہے بہت یہ میں علم اور حکمت یہاں | لیکن اسکے پڑھنے والے ہیں کہاں
اس کا پورا طالب و ماموں کہیں | مجھ کو دنیا میں کہیں ملتا نہیں

ایک علامت علمائے ربانی کی یہ ہے

یہ ہے اک علمائے عقبیٰ کا نشاں | ہو یقین اُس کا قوی تر بے گماں
سارے عقدوں کا یقین حلال ہے | بلکہ دین حق کا رأس المال ہے

Marfat.com

حدیث قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَلْیَقِیْنُ اَلْاِیْمَانُ کُلُّہٗ

فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے یقین ایمان کامل ہے

یہ یقیں تھوڑا سا بھی اے خوش سیر
ہے ہر اک علم و عمل سے خوب تر

چند جا قرآں میں اے اہلِ یقیں
آچکا ہے ذکرِ خیرِ موقنین

پس یقیں سرمایۂ خیرات ہے
موجبِ افزونیٔ درجات ہے

شک نہ ہونے کو بھی کہتے ہیں یقیں
پر ہماری یہ غرض اس جا نہیں

بلکہ جو ہے صوفیوں کی اصطلاح
ہے ہماری بھی وہی عینِ صلاح

دِل پہ جو مستولی و غالب ہو حال
اس کو کہتے ہیں یقیں اہلِ کمال

یعنی جب اِک امر کی تصدیق پر
خوب جم جائے دِل اپنا بسر

اور دِل میں ہو اسی کا حکم تام
اور اسی کا ہو تصرف لاکلام

ہو اُسی سے دِل میں رغبت خیر کی
اور اسی سے امتناعِ ہر بدی

پس اسی حالت کو کہتے ہیں یقین
فافہموا یا ایّ قوم الموقنین

بعض انساں موت کی جانب کبھی
وہ یہاں بھی کرتے نہیں ہے متقی

اور نہ کچھ ان کے لئے ساماں کریں
پس یقیں اس کا نہیں گویا انہیں

اور ہے ایسا بعض کو عَیْنُ الْیَقِیْن
ہر دم اس کے فکر میں ہیں وہ حزیں

اس کی تیاری میں ہیں وہ صبح و شام
ماسوا اس کے نہیں کچھ اُنکو کام

پس قوی کہلاتا ہے ایسا یقیں
اور وہ پہلا تھا ضعیف و کمتریں

ایسا ہی کرنا یقیں توحید پر
جاننا خالق سے جملہ خیر و شر

اور وسائل پر نہ رکھنا کچھ نظر
کیونکہ وہ سب ہیں مطیعِ بے اثر

ان سے خوش ہونا نہ ناراض و خفا
اور نہ مشکور ان کا ہونا مطلقاً

گرچہ ہے انعام کو لکھتا قلم
پر نہ ہوں گے اُس کے کچھ مشکورِ ہم

Marfat.com

بلکہ اُس کو آلۂ فرماں پذیر — سمجھیں گے منعم کا اے مردِ فقیر
جو کوئی انساں سمجھ لیگا یہ بات — یعنی ہے حق کی مسخر کائنات
سب مسخر ہیں اسی کے لاجرم — جس طرح ہے دست کاتب میں قلم
سب کی مصدر قدرتِ خلاق ہے — وہ سمجھتے ہیں سبب کو سبب
پس توکل اور رضا اے باشعور — اُس کے دل پہ ہوگی مستولی ضرور
کینہ و بغض اور بُرے اخلاق سے — پاک ہو جائے گا وہ اے نیک پے
ہیں یقیں کے جو معانی بیکراں — کر دیا اُن پر اشارہ سا یہاں
جلد چوتھی میں اگر چاہے خدا — آئے گی تشریح اس کی باصفا

ایک علامت علماءِ ربّانی کی یہ بھی ہے

یہ بھی ہے علمائے غفلت کا نشاں — انکساری فرض سمجھیں ہر زماں
خاشع و خاموش اور غمگیں رہے — سر جھکائے سیدھی سادے طور سے
صورت و سیرت لباس و بول چال — سب میں ہو خوفِ خدا ظاہر کمال
اسکی صورت بھی کوئی دیکھے اگر — پس خدا یاد آئے فوراً بے خبر

اِذَا رُؤُوا ذُکِرَ اللّٰہُ

جناب رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے جب ان کی زیارت کریں تو اللہ یاد آجائے

اُس کا ظاہر حال ہو بے قال و قیل — باطنی اعمال کی روشن دلیل
یعنی صورت را ببیں حالش مپرس — جلوۂ حق است ایں قالش مپرس
گفتگوئی بے محل بے فائدہ — محو رہنا خوش بیانی میں سدا
ڈھیلے رہنا خندہ و شہار میں — اور شوخی حرکت و اطوار میں

Marfat.com

ہیں یہ سب شیخی و غفلت کے نشاں
اِس سے بیخوفی خدا کی ہے عیاں

یہ خدا کو بھول جانے کے ہیں کار
یہ نہیں علمائے باطن کے شعار

قومِ اسرائیل میں تھا اِک حکیم
تھا بڑا نامی اور اُستادِ عظیم

فنِ حکمت میں کتابیں بھی تمام
تین سو ساٹھ اس نے لکھدیں لاکلام

وحی آئی تب نبیّ وقت پر
اِس مصنف سے یہ کہدو زود تر

تو نے سیکھے سیکھتے بھردی ہیں زمیں
اور نہ کی اسمیں میری نیت کہیں

جب میری نیّت نہ کی اسمیں شمول
میں نہیں کرتا تیرا سیکھنا قبول

پس ہوا نادم یہ سُنکر وہ حکیم
اور چھوڑی اُسنے وہ خوئے ذمیم

عام سے ملنے لگا با اِنکسار
ظاہر و باطن کیا عجز اختیار

وحی آئی اُن کے پیغمبر پہ تب
کہدو راضی ہوگیا میں اس سے اب

الغرض اوصاف و اخلاق عظام
جو کہ ہیں مذکور قرآں میں تمام

ان سے یہ علماء نہیں ہوتے ہیں تہی
عامل و حامل ہیں قرآں کے یہی

یہ عمل کے واسطے قرآن کو
سیکھتے ہیں بے ریا و بے غلو

صرف پڑھنے اور پڑھانے کیلئے
یہ نہیں قرآں کو ہرگز سیکھتے

ایک علامت علمائے ربّانی کی یہ ہے

کرتے ہیں فاسد عمل کو جو امور
جن سے پیدا ہوں وساوس اور شرور

ان کی کیفیت میں بحث و گفتگو
رکھنا ہے علمائے ربّانی کی خو

شر سے بچنا ہی اصول دین ہے
اور یہی اسلام کا آئین ہے

اور جو ہیں علمائے دنیا تند خو
سیکھتے ہیں وہ یہی گفتگو

مسئلے دنیا کے جھگڑوں کے سوا
سیکھتے رہتے ہیں وہ لیسل و ہنا

Marfat.com

ایسی باتیں جو نہ ہوں واقع کبھی
انکی تحقیقات کرتے ہیں بڑی

اور جو ہوں بھی تو نہ ہوں انکے لئے
اتفاقاً دوسروں کے واسطے

خود ہوں ان میں جتنی خطرات بدی
خطرے میں ہو جس سے فوز اخروی

ان کی پروا بھی نہیں کرتے ذرا
رہتے ہیں ہر وقت ان میں مبتلا

اِس قدر ہو بے خرد جو آدمی
چھوڑ کر کوئی ضرورت لازمی

کرنے لگ جائے کوئی ادنیٰ سا کام
وہ بھی لایعنی فضول اور ناتمام

پھر یہ خواہش ہو کہ مجھکو خاص و عام
سمجھیں دل سے فاضلِ عالیمقام

کوئی بھی اس کا سا کمبخت و خراب
دوسرا ہرگز نہ ہوگا اے جناب

وہ نہ دنیا میں ہوا سو وہ کبھی
اور نہ عقبیٰ میں ہوا اسکو خوشی

بلکہ دنیا کے مصائب سے سدا
وہ رہے گا تلخ عیش و بے مزا

پھر قیامت میں بہ پیش ذوالجلال
ہو تہیدست اور مفلس پر ملال

اودھاں گریاں ہو با حالِ تباہ
دیکھکر علمائے ربانی کا جاہ

اِنَّ هٰذَا لَخُسْرَانٌ مُّبِيْنٌ
مَالَنَا اِلَّا الْكَرِيْمُ الْمُكْرِمِيْنَ

ایک علامت علمائے ربانی کی یہ ہے

دین میں بدعت ہے اک وہ فتور
سچے عالم اس سے رہتے ہیں نفور

گرچہ اس بدعت پہ سارے خاص و عام
کر چکے ہوں اتفاق و اہتمام

بات جو بعدِ صحابہؓ ہو نئی
اس سے کچھ دھوکا نہ کھائے وہ کبھی

ابنِ مسعودؓ و سعیدِ سرمدی
اس طرح کرتے ہیں ارشاد اے اخی

ایک تو ہے حکم خاصِ کبریا
دوسری ہے سیرتِ خیر الورا

صرف دو باتیں ضروری تھیں یہی
پس وہ حاصل ہو چکیں بے کوتہی

Marfat.com

اب خبردار اے عزیزو مومنو
تم نئی باتوں سے بچتے ہی رہو

یہ نئی باتیں بڑی آفات ہیں
اور یہی گمراہی و بدعات ہیں

اور جو گمراہی ہے وہ فی النار ہے
دیکھو دیکھو مست بنو تم سُست پے

سیّما فی ذالک الوقت الوجیز
الامان من سائر البدع الذمیم

ایسی کچھ نکلی ہیں اب باتیں نئی
روکتے تھے جن سے اصحابِ نبی

مسجدوں کی زیب و زینت جیسی اب
خیر کے دھوکے میں کرتے ہیں سب

فرش عمدہ تر بچھاتے ہیں کہیں
اور عمارت کو سجاتے ہیں کہیں

بوریئے کا بھی بچھانا اے اخی
پہلے بدعت جانتے تھے متقی

کہتے ہیں ساماں جو رائج آج ہے
اختراعِ یوسفِ حجاج ہے

خاک مسجد پر سلف کے باتمیز
تجھے بہت ہی کم بچھاتے کوئی چیز

اور یہی ہے حال فنّ بحث کا
اور جدل کے مسئلوں کو سیکھنا

اِس زمانے کے جو ہیں لوگ اے جناب
کہتے ہیں اُسکو بھی اک کارِ ثواب

اور سلف میں اُسکو سب اہلِ شعوذ
جانتے تھے مایۂ شور و شر و

ایسی ہی غسل و وضو میں بھی سدا
رہنا وہم اور وسوسے میں مبتلا

پر نہیں کھانے میں مطلق خبط
کونسی شئے ہے حرام اور کیا حلال

گرچہ یہ سب سے مقدم بات تھی
پر یہی اب مومنوں سے چھٹ گئی

ٹھیک ہے ارشاد بن مسعود کا
وقت ہے یہ سب زمانوں سے بھلا

اِس زمانہ میں بفضلِ ایزدی
علم کے تابع ہے خواہش نفس کی

اک زمانہ ایسا آئے گا شنیع
علم اس میں نفس کا ہوگا مطیع

کہتے ہیں یوں پور سلیماں پاکخو
جس کے دل میں کوئی بات الہام ہو

پس عمل اوسپر نہ وہ ہرگز کرے
جب تلک ثابت نہ ہو آثار سے

Marfat.com

عیدگاہ میں عید کو مروان نے ایک دن منبر بچھایا شوق سے
اس پہ بولے اُٹھ کے حضرت بوسعید کرتے ہو مروان یہ کیا بدعت جدید
بولا مروان یہ نہیں بدعت ولے اس سے بہتر ہے جو تم ہو جانتے
ہو گئے ہیں آدمی کثرت سے اب میں نے چاہا تا سُنیں آواز سب
آپ بولے میں ہوں جو کچھ جانتا جان سکتا تو نہیں وہ مطلق
پس نماز اب تیرے پیچھے اے فلاں میں نہیں پڑھنے کا بے ریب و گماں
حضرت خدری جناب بوسعید سمجھے تجھے منبر کو یوں امر جدید
عید و استسقاء میں دائم اے اخی مُصطفٰے منبر نہ منگواتے کبھی

حدیث مَنْ اَحْدَثَ فِیْ دِیْنِنَا مَا لَیْسَ مِنْهُ فَهُوَ رَدٌّ ۔
جو شخص ہمارے دین میں ایسی نئی بات پیدا کرے جو اسمیں سے نہ ہو تو وہ رد ہے

آیت وَذَرِ الَّذِیْنَ اتَّخَذُوْا دِیْنَهُمْ لَعِبًا وَّلَهْوًا آیت اَفَمَنْ
اور چھوڑ دے جنہوں نے بنایا اپنا دین کھیل اور تماشا بھلا ایک شخص کو
زُیِّنَ لَهٗ سُوْٓءُ عَمَلِهٖ فَرَاٰهُ حَسَنًا
جو زینت دیئے گئے اسکے بُرے عمل پس اُس نے اسکو بھلا دیکھا

فعل جو بعد صحابہ ہونیا ہو ضرورت سے نہ جوڑ اُسکو ذرا
پس وُہ ہے لہو و لعب اے مومنو دیکھو دیکھو اجتناب اس سے کرو
یہ نشاں علمائے ربانی کے تھے یہ بیاں علمائے حقانی کے تھے
برخلاف ان عالموں کے گر کبھی تم کرو گے یا کہو گے اے اخی
کھاؤ گے دھوکا بڑا تم بالیقین اور سمجھ لو گے اسی دنیا کو دیں
کاذبوں کی خصلتوں کو بیگماں سمجھو گے علمائے عقبیٰ کا نشاں
پھر ہلاکت میں پھنسو گے بیگماں اَلْعِیَاذُ وَالْغِیَاثُ وَالْاَمَان

Marfat.com

باب اسرار الطہارت

آیت فِیْهِ رِجَالٌ یُّحِبُّوْنَ اَنْ یَّتَطَهَّرُوْا وَاللّٰهُ یُحِبُّ الْمُطَّهِّرِیْنَ ○

فرمایا اللہ تعالیٰ نے اس میں (یعنی مسجد قبا میں) وہ لوگ ہیں کہ خوشی ہے پاک رہنے کی اور اللہ دوست رکھتا ہے

جن کو پیاری ہے صفائی اور وضو	وہ خدا کے بھی ہیں پیارے نیک خو

آیت مَا یُرِیْدُ اللّٰهُ لِیَجْعَلَ عَلَیْكُمْ مِّنْ حَرَجٍ وَّلٰكِنْ یُّرِیْدُ لِیُطَهِّرَكُمْ

اللہ نہیں چاہتا کہ تم پر کچھ مشکل رکھے لیکن چاہتا ہے کہ تم کو پاک کرے

یہ نہیں منظور ربِّ پاک کو	تم کو کچھ مشکل ہو یا تکلیف ہو
بلکہ یوں خالق کو ہے مدِّ نظر	پاک کر دے تم کو از پا تا بسر

حدیث قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ بُنِیَ الدِّیْنُ عَلَی النَّظَافَةِ

فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دین کی بنیاد ستھرائی پر ہے

یعنی ہے اس طرح ارشادِ نبیؐ	دین کی بنیاد ہے پاکیزگی
یہ بھی ہے ارشاد اس سلطان کا	پاک رہنا نصف ہے ایمان کا
یہ بھی فرماتے ہیں وہ فریاد رس	یہ وضو کنجی نمازوں کی ہے بس
پس ہوا معلوم ان سب سے یہی	مدعا یاں ہے طہورِ باطنی
اس طہارت سے مراد اے خوش سیر	ظاہری تن کا تمہیں دھوکا ہوگر
یعنی پانی ڈال کر بالائے تن	صاف بشستہ اپنا کر لینا بدن
گو کہ چرکِ باطنی سے ہو پلید	یہ سمجھنے اس کے معنی ہیں بعید
ہندوؤں میں ورنہ یہ موجود ہے	بلکہ اس سے اور ہی مقصود ہے

Marfat.com

یعنی اس سے وہ طہارت ہے مراد
تین قسمیں جس کی ہیں اے خوش نہاد

پہلے کرنا پاک ظاہر جسم کو
ہر نجاست اور حدث سے مو بمو

دوسرے اعضا کو عصیاں سے ضرور
پاک کرنا اے عزیز باشعور

تیسرے تطہیر دل کی صاف صاف
ترک افعالِ زبوں سے بیخلاف

اور ہے چوتھی قسم کارِ انبیاء
یعنی غیر اللہ سے دل کرنا صفا

اور اگر اعضا کے دھونیکو کوئی
اور حدث کے دُور ہونیکو کوئی

سمجھے مقصودِ عبادت بیگماں
پس یہہ بیعقلی ہے بیشک ایچوں

یعنی گر اس ظاہری تطہیر کو
کوئی اصل دین جانے مو بمو

تو بتائے یہہ کہ گر اک برہمن
غسل کرکے صاف پہنے پیرہن

فرق پھر اس میں اور اسمیں کیا رہا
کچھ تو سوچیں اسکو ارباب ذکا

وضو کی فضیلت

حدیث۔ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ
فرمایا آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے

مَنْ تَوَضَّأَ فَاَحْسَنَ الْوُضُوْءَ وَصَلّٰی رَکْعَتَیْنِ لَمْ یُحَدِّثْ
جو شخص اچھی طرح وضو کرے اور دو رکعتیں نماز پڑھے جنمیں دنیا کی کوئی

فِیْھِمَا بِشَیْءٍ مِّنَ الدُّنْیَا خَرَجَ مِنْ ذُنُوْبِہٖ کَیَوْمِ وَلَدَتْہُ اُمُّہٗ۔
بات دل میں نہ لائے تو اپنے گناہوں سے ایسا نکل جائیگا جیسے کہ جنا اسکو آج اسکی ماں نے

اوں بھی فرماتے ہیں رب کے حبیب
میں خبر دیتا ہوں تم کو اک عجیب

جس سے ہو جاتے ہیں مومن ارجمند
جس سے کرتا ہے خدا درجہ بلند

ہے وہ کامل طور پر کرنا وضو
موسم سرما میں اے فرخندہ خو

اور طرف مسجد کے چلنا بانیاز
منتظر ہو بیٹھنا بہر نماز

مومنوں کیواسطے اے خوش نہاد
ہے یہی اجرِ جہاد اجرِ جہاد

Marfat.com

مُصطفٰے کرنے لگے اِک دِن وضُو
دھوئے اِک اِک بار اعضائی نکو

اور فرمایا کہ ہے یہ وہ وضو
کوئی گر اس میں کرے گا فرق مو

تو نماز اسکی نہیں ہو گی قبُول
مفت میں محنت گئی اسکی فضول

پھر جو دو دو بار دھوئے عضو سب
تو یہہ فرمایا کہ یُوں دھوئیگا جب

یعنی دو دو بار دھوئے باحساب
حق بھی بخشیگا اُسے دونا ثواب

دھوکے پھر سہ بار ہر اک عضو کو
سب سے فرمایا یہ ہے میرا وضُو

اور فرمایا کہ ذکرِ کبریا
گر کرے کوئی وضو، کرتا ہُوا

پس خداوندِ زمن سارا بدن
پاک کر دے گا گناہ سے دفعتاً

اور نہیں کرتا جو ذکر اللہ کا
پاک ہو جس عضو پر پانی بہا

حدیث مَنْ تَوَضَّأَ عَلٰی طُهْرٍ كَتَبَ اللّٰهُ لَهٗ عَشْرَ حَسَنَاتٍ

(حدیث) جو شخص وضو پر وضو کرے اللہ اُس کے عوض دس نیکیاں لکھتا ہے

کیفیت وضو

ہر وضو سے پیشتر مسواک کر
ذکر مولیٰ کے لئے مُنہ پاک کر

ہے یہ فرماں احمدِ ذی شان کا
ہے وہاں جب رہ گذر قرآن کا

صاف کرلے اسکو تو مسواک سے
پاک قرآں پڑھ دہانِ پاک سے

ہو اگر مسواک کے پیچھے نماز
ہے ثواب اسکا بہت اے پاکباز

ایک ہی یہ اُن بہتّر سے بھلی
جو کہ بے مسواک تھیں تو نے پڑھی

ہیں یہ فرماتے شفیع کائنات
گر نہ مشکل ہوتی امت پر یہ بات

حکم دیتا ان کو میں مسواک کا
سب نمازوں میں کریں وہ واہمًا

پھر یہ فرماتے ہیں خالق کے حبیب
کیا ہوا تم کو کہ تم میرے قریب

Marfat.com

زرد دانتوں سے چلے آتے ہوں یاں		آؤ تم مسواک کر کے بیگماں
اور صحابہ کان پر مسواک کو		رکھ کے چلتے تھے وہ چوب پاک کو
کر چکے مسواک جب اے پارسا		اس طرح کر حق تعالےٰ سے دعا

اَعُوْذُ بِكَ مِنْ هَمَزَاتِ الشَّيَاطِيْنِ وَاَعُوْذُ بِكَ رَبِّ اَنْ يَّحْضُرُوْنَ

اے رب میں تیری پناہ چاہتا ہوں شیطانوں کی چھیڑ سے اور پناہ چاہتا ہوں تیری اس سے کہ وہ میرے پاس آئیں +

ہاتھ دھو کر یہ دعا پڑھ اے جواں		حق تعالیٰ دے گا برکات و اماں

اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُكَ الْيُمْنَ وَالْبَرَكَةَ وَاَعُوْذُ بِكَ مِنَ الشُّؤْمِ وَالْهَلَكَةِ

الٰہی میں تجھ سے یمن اور برکت چاہتا ہوں اور نحوست اور تباہی سے پناہ مانگتا ہوں +

کلیاں پھر تین کر کے اے عزیز		یہ دعا پڑھ کر کے معنوں میں تمیز

اَللّٰهُمَّ اَعِنِّیْ عَلٰی تِلَاوَةِ كِتَابِكَ وَكَثْرَةِ الذِّكْرِ لَكَ

الٰہی اپنی کتاب کے پڑھنے اور اپنے ذکر کے زیادہ کرنے پر میری مدد کر +

ناک میں پھر پانی دے اور سانس کو		نتھنوں میں پانی چڑھائے اور پڑھو

اَللّٰهُمَّ اَرِحْنِیْ رَائِحَةَ الْجَنَّةِ وَاَنْتَ عَنِّیْ رَاضٍ

الٰہی مجھ کو جنت کی خوشبو سنگھا اس حال میں کہ تو مجھ سے خوش ہو

ہو جو کچھ نتھنوں میں صاف اس کو کرے		سچے دل سے یہ دعا فوراً پڑھے

اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ رَوَائِحِ النَّارِ وَمِنْ سُوْءِ الدَّارِ

الٰہی میں تجھ سے پناہ مانگتا ہوں دوزخ کی بدبوؤں سے اور برے گھر سے

اور منہ دھوتے ہوئے پڑھ یہ دعا		تا قیامت میں ملے نور و ضیا

Marfat.com

اَللّٰھُمَّ بَیِّضْ وَجْھِیْ بِنُوْرِکَ یَوْمَ تَبْیَضُّ وُجُوْہُ اَوْلِیَآئِکَ وَلَا

الٰہی میرے منہ کو اپنے نور سے سفید کر جس روز کہ تیرے دوستوں کا منہ سفید ہو اور

تَسْوَدَّ وَجْھِیْ بِظُلُمَاتِکَ یَوْمَ تَسْوَدُّ وُجُوْہُ اَعْدَآئِکَ

میرے منہ کو اپنی تاریکیوں سے سیاہ مت کر جس روز کہ تیرے دشمنوں کے چہرے سیاہ ہوں

داہنا بازو دھوئے جب اے باصفا		صدق سے اور شوق سے پڑھے یہ دعا

اَللّٰھُمَّ اَعْطِنِیْ کِتَابِیْ بِیَمِیْنِیْ وَحَاسِبْنِیْ حِسَابًا یَّسِیْرًا

الٰہی میرا نامۂ اعمال میرے داہنے ہاتھ میں دینا اور مجھ سے حساب ہلکا کرنا

ہاتھ بایاں جب کہ دھوئے العزیز		اس دعا کو پڑھ باآداب و تمیز

اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِکَ اَنْ تُعْطِیَنِیْ کِتَابِیْ بِشِمَالِیْ اَوْ مِنْ وَّرَآءِ ظَھْرِیْ

الٰہی میں تجھ سے پناہ مانگتا ہوں اس سے کہ تو میرا نامۂ اعمال میرے بائیں ہاتھ میں دے یا پشت کی جانب سے

مسح سارے سر کا پھر کرتے ہوئے		یہ دعا سچی تمنا سے پڑھے

اَللّٰھُمَّ غَشِّنِیْ بِرَحْمَتِکَ وَاَنْزِلْ عَلَیَّ مِنْ بَرَکَاتِکَ وَاَظِلَّنِیْ

الٰہی مجھ کو اپنی رحمت سے ڈھانک لے اور مجھ پر اپنی برکتیں نازل کر اور اپنے

تَحْتَ ظِلِّ عَرْشِکَ یَوْمَ لَا ظِلَّ اِلَّا ظِلُّکَ

عرش کے نیچے سایہ دے اس روز کہ بجز تیرے سایہ کے اور سایہ نہ ہوگا

مسح جب کرنے لگے تو کان کا		با تمنائے دلی پڑھ یہ دعا

اَللّٰھُمَّ اجْعَلْنِیْ مِنَ الَّذِیْنَ یَسْتَمِعُوْنَ الْقَوْلَ فَیَتَّبِعُوْنَ اَحْسَنَہٗ اَللّٰھُمَّ

الٰہی مجھ کو ان لوگوں میں سے کر کہ قول کو سنیں اور اس میں سے بہتر کا اتباع کریں الٰہی

اَسْمِعْنِیْ مُنَادِیَ الْجَنَّۃِ مَعَ الْاَبْرَارِ

مجھ کو جنت کی منادی کی آواز نیک بندوں کے ساتھ سنوا

مسح کردن بر سر نئے پانی سے کر		یہ دعا پڑھنا نہ پہنچے ضرر

Marfat.com

اَللّٰھُمَّ فَکَّ رَقَبَتِیْ مِنَ النَّارِ وَاَعُوْذُبِکَ مِنَ السَّلَاسِلِ وَالْاَغْلَالِ

الٰہی میری گردن کو دوزخ سے آزاد کر اور میں زنجیروں اور طوق سے تیری پناہ مانگتا ہوں

ہے حدیثوں میں کہ ہنگامِ جزا — مسح گردن طوق سے دیگا بچا
پاؤں واہنا جب تو دھوئے اے ہمام — یہ دعا آداب دل سے پڑھ تمام

اَللّٰھُمَّ ثَبِّتْ قَدَمِیْ عَلَی الصِّرَاطِ الْمُسْتَقِیْمِ یَوْمَ تَزِلُّ الْاَقْدَامُ فِی النَّارِ

الٰہی میرا پاؤں صراط مستقیم پر جمادے جس روز کہ پاؤں دوزخ میں پھسلیں پڑ آگ کے

پائیں کو دھوتے ہوئے پڑھ یہ دعا — تا رہے ثابت قدم روز جزا

اَعُوْذُبِکَ اَنْ تَزِلَّ قَدَمِیْ عَلَی الصِّرَاطِ یَوْمَ تَزِلُّ اَقْدَامُ الْمُنَافِقِیْنَ فِی النَّارِ

پناہ مانگتا ہوں میں تجھ سے پل صراط پر اپنا پاؤں پھسلنے سے جس روز کہ منافقوں کے پاؤں دوزخ میں پھسلیں

پھر بسوئے آسماں ڈالے نظر — اور پڑھے اس طرح باسوزِ جگر

اَشْھَدُ اَنْ لَّآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَا شَرِیْکَ لَہٗ وَاَشْھَدُ اَنَّ

میں گواہی دیتا ہوں کہ نہیں کوئی معبود برحق مگر اللہ اکیلا نہیں کوئی شریک اس کا اور میں گواہی

مُحَمَّدًا عَبْدُہٗ وَرَسُوْلُہٗ سُبْحَانَکَ اللّٰھُمَّ وَبِحَمْدِکَ لَآ اِلٰہَ اِلَّا

دیتا ہوں کہ محمد اسکے بندے اور اسکے رسول ہیں۔ پاک ہے تو اے اللہ اور سزاوار حمد ہے نہیں کوئی معبود برحق مگر

اَنْتَ عَمِلْتُ سُوْٓءً اَوْ ظَلَمْتُ نَفْسِیْ اَسْتَغْفِرُکَ اَللّٰھُمَّ وَاَتُوْبُ

تو ہی۔ میں نے جو برائی کی یا ظلم کیا تجھ سے معافی مانگتا ہوں۔ اے اللہ اور تیری طرف

اِلَیْکَ فَاغْفِرْ لِیْ وَتُبْ عَلَیَّ اِنَّکَ اَنْتَ التَّوَّابُ الرَّحِیْمُ اَللّٰھُمَّ

رجوع کرتا ہوں پس بخش مجھ کو اور توبہ قبول کر میری۔ بیشک تو ہی قبول کرنیوالا رحم والا الٰہی مجھ

اجْعَلْنِیْ مِنَ التَّوَّابِیْنَ وَجْعَلْنِیْ مِنَ الْمُتَطَھِّرِیْنَ وَاجْعَلْنِیْ مِنْ

کو توبہ کرنے والوں میں سے کر دے۔ اور مجھ کو پاک رہنے والوں میں سے بنا دے اور مجھ کو اپنے

Marfat.com

عِبَادِكَ الصَّالِحِيْنَ وَاجْعَلْنِيْ عَبْدًا صَبُوْرًا شَكُوْرًا وَاجْعَلْنِيْ

نیک بندوں سے کردے اور صبر والا شکر کرنے والا بندہ بنادے اور مجھ کو ایسا بنادے کہ تیرا

اَذْكُرُكَ ذِكْرًا كَثِيْرًا وَّاُسَبِّحُكَ بُكْرَةً وَّاَصِيْلًا

بہت ذکر کروں۔ اور صبح شام تیرا شکر کروں

پڑھتا ہے بعدِ وضو جو یہ دعا
اُس وضو پر مُہر دیتے ہیں لگا

پھر پہنچکر زیرِ عرشِ کبریا
وہ وضو پڑھتا ہے تسبیح خدا

اُس کی تسبیحات کا اجرِ عظیم
دیتا ہے اُس شخص کو ربِّ کریم

سب کھلیں اسکے لئے جنّت کے در
چاہے جس دروازہ سے جائے گذر

ہیں وضو میں چند مکروہات بھی
جیسے کرنا گفتگو اے متقی

جھاڑنا ہاتھوں کا تا پانی جھڑے
مارنا پانی کا مُنہ پر زور سے

دھونا اعضا کو زیادہ از سہ بار
ہیں یہ مکروہات سب اے ہوشیار

بابِ اسرارِ نماز

استمانش بوسہ گاہِ پارسا کیمیاں می شود
از عبادت چوں کماں گر قامت خود خم کنی
کشف گردد بر تو صائب جملہ اسرارِ جہاں
کاسۂ زانوئے خود را گر تو جامِ جم کنی

سے نماز اک دین کا رکنِ رکیں
اِس سے بڑھکر کوئی بھی طاعت نہیں

اس کی تفریعاتِ نادر بیشمار
سب کتب میں فقہ کے ہیں آشکار

یاں مگر ہم درج ہوتے ہیں وہ بات
جس سے سالک کو ملے راہِ نجات

Marfat.com

یعنی کچھ اسرار باطن اُسکے ہم
اور خشوع و نیت و اخلاص کے
کیوں کہ ان باتوں کے لکھنے کی کہیں

کرتے ہیں اسباب میں زیب رقم
معنوی اسرار ہم ہیں کھولتے
فقہ میں عادت فقیہوں کی نہیں

اذان کی فضیلت

آیت وَمَنْ اَحْسَنُ قَوْلًا مِّمَّنْ دَعَا اِلَى اللّٰهِ وَعَمِلَ صَالِحًا
اس شخص سے اچھی بات کس کی ہے جو اللہ کی طرف لوگوں کو پکارے اور نیک عمل کرے

کس کی بات اس سے ہے بڑھکر باشرف
کہتے ہیں یوں بعض علمائے فحول

جو بلائے سب کو اللہ کیطرف
ہے موذن کے لئے اس کا نزول

حدیث لَا یَسْمَعُ صَوْتَ الْمُؤَذِّنِ جِنٌّ وَّلَا اِنْسٌ وَّلَا شَیْءٌ اِلَّا
مؤذن کی آواز جو انسان جن اور کوئی چیز سنے گی
شَهِدَ لَهٗ یَوْمَ الْقِیٰمَةِ
وہ قیامت کو اس کے لئے گواہی دے گی

ہو اذاں جب تک موذن دے رہا
جب موذن کی اذاں کو تم سنو
جب کہے حَیَّ عَلَی کے قول کو
اَلصَّلٰوةُ خَیْرٌ کو جب وہ سنو
جب وہ قَدْ قَامَتْ کہے اے نیکخو

اُس کے سر پر رہتا ہے دستِ خدا
جیسے وہ کہتا ہے ویسے ہی کہو
سننے والے تب پڑھیں لاحول کو
تب صَدَقْتَ اور بَرَرْتَ تم کہو
چاہیئے پڑھنا دعائے ذیل کو

دُعا- اَقَامَهَا اللّٰهُ وَاَدَامَهَا مَادَامَتِ السَّمٰوٰتُ وَالْاَرْضُ
اللہ اسکو رہتی دنیا تک قائم و دائم رکھے

پس اذاں جب ہو چکے پڑھ یہ دعا
ہے ثواب آخرت اس میں بڑا

Marfat.com

اَللّٰھُمَّ رَبَّ ھٰذِہِ الدَّعْوَۃِ التَّآمَّۃِ وَالصَّلٰوۃِ الْقَآئِمَۃِ اٰتِ مُحَمَّدَ
اے اللہ اے پروردگار اس پوری دعا اور قائم ہونے والی نماز کے دے محمد کو
نِ الْوَسِیْلَۃَ وَالْفَضِیْلَۃَ وَالدَّرَجَۃَ الرَّفِیْعَۃَ وَابْعَثْہُ مَقَامًا مَّحْمُوْدَ
وسیلہ اور فضیلت اور بڑا درجہ اور اٹھا ان کو مقام محمود پر
نِ الَّذِیْ وَعَدْتَّہٗ اِنَّکَ لَا تُخْلِفُ الْمِیْعَادَ
جس کا تو نے ان سے وعدہ کیا ہے بیشک تو وعدہ خلاف نہیں کرتا

کہتے ہیں ابنِ مسیب پاکباز
جو کوئی جنگل میں پڑھتا ہے نماز

دو فرشتے اسکے پیچھے باانیاز
دائیں بائیں ہو کے پڑھتے ہیں نماز

اور اگر پڑھکر وہ تکبیر واذاں
ہوگا مصروفِ نماز اے مہربان

پس فرشتے اُسکے پیچھے اس گھڑی
ہوں پہاڑوں کے برابر مقتدی

فضیلت نماز

آیت اِنَّ الصَّلٰوۃَ کَانَتْ عَلَی الْمُؤْمِنِیْنَ کِتٰبًا مَّوْقُوْتًا
بیشک نماز فرض ہے مومنوں پر وقت کی پابندی کے ساتھ

یوں ہے فرماتا خدائے بے نیاز
مومنوں پر فرض ہے بیشک نماز

وقت پر پڑھتے رہو تم باحساب
اور نہ کرنا غیر وقتوں میں خراب

کہتے ہیں یوں وہ شہِ قدسی خصال
پانچ وقتوں کی نمازوں کی مثال

ایسی ہے جیسے کہ اب نہر پر آب
ایک کے گھر پر ہو بہتی بیش باب

اور وہ روزانہ نہائے پانچ بار
اُس کے تن پر کیا رہے گرد و غبار؟

تب صحابہ نے کہا ہرگز نہیں
شہ نے فرمایا کہ یونہی بالیقین

یہ نماز پنجگانہ بھی ضرور
کرتی ہیں چرکِ معاصی تن سے دور

جب ملیگا بے نماز اللہ سے
کھو کے اپنی سب نمازیں پے بہ پے

Marfat.com

نیکیوں کا اسکی ہرگز اعتبار
کچھ نہ ہوگا پیش رب کردگار

ہیں نمازیں دین کی رکن رکیں
جو ادا اُن کو کبھی کرتا نہیں

جان لو اس نے گرایا دین کو
تم اسے ہرگز مسلماں مت گنو

یوں کسی نے آکے حضرت سے کہا
جو عمل ہو سب سے افضل ہی وہ کیا

اُس کی نسبت حکم آنحضرت ہوا
ٹھیک وقتوں پر نمازیں کر ادا

بود ہریرہ کرتے تھے یہہ گفتگو
جو کہ خوب اچھی طرح کر کے وضو

گھر سے نکلے خاص قصدِ نماز
جب تلک وہ راہ میں ہے پاکباز

ہے نمازوں میں وہ سب تک بیگماں
پاتا ہے ہر ہر قدم پر نیکیاں

اِک قدم پر ایک نیکی کا ظہور
دوسرے پر اک بدی ہو اسکی دُور

کان میں آئے تمہارے جب اذاں
دوڑنا اچھا نہیں اے مومناں

کیونکہ جتنا ہو مکاں مسجد سے دُور
اُجر اتنا ہی ملے افزوں ضرور

کیونکہ کثرت ہوگی جب اقدام کی
ہوگی کثرت نیکیوں کی بھی تبھی

ارکان کے پورا کرنے کا ذکر

یوں سہے ارشادِ ستہ بندہ نواز
ہے ترازو کی طرح فرضِ نماز

پورا لے گا پورا جو دے گا ضرور
جو کوئی کم دے وہ کم لے گا ضرور

اور یہہ ہے ارشاد سلطانِ ہدا
حشر میں اُسکو نہ دیکھے گا خدا

جو رکوع و سجدہ میں کوئی بشر
بیشتر رکھتا نہ ہو سیدھی کمر

یہ بھی ہے فرمان پاکِ مصطفےٰ
جو نمازوں میں ہے منہ کو پھیرتا

کیا نہیں ڈرتا کہ رب لم یزل
دے گدھے کے منہ سے اسکا منہ بدل

جو نمازوں میں کرے چوری کوئی
چوریوں میں ہے بڑی چوری وہی

Marfat.com

یہ ہے ارشادِ نبی پاک خو — جو کوئی اچھی طرح کرکے وضو
وقتِ کامل پر پڑھے کامل نماز — بارکوع وسجدہ باعجز ونیاز
ہو کے روشن وہ چڑھے سوی فلک — اور نمازی سی کہے بے شبہ وشک
جس طرح تونے حفاظت کی میری — ایسی ہی حق سے حفاظت ہو تیری
جو کوئی بیوقت پڑھتا ہے نماز — اور نہیں کامل وضو اسے پاکباز
اور رکوع وسجدہ کامل طور پر — وہ اُدا کرتا نہ ہو اے خوش سیر
پس نماز اوسکی وہیں ہو کر سیاہ — آسماں پر جاکے کہتی ہے آہ
جیسے تونے مجھکو ضائع کردیا — ایسے ہی ضائع کری تجھکو خدا
پھر وہ مرضیاتِ حق کے پاس جب — جاتی ہے ہوتی نہیں مقبول تب
منہ پہ ماری جاتی ہے اسکے کہ بس — لے سنبھال اپنی نماز اے بوالہوس

حدیث خَمْسُ صَلَوٰتٍ كَتَبَهُنَّ اللّٰهُ عَلَى الْعِبَادِ فَمَنْ جَاءَ بِهِنَّ

پانچ نمازیں اللہ نے بندوں پر فرض کی ہیں — پس جو شخص ان کو ادا کرتا ہے

وَلَمْ يُضَيِّعْ مِنْهُنَّ شَيْئًا اِسْتِخْفَافًا بِحَقِّهِنَّ كَانَ لَهُ عِنْدَ اللّٰهِ

اور ان سے کوئی قضا نہیں کرتا ان کے حق کو معمولی سمجھ کر — اس کے لئے اللہ پر حق ہے

عَهْدٌ اَنْ يُّدْخِلَهُ الْجَنَّةَ وَمَنْ لَّمْ يَاْتِ بِهِنَّ فَلَيْسَ لَهُ عِنْدَ اللّٰهِ

کہ اسکو بہشت میں داخل کرے اور جو شخص ان کو ادا نہ کرے اللہ پر اسکا کوئی حق نہیں

عَهْدٌ اِنْ شَاءَ عَذَّبَهُ وَاِنْ شَاءَ اَدْخَلَهُ الْجَنَّةَ

اگر چاہے تو عذاب دے — اور اگر چاہے تو بہشت میں داخل کرے

جماعت کی فضیلت

حدیث صَلٰوةُ الْجَمْعِ تَفْضُلُ صَلٰوةَ الْفَذِّ بِسَبْعٍ وَعِشْرِيْنَ دَرَجَةً

نماز جماعت — نماز تنہا سے — ستائیس درجہ زیادہ ہے

Marfat.com

چند شخص اک دن جماعت میں نہ تھے
اُن کی نسبت ہو کے ناراض آپنے

سب سے فرمایا مری مرضی ہے یوں
میں امامت تو کسی کو سونپ دوں

اور خود ڈھونڈوں اُنہیں جا کر کہیں
گھر جلا دوں اُنکے جو آتے نہیں

قول ہے یہ حضرت عثمانؓ کا
جو جماعت میں عشا کی آگیا

گویا آدھی رات تک جاگا ضرور
یہ ثواب اس کو ملے گا بے فتور

فجر کی جس نے جماعت سے ادا
وہ تو گویا رات بھر جاگا کیا

با جماعت جو ہا پڑھتا سدا
اس کا سینہ پُر عبادت سے ہوا

کہتے ہیں یوں بھی رسولؐ پاکباز
گر اذاں سُنکر نہ ہو فکر نماز

اس سے بہتر ہے یہ اے نیکو خصال
رانگ پگھلا کر جو دیں کانوں میں ڈال

حدیث مَنْ صَلّٰی اَرْبَعِیْنَ یَوْمًا الصَّلَوٰتِ فِیْ جَمَاعَةٍ لَّا تَفُوْتُهٗ
جو شخص چالیس روز نماز با جماعت پڑھے اس طرح پر کہ تکبیر اولےٰ فوت نہ ہو

تَکْبِیْرَةُ الْاِحْرَامِ کَتَبَ اللّٰهُ لَهٗ بَرَاءَتَیْنِ بَرَاءَةٌ مِّنَ النِّفَاقِ
اللہ تعالیٰ اس کے لئے دو چیزوں سے بچ جانے کا حکم لکھدیتا ہے ایک نفاق سے بچ جانا

وَبَرَاءَةٌ مِّنَ النَّارِ
دوم آگ سے بچ جانا

تھا یہی دستور اسلاف کرام
رکھتے تھے بہر جماعت اہتمام

فوت ہو گر پہلی تکبیر ایک بار
اس پہ رہتے تین دن تک سوگوار

گر جماعت فوت ہوتی ناگہاں
سات دن تک سوگ میں رکھتے تھے پاں

ایک دن یہ ہوں کہاں پر سا
آئے مسجد میں کسی نے یوں کہا

اب جماعت ہو چکی اے پاصواب
انا للہ پڑھ کے بولے وہ جناب

شاہی ملک عجم سے بھی کہیں
یہ مجھے محبوب تر تھی بالیقین

Marfat.com

اُن سے پوچھیں گے فرشتے اے جناب
کونسا تم نے کیا کارِ ثواب

وہ کہیں گے ہم اذان سے پیشتر
آتے تھے مسجد میں گھر کو چھوڑ کر

سجدہ کی فضیلت

حدیث مَا تَقَرَّبَ الْعَبْدُ اِلَی اللّٰہِ بِشَیْءٍ اَفْضَلَ مِنْ سُجُوْدٍ خَفِیٍّ
بندہ کسی چیز سے اللہ کا تقرب نہیں کرتا جو خفیہ سجدہ کی نسبت سے افضل ہو

یہ بھی ہے ارشادِ پاکِ احمدی
ایک سجدہ بھی جو کرتا ہے کوئی

ایک درجہ اس کا ہوتا ہے بلند
اور ہو محو ایک فعلِ ناپسند

اپنے مولا سے ہر اک بندہ غریب
سجدے میں ہو جاتا ہے بالکل قریب

خود ہے فَاسْجُدْ وَاقْتَرِبْ سے یہ مُراد
یعنی رہ سجدہ میں مجھ سے شاد شاد

وہ علیؑ ابن الحسینؑ نامدار
کرتے تھے ہر ایک دن سجدے ہزار

اِس لئے پھر نامِ نامی آپ کا
مشتہر سجّاد عالم میں ہوا

آیتِ سجدہ کو پڑھ کر جب کوئی
سجدہ کرتا ہے بحکمِ ایزدی

روتا ہے شیطان با آہ و بکا
کہتا ہے وَیْلٰی وَیْلٰی حسرتا

اِس نے حکمِ حق سے سجدہ کر لیا
ہو گیا حق دار باغِ خلد کا

اور میں سجدے سے منکر ہو گیا
اِس لئے مستوجبِ دوزخ ہوا

خشوع کا ذکر

آیت لَا تَقْرَبُوا الصَّلٰوةَ وَاَنْتُمْ سُكٰرٰى حَتّٰى تَعْلَمُوْا مَا تَقُوْلُوْنَ
نزدیک نہ ہو نماز کے جب تک کہ نشہ ہو جب تک کہ سمجھنے لگو جو کہتے ہو

جب کہ تم بیہوش ہو اور بے تمیز
اپنی باتوں کو نہ سمجھو اے عزیز

Marfat.com

مت پڑھو تم ایسی حالت میں نماز
جب سمجھتے ہی نہیں کچھ اس کے راز

یعنی منہ سے جس گھڑی نکلے کلام
اور نہ سمجھیں ہے وہ نشہ لاکلام

ایسے ہی وہ شخص غافل مست ہے
نشۂ دنیا میں جو بدمست ہے

ہے یہ حُبِّ دنیوی بھی ایسی چیز
مثل نشہ کے ہی کرتی بے تمیز

ایسی پڑھتے ہیں نماز اکثر بشر
کچھ نہیں ہوتی انہیں جس کی خبر

حدیث مَنْ صَلّٰی رَکْعَتَیْنِ لَمْ یُحَدِّثْ نَفْسَهٗ فِیْهِمَا بِشَیْءٍ مِّنَ الدُّنْیَا
جو شخص دو رکعتیں نماز پڑھے کہ اس میں اپنے جی میں کوئی بات دنیا کی نہ کرے
غُفِرَ لَهٗ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهٖ
تو اس کے گذشتہ گناہ بخشے جائیں گے

سُن رسول پاک کی پاکیزہ بات
یعنی فرماتے ہیں توصیف صلوٰۃ

حدیث اِنَّمَا الصَّلٰوةُ تُمَسْكُنٌ وَّ تَوَاضُعٌ وَّ تَضَرُّعٌ وَّ تَبَاءُسٌ وَّ
نماز صرف مسکینی اور تواضع اور تضرع ظاہر کرنا اور شدت خوف اور پشیمانی جتانی ہے اور
تُنَادِیْ رَبَّكَ وَتَرْفَعُ یَدَیْكَ فَتَقُوْلُ اَللّٰهُمَّ مَنْ لَّمْ یَفْعَلْ فِیْ صَلٰوتِهٖ ذٰلِكَ
اپنے دونوں ہاتھ اٹھا کر پھر یہ کہنا کہ الٰہی یارب اور جو اس طرح نہ کرے تو وہ نماز ناقص ہے

مسکنت اور خاکساری ہے نماز
خوف و خجلت اور زاری ہے نماز

ہاتھ اٹھاؤ ساتھ ہی پیشِ خدا
اور کہو یَا رَبَّنَا یَا رَبَّنَا

یہ نہ ہوں یا ہیں نمازوں میں اگر
ہیں وہ ناقص اور بیکار اے پسر

اور کہا حکمِ نماز آیا جو صاف
ساتھ ہی فرضیتِ حج و طواف

ہیں ذریعے یادِ مولےٰ کیلئے
بہرِ ذکرِ حق یہ سب قائم ہوئے

گر تیرے دل میں نہیں ذکرِ خدا
پھر نمازوں کی بھلا وقعت ہی کیا

اور یہ فرمایا کہ جو اپنی نماز
طرزِ فحش و فسق سے رکھے نہ باز

Marfat.com

بیگماں ہو جائے گا وہ رب سے دُور		دُور ہوگا دُور ہوگا وہ ضرور
کیونکہ ہے فرمان ربِّ بے نیاز		فحش و منکر کو چھوڑاتی ہے نماز

آیت اِنَّ الصَّلٰوۃَ تَنْھٰی عَنِ الْفَحْشَآءِ وَالْمُنْکَرِ

بیشک نماز بے حیائی اور بدکاری سے روکتی ہے

کہتی ہیں صدیقۂ فرخ شیم		باتیں حضرت سے کیا کرتے تھے ہم
آپ بھی ہوتے تھے ہم سے ہم کلام		کچھ سُناتے سنتے رہتے تھے مدام
پر نمازوں کا جب آتا وقت تھا		یوں ہمارا حال ہو جاتا سدا
گویا ہم کو تھے نہ حضرت جانتے		اور نہ ہم تھے آپ کو پہچانتے
عظمت و خوفِ خدائے پاک سے		حال یہ ہوتے تھے ان حضرات کے
گر حضورِ دل نہ ہو تجھ کو حصول		ہو نہیں سکتا عمل تیرا قبول
کھیلتا تھا اپنی داڑھی سے کوئی		پڑھ رہا تھا وہ نمازِ پاک بھی
دیکھ کر اُسکو وہ شاہِ مرسلاں		اِس طرح فورًا ہوئے گوہر فشاں
دِل میں اُسکے عاجزی ہوتی اگر		ہاتھ بھی تو عجز کرتے سر بسر
جب نمازِ حق ادا کرتے سعید		طاری اُن پر ہوتی تھی رقت شدید
داڑھی اور رخسار ہو جاتے تھے تر		آنسو گرتے تھے نہ تھمتے تھے مگر
جامعِ بصرہ میں مسلم بن یسار		پڑھ رہے تھے جو نوافل ایکبار
آدھی چھت مسجد کی ناگاہ گر گئی		سُن کے غل دوڑی ہزاروں آدمی
پر تھے مسلم بے خبر اس حال سے		شورِ خلقت سے اور اس بھونچال سے
حضرتِ عاتم اصم قدسی خصال		اس طرح فرما گئے ہیں اپنا حال
یعنی میں جس وقت پڑھتا ہوں نماز		پہلے کرتا ہوں وضو با صد نیاز

Marfat.com

بیٹھتا ہوں پھر مصلے پر میں چشت
تاکہ اعضا سارے ہو جائیں درست

پھر کھڑا ہوتا ہوں میں بہر نماز
سوئے کعبہ کرتا ہوں روئے نیاز

ہوں سمجھتا خلد کو دائیں طرف
جانتا دوزخ کو ہوں بائیں طرف

پاؤں کے نیچے میں سمجھوں پل صراط
تا نہ آئے دل میں دنیا کی نشاط

جانتا ہوں اپنے پیچھے عزرائیل
تاکہ ہو خوفِ خداوندِ جلیل

اور سمجھتا ہوں یہ ہے آخر نماز
پھر کہوں تکبیر با خوف و نیاز

کرتا ہوں اخلاص سے اسکو تمام
با خشوع و قرأت و ترتیل تام

دل پھر اس خوف و رجا میں ہے ملول
ہو گئی ہے یا نہیں حق کو قبول

وہ امیر المومنین حضرت علی رضہ
سعی کرتے تھے نمازوں میں بڑی

ہوتا جب وقتِ نماز اُن پر عیاں
کانپتے اور رنگ اُڑتا ناگہاں

پوچھتے جب لوگ کیسا ہے یہ حال
اسطرح فرماتے تب وہ خوش خصال

اُس امانت کا یہ ہے وقتِ ادا
جس سے عاجز رہ گئے ارض و سما

سر نہ رکھی عالمِ امکان نے
پر اوٹھالی حضرتِ انسان نے

مسجد و مصلّے کی فضیلت

آیت اِنَّمَا یَعْمُرُ مَسَاجِدَ اللّٰہِ مَنْ اٰمَنَ بِاللّٰہِ وَالْیَوْمِ الْاٰخِرِ

فرمایا اللہ تعالیٰ نے، خدا کی مسجدیں وہی آباد کرتا ہے جو ایمان لایا خدا پر اور قیامت پر

حدیث مَنْ بَنٰی لِلّٰہِ مَسْجِدًا وَلَوْ کَمَفْحَصِ قَطَاۃٍ بَنَی اللّٰہُ لَہٗ قَصْرًا

فرمایا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص للہ مسجد بنادے اگرچہ مرغ سنگخوار کے گھونسلے کے برابر ہو خدا اس کیلئے

فِی الْجَنَّۃِ حدیث مَنْ اَلِفَ الْمَسْجِدَ اَلِفَہُ اللّٰہُ تَعَالٰی حدیث اِذَا

جنت میں گھر بناتا ہے اور فرمایا جو شخص مسجد سے الفت رکھے اللہ تعالیٰ اس سے الفت رکھتا ہے۔ فرمایا جب

Marfat.com

دَخَلَ اَحَدُکُمُ الْمَسْجِدَ فَلْیَرْکَعْ رَکْعَتَیْنِ قَبْلَ اَنْ یَجْلِسَ

جب تم میں سے کوئی مسجد میں داخل ہو تو چاہیئے کہ بیٹھنے سے پیشتر دو رکعتیں پڑھے

ہے یہ ارشادِ شہِ بندہ نواز
باوضو جب تک کوئی بعد نماز

رہتا ہے اپنے مصلے پر جما
اُس پہ نازل ہوتا ہے فضلِ خدا

اور فرشتے رحمتیں اللہ کی
کرتے رہتے ہیں اُسے پہ ہر گھڑی

کہتے ہیں وہ اے خدائے دادگر
بخشدے اسکی خطائیں سر بسر

اور یہ فرمایا کہ اے اصحابِ من
ہوگا یوں پچھلے زمانہ کا چلن

مسجدوں میں بیٹھ کر اکثر بشر
ذکرِ دنیا کا کریں گے بے خطر

تم نہ بیٹھو پاس اُن کے زینہار
کیونکہ ہیں وہ پیشِ حق بے اعتبار

یہ بھی ہے ارشادِ شاہِ مرسلین
جس کو اکثر دیکھو تم مسجد نشیں

فاشهدوا له بالایمان
ہے وہ کامل مومن و فرخندہ خو

یہ حدیث باکری تابعی کا قول ہے

مسجدوں میں باتیں کرنا دنیوی
نیکیوں کو کھاتا ہے یوں اے اخی

کھاتا ہے چوپایہ جیسے گھاس کو
حیف ہے نیکی عبث برباد ہو

کہتے ہیں ابنِ مسیب خوش سیر
بیٹھتا ہے کوئی مسجد میں اگر

ہمنشیں ہوتا ہے اُس کا ذوالمنن
چاہیئے اُس کو نہ جز ذکرِ حسن

وہ اُس فرزندِ مالک خوش بیاں
وصفِ مسجد میں ہیں یوں گوہر فشاں

جو کہ مسجد میں کرے روشن چراغ
ہو وہ روشن جیسے اک روشن دماغ

تب تلک اُسکے لئے پیشِ خدا
حاملانِ عرش کرتے ہیں دعا

جس زمین کے قطعہ پر ذکرِ خدا
یا نمازوں کا عمل ہوتا رہا

فخر کرتا ہے وہ قطعہ بر بسر
دیتا ہے ساتوں زمینوں کو خبر

Marfat.com

یعنی میں برکت سے اپنے معمور ہوں
اور خدا کے ذکر سے پُرنور ہوں

اسطرح فرماتے ہیں حضرت علیؓ
جب کہ مرتا ہے نمازی آدمی

جس زمیں میں وہ پڑھا کرتا نماز
اور عمل کرتا تھا از روی نیاز

روئی ہے اسپر وہ ہر صبح و مسا
اور گواہی دے گی پیش کبریا

منہیات نماز

سدل واقعا اور کف اے پاکباز
سخت مکروہات ہیں ہر نماز

یا کہ گھوڑے کی طرح ٹانگ ایک تو
ٹھیلی ہو اور دوسری پر زور ہو

یا کھڑے ہو جائیں پاؤں جوڑ کر
یا کسی حاجت سے دل ہو منتشر

جیسے پاخانہ کی یا پیشاب کی
یا ہو غلبہ بھوک کا یا تشنگی،

انگلیوں کو انگلیوں میں ڈالنا
کھانسنا یا منہ چھپانا اے فتا

یا طلانا قرأت و تکبیر کو
سب یہ مکروہات ہیں ان سے بچو

نماز میں خشوع اور حضور قلب کے مشروط ہونے کا بیان

ہے حضورِ قلب شرط ہر نماز
متفق ہیں اسپہ دانایان راز

ہیں دلیل اسبات پر اے ہوشیار
خود احادیثِ رسولِ کردگار

دیکھ فرمانِ خداوندِ بریں
اے نمازی لَا تَكُنْ مِنَ الْغَافِلِيْنَ

صیغۂ نہی است امر لَا تَكُنْ
حرمتِ غفلت ازینجا گوش کن

آیت اَقِمِ الصَّلٰوةَ لِذِكْرِیْ
مجھے یاد کرنے کے لئے نماز پڑھو

ہے اَقِم کا لفظ صیغہ امر کا
جس سے ظاہر ہے وجوب اے پارسا

(۱) سدل یہ ہے کہ نماز پڑھنے والا اپنے کپڑے کو اپنے سر پر رکھ کر دونوں طرف لٹکا دے اور ہاتھ نکالے نہ رکھے۔ (۲) کف یہ ہے کہ سجدہ کرتے ہوئے آگے یا پیچھے سے کپڑا سمیٹنا یا بالوں کا جوڑا باندھنا ۱۲

Marfat.com

جو کوئی اپنی نمازیں سر بسر
سخت غفلت میں گذارے بیشتر

پس خدا کی یاد کو اُس نے نماز
کس طرح قائم کی اے اہلِ نیاز

آیت لَا تَقْرَبُوا الصَّلٰوةَ وَاَنْتُمْ سُكَارٰى حَتّٰى تَعْلَمُوْا مَا تَقُوْلُوْنَ[۵]

صاحبِ نشہ کو اور بے ہوش کو
ہے نمازوں سے منا ہی دیکھ لو

چونکہ علت منع کی ہے بیہشی
اور وہی علت ہے ہر عامل میں بھی

پس جو کوئی غفلتوں میں غرق ہے
اس میں اور بیہوش میں کیا فرق ہے

حدیث قَالَ عَلَيْهِ السَّلَامُ اِنَّمَا الصَّلٰوةُ تَمَسْكُنٌ وَتَوَاضُعٌ اِلَى اٰخِرِهٖ[۶]

اَلصَّلٰوةُ میں الف ہے اور لام
اِنَّمَا کے لفظ سے ہے حصر تام

اِنَّمَا کرتا ہے نفی غیر بھی
کرتا ہے تحقیق بھی مابعد کی

یعنی سمجھیں گے اُسی کو ہم نماز
جسمیں مسکینی ہو اور عجز و نیاز

سُن حدیثِ شافعِ یوم النشور
ہیں بہت ایسی نمازی بھی ضرور

کچھ نمازوں سے نہیں ان کو حصول
صرف رنج و غم اُٹھاتے ہیں فضول

اہلِ غفلت ہیں یہاں پر مُدّعا
ہے یہی مفہوم اس ارشاد کا

یہ بھی ہے ارشادِ سلطانِ حجاز
جس قدر سمجھے کوئی حقِ نماز

اُس قدر ہی اسکو حصّہ بھی ملے
اُن نمازوں سے بحکم اللہ کے

پس نماز اک ہے مناجاتِ دلی
بے حضورِ دل نہیں وہ کام کی

کیونکہ غفلت سے جو سرزد ہو کلام
کب مناجات اسکا ہو سکتا ہے نام

ہے حضورِ قلب مقصودِ نماز
وہ ہے خلوت میں ہیں کچھ اور ساز

جیسے دے کوئی زکوٰۃ اے پارسا
اور نہو اُسدم حضورِ دل ذرا

[۵] یہ آیت مع ترجمہ پہلے گذر چکی ۱۲ [۶] ساری حدیث مع ترجمہ جو پہلے گذر چکی ۱۲

Marfat.com

گرچہ وہ وقتِ عمل غافل رہا
لیک جو مقصد تھا حاصل ہوگیا

یعنی مقصد شرع کا اُس سے یہ ہے
مومن اپنے نفس پر سختی کرے

پس یہ سختی کرنا حاصل ہوگیا
گو نہ حاضر اُس کا دِل اسدم ہوا

ایسے ہی روزہ کا بھی یہ حال ہے
اُس سے شہوت نفس کی پامال ہے

گرچہ صائم ہے حضورِ دِل سے دُور
لیک حاصل قطع شہوت ہی ضرور

ایسے ہی حج کے بھی سب مشکل ہیں کام
سخت ہی اور شاق اسکا اہتمام

اُن مصائب کے اٹھانے میں ضرور
امتحانِ نفس ہوگا بے فتور

گو حضورِ دِل نہ ہو اے باخبر
مدعائے شرع حاصل ہے مگر

اور نمازوں میں تو کچھ سختی نہیں
جس سے نفسِ شوم ہو اندوہگیں

قرأت و ذکر و رکوع و ہم قیام
قعدہ و جلسہ یہی ہیں اس میں کام

غور کرنا چاہیئے اب اے جواں
اِن سے کیا مطلب ہے کیا مقصد یہاں

النجا و ہمکلامیِ خُدا
یا کہ حرف و صوت ہیں مقصد بھلا

کیوں کہ بطن و شہر مکہ کا امتحاں
ہوتا تھا روزے سے حاصل بیگماں

اور بدن کا امتحاں اے ذی شعور
حج کی تکلیفوں سے ہوتا ہے ضرور

اور نہ کوہ مال سے اے نوجواں
واقعی ہوتا ہے دِل کا امتحاں

کیونکہ پیارے مال کو کرنا جُدا
ہے بڑی بھاری مشقت برملا

گر زبانِ قرأت و آواز کا
امتحاں مقصود ہو اے پارسا

پھر تو کچھ مشکل نہیں ہلنی زباں
رات دِن بکتے ہیں صدہا داستاں

اس لئے قولِ زباں کا اعتبار
مطلقاً ہوگا نہ یاں اے ہوشیار

بلکہ ہے مقصد زباں سے جس ذکر
جس میں پیہم مشتمل ہوں نطق و فکر

ذکر ہوتا ہے وہی اے باخدا
جس میں ہو اظہار دِل کا مدعا

Marfat.com

اور باتیں دل کی تب ہونگی ظہور
جبکہ دل بھی ہوگا حاضر اے حضور

کیونکہ گر غافل ہے دل اے پارسا
تو زباں ہلنے میں پھر دقت ہے کیا

ہاں حضورِ دل میں دقت ہے مگر
اور بھی ہے امتحاں مدِ نظر

اور رکوع و سجدہ ہے مقصد یہاں
خاص ہے تعظیم ربِّ دو جہاں

چونکہ وہ تعظیم حق ہے اس لئے
غفلت اس میں بھی نہ ہرگز چاہیئے

گر نہیں اس میں اشتمال تعظیم کا
پھر تو بیٹھ اور سر عبث ہلتا رہا

اور یہ ہلنا تو بجز شکل نہیں
امتحاں مقصود ہو جس سے کہیں

اور نہ یہ ہلنا ہے کوئی رکن دیں
جس کو حج سے بھی کہیں افضل ترین

جو ہو فارق کفر اور اسلام کا
جس کا تارک موت کی پائے سزا

بلکہ فرمان کہ ہے نقصانِ مال
اس میں فرماتا ہے ربِّ ذوالجلال

آیت لَنْ يَّنَالَ اللّٰهَ لُحُوْمُهَا وَلَا دِمَآؤُهَا وَلٰكِنْ يَّنَالُهُ
خدا کو نہ ان کے گوشت پہونچیں نہ ان کے خون لیکن تمہارے دلوں کا
اَلتَّقْوٰى مِنْكُمْ
ادب پہنچتا ہے

اس تمہارے گوشت کی اور خون کی
مطلقاً حق کو نہیں پروا کبھی

ہاں مگر منظور ہے اس سے یہ بات
"تاکہ تم تقویٰ کرو اے خوش صفات"

ایسے ہی روزوں کے حق میں ہے نزول
روزہ رکھو تاکہ ہو تقویٰ حصول

آیت كُتِبَ عَلَيْكُمُ الصِّيَامُ كَمَا كُتِبَ عَلَى الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِكُمْ
تم پر روزے فرض کئے گئے جس طرح تم سے پہلی امتوں پر فرض کئے گئے تاکہ تم
لَعَلَّكُمْ تَتَّقُوْنَ
تقویٰ اختیار کرو

خرچ کرنا مال کا تقویٰ جہاں
اور منع نفس ہے تقویٰ یہاں

Marfat.com

اور نمازوں میں نہیں کوئی تعب
بیٹھنا اُٹھنا ہے اور تحریک لب

اِس میں کچھ تکلیف اور نقصان نہیں
مبتلا سختی میں کچھ بھی جان نہیں

کیونکہ عادی اسکے ہو سکتی ہیں سب
بے تکلف بے مشقت بے تعب

اس سے ممکن اس لئے تقوی نہیں
دِل نہ ہو جب تک کہ حاضر بالیقیں

ہاں حضورِ دل مشقت ہے ضرور
اس مشقت سے ہی تقوے کا ظہور

وہ مشقت گر کروگے بالیقیں
پھر تو ہے تقوٰی نہیں کچھ بھی نہیں

ہے اسی باعث یہ ارشادِ نبیؐ
یعنی ہیں اکثر نمازی ایسے بھی

ظاہری محنت مشقت کے سوا
کچھ نہیں ملتا ہے اُن کو مطلقاً

اور اگر تم یوں کہو اے اہلِ دیں
یعنی آئے کس طرح اس کا یقیں

گر حضورِ دل ہو شرطِ ہر صلوٰۃ
عام لوگوں پر ہے یہ دشوار بات

پر حضورِ دل عموماً ہے محال
خاص لوگوں کے سوا کس کی مجال

پس بتائیں تم کو ہم یہ پاکباز
ہے حضورِ قلب روحِ ہر نماز

کم سے کم مدت کہ جس کے درمیاں
رہ سکے یہ روحِ باقی بیگماں

وہ فقط تکبیر کہتے وقت ہی
دِل کا حاضر ہونا ہے اے متقی

قلب اِتنا بھی نہ ہو حاضر اگر
پھر تو ہے شکلِ تباہی سر بسر

جس قدر دِل کی حضوری ہو ورا
اتنی ہی افزوں ہو روحِ ہر نماز

اور ہوگی روح جتنی بیشتر
ہوگی کامل زندگی بھی اس قدر

گر وہم تکبیر دل میں ہو نماز
اور غفلت سے پڑھے ساری نماز

وہ نماز اُس کی ہے ایسی اے اخی
جیسے زندہ ہو بلا حرکت کوئی

اور جو زندہ کہ بے حرکات ہو
ہے وہ مُردہ کی برابر مُو بمُو

وہ حضورِ دل جو ہے روحِ نماز
وہ نہ کامل ہو کبھی اے پاکباز

Marfat.com

جب تلک شامل نہوں اسرار ذیل
فہم پر اُن کے ذرا کر دل سے میل

اولاً فہمِ کلامِ کبریا
یعنی لفظوں کا سمجھنا مدّعا

اسمیں پر یکساں نہیں سب آدمی
بلکہ حسبِ فہم ہے بیشی کمی

اور ہے اک تعظیم یعنی با ادب
خوب کرنا امتثالِ امرِ رب

یعنی یُوں سمجھے کہ حکمِ کبریا
گر نہ میں تعظیم سے لایا بجا

پس خفا ہوگا وہ ربِّ ذوالجلال
آئے کیا جانے میرے سر پر وبال

اور خوفِ کبریا بھی ہے ضرور
ہوتا ہے تعظیم سے اسکا ظہور

جیسے ہو محکوم کو حاکم کا ڈر
ہو نمازی کو بھی ایسا ہی خطر

اور رجا یعنی نماز اپنی مدام
سمجھے شایانِ ثواب اسے نکنام

اور حیا یعنی خطیّات و قصور
یاد کر کے دل میں پچھتانا ضرور

پس نماز پاک کی روح و رواں
ہو گی ان باتوں سے کامل بیگماں

پر یہ باتیں ہونگی حاصل فکر سے
فکر سے دل خود بخود حاضر رہے

جاتے ہو جب تم کسی حاکم کے پاس
کس قدر ہوتا ہے دل غرقِ ہراس

دل بھی ہو جاتا ہے حاضر اس گھڑی
اور نہیں ہوتا پریشاں فکر بھی

ہوتا ہے حالانکہ وہ بھی اک بشر
تم کو دے سکتا نہیں نفع و ضرر

پس مناجات و دعا کے وقت میں
پیشِ ربّ العلا کے وقت میں

وہ خدا جو ہے حقیقی بادشاہ
جس کے قبضے میں ہے ماہی تا کاہ

وہ عظیم الشان خداوندِ قدیر
جس کے ہیں محتاج سب میر و فقیر

کیوں نہ ہو حاضر بھلا اسوقت دل
کیوں نہیں ڈرتا ذرا اسوقت دل

دین اور ایمان ہے تیرا ضعیف
حق پرستی ہے تری بالکل خفیف

Marfat.com

امور مذکورہ کے پیدا کرنے کا طریقہ

فہم گر درکار ہے اے باشرف
پھر اپنا ذہن معنی کی طرف

جملہ اسباب وساوس دور کر
دور کر دل سے ہجوم شور و شر

اور یوں پیدا ہو تعظیم آلہٖ
عظمت و اجلال حق پر کر نگاہ

جان اپنی نفس کو بالکل حقیر
بندۂ مملوک محتاج و فقیر

ہوگا پیدا خود بخود پھر انکسار
پس وہی تعظیم سے ہے اے ہوشیار

خوف یوں ہوتا ہے پیدا الجوال
دیکھ شان و شوکت و ہیبت جلال

دیکھ اسکی قدرت قہر و جلال
انبیا کو خوف تھا جس کا کمال

گر وہ موجودات کو کر دے عدم
ملک سے اسکے نہ ہو کچھ ذرہ کم

ہوتی ہے اسطرح سے پیدا رجا
دیکھ تو لطف و کرم اللہ کا

اور نمازوں کے عوض اے نیک بخت
جس طرح سے دعائے انعام ہے

ان کے ہو دل میں تمنا یقین
ہے رجا اس کا ہی نام اے ہوشمند

اور حیا کا دل میں تب ہوگا ظہور
آپ کو سمجھے گا جب تو پر قصور

یعنی ہے جتنا کہ حق اللہ کا
اس کے برلانے سے میں عاجز رہا

میرے ہی یہ خبث باطن کی ہے مار
مجھ سے ہو سکتے نہیں حق ایک کار

اور یہ سمجھے کہ وہ عظیم الشان غیب
دیکھنا سے اسکے ہے لرزہ و نہیب

دل میں اک حالت کریگی تب ظہور
تام اسی کا ہے حیا اسکے بالشعور

معرفت ہو جب کہ ان اسرار کی
خود بخود دل ہو پیدا اسے حق

وحی موسےٰ پر آئی ایک روز
کہدے اپنی قوم سے اسکے حق فروز

تذکرہ میرا نہ اب کوئی کرے
مجھ کو اپنی ذات کی سوگند ہے

Marfat.com

ذکر میرا جو کوئی کرتا ہے جب
تذکرہ کرتا ہوں اسکا میں بھی تب

ذکر میرا وہ کریں گے اب اگر
یاد لعنت سے کروں گا میں اثر

چونکہ تھے وہ ذکر سے غافل مدام
اس لئے اوترا غضب کا یہ کلام

ایسے ہی اکثر بشر محروم راز
پڑھتے ہیں ساری نماز

ان کا دل حاضر نہیں ہے ایکدم
لب پہ ذکر اور دل میں ہے نار و دم

اور ہیں اکثر اس طرح کے پاکباز
صدق دل سے پڑھتے ہیں ساری نماز

ایکدم غافل نہیں ہوتے ذرا
محو ہو جاتے ہیں اس میں مطلقاً

یوں روا ہے کہ مسلم بن بسار
تھے جو مشغول تو فضل ایک بار

اک ستون مسجد کا ناگہ گر پڑا
ان کے دل کو کچھ نہ تھا اسکا پتا

ایسے ہی اکثر بزرگ و نیکنام
رہتے تھے حاضر جماعت میں مدام

اُن کو یہ ہوتی نہ تھی ہرگز خبر
کون میرے ساتھ شامل ہو بشر

جب نماز حق ادا کرتے خلیل
جوش کی آواز جاتی تا دو میل

بعض کا یہ حال تھا وقت نماز
زرد منہ ہوتا بخوف بے نیاز

ان بزرگوں کے جو ہیں حالات یہ
کچھ تعجب کی نہیں ہے بات یہ

کیونکہ جب دنیا کے سکر و ہات سے
سامنے ان دینوی احکام کے

ہوتی ہے پیدا یہ حالت بیدرنگ
جسم تھرّاتا ہے اڑ جاتا ہے رنگ

ہیں یہ سب حالات تو محتاج و ضعیف
ایسے ہی انعام اُنکے ہیں خضوع

پس جناب عزت والا ہو تم میں
پیشگاہ عظمت و جبروت میں

اس سے پڑھکر چاہیے خوف و خطر
جس سے پانی پانی ہو جائے جگر

Marfat.com

بیان تدبیر مفید برائے حضورِ دل

دل نہ حاضر ہونے کا یہ ہی سبب
وسوسے جب دل سے ہو جائیں گے دور
لیک ہر شے دور ہوتی ہے تبھی
پس سبب ان وسوسوں کا اے اخی
خارجی ہیں وہ امور ناخوش نفس
دل میں کرتی ہے پریشانی اثر
ہوتے ہیں جس شے کے ورپے وہ کبھی
پھر وہ ہو جاتا ہے اک طول امل
پہلے بینائی سبب ہو فکر کا
پھر علیٰ ہذا القیاس اس فکر سے
پس علاج اسکا یہ ہے اے باشعور
یعنی آنکھیں بند کر اے پاکباز
ایسی چیزوں کو نہ رکھو اپنے پاس
پاس رہ دیوار کے وقت نماز
رہ گذر ہو یا منقش ہو مکان
تھا یہی باعث کہ عابد پاکباز
اسقدر چھوٹا وہ ہوتا تھا مکاں
اس لئے ابن عمر مرد خدا
کچھ لکھا پاتے ہٹا دیتے تھے وہ

وسوسوں سے منتشر ہیں فکر سب
دل بھی ہو جائیگا پھر حاضر ضرور
جب سبب ہو دور اُس کا واقعی
یا ہے ذاتی امر یا ہے خارجی
جو کہ کان اور آنکھ میں آتے ہیں پس
فکر کو کر دیتے ہیں زیر و زبر
کرتا ہے اس میں تصرف فکر بھی
رہتا ہے دور و تسلسل کا عمل
پھر یہ فکر اک اور فکر و ذکر کا
ہوتے ہیں پیدا ہزاروں وسوسے
دور کر وہ شے پڑے جس سے فتور
یا اندھیری گھر میں جا کر پڑھ نماز
جس میں ہو جایا کریں شامل حواس
تا نہ بینائی تیرے پھیلے دراز
یا کہ رنگیں فرش ہو مت پڑھ وہاں
پڑھتے تھے تا ریک حجرہ میں نماز
صرف سجدہ کی ہو گنجایش جہاں
رکھتے سجدہ کی جگہ صاف و صفا
بلکہ قرآں بھی اٹھا دیتے تھے وہ

Marfat.com

اور جو ذاتی وسوسوں کے ہیں سبب
کیونکہ جب غرقِ تخیل ہوگا جی
دوڑتا پھرتا ہے پھر پیک خیال
بند کرنا آنکھ پھر کافی نہیں
بلکہ نفسِ شوم کو اس بات پر
یعنی پڑھتے ہیں نمازوں میں جو ہم
لیک نیت باندھنے سے پیشتر
از سرِ نو نفس کو دے تربیت
ہیبتِ ہنگامۂ روزِ جزا
اور بعدِ مرگ ہیں اندوہ و غم
پہلے نیت باندھنے سے بیشتر
اور نہ باقی چھوڑ ایسا کوئی کار
ایک دن آئے جو مسجد میں نبیؐ
بولے اے عثمان نہ یاد آیا ہمیں
آدمی گھر میں نہ چھوڑے وہ امور

وہ زیادہ سخت ہیں اور پُرشغب
فکر کی حالت نہ ہوگی ایک سی
مضطرب، نارست رو، آشفتہ حال
یہ علاج اُس کے لئے شافی نہیں
چاہیئے مجبور کرنا سر بسر
اُس کو سمجھیں اور سوچیں دمبدم
انتظام اس کا کرے اس طور پر
اور رلا دے یادِ خوفِ آخرت
سامنے اللہ کے ہونا ہے کھڑا
اُن کے صدموں سے ڈرائے دمبدم
دل کو فارغ فکر کی باتوں سے کر
جس کی خواہش میں ہے دل بیقرار
بھول آئے گھر میں اک ہانڈی کھلی
ہانڈی ڈھکنے کے لئے کہنے نہیں
کچھ نمازوں میں پڑے جن سے فتور

حدیث اِنِّیْ نَسِیْتُ اَنْ اَقُوْلَ لَکَ اَنْ تُخَمِّرَ الْقِدْرَ الَّذِیْ فِی
میں تجھ سے یہ کہنا بھول گیا کہ گھر میں جو ہانڈی ہے اسکو ڈھانپ دے اس لئے کہ
الْبَیْتِ فَاِنَّہٗ لَا یَنْبَغِیْ اَنْ یَکُوْنَ فِی الْبَیْتِ شَیْءٌ یَشْغَلُ النَّاسَ
گھر میں ایسی چیز نہ ہونی چاہیئے کہ جو آدمیوں کو ان کی نماز سے
عَنْ صَلَاتِھِمْ
روکے

بس یہ تھا دل کی صفائی کا طریق | اور اگر یہ بھی نہ ہو تیرا رفیق

Marfat.com

پس خلاصی کا نہیں رستہ کوئی
ہاں اگر ہو جائے اک سہل نوی

ایسا سہل جو کہ شہوت کا مواد
سب گناہوں سے دور کر دے بیباد

اور وہ سہل کیا ہے یعنی ذکر ہو
جانب دل ہوں کئے جائیں وہ دور

پس یہ سہل نفس کا ہے اجتناب
چاہیئے کل خواہشوں سے اجتناب

قطع کر دو سب مہمات و امور
ان بکھیڑوں سے رہو تم دور دور

کیونکہ جو شے آدمی کو اسے غنا
یاد حق سے باز رکھے اور خدا

دشمن اسکے دین کی ہے بے ریب و شک
اور وہ ہے ابلیس کی گویا کمک

بس یہی ہے اس سے راہ مخلصی
قطع کر لو اس طرف سے اپنا جی

لائے اک دن پیش محبوب اک
حضرت یوحنا اک چادر سیاہ

جس کے پلوں پہ تھے کچھ نقش و نگار
آپ نے وہ اوڑھ کر پڑھ لی نماز

پھر اوتارا اور کہا اس نے مجھے
کر دیا غافل نماز پاک سے

پاس لیجاؤ اسے یوحنا کے
سادی چادر ان کی اک لا دو مجھے

ایسا ہی شاہ رسل نے ایک بار
پہنا تھا جو تنبا اسے بوشہ آ

وہ ہوا معلوم اچھا آپ کو
کر کے سجدہ بولے شاہ نیک خو

مجھ کو ہے منظور پیش کبریا
اپنا اظہار تواضع و انا

اور دیا سائل کو وہ چوڑا اوتار
پھر تقاضے سے کہا اے باوقار

اک پرانا نرم سا جوتا کوئی
واسطے میرے خرید و اے علی

سونے کی انگشتری پہنے ہوئے
جلوہ فرما مصطفےٰ منبر پہ تھے

یک بیک حضرت نے وہ انگشتری
پھینک دی مجمع سے باہر اس گھڑی

اور فرمانے لگے اصحاب سے
کر لیا تھا اس نے مشغول اس مجھے

یعنی اسکو دیکھتا تھا میں کبھی
اذن کبھی تم کو یہ حالت تھی مری

Marfat.com

حضرتِ طلحہ مردِ پاکباز
پڑھ رہے تھے باغ میں اپنے نماز

پس درختوں سے اُڑا اِک جانور
تھا نہایت سبز رنگیں بال و پر

چونکہ رنگ اسکے بہت دلچسپ تھے
آپ اُسکو دیر تک دیکھا کئے

پس نہ یاد ان کو رہا یہ اُس گھڑی
میں نے کتنی رکعتیں اب تھیں پڑھی

پھر وہ آئے پاس حضرت کے شتاب
اور کہا اے سرورِ عالیجناب

چونکہ مجھ پر آج یہ فتنہ اٹھا
میں نے اپنا باغ ہی صدقہ کیا

میں ہوا بیزار اس سے لیجئے
آپ اب جو چاہیئے سو کیجئے

ایسے ہی ایک اور بھی تھے پاکباز
باغ میں اپنے وہ پڑھتے تھے نماز

تھے کھجوروں کے درخت اکثر وہاں
پھل رہے تھے جھک رہی تھیں ڈالیاں

ان کی خوبی دیکھکر یہ خوش خطاب
رکعتوں کی بھولے تعداد و حساب

پھر اُنہوں نے یہ حقیقت مو بمو
جا سُنائی حضرتِ عثمان کو

اور کہا یہ بھی کہ وہ باغ و بہار
کر دیا سب میں نے نذرِ کردگار

بیچ کر اُسکو درم پنجاہ ہزار
کر دیئے للہ عثماں نے نثار

پس بزرگوں کی تو یہ تدبیر تھی
تھا علاجِ نفس امارہ یہی

جب کبھی پڑتا نمازوں میں خلل
دیتے کفارہ میں وہ مال و دول

واقعی تدبیر تھی یہ بہتریں
روکنے سے وسوسے رُکتے نہیں

ہو مواخِ فاسدہ جب تک نہ دُور
دُور بیماری نہ ہو اسکے بالشعور

نفس کی جب خواہشیں غالب ہوئیں
ٹالنے سے پھر وہ ٹل سکتی نہیں

وہ کریں گے تجھ پہ اپنا زور و شور
تو کرے گا اُن پہ اپنا شعورِ زور

کش مکش میں گر نہ ہی گذری نماز
پہلے سے بھی یہ گئی گذری نماز

گر کسی کو بیٹھ کر زیبِ شجر
تصفیہ ہو فکر کا تارِ نظر

Marfat.com

اور شجر پر بولیں چڑیاں بے شمار
اونکی چیں چیں سی ہو دل میں انتشار

پھر وہ اک لکڑی ہے دے انکو اڑا
اور کرنے بیٹھے پھر دل کو صفا

اتنے میں چڑیاں پھر آکر غل کریں
اور بہ دیسے ہی اڑا دے پھر انہیں

پھر تسلی سے یہ بیٹھے آکے جب
آئیں پھر چڑیاں کریں شور و شغب

غور فرمائیں ذرا ارباب حال
کب مفید اسکے لئے ہوگی یہ چال

مطمئن بیٹھے گا یہ اس وقت پر
جب بن و بیخ سے جب اکھاڑے وہ شجر

پھیلتا ہے یونہی شہوت کا درخت
جس کی شاخیں پھیلکر ہوتی ہیں سخت

فکر اس پر دوڑتے ہیں بے بصر
جسطرح چڑیاں شجر کی شاخ پر

سارے دن ان کو اڑاتے گر کوئی
پھر بھی وہ آتی رہیں گی ہر گھڑی

ایسے ہی وسواس کے حالات ہیں
اہل ان کی ایسی ہی شہوات ہیں

اور جو ان سبکی ہے اصل الاصول
جڑ ہے دنیا ہے وہ اے مرد عقول

جس کے دل میں ہو ہوائے دنیوی
اور وہ اس سے چاہے سو د آخری

پس نہیں ہوگی اے صاحل ذرا
لذت ذکر و مناجات و دعا

پھر بھی لازم ہے جہانتک ہو سکے
جبر اپنے نفس پر کرتا رہے

دفع شر وسواس خاطر از نماز با حضور
باید بستن بسته و اکردن قفل بسته را

اُن اُمور کی تفصیل جن کا دل میں حاضر ہونا نماز کے ہر رکن میں ضروری ہے

آخر منظور ہے تجھکو اگر
تو یہ لازم ہے ضرور اے خوش سیر

Marfat.com

جو کہ باتیں شرط ہیں بہرِ نماز
وہ اذاں ہے اور طہارت سترِ تن

اُن سے مستعمل رہوئے پاکباز
نیتِ دل، قبلہ رُخ، سیدھا بدن

اذان

تم سنو جس دم موذن کی اذاں
تو یہ سمجھو بیشک و ریب و گماں

ہے یہ محشر کا بلاوا اور پکار
سُنتے ہی ہو جاؤ ڈر کر ہوشیار

اور شتابی چل پڑو بہرِ نماز
کیونکہ دروازہ سعادت کا ہے باز

جلد اُٹھیں جو یہاں سُنکر اذاں
لطف سے اُن کو پکارینگے وہاں

قبر سے وہ حشر میں جب آئیں گے
اِک محبت سے پکارے جائیں گے

تم ہوئے خوشدل اگر پڑھکر اذاں
جانبِ مسجد ہوئے جلدی رواں

جان لو تم یہ کہ ہنگامِ جزا
مخلصی کی تم کو آئے گی ندا

اِس لئے حضرتِ نبیِّ ذوالجلال
تھے یہ فرماتے اَرِحْنَا یَا بِلَالُ

دے اذاں سی ہمکو راحت اے بلال
ہمکو ٹھنڈک ہے نمازوں میں کمال

طہارت

پاک کرلو تم جگہ بہرِ نماز
وہ تمہارا ظرف ہے اے پاکباز

اپنے کپڑونکو کرو پھر پاک صاف
وہ تمہارے تن کے اوپر ہیں غلاف

ظاہری تن کو بھی پھر طاہر کرو
وہ تمہارا پوست ہے اسسے نپاک تر

پھر تم اپنے مغز کو اور ذات کو
یعنی دل کو قلب پاکیزہ کرو

ہے یہی اصلی طہارت بے قصور
اور اُس میں چاہیئے سعی وفور

جب تم اپنے دیکھنے کی شئے کو پاک
ہر طرح سے کرتے ہو بیخوف و باک

Marfat.com

پھر خدا کے دیکھنے کی چیز کو
یعنی دل کو دیکھتا ہے کبریا
تب طہارت ہوگی کامل بیگماں

کیوں نہیں کرتے ہو پاک اے غافلو
اس کو توبہ سے کرو پاک اور صفا
یہ نہیں تو کچھ نہیں رکھا یہاں

ستر بدن

جب تم اپنے تن کو ڈھانکو باوقار
پھر بھلا یہ کیا کہ باطن کے عیوب
اُن کے کھلنے سے نہ آئے کچھ حیا
دل میں تم حاضر کرو وہ عیب سب
تب تمہارے دل میں خود خوف و حیا
اور خدا کے سامنے یوں ہو کھڑا
پھر پھر اگر ہر طرف انجام کار
"روز آمد بندۂ بیچارہ"

جس کے کھلنے سے تمہیں آتی ہے عار
دیکھتا ہے جن کو علام الغیوب
اور چھپانے کی نہ پرواہ ہو ذرا
نفس سے کہدو انہیں تو ڈھانک اب
ہوں گی پیدا نفس بھی شرمائیگا
جس طرح پردہ کوئی بھاگا ہوا
آپڑے مولا کے در پر شرمسار
آبروئے خود ز عصیاں ریختہ"

قبلہ رُخ ہونا

جب کہ ظاہر جسم کے رخسار کو
سوئے کعبہ تم کھڑے ہو با ادب
یوں ہی دل کو سب طرف سے پھیر لو
کیونکہ ظاہر کے عمل ہیں جس قدر
جتنے ہیں اعمال ظاہر اور سبب
"تا نہ دل پر یہ اثر اپنا کریں

سب طرف سے پھر کر اے صاحبو
بسر تسلیم و سر تا پا ادب
سامنے رب کے اُسے سجدہ کرو
ہیں وہ باطن کے معاون سر بسر
رو کئے اعضا کو ہیں وہ سچ سب
"تا نہ اپنی طرح اسکو پھیر لیں

Marfat.com

جیسے حرکت میں یہ رہتی ہیں سدا
دائیں بائیں دل نہ ہو حرکت نما

اِن کا دِل پر داؤ چلجائے اگر
جبر سے اس کا بھی پھیریں گے یہ سر

اپنے ڈھب پر یہ لگالیں گے اُسے
قربِ مولا سے بلالیں گے اُسے

اَب تمہیں یوں چاہیئے ایجانِ من
قبلہ رُخ جس دم کرو اپنا بدن

ساتھ ہی اُسکے نہ غافل اس سے ہو
ربِّ قبلہ کیطرف دِل کو کرو

رُخ طرفِ کعبہ کے اُسدم آئیگا
سب طرف سے جب کہ روکا جائیگا

ایسے ہی دل بھی نہیں پھرتا کبھی
سمت درگاہِ خدائے پاک کی

گر نہ اسکو فکر غیر اللہ سے
پھیر لوگے اور ٹیڑھی راہ سے

کیونکہ ہے حکمِ سنہ بندہ نواز
جب کہ پڑھتا ہے کوئی بندہ نماز

اس کا مُنہ اور اُس کی جاں درکار جی
گر لگے ہوں سب طرف اللہ کی

تو یہ ہو جائے گا پھر بعد از سلام
پاک و شُستہ ہر گناہ سے لاکلام

جیسے تھا یہ بے گناہ پیدا ہوا
ایسا ہی پاک اب گناہ سے ہو گیا

قیام

اب ذرا سیدھا کھڑا ہو ایجواں
پیشوئے شاہِ حقیقی ہے یہاں

بہرِ تعظیم جنابِ ذوالمنن
جبکہ استادہ ہوا سیدھا بدن

چاہیئے دِل بھی یونہی آمادہ ہو
پیشِ حق جس طرح تن استادہ ہو

یہ تصوّر کرتے ہی اے جانِ من
سر جھکالو اپنا پیشِ ذوالمنن

تاکہ دِل سے دُور ہو کبر و غرور
عجز و ذلت اُسکو لازم ہو ضرور

یاد رکھنا چاہیئے پھر لاکلام
اِس کھڑے ہونے سے محشر کا قیام

یہ بھی سمجھو دیکھنا ہے ہم کو رب
اور کھڑے ہیں سامنے ہم اُسکے اب

Marfat.com

نیت

یہ ارادہ چاہیئے دِل میں ضرور
یعنی جتنے ہیں نمازوں کے اُمور

حکم ہے جن کی ہمیں تکمیل کا
اور جن سے روکتا ہے کبریا

سب کی کرنی ہے ہمیں تعمیل اَب
اس توقع سے کہ پائیں فضلِ رب

تاکہ دے خالق ہمیں اجرِ ثواب
ورنہ پہنچیں رنج و آلام و عذاب

پھر ارادہ اس طرح کرنا ادب
کس قدر ہے ہم پہ اب احسانِ رب

گرچہ تھے ہم روسیاہ و شرمسار
پُر گناہ و پُر خطا و نابکار

پھر بھی ہم کو یہ اجازت کی عطا
تم کرو ہم سے مناجات و دُعا

ہم ہیں اک مفلس ذلیل اور خستہ حال
وہ عظیم الشان ہے شاہِ ذوالجلال

ہم ہیں چھوٹے وہ کبیر الشان ہے
دین و دنیا کا وہی سلطان ہے

کیا کریں اُس سے مناجاتیں بڑی
کیا بھلا چھوٹا سا مُنہ باتیں بڑی

جب یہ باتیں سب کی سب تم سوچ لو
پھر یہ تم کو چاہیئے اے صاحبو

ایسا پتلا شرم کے مارے ہو حال
شانے تھرائیں اور جی ہو نڈھال

زرد ہو رنگت پریشاں ہوں حواس
جوڑ جوڑوں کے پارہ پارہ ہو لباس

اور یہ پشیمانی کہ شاہانِ سبحان
غرق ہو آبِ پشیمانی میں سب

اَللّٰہُ اَکْبَر

اللہ بہت بڑا ہے

جب کہ یہ کلمہ کہو تم باحشا
یعنی ہے اللہ ہی سب سے بڑا

دیکھنا رکھیو ذرا دِل کی تمیز
ہم کو یہ چھوٹا نہ کرے العزیز

دِل تو سمجھے اپنی خواہش کو بڑا
تم کہو مُنہ سے بڑا سب سے خُدا

Marfat.com

پس گواہی دے گا خود وہ کردگار
تم بہت مکار ہو اور حیلہ کار

گو تمہاری یہ زباں بکتی ہو ٹھیک
دِل مگر اس ٹھیک میں کب ہو شریک

ہم تو دِل کو دیکھتے ہیں بے ریا
کب زباں کو دیکھتے ہیں ہم بھلا

"ما بروں را ننگریم و قال را
ما دروں را بنگریم و حال را"

دیکھو دیتا ہے گواہی خود خدا
اے منافق تم ہو جھوٹے پر دغا

آیت وَاللّٰہُ یَشْہَدُ اِنَّ الْمُنٰفِقِیْنَ لَکٰذِبُوْنَ

اور اللہ گواہی دیتا ہے کہ منافق جھوٹے ہیں

دِل نہیں کرتا رسالت کو قبول
اور زباں سے کہتے ہیں ہم ہو رسول

یہ بھی سمجھو وقتِ تکبیرِ اے فتیٰ
مولوی روم فرماتے ہیں کیا

"وقتِ ذبحِ اللہ اکبر میکنی
ہیچتیں در ذبحِ نفسِ کشتنی"

"گوئی اللہ اکبر و ایں شوم را
سر بہ بُر تا وارہد جاں از عنا"

لطائف ثبت

آیت وَجَّہْتُ وَجْہِیَ لِلَّذِیْ فَطَرَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ

میں نے اپنا رخ کیا اس ذات پاک کی طرف جس نے آسمانوں اور زمینوں کو پیدا کیا

کہتے ہیں وَجَّہْتُ وَجْہِیَ پھر جو سب
یعنی ہیں منہ رخ کہا اس کے سبب

رخ کے معنی ظاہری منہ کے نہیں
ظاہری منہ کا نہ کرنا تم یقیں

کیونکہ رُخ تو اب تمہارا اصاف ہے
خاص قبلہ کی طرف سے جہت ہے

اور خدا ہے ہر طرف سے پاک ذات
ہم ز شرق و غرب و ز جملہ جہات

اس لئے یہ چہرۂ تن اے اخی
ہو نہیں سکتا طرف اللہ کی

ہاں وہ دِل کا رُخ ہی بس اے باشرف
جس کو کر سکتے ہو خالق کی طرف

Marfat.com

پس تامل سے تو خود ہی کر نظر
تیرے دل کا رُخ ہے اَسبائل کدھر

یعنی راغب ہے طرف شہوات کی
یا کہ مولا کی طرف ہے اے اخی

چہرۂ دل ہے بسوئی کاروبار
یا کہ خالق کی طرف اے دیندار

چہرۂ دل خانہ و بازار میں
یا ہے سچے شاہ کے دربار میں

چہرۂ دل تو ہی شیطاں کی طرف
کہتے ہو مُنہ سے ہے رحمٰن کی طرف

دعویٰ باطل ہے یہ ہی لاف زن
ہے نمازی ہونے کا بس ہم وطن

حیف ہے کرتے ہی آغاز نماز
تم ٹٹولتے ہو کر کرتے ہو ساز

پہلے ہی جب ہے بناوٹ کا خیال
پھر مناجات اور دُعا امر محال

سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ وَبِحَمْدِكَ
ہم پاکی بیان کرتے ہیں اے اللہ اور تیری حمد کے ساتھ

جب کہ پھر سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ کو
بعد تکبیر اے مسلمانوں پڑھو

سب کے معنی جان لو ترتیب وار
کاہی خدا احساں ہے تیرا بیشمار

تو بھی پاک اور نام بھی تیرا ہی پاک
اور میں ناپاک میرا نام خاک

پاک نام اپنے سے مجھ ناپاک پر
کردیئے انعام تو نے بیشتر

حکم سے تیرے یہ تیرا نام پاک
میں بھی پڑھکر ہو گیا بیخوف و باک

نام تیرا پاک ہے اور میں ہوں خاک
ہو گیا میں خاک سے پڑھتے ہی پاک

وَتَبَارَكَ اسْمُكَ
اور بابرکت ہے تیرا نام

نام تیرا ہے مُبارک کردگار
میں ہوں بے برکت نکما خاکسار

نامُبارک کو مُبارک نام کا
دے دیا تو نے تبرک اے خُدا

ہم پہ تیرا یہ بڑا احسان ہے
ایسا احساں جو کہ بے پایان ہے

Marfat.com

وَتَعَالٰی جَدُّكَ

اور اعلیٰ ہے بزرگی تیری

شانِ اعلیٰ ہے تری رتبہ بلند
نام لیوا تیرا ہوں میں پست حال
یہ تیرا احساں بڑا احسان ہے

میں ذلیل و پست و عاجز مستمند
حکم سے تیرے خدائے ذوالجلال
بیحد و تعداد و بے پایان ہے

وَلَآ اِلٰهَ غَيْرُكَ

اور نہیں کوئی سچا معبود تیرے سوا

ہے تو وہ معبودِ مطلق اے خدا
تو نے اپنی درگہ اجلال میں
اِس لئے تیرا بڑا احسان ہے

کوئی عالم میں نہیں تیرے سوا
التجا کرنے کی رخصت دی ہمیں
وہ بڑا احسان کہ بے پایان ہے

اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيْمِ

پناہ مانگتا ہوں میں شیطان راندے ہوئے سے

جان لے تو اسکو پڑھکر اے سعید
اور ہماری گھات میں ہر وقت ہے
دِل ہمارا پھیرنا چاہے وہ بد
کیونکہ وہ سجدہ نہ کرنے سے شریر
ہو اَعُوْذُ اُسوقت ہو سے بار ٹھیک
یعنی جو چیزیں ہیں شیطاں کو پسند
اور وہ چیزیں جو ہیں محبوبِ خدا
اور زباں سے ہی فقط کہتا پناہ

ہے وہ دشمن اپنا شیطانِ پلید
تاکہ بہکائے خدا کی راہ سے
ہے ہمارے سجدہ کا اسکو حسد
ہو گیا ملعون و مردود و حقیر
جب نہ ہو تو اسکی مرضی میں مشیر
انکو بالکل چھوڑ دے اے ارجمند
اُن پہ جان و دِل سے ہو جائے فدا
کافی ہو سکتا نہیں بے استعانت

Marfat.com

جیسے کوئی قلعہ جنگل میں ہو گر
اور وہاں اک شیر کا بھی ہو گذر

کوئی شخص اُس شیر کے ڈر سے بھلا
قلعہ سے مانگے اماں باہر کھڑا

پس نہ دیگا قلعہ اُسکو یوں پناہ
قلعہ کی جانب نہ لے گا جبکہ راہ

ایسے ہی شیطان کا جو ہے مرید
یہ تعوذ کب اُسے ہوگا مفید

بعد اُس کے پھر جو قرأت کو پڑھو
معنیٔ ہر لفظ دل سے جان لو

پھر زباں ہلتی رہے اے باشعور
دل ہو اس کی پیروی کرتا ضرور

بلکہ سمجھے اپنا پڑھنا اس طرح
غیر سے سُنتا ہو کوئی جس طرح

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اس کلام اللہ کے پڑھنے کیلئے
تم کو استعداد اُس سے چاہیئے

اِسم سے جانو سمیٰ کو یہاں
جس کی رحمانی رحیمی کی ہو شاں

اس کی رحمانی رحیمی کی صفت
ذہن میں پیدا کرو با معرفت

تب یہ کلمہ فاتحہ کا خوبی ہی
اس سے مل جائیگا اے مرد تقی

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ

شکر اُس کا پالنے والا ہے وہ
دو جہاں کا والی والا ہے وہ

الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

ساری قسمیں اُسکے لطف و فضل کی
دل میں اک پیدا کرو بے کوتہی

اس کی رحمت کا کھلے تا دل پہ حال
اس سے پھر پیدا ہو امید کمال

مَالِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ

Marfat.com

پڑھ کے اس کلمہ کو تعظیم الٰہ	دل میں تم پیدا کرو بے اشتباہ
کیونکہ ہے وہ مالکِ روزِ جزا	ذوالجلال وقاہر وذوالکبریا

اِيَّاكَ نَعْبُدُ

پڑھتے ہی اخلاصِ دل تازہ کرو	تازبانی قول یہ جھوٹا نہ ہو
ہمتِ دل سے کرو عجز و نیاز	تاکہ خوش ہو تم سے ربِّ کارساز

وَاِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ

وہ عبادت جو کہ ہے عینِ کمال	وہ بدوں اسکی مدد کے ہے محال
وہ عبادت پار پہنچے جو کرے	جس سے وہ نعمت مزے والی ملے
جو سُنی دیکھی نہ آنکھ اور کان نے	جو نہ پرکھی ہے خیال اور وہم نے
اُس عبادت کے لئے اے ذوالکرم	چاہتے ہیں تجھ سے توفیقِ اتم

اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ

اس کو پڑھکر دل میں سوچو آخی	ہے یہی حاجت ہمیں سب سے بڑی
تاکہ اس رستہ سے چل کر پہنچیں	پہنچیں تجھ پاس ہم اے کبریا
تو ہی ایسی راہ دکھلا دے ہمیں	تیری مرضی تک جو پہونچائے ہمیں

صِرَاطَ الَّذِيْنَ اَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ

یعنی اُن لوگوں کا رستہ ایجاد	جن کو نعمت اور ہدایت کی عطا
اور وہ ہیں سب انبیاء و اصفیا	اور شہید و اتقیاء اولیاء

Marfat.com

غَيْرِ الْمَغْضُوبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّالِّينَ

جو ترے معضوب سے تھے اور ضال تھے — ان کا رستہ مت دکھا ہرگز مجھے

کہ چکے درخواست جب تم یہ سبب — پھر قبولیت کرو حق سے طلب

اٰمِيْن

یعنی پورے کر یہ میرے رب سوال — آمیں آمیں یا خدائے ذوالجلال

اس طرح الحمد جب تم پڑھ چکے — پھر تو گویا تم بھی ایسے ہو گئے

جن کے حق میں خود وہ خلاق انام — خاص فرماتا ہے یہ قدسی کلام

دیکھو نصفا نصف ہی بٹتی نماز — نصف میری نصف بندہ کی نماز

میرے بندے کو ملیگا بس وہی — جو کہ مانگا اس نے باشوق دلی

پڑھتا ہے الحمد للہ بندہ جب — پس یہ فرماتا ہے رب پاک تب

میرے بندے نے مری تعریف کی — اور اس کے منہ سے میں نے خود سنی

کہتے ہیں حمد و ثنا سمع اللہ کو — ہے یہی اس سے غرض بے گفتگو

یعنی اس کی بات اللہ نے سنی — جس نے اسکی صدق دل سے حمد کی

ایسے ہی جب تم پڑھو سورت کوئی — اسکے معنی بھی سمجھ لو اے اخی

ترجمہ بھی ہو اگر تم جانتے — تو تمہیں اس طرح کرنا چاہیئے

آیت وعدہ جو آجائے کہیں — تو رجا دل میں بڑھائے یا یقیں

جب کسی آیت میں ہو خوف و وعید — چاہیئے ڈرنا خدا سے اے سعید

گر ہو امر و نہی کی آیت کوئی — اس کی تم پیروی کرو تعمیل کی

بعض مردان خدا کا تھا یہ حال — سنتے یا پڑھتے جب آیات عذاب

مضطرب بیہوش ہو جاتے وہیں — بلکہ مر جاتے تھے بعض ارباب دیں

Marfat.com

اور پڑھو ٹھہرا کے سب الفاظ کو	تا سمجھ میں آویں وہ اے صاحبو

اَلَّذِیْ یَرٰىكَ حِیْنَ تَقُوْمُ وَتَقَلُّبَكَ فِی السّٰجِدِیْنَ ○

تجھ کو دیکھتا ہے خدا جب تو اٹھتا ہے اور پھرتا ہے نمازیوں میں

دیکھتا ہے تم کو خود رب الانام	وقت رکع و سجدہ و قعدہ و قیام
ہے یہی لازم تمہیں اے باخشوع	جب ادا کرنے لگو سجدہ رکوع
از سر نو پھر بزرگی خدا	یاد کرلو یعنی تکبیرا سے ثنا
پھر نبیؐ کی پیروی کرتے ہوئے	اور خدا کے خوف سے ڈرتے ہوئے
اور معافی مانگتے با صد نیاز	جھک پڑو ہر رکوع ہر نماز
جان کر اپنے تئیں عبد ذلیل	اور سمجھ کر اسکو مولائے جلیل
از سر نو عجز پھر کرتے ہوئے	اور عبودیت کا دم بھرتے ہوئے
یہ پڑھو تسبیح اے مرد سلیم	پاک ہے میرا خدا رب العظیم

سُبْحَانَ رَبِّیَ الْعَظِیْمِ

اور یہ اقرار اسکی عظمت کا جو ہے	دل سے تم ثابت کرو اے نیک لے
اور پڑھو تسبیح پھر یہ تین بار	اس کی عظمت کا ہو دل میں تا قرار
پھر اٹھاؤ سر کو تم بعد رکوع	اور کرو امید دل میں با خضوع
یعنی اس پر رحم کرتا ہے خدا	جو کہ تسبیح اس کی پڑھتا ہے سدا
پھر امید اپنی کو ثابت یوں کرو	یعنی سَمِعَ اللّٰہُ لِمَنْ حَمِدَہٗ کہو
یعنی جو کرتا ہے تعریف خدا	پس خدا سنتا ہے اس سے برملا
چونکہ ہے یہ بات لطف بیکراں	پس کرو تم اس کا شکر یہ بیاں

رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ

Marfat.com

پھر جھکو تم واسطے سجدہ کے بھی
سب سے بڑھکر عاجزی تو ہے یہی

یعنی وہ سر جو کہ ہے سب سے شریف
اب وہی سب سے زیادہ ہو خفیف

رکھ کے اسکو خاک پر سمجھو یہی
مٹی کی مخلوق مٹی میں ملی

رکھ کے مٹی پر یہ سمجھو اے فتا
نفس جس قابل تھا پائی اس نے جا

اور اگر خالص نہیں پر رکھو سر
پھر تو کیا کہنے تیرے اے خوش سیر

سر بسجدہ ہو کے آ پاکیزہ تن
یاد کر تسبیح ربّ ذو المنن

سُبْحَانَ رَبِّیَ الْاَعْلٰی

اور تو پڑھ اسکو مکرر بار بار
اس کی عظمت کا ہو تا دل میں قرار

کیونکہ گر اسکو پڑھیں گے ایکبار
دل میں بھی ہوگا اثر کم آشکار

جبکہ دل ہو جائے خود نرم و صفا
تب رکھو امید لطف کبریا

کیونکہ رحم اس کا ذلیلوں پر ضرور
ہو کے نازل کرتا ہے ذلت کو دور

کہہ کے پھر تکبیر لو سر کو اوٹھا
ایسے ہی سجدہ کرو پھر دوسرا

پھر تشہد میں جو بیٹھو با ادب
سمجھو جو تحفے ہیں سب ہیں نذر رب

اَلتَّحِیَّاتُ لِلّٰہِ وَالصَّلَوَاتُ وَالطَّیِّبَاتُ

پھر نبی پاک کو اے خوش سیر
جلوہ فرما جان کر پیش نظر

عرض کر اس طرح با شوق دلی
اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ اَیُّھَا النَّبِیُّ

اور کر دل میں یقیں اے خوش کلام
یہ میرا حضرت کو پہنچے گا سلام

اس سلام پاک کا بیشک جواب
دیتے ہیں خود حضرت عالیجناب

خود عنایت کرتے ہیں شاہ انام
خوب وکالہ کہ وَعَلَیْکَ السَّلَامُ

Marfat.com

پھر کہو تم وہ سلامِ خوب تر | آپ پر اور بندگانِ نیک پر

یعنی اَلسَّلَامُ عَلَيْنَا وَعَلٰى عِبَادِ اللّٰهِ الصّٰلِحِيْنَ

رکھو تم امید واثق اے جناب | اُس کا دے گا تم کو خود مولا جواب
جس قدر ہیں بندگانِ نیک نام | اُس قدر ہی تم کو ملتے ہیں سلام
پھر کرو اقرار توحید خدا | اور نبوت کا نبی کی بر ملا

یعنی اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ الخ

بعد اس کے تم پڑھو کوئی دعا | جو کہ آئی ہو حدیثوں میں صفا
اور دعا میں اپنے ماں اور باپ کو | اور مسلمانوں کو بھی شامل کرو
اور جماؤ دل میں امید قوی | ہوگی یہ مقبولِ ذاتِ ایزدی
پھر فرشتے اور جو ہیں حاضر تمام | سب پہ بھیجو رب کی رحمت اور سلام

اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ

پھر کرو شکرِ خدائے بے نیاز | جس نے دی اب تم کو توفیق نماز
پھر ذرا شرما بھی لو دل میں ضرور | تم سے شاید رہ گئے ہوں کچھ قصور
تا کہیں ایسا نہ ہو اے پاکباز | اُلٹی منہ پر ماری جائے یہ نماز
یا کسی جرم و خطا کے ہی سبب | ہو یہ نامعقول و نامنظور رب
پھر بھی رکھو دل میں امید حصول | فضل سے مولا کرے گا خود قبول
پس نماز اس طرح پڑھنی اے اخی | خالصًا ہو جس میں ذکرِ ایزدی
اور مذکورہ شروطِ باطنی | اس میں پائی جائیں سب بے کم و کمی

Marfat.com

واقعی ہے باعثِ فیضانِ نور
جس سے علم کشف پاتا ہے ظہور

یعنی نورِ شمسِ سرمدی
علم کشفی کی ہے اک کنجی بڑی

اس لئے اللہ کے سچے ولی
علم کشفی کے جو تھے پورے وصی

رازہائے عالمِ کون و مکاں
اور اسرارِ زمین و آسماں

ان کو باصد خبرت و سوز و گداز
منکشف ہوتے تھے ما بین نماز

خاص کر سجدہ میں ہو قرب و فور
ہے یہ وَاسْجُدْ وَاقْتَرِبْ حکمِ حضور

جس قدر ہو پاک دنیا سے کوئی
اُس کو ہو اتنا ہی قرب و کشف بھی

بعض کو اوصاف و اجلالِ خدا
کشف ہوتے ہیں بافضالِ خدا

بعض کو معلوم ہوں افعالِ حق
بعض کو واضح ہوں اسرارِ ادق

یہ ہمیں پر تو فگن ہوں وہیں
ہوں جلا کردہ جو آئینے کہیں

اور یہ آئینے ہیں کچھ ایسے خراب
زنگ خوردہ اور بہت بے آب و تاب

اس لئے عکسِ ہدایت بھی ذرا
پڑ نہیں سکتا ہے ان پر صاف

ورنہ کچھ بخلِ خدا اس میں نہیں
ہے وہ مُنعِم اور ربُّ العٰلمین

وہ جنابِ محمدِ رحمِ رسلیں
اس طرح کرتے ہیں ارشاد میں

اک نمازی کا خیالِ باصفا
رہتا ہے جب تک نمازوں میں لگا

پس وہ ربِّ مالکُ الملکی و ملک
رہتا ہے متوجہ اس پر تب تلک

جب حفاظت چشم سر کی چاہیے
غیر جانب دیکھنے سے فرض ہے

فرض ہی یوں حفظِ چشمِ قلب بھی
دھیان کرنے سے بجانبِ غیر کی

روکدو اس کو خیالِ غیر سے
ہر طرف کے دھیان سے اور سیر سے

اور اگر مائل ہو دل سوئے دگر
تب تم اس کو یوں کہو اے بدگہر

باخبر ہے تیری حالت سے خدا
تیری کیوں آئی ہے اس پر شامت بھلا

Marfat.com

پس جو دِل میں عاجزی آجائیگی
پھر تو ظاہر پر بھی وہ چھا جائیگی

دیکھا حضرت نے کسیکو ایکبار
پڑھ رہا تھا وہ نمازِ کردگار

اور داڑھی سے بھی تھا وہ کھیلتا
تب یہ فرمانے لگے خیر الورا

اُس کے دِل میں عاجزی ہوتی اگر
ہاتھ بھی تو عجز کرتے سر بسر

حضرتِ بوبکرؓ شاہِ پاکباز
ہوتے مثلِ میخ تھی وقتِ نماز

اور امیر ابنِ زبیر پاک دِل
مثل لکڑی کے وہ ہوتے پا بگل

بعض ہو جاتے تھے ہنگامِ رکوع
پتھروں کیطرح بافرطِ خشوع

اُڑتی چڑیاں اُن کو پتھر جان کر
بیٹھ جاتیں اُن پہ بیخوف و خطر

کیونکہ ہے قربِ خدا سجدہ میں خاص
چونکہ حاصل ہے مزا سجدہ میں خاص

اس لئے فرماتے ہیں خیر الورا
جب نمازِ حق میں ہو کوئی کھڑا

تب خدائے پاک خلاقِ جہاں
دور کرتا ہے حجابِ درمیاں

اور اسے کرتا ہے اپنے روبرو
بے حجاب و بے نقاب و دُو بدُو

صف بصف ہوتے ہیں استادہ ملک
اسکے شانے سے لگا کرتا فلک

اور اُس کے ساتھ سارے پاکباز
پڑھتے ہیں وہ سب فرشتے بھی نماز

کہتے ہیں اسکی دُعا پر وہ تمام
اٰمین اٰمین اٰمین یا ربّ الانام

آسماں ہے اُس کے سر تک بے شمار
ہو نزولِ رحمتِ پروردگار

کُھلتے ہیں دروازہ ہائے آسماں
اُس نمازی پر ہے تا شادماں

اِک فرشتہ پھر یہ دیتا ہے ندا
کچھ اگر یہ پڑھنے والا جانتا

یعنی میں مائل ہوں کس سے تو کبھی
یہ نہ مائل ہوتا جانبِ غیر کی

از نمازم نیست مطلب غیر جست و جوئی دوست
ہر دم دیوانہ وار افتاں و خیزاں سُوئے دوست

Marfat.com

یوں بھی مروی ہے کہ جب بندہ کوئی
پڑھنے لگتا ہے نماز اللہ کی

دس فرشتوں کی صفیں با اژدحام
اس سے متعجب ہوں اور حیران تمام

کیونکہ انسان کو ملی ہے وہ نماز
جسمیں ہے بیحد فرشتوں کی نیاز

سجدہ و قعدہ رکوع و ہم قیام
قرأت و تسبیح و تکبیر و سلام

یعنی یہہ چیزیں عبادت میں جو ہیں
قدسیوں کو ہیں جدا گانہ ملیں

پس عبادت میں کھڑے ہیں جو ملک
تو وہ استادہ رہیں گے حشر تک

اور نہیں ہے ان کو فرمان رکوع
ہے یہی اُن کی عبادت بالخشوع

اور جو سجدہ میں پڑے ہیں بیشتر
حشر تک اُن کے نہیں اُٹھنے کے سر

قاعد و راکع جو ان میں ہیں وہ سب
ایسے ہی دائم رہیں گے بے تعب

اونکا رتبہ بھی خدا نے ایسے ہی
ایک ہی ڈھب پر ہے رکھا آخی

مرتبہ اُن کا نہ افزوں ہو نہ کم
جیسا ہے ویسا ہی رہتا ہے بہم

جیسے اُنکے قول کو خود کبریا
اپنے قرآں میں بھی ہے فرما رہا

آیت وَمَا مِنَّا اِلَّا لَهٗ مَقَامٌ مَّعْلُوْمٌ
اور نہیں ہے ہم میں سے مگر اس کا مقام مقرر ہے

اور نہیں ہے اسطرح انسان کا حال
نو بنو یہ کرتا رہتا ہے کمال

کل کو ہو قطب آج اگر یہ ہے ولی
قرب پاتا ہے پھر اس سے بڑھکے بھی

درجے پر درجہ یونہی بڑھتا رہے
اور ترقی کا سبق پڑھتا رہے

پر فرشتوں کو یہہ ممکن ہی نہیں
اُن کو گنجایش ترقی کی نہیں

اک ترقی کی ہے کنجی یہ نماز
اس لئے ہے حکم ربی بے نیاز

Marfat.com

آیت قَدْ اَفْلَحَ الْمُؤْمِنُوْنَ الَّذِیْنَ هُمْ فِیْ صَلٰوتِهِمْ خَاشِعُوْنَ

نجات پائی ان مومنوں نے جو اپنی نماز میں خشوع کرتے ہیں

عجز سے پڑھتے ہیں جو مومن نماز
راہِ جنت کے وہ سالک ہو گئے

وہ چھٹے ہر رنج و غم سے پاکباز
بلکہ وہ جنت کے مالک ہو گئے

آیت اُولٰٓئِكَ هُمُ الْوٰرِثُوْنَ الَّذِیْنَ یَرِثُوْنَ الْفِرْدَوْسَ هُمْ فِیْهَا خٰلِدُوْنَ

وہی لوگ ہیں وارث جو وارث ہوں گے فردوس کے وہ اس میں ہمیشہ رہیں گے

الغرض سُن اے نمازی پاکباز
وارثِ فردوس بن جائیں وہی
اور وہی دیکھیں گے نُورُ اللہ کا

اُن شرائط سے جو پڑھتے ہیں نماز
اور مقامِ قرب بھی پائیں وہی
اور وہی لوٹیں گے جنت کا مزا

رموزِ عشق و انسی حدیثِ ناز فہمیدی
حظِ عفو گناہاں یاد بسم اللہ دیوانہ

جو دلِ غافل سے پڑھتے ہیں نماز
اللہ اللہ یہ فضیلت اُن کو کب
اور اسی باعث سے حکمِ کبریا

وہ تو گویا ہیں خدا سے ہمراز
پر جو اس کا فضل ہو تو کیا عجب
بے نمازوں کے لئے یہ آگیا

آیت مَا سَلَكَكُمْ فِیْ سَقَرَ قَالُوْا لَمْ نَكُ مِنَ الْمُصَلِّیْنَ

کس سبب سے تم دوزخ میں پڑے وہ بولے ہم نماز نہیں پڑھتے تھے

حکایاتِ خاشعین

ہے خشوعِ قلب پھل ایمان کا
جس نے پہچانا جلالِ کبریا

اور نتیجہ ہے یہی ایقان کا
وہ خشوعِ قلب پر فائز ہوا

Marfat.com

اور خشوعِ دل جسے ہے ہر زماں
رہتا ہے وہ خاشع و گریہ کناں

بلکہ تنہائی و بیت خانہ میں بھی
وہ کرے گا بس خشوع و عاجزی

کیونکہ عظمت اور جلالِ کبریا
دائم و باقی ہے اور بے انتہا

اُس کے عارف کو بھی پھر تو بیشمار
چاہیئے دائم خشوع و انکسار

اس لئے اکثر بزرگانِ مہیں
حق سے رہتے تھے نہایت شرمگیں

اور نہ سر اونچا کیا چالیس سال
اتنی تھی شرم جناب ذوالجلال

تھے ربیعِ ابنِ خیثم ایک مرد
عالم و عارف تقی و نیک مرد

اِس قدر تھے وہ جھکائے چشم و سر
ان کو اندھا جانتے اکثر بشر

گھر میں بن مسعود کے وہ نیک حال
آتے اور جاتے رہے تا بست سال

دیتے دروازہ پہ دستک جب کبھی
اِک کنیز اُن کو تھی اکثر دیکھتی

سر جھکائے بند آنکھیں ہیں کھڑے
پس وہ کہتی تھی بنِ مسعود سے

دوست اندھے آپکے آئے ہیں اب
مسکراتے تھے بنِ مسعود تب

اور اُن کو دیکھ کر کہتے وہیں
اے ربیع انتخابِ مخبتیں

یہ بھی فرماتے تھے اُن سے اے اخی
ہوتے خوش گر دیکھتے تم کو نبیؐ

ایک دن ہمراہ بن مسعودؓ کے
چلتے پھرتے وہ لوہاروں میں گئے

پس وہاں دیکھی دھکتی آگ جو
چیخ کر وہ گر پڑے بیہوش ہو

پھر اٹھا کر ان کو اپنی پشت پر
ابنِ مسعود آپ لائے اپنے گھر

اگلے دن تک ان کی حالت تھی وہی
بے خبر بے ہوش با حالِ غشی

اور عاصم ابن عبید اللہ دلی
سعی کرتے تھے نمازوں میں بڑی

پاس اُن کے دف بجاتی لڑکیاں
کرتے گھر والے بھی سو شور و فغاں

یہ سمجھتے تھے نہ کچھ سنتے تھے وہ
ایسے متوالے نمازوں کے تھے وہ

Marfat.com

یوں بھی فرماتے کہ نیزوں سے اگر
کردیں زخمی میرے تن کو بسر

یہ پسندیدہ ہے مجھ کو بیخلاف
گر نمازوں میں سنوں دنیا کی لاف

مسلم ابنِ یارِ پاکباز
پڑھتے تھے ایکبار مسجد میں نماز

اک ستوں مسجد کا اس دم گر پڑا
پر نہ وہ آگاہ ہوئے اس سے ذرا

بعض کا کچھ عضو ناقص ہو گیا
اور ضرورت کاٹنے کی تھی ذرا

کاٹنے میں چونکہ اک تکلیف تھی
اور نہ تھی طاقت انہیں برداشت کی

پس نمازِ حق لگے پڑھنے وہ جب
کاٹا اُن کا عضو جرّاحوں نے تب

ان کو کچھ بھی تو خبر اُسکی نہ تھی
عضو کٹنے کی نہ اُس تکلیف کی

در سجدہ گہ عشق خمیدن ز ادب نیست
چوں شمع گذشتن ز سرِ خویش سجود است

اس طرح کہتے ہیں اکثر پاکباز
ہے قیامت کا نمونہ یہ نماز

اس میں جب داخل ہوئے تم اے اخی
پس ہوئے دنیا سے خارج واقعی

اس لئے پہلے نمازوں سے ضرور
پوری کر لو سارے حاجات و امور

تا فراغت سے لگو پڑھنے نماز
جس طرح پڑھتے تھے پہلے پاکباز

وسوسوں کے ڈر سے بعض اہل نیاز
جلدی جلدی اپنی پڑھ لیتے نماز

ایسے ہی عمّار بن یاسر نے بھی
جلد جلد اک دن نماز اپنی پڑھی

اور کہا حدّیں نمازوں کی جو تھیں
میں نے کچھ اُن سے گھٹایا تو نہیں

اس لئے میں نے کیا ہے یہ عمل
وسوسوں سے تا نہ پڑ جائے خلل

کیونکہ وہ خود زیبِ بزمِ مرسلیں
اس طرح کرتے ہیں ارشاد مبیں

ہر نمازی اتنا حصّہ پاتا ہے
جس قدر اُسکو سمجھتا جاتا ہے

Marfat.com

مصطفٰے نے جو پڑھی اِکدن نماز
چھوڑ دی قرأت سے اِک آیت دراز

اور پوچھا سب سے پھر بعد از سلام
کیا پڑھا مجھ سے بتاؤ تم تمام

سب رہے خاموش پھر بولے تبھی
وہ اُبیّ کعب اللہ کے ولی

عرض کی یا حضرتِ خیر البشر
جان و دل میرا ہو قرباں آپ پر

آپ نے اُس دم فلاں سورت پڑھی
اور فلاں آیت ہے اسکی چھوڑ دی

مصطفٰے نے اُن کو فرمایا یہ تب
اے اُبیّ لایق اسی کے ہے تو اب

پھر لگے اوروں کو فرمانے حضور
کیا ہوا لوگوں کی عقلوں میں فتور

ہوتے ہیں حاضر نمازوں میں مدام
اور صفیں بھی باندھ لیتے ہیں تمام

سامنے اُن کے نبی اُن کا بھی ہو
پڑھتا ہو اللہ کے فرمان کو

پر نہ ہو اون کو خبر یہ بھی ذرا
کیا کتاب اللہ سے ہی اُن پر پڑھا

میری اُمّت والو سُن لو بالیقین
آل اسرائیل کرتے تھے یونہیں

وحی آئی اُنکے پیغمبر پہ تب
اے نبی تو کہدے اِن لوگوں سے اب

سامنے لاتے ہو میری اپنا تن
پیش کرتے ہو فقط حرف و سخن

پر تمہارا دِل حضوری میں نہیں
منہ کہیں ہے دِل کہیں ہے دھن کہیں

پس جدھر مائل ہو تم باطل ہے وہ
اس سے کیا حاصل ہے لاحاصل ہے وہ

اس بیاں سے ہم پہ ظاہر ہو گیا
ایک نکتہ با صفا و بے بہا

یعنی پڑھنے سے ہے سُننا خوب تر
سُننے سے بہتر ہو فہم ہر بشر

ہے یہ بہتر مقتدی کے واسطے
گر امام اُس کا پڑھے اور وہ سُنے

فہم میں آتا ہے سُننے سے کلام
اپنے پڑھنے کا نہیں ہے وہ مقام

ذکر بالا سے ہوا ثابت یہ راز
ہے خشوع و ذوق دل اصلِ نماز

اور فقط غفلت سے حرکاتِ سعید
آخرت میں ہونگی بیشک کم مفید

Marfat.com

فصل جمعہ کی فضیلت اور شرطوں کے بیان میں

بیان فضیلت جمعہ

جمعہ اِک روزِ عظیم الشان ہے — جسکے حق میں حق کا یوں فرمان ہے

آیت اِذَا نُوْدِیَ لِلصَّلٰوۃِ مِنْ یَّوْمِ الْجُمُعَۃِ فَاسْعَوْا اِلٰی ذِکْرِ اللّٰہِ الخ
جب جمعہ کی اذان ہو جائے — تو نماز کی طرف دوڑو

جمعہ کے مانع جو ہوں دنیا کے کام — پس وہ اِس آیت کی رو سے ہیں حرام

حدیث قَالَ عَلَیْہِ السَّلَامُ اِنَّ اللّٰہَ فَرَضَ عَلَیْکُمُ الْجُمُعَۃَ فِیْ یَوْمِیْ ھٰذَا
خدا نے تم پر — جمعہ فرض کیا اس میرے دن میں

فِیْ مَقَامِیْ ھٰذَا حدیث مَنْ تَرَکَ الْجُمُعَۃَ ثَلَاثًا مِّنْ غَیْرِ عُذْرٍ طَبَعَ اللّٰہُ
اور اس میری جگہ میں — جو شخص تین جمعے بے عذر چھوڑ دے خدا اُس کے دل پر

عَلٰی قَلْبِہٖ
مہر لگا دیتا ہے

یوں بھی آیا ہے کہ بے عذر و سبب — تین جمعے ترک کر دے کوئی جب

بیشک اُس نے اپنا اسلام قوی — پشت کے پیچھے دیا پھینک اے اخی

اور یہ فرمایا کہ حضرت جبرئیل — آئے میرے پاس بشانِ جلیل

ایک آئینہ تھا روشن اُنکے پاس — بولے یہ جمعہ ہی فضلِ بے قیاس

پیش کرتا ہے اُسے حق آپ پر — اور امت پر تمہاری بالبر

آپ کے اور نیز امت کے لئے — کر دیا عہد و خوشی حق نے اسے

اس میں اِک ساعت ہے ایسی بے بہا — جس میں ہو مقبول ہر اک کی دُعا

Marfat.com

اور جو اس میں ایسی شے مانگے کوئی
جو نہ ہو تقدیر میں اس کے لکھی

تو ضرور اس سے بھی بہتر اور عجیب
دیتا ہے اُسکو خداوندِ مجیب

اور جو ہو قسمت میں اس کے پد لکھی
اور وہ چاہے فضلِ خاص سرمدی

اس سے بھی بدتر بدی سے پر بلا
حق تعالیٰ اُس کو لیتا ہے بچا

یوں بھی آیا ہے کہ یہ روزِ سعید
ہے بہ پیشِ کبریا یوم المزید

کیونکہ جنت میں خدا نے باصفا
ایک وادی ہے بنائی پر فضا

مشک سے بڑھکر معطر ہے تمام
اور سفید و صاف نورانی مقام

خاص علیین سے جمعہ کے روز
ہوگا اِک کرسی پہ واں وقتِ فروز

جلوہ فرما ہوگا سب پر تا عیاں
دیکھیں اُسکی ذاتِ اکرم کو وہاں

اور یہ فرمایا کہ سب ایام کا
جمعہ ہے سردار پیشِ کبریا

اُس میں ہی پیدا ہوئے آدم صفی رضؓ
اسمیں ہی داخل ہوئے جنت میں بھی

اُس میں ہی انکا زمین پر تھا نزول
اسمیں ہی انکی ہوئی توبہ قبول

اور اُسی دن میں وفات اُنکی ہوئی
اور اسی دِن میں قیامت آئیگی

اور یہ فرمایا کہ حق جل و علیٰ
خاص کر ہر جمعہ کے دِن دمبدم

آدمی چھ لاکھ کو دوزخ سے صاف
کرتا ہے آزاد اور قطعی معاف

اور یہ فرمایا کہ گر جمعہ کے روز
مرتا ہے کوئی مسلماں دیں فروز

پس شہیدوں کا ملے اسکو ثواب
قبر کا بھی دُور ہو اس سے عذاب

یوں بھی کہتے ہیں کہ کیڑی اور مرند
جمعہ کو ملتے ہیں باہم بے گزند

اور وہ کہتے ہیں سلام و السلام
اچھا ہے اچھا یہ دن بس لاکلام

Marfat.com

بیان جمعہ کی شرطوں کا

جمعہ کی شرطیں ہیں چند اے نیک پے
شرط پہلی اس کی وقت ظہر ہے

دوسرا آبادی ہونا اور مکاں
ہو عمارت غیر منقولہ جہاں

جنگل اور خیموں میں یہ جائز نہیں
گرچہ ہو سو مرد کا مجمع وہیں

شرط ثالث ہے شمار اے پاکدم
یعنی چالیس آدمی سے ہوں نہ کم

بالغ و آزاد عاقل ہوں وہ سب
اور رہیں اس شہر میں ہی روز و شب

اور اگر کم ہونگے وہ چالیس سے
جمعہ پھر جائز نہیں اے نیک پے

شرط چوتھی ہے جماعت ایجوان
پانچویں دو خطبے ہوں اور جلستان

اور چھٹے اس شہر میں اے پاکدیں
اور جمعہ بھی نہ ہوتا ہو کہیں

ورنہ وہ جمعہ روا ہوگا کہ جو
سب سے پہلے ہو چکے اے نیک خو

ایسے قریہ میں جو رہتا ہے کوئی
جس میں جا پہنچے اذاں اس شہر کی

پھر تو جمعہ اس پہ واجب بیگماں
ہوگا اس آیت کی رو سے ایجواں

آیت اِذَا نُوْدِیَ لِلصَّلٰوۃِ مِنْ یَّوْمِ الْجُمُعَۃِ فَاسْعَوْا اِلٰی ذِکْرِ اللّٰہِ الخ

جب جمعے کی اذان ہو جائے — نماز کی طرف دوڑو الخ

بارش اور کیچڑ کے باعث جمعہ کو
ترک کرنا ہے رخصت اے موحد

سلہ یہ شرط حضرت امام غزالی رح نے مذہب شافعی رح کے مطابق لکھی ہے حنفی مذہب میں صرف تین مقتدی ہونے کافی ہیں ومن قال بانقلابہا الجماعۃ واقل عددھم عندابی حنیفۃ وثلثۃ سوی الامام والشرط فیہم ان یکونوا صالحین للامامۃ وغیر اللابسین وفاثنان سوی الامام یعنی جمعہ کی ایک شرط جماعت بھی ہے اور جماعت کی تعداد کم از کم تین آدمی امام کے سوا ہوں اور ان کے لئے یہ شرط ہے کہ وہ امام بننے کے قابل ہوں امام ابو یوسف رح کے نزدیک دو آدمی کافی ہیں (جوہرہ نیرہ) اس سے ظاہر ہے

Marfat.com

آدابِ جُمعہ

اوّل قصدِ استقبالِ جُمعہ

پنجشنبہ سے ہو تیار آدمی
تاکہ حاصل ہو فضیلت جُمعہ کی

یعنی اُس دن ہی کے وقتِ عصر سے
شغلِ استغفار و تسبیح چاہیئے

دھو چکے اس روز اپنا سب لباس
لا رکھے خوشبو بھی گر وہ ہو نہ پاس

جمعہ کے دن وقتِ ہنگامِ سحر
سب مخل باتوں سے دل کو صاف کر

جمعہ کے روزہ کی نیت اے فتا
کر اسی شب میں کہ ہے درجہ بڑا

پنجشنبہ یا کہ ہفتہ کا اگر
روزہ جمعہ سے ملے ہے خوب تر

کیونکہ تنہا جمعہ کا روزہ ضرور
دین میں مکروہ ہے اے باشعور

اور نماز و ختمِ قرآں میں یہ رات
صرف کر بیشک ہے خیر الصالحات

اپنی بیوی سے جماع اس رات کو
مستحب کہتے ہیں اکثر نیک خو

اُنکے اس بارہ میں حجت ہے فتا
ہے یہ ارشادِ جنابِ مصطفٰے

حدیث رَحِمَ اللّٰہُ مَنْ بَکَّرَ وَابْتَکَرَ وَغَسَّلَ وَاغْتَسَلَ

خدا رحم کرے اس شخص پر کہ اوّل وقت جمعہ میں آئے اور ابتدا سے خطبہ سنے اور نہاوے اور نہلاوے

بس انہیں باتوں سے کر لے تو ضرور
ہوگا استقبالِ جمعہ اے حضور

دوم غسل

حدیث قَالَ عَلَیْہِ السَّلَامُ مَنْ اَتَی الْجُمُعَۃَ فَلْیَغْتَسِلْ

فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جو شخص جمعہ کو آئے تو چاہیئے کہ غسل کرے

جمعہ کے دن تو نہا وقتِ سحر
گو نہ چاہے جمعہ کو اس وقت پر

Marfat.com

وہ مدینہ طیبہ کے ساکنیں — رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْهِمْ اَجْمَعِيْنَ
گر بُرا کہتے کسیکو وہ کبھی — تو یہ فرماتے تجھے با صد تاخوشی
تو تو اس سے بھی بُرا ہے بیگماں — جو نہ جمعہ کو نہا دے بیگماں
گر وضو جائے نہا چکنے کے بعد — پس نہ باطل ہوگا غسل اے مرد سعد
چاہیئے پھر بھی حدث سے احتراز — ورنہ کرلے پھر وضو پھر کر نماز

سوم زینت

جمعہ میں زینت بھی ہے شانِ سپاس — یعنی خوشبو اور ستھرا ہو لباس
گر نہائے کوئی دو دن پیشتر — تو ملے خوشبو بدن پر بیشتر
مرد کے ملنے کی ہے خوشبو وہی — جس کی بو ظاہر ہو اور رنگت نہیں
عورتوں کے واسطے اچھی ہے وہ — جس کا ظاہر رنگ ہو اور مخفی ہو بو
کہتے ہیں حضرت امام شافعی — اور یہ ارشاد انکا صحیح ہے و قوی
جس کے کپڑے صاف ستھرے ہیں قلیل — جس کی خوشبو عمدہ و مقبول سب کی حلیل
موجب سخوت نہیں زیبا لباس — سب سے اچھا ہے سفید اے حق شناس
ہے یہ ارشاد جناب مصطفےٰ — حق تعالےٰ اور فرشتے پر ملا
جمعہ کو عمامہ والو یہ مدام — بھیجتے ہیں رحمت و برکت تمام

چہارم جامع مسجد کو سویرے جانا

مسجدِ جامع کو جا وقتِ سحر — ہے ثواب اس کا بہت سے خوش تر
جمعہ کے ہونے تلک مسجد میں ہی — بیٹھ اور کر دل سے یادِ ایزدی
اور یہ جلدی جانا جو ہے اے عزیز — اس سے تو نیت بھی کر با تمیز

Marfat.com

یعنی جمعہ کے لیے حق کی ندا
ہو چکی اس کی طرف ہوں دوڑتا

پھر ہے ارشادِ رسولِ نامور
جمعہ پڑھنے جاوے گر کوئی بشر

پہلی ساعت جو کہ پہنچے اے فتا
اُس نے گویا اونٹ اک قربان کیا

دوسری ساعت میں پہنچے جو کوئی
اُس نے گویا گائے اک قربان کی

تیسری ساعت جو پہنچا مردِ نیک
گویا دُنبہ کر دیا قربان ایک

چوتھی ساعت میں جو پہنچا اُسنے بھی
راہِ مولا گویا مرغی ذبح کی

پانچویں ساعت جو پہنچا اے فتا
اُس نے اِک انڈا کیا نذر خدا

اور ساعت پہلی اے فرخ نہاد
ہے وہ سورج کے نکلنے تک مراد

دوسری ساعت ہے وہ اے ارجمند
جب تلک سورج ہو اک نیزہ بلند

ہونے لگیں جس وقت پا
تیسری اُس دم تلک ہے اے فتا

اور پھر اُس دم سے لے کر تا زوال
چارم اور پنجم کا ہے وقتِ کمال

اور جب ہے وقتِ زوال اے پارسا
یہ ثواب اس میں نہیں ہوتا ذرا

اور یہ فرمایا کہ جمعہ کو مدام
حق تعالیٰ کے فرشتے لا کلام

سبھی سنتے ہیں اور سننے کا حکم
لیکے بیٹھیں در پہ جا جا کے بہم

آگے پیچھے آتے ہیں چو بار بار
سب کو لکھتے جاتے ہیں ترتیب وار

جب کھڑا ہوتا ہے خطیب پر امام
تب لپیٹے ہیں صحیفے بالتمام

اور فرشتے آکے منبر کے قریب
سنتے ہیں ذکرِ خداوند مجیب

پھر جو بعد اس وقت کے آئے کوئی
یہ ثواب اُس کو نہیں ملتا کبھی

صرف فرضِ وقت ہو اس سے ادا
اور نہ حاصل ہو یہ اجرِ بے بہا

اور یہ فرمایا کہ جمعہ کو مدام
جمع کے دن دیر کرتا ہے کبھی

جو فرشتے کرتے ہیں اسکو تلاش
پوچھتے ہیں اسکا حال و وہ باش

Marfat.com

یعنی کیا کرتا ہے اور یہ دیر بھی — وقتِ معمولی سے اُسکو کیوں ہوئی
پھر وہ کہتے ہیں کہ اے ربّ العلا — دیر اسکو کیوں ہوئی اتنی بھلا
دیر کا باعث اگر ہے مفلسی — یا الٰہی اسکو تو کر دے غنی
کام کے مارے جو دیر اسکو ہوئی — تو فراغت اسکو حاصل کر ابھی
اور جو بیماری کے باعث سے ہوئی — تو شفا دے اے حکیم سرمدی
گر ہوئی لہو و لعب میں اُسکو دیر — اپنی طاعت میں تو لگے دِل کو پھیر
قرنِ اوّل میں سحر سے ہی مدام — راستے بھر جاتے لوگوں سے تمام
مسجد جامع میں لے کر روشنی — عید کی مانند جاتے با خوشی
پھر یہ بات ایسی چھٹی ایسی چھٹی — کہتے ہیں پہلے یہی بدعت ہوئی
یوں بھی کہتے ہیں کہ دیدارِ خدا — مومنوں کو جبکہ ہو روزِ جزا
اُسقدر ہی ہوگا قرب ان کو وہاں — جمعہ میں جاتے تھے جتنا جلد یاں
پھر نصارا و یہود وں سے بھی کیا — کچھ نہیں آتی تمہیں شرم و حیا
شنبہ یکشنبہ کو وہ تو ہر سحر — معبدوں کی سمت دوڑیں سر بسر
دِن ڈھلے تک تم رہو بیٹھے یونہیں — جا ملو اک پچھلے خطبے میں کہیں
ایسے ہی دنیا کے طالب بھی ہیں ہم — کرتے ہیں ٹرکے ہی جا کر اپنے کام
ہائے اب اسلام کو کیا ہو گیا — اس کا ہے اللہ بیلی اور کیا؟

پنجم نمازیوں کو اذیت دینے سے پرہیز

گردنوں پر سے بچائے خلق کی — اور نہ اُن کے آگے ہو کر جے کبھی
گردنوں کے پھاندنے میں السعید — اِک بہت ہی سخت آئی ہے وعید
حشر میں وہ پُل بنایا جائے گا — تا سبِ اُس پر ہو کے گذریں بر ملا

Marfat.com

پڑھ رہے تھے جمعہ کو خطبہ نبیؐ
دیکھتے کیا ہیں کہ واں اِک آدمی

گردنوں پر سے وہ سب کو کود کر
اگلی صف میں جا ہوا ہے جلوہ گر

آپ نے بعدِ نماز با صفا
اُس سے فرمایا کہ تجھ کو کیا ہوا

آج جمعہ میں ہمارے ساتھ تو
کیوں نہیں شامل ہوا اے نیک خو

عرض کی اُس نے کہ میں تو اے حضور
تھا نمازِ جمعہ میں شامل ضرور

پس یہ فرمایا کہ ہم نے تو تجھے
دیکھا تھا لوگوں کی گردن پھاندتے

تھا یہی اِس میں اشارہ آپ کا
یہ عمل بیکار تیرا ہو گیا،

ہاں کچھ اگلی صف میں گنجایش ہو گر
تو نہیں اوپر سے جانے کا بھی ڈر

یہ بھی فرمایا ہے ارشاد آپ نے
ہو کے خاکستر اگر کوئی اڑے

پھر بھی اس حالت سے ہے یہ خوبتر
جائے آگے سے نمازی کے گزر

سب نمازی جبکہ پڑھتے ہوں نماز
تب نہ کر اُن پر سلام اے پاکباز

کیونکہ تکلیفِ جوابِ بے محل
اُن کو ہو گی جو ہے ازبس پر خلل

ششتم صفِ اوّل کی طلب

پہلی صف کی کر طلب اے پارسا
ہے ثواب اُس کا نہایت ہی بڑا

ہاں جو صف پہلی پر از بدعات ہو
یا خلافِ شرع کوئی بات ہو

اور ہٹانے سے تو عاجز اُسکے ہو
تب ہے پیچھے رہنا ہی خوب و نکو

بُشر بن حارث سے یوں بولا کوئی
گرچہ آتے ہو ہمیشہ صبح ہی

لیک پچھلی صف میں پڑھتے ہو نماز
پس یہ فرمانے لگے وہ پاکباز

اصل مقصد ہے فقط دل کا حضور
جسم و تن نزدیک ہو اور خواہ دُور

اس سے یوں ہوتا ہی ثابت اے سعید
پچھلی صف میں رہنا دل کی ہے مفید

Marfat.com

پس اسی نیت سے جو پیچھے ہٹے
اسکو پیچھے ہٹنا اچھی بات ہے

یا کسی کو اپنے پر ترجیح دے
اِنَّمَا الْاَعْمَالُ بِالنِّیَّاتِ ہے

ہفتم خاموشی

جلوہ گر منبر پہ ہو جسدم امام
جب کہ اٹھتا ہے مؤذن بالیقیں

بند کر اوسدم نماز اور سُن کلام
سجدہ کرنا تب کہیں ثابت نہیں

ہشتم وظائف

جمعہ پڑھ کے بولنے سے پیشتر
سات بار اخلاص پڑھ اور اتنی ہی

سات بار الحمد پڑھ اے خوش گہر
دل لگا کر پڑھ مُعوّذتین بھی

دوسرے جمعے تلک اے نیک پے
مستحب یہ ہے کہ پڑھ تو یہ دعا

تو بچے ہر شر اور شیطان سے
فی الحقیقت ہے تیرے حق میں بھلا

اَللّٰھُمَّ یَا غَنِیُّ یَا حَمِیْدُ یَا مُبْدِئُ یَا مُعِیْدُ یَا رَحِیْمُ یَا وَدُوْدُ
اَغْنِنِیْ بِحَلَالِكَ عَنْ حَرَامِكَ وَبِفَضْلِكَ عَمَّنْ سِوَاكَ

اس کو ہر جمعہ میں جو کوئی پڑھے
ایسی جا سے رزق دے اسکو خدا

اسکو اللہ سب سے بے پروا کرے
وہ نہ جانے یہ کہاں سے آگیا

رکعتیں چھ بعد جمعہ کے پڑھے
گو روایت دو کی بھی اور چار کی

کیونکہ ہیں یہ سنت اے فرخندہ پے
اور رکعت چھ کی بھی ہے آچکی

پر کرو اکمل روایت پر عمل
تاکہ ہر اک قول پر ہو مشتمل

Marfat.com

نہم جمعہ کے بعد مسجد جامع میں ٹھیرنا

عصر پڑھنے تک رہے جامع میں بھی
اگر پڑھے مغرب تو ہے خوب اور بھی

کہتے ہیں جو عصر جامع میں پڑھے
اجر حج ملتا ہے اسکو بے شکے

اور جو مغرب بھی پڑھے وہ باصواب
تو اُسے ہو حج و عمرہ کا ثواب

اور کسی آفت کے آنے سے اگر
بارپا کی وجہ سے ہو کچھ خطر

تو خدا کا ذکر ہی کرتا ہوا
اپنے گھر کو باادب آئے چلا

پھر تہ دل سے کرے شکر خدا
جس نے توفیق عبادت کی عطا

اپنی تقصیروں سے بھی ڈرتا رہے
اور توقع فضل کی کرتا رہے

اپنے دل کی اور زباں کی بے فضول
دن چھپے تک رکھے نگرانی ضرور

تا وہ ساعت جو ہے جمعہ میں چھپی
ہاتھ آجائے بفضل ایزدی

بیان اُن آداب کا جو جمعہ کے سارے دن میں عام ہیں

اوّل استماع وعظ

وعظ جمعہ کو سنو اے حق شناس
پر نہ جاؤ قصہ گو واعظ کے پاس

آیت فَاِذَا قُضِيَتِ الصَّلٰوةُ فَانْتَشِرُوْا فِي الْاَرْضِ وَابْتَغُوْا
جب نماز پڑھی جا چکے تو زمین میں پھیل جاؤ اور اللہ کا
مِنْ فَضْلِ اللّٰهِ وَاذْكُرُوا اللّٰهَ كَثِيْرًا
فضل طلب کرو اور اللہ کو خوب یاد کرو

کی اُنہوں نے اس کی تفسیر میں
اس سے دنیا کی طلب مقصد نہیں

Marfat.com

بلکہ ہونا وعظ سے ہے مستفیض
اور جنازہ کی نماز اے نیکنام

اور ہے بیمار پرسی مریض
پس مُراد اس سے ہیں ایسے ایسے کام

دوم طلب ساعت اجابت

جو کہ ہے جمعہ میں ساعت بے بہا
ہے حدیثوں میں کہ جمعہ میں چھپی
کوئی مومن اس میں جو مانگے دعا
لیکن اس کے وقت میں ہے اختلاف
کعب بن احبار نے ہے یوں کہا
اور وہ کہتے تھے کہ یہ ساعت مگر
شام تک اس دن کے حق جو جو کہ تھی
پاتا اس رحمت کو ہے وہ نیکنام
اور جناب فاطمہؓ اُس وقت کی
دن جو چھپنے لگتا تب خیر النساؐ
اور انہوں نے اس عمل کے قاعدے
الغرض یہ وقت اور جسدم امام
دونو وقتوں میں بہت مانگو دعا

تا کنارہ اس کو خوب اے پارسا
ایک ساعت ایسی ہے رحمت بھری
اُس کو ہے مقبول فرماتا خدا
یعنی کب ہوتی ہے یہ فضل تمام
دن کے چھپنے سے ہے وہ پہلے ذرا
ایک رحمت ہے خدا کی بیشمار
اُن سے بس جو شخص فارغ ہو چکے
دن کی مزدوری ہے ملتی وقت شام
جمعہ کو کرتیں یہ عایت اک بڑی
ہوتی تھیں مشغول تسبیح و دعا
سیکھے تھے حضرت رسول اللہ سے
چڑھتا ہے منبر یہ دونوں ہیں عظام
ہے یونہی اکثر اکابر نے کہا

سوم درود بیشتر پڑھنا

جمعہ کے دن مصطفےٰ پاک پر
خواہ ہو کوئی درود اے باصفا

پڑھ تو کثرت سے درود آخر تئیں
کر اضافہ اس پہ استغفار کا

Marfat.com

یہ بھی ہے ارشادِ محبوبِ وود — روز جمعہ جو پڑھے اسّی درود
پس خدا بھی اُسکے اسّی سال کے — سب قصور و جرم و عصیاں بخشدے
پھر کسی نے پوچھا اے نورِ وجود — کس طرح ہم آپ پر بھیجیں دُرود
آپ نے فرمایا سب اصحاب کو — ہے درود اچھا اگر تم یُوں پڑھو

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ عَبْدِكَ وَنَبِیِّكَ وَرَسُوْلِكَ النَّبِیِّ الْاُمِّیِّ

چہارم تلاوت قرآن مجید

جمعہ کو کثرت سے قرآنِ مجید — پڑھ خصوصاً سورۂ کہف اے سعید
جو کوئی اُسدن پڑھے کہف ایجواں — ہے بڑا وہ خوش نصیب جاوداں
اُس کے پڑھنے کی جگہ سے مکہ تک — نور ملتا ہے اسے بے شبہ و شک
اور گیارہ دن تک اُس پر اے اخی — رہتی ہے رحمت خدائے پاک کی
اور فرشتے ستر اسپر صبح تک — بھیجتے ہیں رحمتیں بے شبہ و شک
اور فساد و فتنۂ دجال سے — پیٹ کے پھوڑے سے اور اعلال سے
اور جذام و برص و ذات الجنب سے — ہے وہ محفوظ اور مصئون رہے

پنجم نوافل

مسجد جامع میں جاکر باوقار — پیشتر سے پہلے پڑھ رکعات چار
سورۂ اخلاص ہر رکعت میں تو — پورے پنجاہ بار پڑھ اے بنگھو
ہے یہ ارشادِ جناب مصطفٰے — یہ عمل جو کوئی لائے گا بجا
اپنے مرنے سے وہ پہلے لا کلام — دیکھ لیگا اپنا جنت میں مقام

Marfat.com

آپ نے اپنے چچا عباس رضؓ کو
جمعہ کو تسبیح کی پڑھ تو نماز

یوں کہا تھا اے شریف پاک خو
تا کہ ہو خوشنود کیریا ے کارساز

ششم صدقات و خیرات

صدقے کا اس وزسے دوگنا ثواب
خطبہ ہوتے وقت مانگے جو کوئی
ہاں جو اک جا ٹھہر کر مانگے کوئی
ہیں یہ فرماتے بزرگانِ عظام
پھر سویرے جا کے جمعہ بھی پڑھے
پھر امامِ جمعہ جب پھیرے سلام

لیک بیموقع نہ دینا اے جناب
اُس کو دینا بات ہے ازبس بُری
اور نہ پھاندے گردنیں لوگونکی بھی
جمعہ کو جو دیگا مسکیں کو طعام
اور نہ ایذا بھی کسی مومن کو دے
تب پڑھے وہ شخص فوراً یہ کلام

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ وَالْحَیِّ الْقَیُّوْمِ اَسْئَالُکَ اَنْ تَغْفِرَلِیْ وَتَرْحَمَنِیْ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم — الحی القیوم — میں سوال کرتا ہوں کہ مجھے بخشے اور رحم کرے

وَاَنْ تُعَافِیَنِیْ مِنَ النَّارِ

اور آگ سے معافی دے

پھر جو دل میں آئے مانگے وہ دعا
کرتا ہے مقبول اُسکو کبریا

عیدین کی نماز

ہے شعار دین و ایماں یہ نماز
اسمیں ہیں آداب چند اسکے نیکو
سنتِ شاہِ رسولاں یہ نماز
پڑھ تو یہ تکبیر عید الفطر کو

اَللّٰہُ اَکْبَرُ اَللّٰہُ اَکْبَرُ اَللّٰہُ اَکْبَرُ کَبِیْرًا وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ کَثِیْرًا وَّسُبْحَانَ

اللہ بڑا ہے — اللہ بڑا ہے — اللہ بڑا ہے — اور حمد ہے واسطے اللہ کے بہت اور — پاکی ہے اللہ کی

Marfat.com

اللہ اکبر کبیرا والحمد للہ کثیرا وسبحان اللہ بکرۃ وّاصیلا لا الٰہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ مخلصین
صبح و شام نہیں ہے کوئی معبود سوا اللہ کے اسکا کوئی شریک نہیں خالص کر
لہ الدین ولو کرہ الکافرون ○
اُس کے لئے بندگی۔ اگرچہ منکر بُرا مانیں

پڑھ شروع شب سے یہ بے شک و شبہ
وقت اُس کا ہے نمازِ عید تک

عید اضحےٰ میں یہ تکبیر کہیں
فجر عرفہ سے کر آغاز اے فقیر

رہتی ہے یہ تیرھویں کی شام تک
بعد وضو کے تو پڑھ بے شک و شبہ

عید کو نکلے نہ اور کسی کام کو
اور اگر تو ہو مشغول پر اے کردگار

عید گاہ کو ایک راہ سے جائیں
دوسرے سے گھر کو واپس آئیے

عورتوں کو بھی اجازت مطلق
عید میں آنے کی دیتے دانما

چاہیے جنگل میں پڑھنی یہ نماز
مکہ والے کعبہ میں اے پاکباز

شہر میں ضعفا کو جائز ہی نماز
پر قوی باہر ہی جائیں یا نہ جائیں

مسئلہ پرسیدہ ہو تو مسجد میں پڑھیں
یہ نہیں واجب کہ وقت میں پڑیں

دن پڑھے سے دن و دھلے تک ہے یہ
ہے نمازِ عید کا وقت ایچوں

وقت قربانی کا ہے بعد از نماز
تیرھویں کی شام تک اے پاکباز

عید کو تکبیر کہتے سب چلیں
باجماعت پھر پڑھیں دو رکعتیں

سات ہیں پہلی میں تکبیریں تمام
دوسری میں پانچ ہیں اے نیکنام

مسئلہ: تکبیر وتا نفیہ کہنا سنت ہے وقال مالک والشافعی یکبر فی الاولی سبعا وفی الثانیۃ
خمسا (ترجمہ) حنفیہ کہتے ہیں اس پر عمل نہیں اللہ کے نزدیک تین تکبیریں پہلی رکعت میں اور تین دوسری میں
کہتے ہیں یکبر فی الاولی بتکبیرۃ الاحرام وثلثا بعدھا ..... ثم یبتدئ
فی الرکعۃ الثانیۃ بالقراءۃ فاذا فرغ من القراءۃ کبر ثلث تکبیرات الخ کذا فی القدوری
(عرشی)

Marfat.com

پھر ہوں دو خطبے کہ جن کے درمیاں
ایک جلسہ مختصر ہو بیگماں

یہ دوگانہ فوت ہو جس شخص سے
ہے ضروری وہ قضا اسکو کرے

نماز تراویح

بیس رکعت ہیں تراویح اے جواں
اور وہ ہیں سُنّت مؤکد بیگماں

مصطفےٰ دو تین شب ان میں یونہیں
نکلے تھے بہرِ جماعت پھر نہیں

اور کہا ڈر ہے مجھے اس بات کا
اُس کو تم پر کر نہ دے واجب خدا

پھر عمرؓ فاروق نے سب کو بُلا
اک جماعت پر اِکٹھا کر دیا،

کیونکہ بعدِ انقطاعِ وحیِ پاک
فرض ہونے کا نہ تھا کچھ خوف باک

وہ نوافل جو عارضی اسباب سے متعلق ہیں

گہن کی نماز

حدیث اِنَّ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ اٰیَتَانِ مِنْ اٰیَاتِ اللّٰہِ لَا یَخْسِفَانِ
سورج اور چاند خدا کی نشانیاں ہیں
لِمَوْتِ اَحَدٍ وَلَا لِحَیَاتِہٖ فَاِذَا رَاَیْتُمْ ذٰلِکَ فَافْزَعُوْا اِلٰی ذِکْرِ اللّٰہِ وَالصَّلٰوۃِ
ان کو گہن کسی کے مرنے اور جینے سے نہیں لگتا جب تم یہ گہن دیکھو تو خداوندِ تقدس کے ذکر اور نماز کیطرف متوجہ ہو (بخاری و مسلم بروایت مغیرہ بن شعبہ)

پائی جب حضرت کے بیٹے نے وفات
تب کہی تھی آپ نے مذکورہ بات

تھا لگا سورج کو بھی اس دم گہن
پس ہوا لوگوں کے دل میں وہم و ظن

چونکہ تھی یہ موت از حد ناگوار
ہو گیا سورج بھی اس سے سوگوار

پس لگے جو وقت سورج کو گہن
خواہ کوئی وقت ہو اے جانِ من

Marfat.com

یعنی ہو جب اِس طرح کا واقعہ
ہو ندائے الصلوٰۃ جامعہ

اور دوگانہ باجماعت باخشوع
اور ہر رکعت میں پورے دو رکوع

صاف ہو جائے نہ جب تک آفتاب
ہو نماز اتنی ہی لمبی اے جناب

ہر رکوع و سجدہ میں اے حق شناس
اسّی ہوں تسبیح یا سو یا پچاس

پھر پڑھے خطبہ[2] اور اسکے درمیاں
صدقہ اور توبہ کا ہو ذکر و بیاں

ہے یہی صورت خسوف[3] ماہ کی
اسمیں بھی قرأت پڑھے آہستہ ہی

گر گہن کے ساتھ سورج چھپ گیا
وقت اس کے نفل کا جاتا رہا

گر علیٰ ہذا گہن ہو چاند کا
اور اُدھر سورج نکل آئے صفا

پس نہیں رہنے کا اسکا وقت بھی
کیونکہ وقت اسکا فقط ہے رات ہی

چاند گہنایا ہوا گر چھپ گیا
اور ہے باقی رات وقت اس کا رہا

نمازِ استسقاء

مینہ برسنا جب ہو موقوف اے اخی
خشک ہو جائیں ندی نالے سبھی

تب مسلمانوں کو فرمائے امام
یعنی رکھیں تین دن[4] روزہ تمام

---

[1] یہ شافعیہ کا مذہب ہے حنفیہ کے نزدیک یہ دو نفل عام نوافل کیطرح ایک ایک رکوع کے ساتھ پڑھے جاتے ہیں اذا کسفت الشمس صلی الامام بالناس رکعتین کھیئۃ النافلۃ فی کل رکعۃ رکوع واحد احترازعن قول الشافعیؒ فانہ یقول فی کل رکعۃ رکوعان ۱۲ جوہرہ نیرہ (عرشی)

[2] یہ شافعیہ کے مذہب پر ہے حنفیہ کے نزدیک خطبہ نہیں ولا خطبۃ لانہا لم تنقل وعن الشافعی یخطب ۱۲ عینی شرح کنز (عرشی) [3] یہ شافعیہ کا مسئلہ ہے حنفیہ کے نزدیک چاند گرہن کی نماز بلا جماعت پڑھی جائے۔ لیس فی خوف القمر جماعۃ لانہا تکون لیلا وفی الاجتماع فیہ مشقۃ ۱۲ جوہرہ نیرہ (عرشی) [4] یہ شرط نماز استسقاء کو زیادہ کامل اور تقرب باجابت بنانے کے لئے ہے ضروری نہیں بلکہ بلا روزے رکھے بھی یہ نماز پڑھ سکتے ہیں ۱۲ عرشی

Marfat.com

اور کریں خیرات و توبہ اے فتا
اور کریں حق دار کا بھی حق ادا

چوتھے دن بڈھیوں کو اور بچوں کو نے
غسل کر کے نکلیں باہر شہر سے

اک پرانا اور پھٹا پہنے لباس
جسمیں پایا جائے عجز اور دل اداس

چار پایوں کا نکلنا بھی ضرور
مستحب کہتے ہیں بعض اہل شعور

کیونکہ پانی میں ہیں وہ بھی تو شریک
یہ حدیث پاک سے ظاہر ہے ٹھیک

حدیث لَوْ لَا صِبْيَانٌ رُضَّعٌ وَمَشَايِخُ رُكَّعٌ وَبَهَائِمُ رُتَّعٌ

اگر دودھ پیتے بچے اور بڈھے رکوع کرنیوالے اور چوپائے چرنے والے نہ ہوتے

لَصُبَّ عَلَيْكُمُ الْعَذَابُ صَبًّا

تو تم پر عذاب گرایا جاتا

پھر دو رکعت با جماعت مثل عید
پڑھ بجز تکبیر زائد اے سعید

پھر پڑھے دو خطبے جن میں باصفا
ذکر ہو توبہ اور استغفار کا

دوسرا خطبہ ابھی ہو پڑھ رہا
پھیر کر منہ سوے قبلہ ہو کھڑا

اپنی چادر پھر الٹ لے اس طرح
نچلا حصہ آئے اوپر جس طرح

بائیں سمت آجائے پلّا داہنا
اور سب یونہی کریں قلب ردا

پھر مسلمانوں کی جانب کو امام
پھیر کر منہ خطبہ کو کرے تمام

چادریں الٹی ہوئی سب رہنے دیں
جب اوتاریں کپڑے تب سیدھی کریں

اور دعا اس طرح کرنی چاہیئے
اضطرار و انکسار و عجز سے

اے کریم کارساز اور اے خدا
تو نے ہی ہم کو کیا حکم دعا

اور دعا مقبول کرنے کا بھی تو
کر چکا وعدہ کہا لَا تَقْنَطُوا

پس بموجب تیرے ہی ارشاد کے
ہم دعا کرتے ہیں بیحد عجز سے

اپنے وعدہ کے مطابق اے غفور
اس کو اب مقبول فرمالے ضرور

Marfat.com

جو گناہ ہم نے کئے ہیں بیشمار
اس دُعا کے چند آداب عجیب

انکی بخشش سے ہمیں ممنون کر
ہم دعاؤں میں کہیں گے عنقریب

نماز جنازہ

اس میں افضل ہو دعا سب سے وہی
عوف کہتے ہیں کہ سلطانِ حجاز
وہ دُعا حضرت کی ہیں نے یاد کی

عوف بن مالک سے جو مروی ہے
اک جنازہ کی پڑھاتے تھے نماز
یعنی یوں فرماتے تھے حق کے نبی

اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لَهٗ وَارْحَمْهُ وَعَافِهٖ وَاعْفُ عَنْهُ وَاَكْرِمْ نُزُلَهٗ وَوَسِّعْ
الٰہی اسکو بخشدے اور اس پر رحم کر اور اسکو محفوظ رکھ اور اسکو معاف رکھ اور اسکی مہمانی کا سامان خوب کر
مَدْخَلَهٗ وَاغْسِلْهُ بِالْمَآءِ وَالثَّلْجِ وَالْبَرَدِ وَنَقِّهٖ مِنَ الْخَطَايَا كَمَا
اور اسکے داخل ہونیکی جگہ کو وسیع کر اور اسکو نہلا دے پانی سے اور برف سے اور اولوں سے اور اسکو پاک کر دے گناہوں سے جس طرح
يُنَقَّى الثَّوْبُ الْاَبْيَضُ مِنَ الدَّنَسِ وَاَبْدِلْهُ دَارًا خَيْرًا مِنْ دَارِهٖ
سفید کپڑا میل کچیل سے صاف کیا جاتا ہے اور اسکو گھر کے بدلے اچھا گھر دے
وَاَهْلًا خَيْرًا مِنْ اَهْلِهٖ وَزَوْجًا خَيْرًا مِنْ زَوْجِهٖ وَاَدْخِلْهُ الْجَنَّةَ
عیال کے بدلے اچھا عیال دے بیوی کے بدلے اچھی بیوی دے اور اسکو بہشت میں داخل کر
وَاَعِذْهُ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ وَمِنْ عَذَابِ النَّارِ
اور اس کو قبر کے عذاب اور دوزخ کے عذاب سے بچا دے

عوف کہتے ہیں کہ میرے دل نے تب
کاش یہ مُردہ میں ہوتا اس گھڑی
اور گر نہ میت رہ جائے کوئی
اور چالیس آدمی اسے پا گیا
اسکے پاکیزہ ہیں اوصاف اسکی صاف
جب جنازہ پہنچے قبرستان میں

یہ تمنا کی بصد شوق و طرب
تا دُعا یہ مجھ پہ ہوتی آپ کی
حکم اُس کا مثل ہے مسبوق کی
جس جنازہ کی پڑھیں یا ہم نماز
کرتا ہے مقبول اللہ بے خلاف
یہ دُعا تب چاہیئے پر طعنی تمہیں

Marfat.com

اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ اَهْلَ الدِّيَارِ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُسْلِمِيْنَ وَيَرْحَمُ اللّٰهُ
الْمُسْتَقْدِمِيْنَ مِنَّا وَالْمُسْتَاْخِرِيْنَ وَاِنَّا اِنْشَاءَ اللّٰهُ بِكُمْ لَاحِقُوْنَ ۝

بعد دفن اُس کے لئے اچھی دعا — چاہیئے کرنی باخلاص وصفا

نماز تحیۃ المسجد

ہیں دو رکعت اِس نمازِ پاک کی — اور ہو کہ ہے یہ سنّت اے اخی
جمعہ کے خطبہ میں بھی اے متقی — ہو نہیں سکتی ہے ساقط یہ کبھی
اور اگر مسجد میں جاتے ہی کوئی — پڑھنے لگ جائے قضا یا فرض ہی
تو تحیہ ہو گیا اس سے ادا — اور ثواب اُس کا جو تھا پورا ملا
کیونکہ اس سے ہے فقط مقتدی — جب تو دم مسجد میں کھتا ہے کوئی
بے عبادت وقت مت گذرے ذرا — حتیٰ مسجد بے تامل ہو ادا
یہ تحیہ حسب قولِ شافعیؒ — ہو گیا جائز و سنت تا جائز میں بھی
کیونکہ بعد عصر بھی رکعات دو — مصطفیٰ نے خود پڑھیں بے گفتگو
پھر کسی نے عرض کی یا مصطفیٰ — آپ نے اُس وقت یہ کیونکر پڑھا
پس یہ فرمایا کہ میرا ورد تھا — رکعتیں دو ظہر کے پیچھے ادا
آدمی باہر کے تھے آج آ گئے — میں نہ ان کو پڑھ سکا اس واسطے

سنّت الوضو

یہ وضو کا نہ ہے وضو کا اے جناب — مستحب ہے باوضو از بس ثواب
کیونکہ مقصود وضو کیا ہے؟ صلوٰۃ — اور وضو کا ٹوٹنا ممکن ہے بات
فرض سے پہلے ہو گر واقع حدث — وہ وضو ضائع ہو بمقصد بعد شد

Marfat.com

یہ دوگانہ اِس لئے مشروع ہُوا
تا ہو مقصودِ وضو فوراً ادا

مصطفےٰ نے پوچھا پیارے بلال
ہیں جو جنت میں کیا کیا دیکھا حال

تجھ کو اُس جا پہلے پایا جلوہ گر
کس طرح پہنچا تو مجھ سے پیشتر

عرض کی اے بادشاہِ دوسرا
اور تو میں کچھ نہیں ہوں جانتا

پر وضو کرتا ہوں میں جس دم نیا
تب ہی دو رکعت بھی پڑھتا ہوں سدا

نماز گھر میں جانے اور باہر نکلنے کیوقت

پھر حدیثوں کو سنایا حکمِ نبی
تو مکاں سے اپنے نکلے جب کبھی

پڑھ لے دو رکعت کہ یہ دو لوٹتے
ہونگے مانع بد نکلنے سے ترے

ایسے ہی پڑھ جبکہ گھر میں تو گھسے
یہ بُرے آنے سے روکیں گے تجھے

الغرض جو کام معمولی نہ ہو
ابتدا میں اُسکے پڑھ رکعات دو

ہے دوگانہ اک سفر سے پیشتر
اور گھر آنے کے وقت اک خوش گھر

ہے دوگانہ ایسے ہی احرام کا
ہیں یہ باتیں اور فضل مصطفےٰ

بعض علما کا ہے اس میں بیس سدا
پہلے دو رکعت کیا کرتے ادا

نماز استخارہ

کرنا چاہے جب کوئی اک کام کو
اور نجانے اُس کے وہ انجام کو

اور نہ یہ معلوم ہو اُس کو ذرا
یعنے کرنا یا نہ کرنا ہے بھلا

تو یہ آنحضرت کا اُسکو حکم ہے
وہ پڑھے دو رکعتیں اے نیک پے

پہلی میں پڑھ بعد فاتحہ کافرون
دوسری میں قل ھو اللہ کے بدوں

جبکہ فارغ ہو تو مانگے یہ دعا
ہوگا القابل میں امر نیک کا

Marfat.com

اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْتَخِیْرُكَ بِعِلْمِكَ وَاَسْتَقْدِرُكَ بِقُدْرَتِكَ وَاَسْاَلُكَ
مِنْ فَضْلِكَ الْعَظِیْمِ فَاِنَّكَ تَقْدِرُ وَلَا اَقْدِرُ وَتَعْلَمُ وَلَا اَعْلَمُ
وَاَنْتَ عَلَّامُ الْغُیُوْبِ اَللّٰهُمَّ اِنْ كُنْتَ تَعْلَمُ اَنَّ هٰذَا
الْاَمْرَ خَیْرٌ لِّیْ فِیْ دِیْنِیْ وَدُنْیَایَ وَعَاقِبَةِ اَمْرِیْ وَعَاجِلِهٖ
وَاٰجِلِهٖ فَقَدِّرْهُ لِیْ ثُمَّ یَسِّرْهُ لِیْ ثُمَّ بَارِكْ لِیْ فِیْهِ وَاِنْ
كُنْتَ تَعْلَمُ اَنَّ هٰذَا الْاَمْرَ شَرٌّ لِّیْ فِیْ دِیْنِیْ وَدُنْیَایَ
وَعَاقِبَةِ اَمْرِیْ وَعَاجِلِهٖ وَاٰجِلِهٖ فَاصْرِفْهُ عَنِّیْ وَاصْرِفْنِیْ
عَنْهُ وَقْدُرْ لِیَ الْخَیْرَ حَیْثُ مَا كَانَ اِنَّكَ عَلٰی كُلِّ
شَیْءٍ قَدِیْرٌ

یوں بھی آیا ہے کہ نام اس کام کا لے کے پڑھنی چاہیئے پھر یہ دعا

نماز حاجت

رکھ گیا جس شخص کا ہو کوئی کام اور نہ ہو سکتا ہو اسکا انتظام
چاہیئے پڑھنی اُسے پھر یہ نماز حق کرے گا حل اور اُسکو سرفراز
بارہ رکعت پڑھے ہر اک رکعت میں تو فاتحہ اور کرسی و اخلاص کو
اس سے فارغ ہو کے پھر سجدہ کرے یہ دعا کامل یقین سے پھر پڑھے

سُبْحَانَ الَّذِیْ لَیْسَ الْعِزُّ وَقَالَ بِهٖ سُبْحَانَ الَّذِیْ تَعَطَّفَ بِالْمَجْدِ
وَتَكَرَّمَ بِهٖ سُبْحَانَ الَّذِیْ اَحْصٰی كُلَّ شَیْءٍ بِعِلْمِهٖ سُبْحَانَ الَّذِیْ
لَا یَنْبَغِی التَّسْبِیْحُ اِلَّا لَهٗ سُبْحَانَ ذِی الْمَنِّ وَالْفَضْلِ سُبْحَانَ
ذِی الْعِزِّ وَالْكَرَمِ سُبْحَانَ ذِی الطَّوْلِ اَسْاَلُكَ بِمَعَاقِدِ الْعِزِّ مِنْ

Marfat.com

عَرْشِكَ وَمُنْتَهَى الرَّحْمَةِ مِنْ كِتَابِكَ وَبِاسْمِكَ الْاَعْظَمِ وَجَدِّكَ الْاَعْلٰى وَكَلِمَاتِكَ التَّامَّاتِ الَّتِىْ لَا يُجَاوِزُهُنَّ بَرٌّ وَّلَا فَاجِرٌ اَنْ تُصَلِّىَ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اٰلِ مُحَمَّدٍ

اپنی حاجت مانگیں پھر با صدق دل
پس وہ انشاء اللہ ہو جائے قبول
راوی کہتے ہیں کہ یہ سچی دعا
تا نہ وہ اس کے ذریعہ سے کہیں

پڑھنا اس میں معصیت ہو مشتمل
بارگاہِ حق سے کب ہے جائز ملول
بے وقوفوں کو نہ سکھلانا ذرا
مانگ بیٹھیں کوئی حاجت بد ترین

صلوٰۃ التسبیح

سرور دیں حضرت عباس سے
کیا میں دوں؟ بخشوں؟ کروں وہ عطا
اگلی پچھلی اور پرانی اور نئی
سب گنہ یہ بخشدے گا کردگار
اور ہر اک رکعت میں اک الحمد ہو
اس کے ٹھیک پندرہ بار اسے قرا

اس طرح اک روز فرمانے لگے
جس سے بخشے حق تمہاری ہر خطا
بھول کر، دانستہ، ظاہر اور چھپی
اور وہ یہ ہے تم پڑھو رکعات چار
پھر جو سورت چاہو تم اس کو پڑھو
اس طرح سے چاہیئے پڑھنا سدا

سُبْحَانَ اللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ

پھر یہی کلمات پندرہ بار کو
پھر پڑھو قومے میں بھی دس مرتبہ
سر اٹھا کر سجدہ سے دس بار یہی
اور پڑھو جلسے میں پھر دس مرتبہ

چاہیئے دس بار پڑھنے باخشوع
پھر پڑھو سجدے میں بھی دس مرتبہ
اٹھتے ہی پھر دو سر سجدے میں بھی
بس یہ پچھتر بار یہ اب ہو گیا

Marfat.com

یوہیں بس ہر چار رکعت میں کرو
ہو سکے تم سے تو ہر روزہ پڑھو

ورنہ ہر جمعہ کے دن اک بار ہو
گر نہ ہو یہ بھی تو مہینے میں پڑھو

اور جو یہ کلمات اس تسبیح پر
ہوں اضافہ تو بہت ہوں خوب تر

وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِیِّ الْعَظِیْمِ

یہ نمازیں جو کہ تھیں ماثور تھیں
وقت مکروہہ میں یہ جائز نہیں

پر تحیۃ مسجد اور مہینہ کی نماز
اور کہن کے نفل ہر دم ہیں جواز

بعض مکروہ وقتوں میں نفل وضو
پڑھتے ہیں سو ہیں ذرا یہ سیکھو تم

یہ نمازوں کا نہیں ہوتا سبب
بلکہ ہوتی ہے نماز اس کا سبب

اس لئے کرتے ہیں اہل دیں وضو
تا کریں طاعت وہ ہو کر پاک رو

باب زکوۃ

ہے زکوٰۃ مال اک رکن رکیں
دین اور اسلام کی اے اہل دیں

پاک کر دیتی ہے سب مومن کا مال
ہے زکوٰۃ اک چشمۂ بحر کمال

جا بجا قرآں میں آئی ہے صفات
آیا ہے اتوا الزکاۃ اتوا الزکاۃ

اَقِیْمُوا الصَّلٰوةَ وَاٰتُوا الزَّكٰوةَ

نمازیں قائم کرو اور زکوٰۃ دو

ہے یہی ارشاد شاہِ کائنات
دین کی بنیاد ہے دیناز کاست

بُنِیَ الْاِسْلَامُ عَلٰی خَمْسٍ شَهَادَةِ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَنَّ مُحَمَّدًا

اسلام کی بنا پانچ باتوں پر ہے ایک اس بات کی گواہی دینا کہ اللہ کے سوا کوئی معبود برحق نہیں اور یہ کہ محمد

Marfat.com

عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ وَاِقَامِ الصَّلٰوۃِ وَاِیْتَاءِ الزَّکٰوۃِ الخ

اُسکے بندے اور رسول ہیں اور قائم کرنا نماز کا اور دینا زکوٰۃ کا

اور نہیں دیتے ہیں جو اہلِ نصاب		حق میں اُن کے آیا یہ عتاب

آیت وَالَّذِیْنَ یَکْنِزُوْنَ الذَّھَبَ وَالْفِضَّۃَ وَلَا یُنْفِقُوْنَھَا فِیْ

اور جو لوگ خزانے جمع کرتے ہیں سونے چاندی کے اور ان کو اللہ کی راہ میں خرچ نہیں کرتے

سَبِیْلِ اللّٰہِ فَبَشِّرْھُمْ بِعَذَابٍ اَلِیْمٍ

پس اُن کو عذاب دردناک کی بشارت دو

کعبہ میں اک دن جناب مصطفےٰ		بیٹھے یوں فرما رہے تھے برملا
مجھ کو ہے سوگند ربِّ کعبہ کی		ہیں بڑے مستوجبِ نقصاں وہی
عرض کی بوذر نے اے مقصودِ کن		کون ہیں وہ تب یہ فرمایا سخن
پاس جن کے ہیں بہت اموالِ زر		پس وہی ہیں اہلِ خسران و خطر
ہاں مگر جو صدقہ دیتے ہیں مدام		دائیں بائیں آگے پیچھے صبح و شام
اونٹ گائیں بکریاں ہیں جنکے پاس		گر نہ دیں وہ ان مواشی کی زکات
حشر میں وہ اُن کے چوپائے انہیں		مار کر سینگ اور کھُر زخمی کریں
ہو چکے جب تک نہ خلقت کا حساب		تب تلک وہ اُنکو پہنچائیں عذاب

میکند ویراں نمول خانہ معمورہ را	
انگبیں سیماب باشد خانہ زنبورہ را	

زکوٰۃ کے اقسام اور اُسکے واجب ہونے کے اسباب کا بیان

ہے زکوٰۃ اس مالکِ اموال پر		سال کامل گذرے جس کے مال پر
پورے دو سو پر ہیں پنج درہم زکوٰۃ		اور نہیں دو سو درم سے کم زکوٰۃ

Marfat.com

یعنی سب کا حصّہ ہو چالیسواں
یعنی وہ مال تجارت اے جناب
اور دفینہ اور معدن کی زکوٰۃ
ہر مسلمان صاحب مقدور پر
اور جو پیداوار ہو قسم خدا
پانچ ہوں جب اونٹ ہے اُنپر زکاۃ
تیس ہوں جب گائے یا بھینس اِیجھاں
بھیڑ بکری جب ہوں چالیس آفتا
گر برابر مال کے ہو قرضدار
اِن مسائل کی فروعات کثیر
فقہ میں چرچا نہیں جس بات کا
شیخ سے پوچھی مریدوں نے یہ بات
بولے اوروں پر تو اے نیکو شیم
لیک ہمپر ڈھائی کا رکھنا ہے بس
حضرتِ بوبکر تھے اصلِ سخا
اور عمر فاروق نے بھی نصف مال
مصطفےٰ نے پوچھا جو صدیق سے
پس یہ فرمایا کہ اللہ و رسول
پھر عمر سے آپ نے پوچھا یہی
جسقدر باقی رہا ہے مال و زر
پس یہ فرمایا کہ اے فرخندہ پے

اور تجارت سے بھی دو چالیسواں
جس کا چاندی کے برابر ہو نصاب
پانچواں حصّہ ہے اے عالی صفات
فطر کا صدقہ ہے واجب سر بسر
عشر اس میں شرع سے واجب ہوا
پانچ سے کم پر نہیں اے نیکذات
تب زکوٰۃ اُنپر ہے بی ریب و گماں
اُن پہ تب ہوگی زکوٰۃ اِلّا فلا
کچھ زکوٰۃ اُس پر نہیں ہے زینہار
فقہ میں لکھی ہیں اے روشن ضمیر
اس کا لکھنا ہے ہمارا مدعا
سو درم پر کتنی ہوتی ہے زکوٰۃ
سو درم پر ہوتی ہیں ڈھائی درم
باقی دیدیتے ہیں سارے بے ہوس
رہے دیا راہِ خدا جو کچھ کہ تھا
راہِ حق میں دے دیا بے قیل و قال
تم نے کیا چھوڑا ہے کہنہ کے لئے
کافی ہے اُن کیلئے باقی فضول
عرض کی اے سیّدی و مُرشدی
واسطے کہنہ کے چھوڑا سر بسر
فرق بھی اتنا ہی تم دونوں میں ہے

۱۲ منہ ۔ فرق ہے اس میں اور اس میں جو حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے اپنا سب مال خدا کی راہ میں دیدیا تھا اور کچھ نہ رکھا تھا اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے آدھا مال دیا تھا اور آدھا رکھ لیا تھا (منہ)

Marfat.com

آیات زکوٰۃ کے ترجمہ کی طرف رجوع

مال و دولت جو نکہ ہے محبوب دل
سارے خلقت کا یہی ہے مرغوب دل

ہے یہ معشوق و عزیز و جانِ جہان
ہے یہ منظورِ دلِ پیر و جوان

اس لئے تصدیقِ دعویٰ کیلئے
اور ثبوتِ فضل اعلیٰ کیلئے

مال کو دل سے جدا کرنا پڑا
امتحاں یوں حق نے بندوں کا لیا

یعنی تم کو جو ہے منظور منظر
اُس کو میری راہ میں دو سر بسر

آیت اِنَّ اللّٰہَ اشْتَرٰی مِنَ الْمُؤْمِنِیْنَ اَنْفُسَھُمْ وَاَمْوَالَھُمْ بِاَنَّ لَھُمُ الْجَنَّۃَ

بیشک اللہ تعالیٰ نے مومنوں سے اُن کی جانیں اور ان کے مال خرید لئے بعوض اس کے کہ انکے لئے جنت ہے

مال اور جاں کے عوض اے مومنیں
ہم نے بیچا گلشنِ خلد بریں

اسلئے جو لوگ دیتے ہیں زکات
تین قسموں کے ہیں وہ خوش صفات

ایک تو وہ ہیں جنہوں نے اپنا مال
کر دیا صدقہ براہِ ذوالجلال

جو کچھ آیا دے دیا وہ بے حساب
جمع وہ ہوتے نہیں دیتے رضا

جن کا پہلے کچھ بیاں ہم لکھ چکے
یعنی جیسے حضرت صدیق رضی

دوسرے جو ہیں وہ ہیں کچھ ان سے کم
صاحبِ دولت ہیں اور اہلِ کرم

ہر گھڑی خیرات کے اوقات کو
تا کئے رہتے ہیں وہ فرخندہ خو

اُن پہ واجب ہوتی تھی جب دم زکوٰۃ
دیتے ہیں خوش ہو کے وہ عالی صفات

جمع بھی کرتے ہیں کھاتے بھی ہیں
راہِ مولا میں لٹاتے بھی ہیں وہ

صرف مقدارِ زکوٰۃ مال پر
بس نہیں کرتے ہیں وہ عالی گہر

ہیں کیا کرتے رہتے ہیں صدقہ بھی
جب موقع کرتے ہیں خیرات بھی

Marfat.com

ایسے ہی دیتے تھے فتویٰ برملا — شعبی و نخعی مجاہد اور عطا
یعنی ہوتے ہیں زکوٰتوں کے سوا — مال میں اکثر حقوقِ اقربا
پوچھی شعبی سے کسی نے جو یہ بات — مال میں حق اور بھی ہیں جز زکوٰۃ
آپ نے فرمایا ہاں ہاں اور ہیں — اور پڑھیں اسبارہ میں چند آیتیں

آیت وَاٰتَی الْمَالَ عَلٰی حُبِّہٖ ذَوِی الْقُرْبٰی وَالْیَتٰمٰی آیت و
اور دیا مال اس کی محبت پر — اہل قرابت کو اور یتیموں کو — اور

اَنْفِقُوْا مِمَّا رَزَقْنٰکُمْ
خرچ کرو اس سے جو تم کو رزق دیا گیا

جس گھڑی مفلس کو دیکھے مالدار — اس پہ واجب ہے کہ حسبِ اقتدار
جو ضرورت اسکی ہو پوری کرے — گو نہ ہو مالِ زکوٰۃ اے نیک پے

داغِ محرومی منہ پہ چہرۂ اہلِ سوال
نورِ استحقاق گو در جبہۂ سائل مباش

مذہبِ اسلام میں یہ ہے زبون — بے نوائی سے تلف مفلس ہو یوں
بلکہ وا "امرد تو ہے بس وہی — جو کہ ہو ہر اک کے دینے میں سخی

کریماں با تو نگہ ہم باحساں پیش می آیند
نباشد چشم بر ساماں دریا ابر نیساں را

تیسرے وہ لوگ ہیں درجہ میں کم — مال کا جو کھاتے ہیں دن رات غم
صرف ادا کرتے ہیں وہ فرضی زکوٰۃ — اور غنیمت جانتے ہیں بس یہ بات
اس سے بیش و کم نہیں دیتے ذرا — کرتے ہیں مثلِ بخیلاں اکتفا
اب بیاں ہوتے ہیں آدابِ زکوٰۃ — ان کو سمجھیں خوب اربابِ زکوٰۃ

Marfat.com

آدابِ اوّل

ہو ادا کا وقت جب بہرِ زکوٰۃ
پہلے اس سے کر ادائے نیکذات

انتظامِ امر کی رغبت تمام
ہو تمہارے دل میں پیدا لاکلام

دیر کرنے میں بہت ہیں آفتیں
گر کچھ ہوں دوست ساعتیں

لامحالہ اس سے ہو تجھ کو گناہ
ایک تو یہ گر کرے تو دیر گاہ

جان لے اُسکو غنیمت بے ملال
بلکہ جب پیدا ہو دینے کا خیال

جس نے ڈالی خیر پہ دل میں تیرے
اس کو تو انعام ربّی جان لے

جھٹ اتر تا دل پہ ہے شیطان بھی
ورنہ اس نیت کے ہوتے ساتھ ہی

مفلسی کا ڈالتا ہے دل میں ڈر
روکتا ہے خیر سے وہ بدگہر

جان لو تم اک غنیمت بے بہا
اس لئے دل پر گذرنا خیر کا

تو نہایت ہی مبارک ہے یہ بات
ماہِ رمضان میں مقرر ہو زکوٰۃ

رحمتیں نازل ہیں جس میں صبح و شام
خوب ہے اس کے لئے ماہِ صیام

ہے شبِ قدر اسی میں اور بعد اسکے عید
ہے اسی میں اترا قرآن مجید

راہِ حق میں دیتے تھے سب کچھ لٹا
اس مہینے میں جنابِ مصطفٰے

آدابِ دوم

چاہیے سب سے چھپا کر دیں زکوٰۃ
تا نہ ہو اُس میں نمودار کی بات

افضل الصدقہ تجھد الفقیر الی فقیر فی سر

افضل صدقوں کا یہ ہے کہ مفلس محنت کر کے کسی فقیر کو خفیہ دے

اور یہ ہے ارشادِ پاکِ مصطفٰے
حشر میں سایہ نہیں ہوگا ذرا

Marfat.com

لیکن اس گرمی میں بی تکلیف و درد
عرش کے سایہ میں ہوں گے سات مرد

ایک ان میں سے وہ ہوگا پارسا
جس نے پوشیدہ دیا صدقہ سدا

اس طرح سے دیں کہ دہنے ہاتھ کی
ہو نہ بائیں کو خبر اے متقی

صَدَقَةُ السِّرِّ تُطْفِئُ غَضَبَ الرَّبِّ
چھپا کر دی ہوئی خیرات اللہ کے غضب کو ٹھنڈا کر دیتی ہے

خاص فرماتا ہے علام الغیوب
جس سے دنیا ہی محتاج نکو خوب

وَاِنْ تُخْفُوْهَا وَتُؤْتُوْهَا الْفُقَرَآءَ فَهُوَ خَيْرٌ لَّكُمْ
اور اگر تم اُس کو (یعنی زکوٰۃ کی) چھپا کر محتاجوں کو دو تو یہ تمہارے لئے زیادہ اچھا ہے

اور دکھلا کر جو دیتا ہے کوئی
ہے طلب اس میں ریا و جاہ کی

اس لئے فرماتے ہیں خیر الانام
مخفی کرتا ہے جو بندہ کوئی کام

نام اس کا قادر و قیوم و حی[1]
لکھے اس دفتر میں جو پوشیدہ دی

گر کوئی بندہ کرے ظاہر میں کام
دفتر ظاہر میں لکھے اس کا نام

اور اگر اُس کو کوئی افشا کرے
نام اُس کا دونو دفتر سے گرے

کرتے ہیں وہ اپنی جس نیکی پہ ناز
دور کر دیتا ہے اس کو بے نیاز

کرتے تھے اکثر بزرگان کرام
مختصر دنیے میں یہاں تک اہتمام

لینے والا دینے والے کو ذرا
پہ نہ جانے کون مجھ کو دے گیا

اس لئے بعضے سخی سچے چھپے
وسوسے نابینوں کو اکثر شک کے

راہ میں فقرا کے بعض اہل کرم
رکھ کے چھپ جاتے تھے دینا درد و غم

بعض اس کے پیچھے کی جائے پہ
رکھ کے چھپ جاتے تھے دینا سو دفعہ

---

[1] حی بتشدید یا اللہ تعالیٰ کا ایک نام ہے۔ اگر اسکو بتخفیف پڑھا جائے تو کلمہ ہے "کر" کے ساتھ اس کا قافیہ ٹھیک ہو جاتا ہے جیسے کہ سعدی نے کہتے ہیں ؎ چہ کم گردد ار صد فرشتہ پے ہر ذرہ نویسند بر کار ما (مرتب)

Marfat.com

تا نہ اُن کو دیکھ کر شرمائیں وہ
بے تکلف جو دیا ہے پائیں وہ

بعض محتاجوں کو سونا دیکھ کر
باندھ دیتے تھے گرہ میں مال و زر

اور بعضے دوسروں کے ہاتھ سے
بھیجتے تھے پاس کچھ محتاج کے

اسلئے کرتے تھے بعض اہل نسب
تا بچائیں اپنی جاں از قہر رب

دینے والے کو ہو جب شہرت پسند
لغو ہے اسکا عمل اے ارجمند

صدقہ دینا بخل کی ہے اک دوا
شوق شہرت بخل سے بھی ہے بُرا

آداب سوم

اوروں کی رغبت جہاں منظور ہے
اور دینے کا بھی کچھ مقدور ہے

چاہیئے دینا وہاں ظاہر زکوٰۃ
پر ریا کی کچھ نہ آئے دل میں بات

چاہیئے رہنا ریا سے دُور دُور
تا نہ صدقہ ہو خراب اے باشعور

ہے ریا اظہار میں خدشہ نہیں
صاف ہے ارشاد رب العلمین

اِنْ تُبْدُوا الصَّدَقٰتِ فَنِعِمَّا هِيَ
اگر ظاہر دو تم صدقہ کو پس اچھا ہے وہ

یہ اُسی جا ہے کہ مجمع میں کہیں
مانگ بیٹھے سائل اندوھگین

یا کہ ہو ظاہر میں کوئی نفع اور
پر ریا کی کچھ بگڑے نہ طور

تب نہیں خوف و خطر اس میں ذرا
جیسے قرآں میں ہے فرمان خدا

اَلَّذِيْنَ يُنْفِقُوْنَ اَمْوَالَهُمْ بِالَّيْلِ وَالنَّهَارِ سِرًّا وَّعَلَانِيَةً فَلَهُمْ
جو لوگ اپنے مال رات اور دن چھپے اور ظاہر اللہ کی راہ میں خرچ کرتے ہیں ان کو اُن کا

اَجْرُهُمْ عِنْدَ رَبِّهِمْ
ثواب ان کے پروردگار کے ہاں ملے گا

Marfat.com

آداب چہارم

اُن پہ احساں رکھ کے یا پہنچا کے دکھ | صدقہ کو ضائع نہ کر اے نیک مرد

لَا تُبْطِلُوْا صَدَقَاتِکُمْ بِالْمَنِّ وَالْاَذٰی

باطل نہ کرو اپنی خیراتوں کو احسان رکھ کر اور اذیت پہنچا کر

کہتے ہیں عالم اُسے مَنّ و اَذیٰ
دے کے فقرا کو کرے فخر و غرور
یا اُسے فاضل بھی سمجھے وہ مگر
عزت و توقیر اُس کی دے گرا
یا عوض میں اس سے کوئی کام لے
یا کہ احسان رکھے اس محتاج پر
چاہیئے حالانکہ احسانِ فقیر
یعنی مجھ پر حق جو تھا اللہ کا
اس کے باعث ہو گئی میری نجات
اور اگر مثلاً نہ کرتا یہ قبول
اِس لئے زیبا ہے یہ اے جانِ من
اُس نے اپنے ہاتھ کا حیلہ کیا
کیونکہ محتاجوں کا ہاتھ اے نیکنام

دیکھے فقرا کو جو بن بیٹھے بڑا
اور انہیں سمجھے ذلیل و بے شعور
اِک بھکاری اور گداگر جان کر
سمجھے اپنے آپ کو اس سے بڑا
یا فقیری کا اُسے کچھ طعنہ دے
یعنی میں نے اُس کو بخشا سیم و زر
اپنے اوپر جاننا اے خوش ضمیر
چونکہ اب مجھ سے وصول اُس نے کیا
چھٹ گیا دوزخ سے دیکر میں زکوٰۃ
تو میں رہتا اس میں محبوس و ملول
جاننا محتاج کا احسان و من
اور لیا بندوں سے حق اللہ کا
ہے خدا کے ہاتھ کا قائم مقام

حدیث اِنَّ الصَّدَقَۃَ تَقَعُ بِیَدِ اللّٰہِ عَزَّ وَجَلَّ قَبْلَ اَنْ تَقَعَ فِیْ یَدِ السَّائِلِ

صدقہ فقیر کے ہاتھ میں جانے سے پیشتر خدا کے ہاتھ میں جاتا ہے

پس یہی جانے کہ میں حق آلہ | دیتا ہوں اللہ کو بے اشتباہ

Marfat.com

لیتا ہے یہ شخص اللہ کا دیا
پھر بھلا اس پر مرا احسان کیا

چونکہ دافع بخل کی ہے یہ زکوٰۃ
کس طرح پھر اس میں ہو احساں کی بات

بلکہ یوں سمجھے کہ میں اسکے سبب
ہو گیا ہوں بخل سے محفوظ اب

پھر تو یہ نادار و محتاج و فقیر
خود مرا محسن ہے اور یار و نصیر

اور جو بہر شکر دولت دے زکوٰۃ
تو بھی کچھ اس میں نہیں احساں کی بات

کیونکہ محتاجوں کو دینے کے سبب
دے گا افزوں مال و دولت اسکو رب

لَئِنْ شَكَرْتُمْ لَأَزِيدَنَّكُمْ

اگر تم شکر کرو گے تو میں تم کو زیادہ دونگا

صدقہ دینے سے اگر ہو یہ غرض
یعنی میں محتاج سے کچھ لوں عوض

یا خوشامد میری یہ کرتا رہے
یا دعا گو یہ سدا میرا رہے

یا کرے جی کھول کر مدح و ثنا
یا کہ تعظیم و ادب لائے بجا

پس یہ باتیں ساری ہیں من و آذے
کرتی ہیں صدقہ کو باطل مطلقاً

کوئی محتاجوں کو مت سمجھے حقیر
اور نہ اپنے آپ کو جانے امیر

ہے فقیروں کی دعا اک شانِ عجیب
جو تونگر کو نہیں ہوتی نصیب

پہلے داخل ہونگے جنت میں فقیر
پانسو سال ان سے پیچھے ہوں امیر

اس لئے فرما رہے تھے مصطفےٰ
رب کعبہ کی قسم کھا کر صفا

سب سے نقصاں میں ہیں افزونتر وہی
جو تونگر ہوں زیادہ اور غنی

پھر کوئی کیونکر فقیروں کو بھلا
سمجھے پیٹے فقر و ذلیل و بینوا

بلکہ دیکھو شانِ ربِّ کردگار
کر دیئے فقرا کے خادم مالدار

محنتوں سے زر کمائیں مالدار
سعی و کوشش سے بڑھائیں مالدار

پھر خدا کا ان کو یوں فرمان ہو
مال میں سے اپنے محتاجوں کو دو

Marfat.com

کس مشقت سے کماتے ہیں امیر
کیسے مفتا مفت کھاتے ہیں فقیر

اس لئے بعضے تونگر نیک ذات
سامنے رکھ کر فقیروں کے زکوٰۃ

عرض کرتے جوڑ کر وہ ہر دو کف
گر قبول افتد زہے عز و شرف

بعضے دے آتے تھے گھر محتاج کے
تا نہ خود آنے کی ہو تکلیف اُسے

اکثر ایسے تھے سخی عالی گہر
پیش کرتے رکھ کے صدقہ ہاتھ پر

تا فقیر اُسکو اٹھائے ہاتھ سے
اور اسی کا ہاتھ بھی اونچا رہے

ام سلمہؓ اور جنابِ عائشہؓ
بھیجتیں خیرات جب پیشِ گدا

کہتیں خادم سے جو کچھ بولے فقیر
جس دعا سے اپنا منہ کھولے فقیر

یاد رکھنا اور کہنا ہم سے تو
پھر وہ کہنا آن کر جب مو بمو

پس وہی کلمات فرماتیں ادا
اور دیتی آپ ویسی ہی دعا

کہتی تھیں بدلا دعا کا ہے دعا
تار ہے صدقہ ہمارا یوں بچا

پس دعا کی بھی تمنا زینہار
رکھتیں سائل سے نہ وہ عالی وقار

یہ دعا بھی چونکہ ہے بدلہ کا طور
پس دعا بدلے دعا کے دو بفور

آداب پنجم

تھوڑا جانے اپنے دینے کو ضرور
کیونکہ افزوں جانتا ہے اک غرور

جس قدر طاعات کو سمجھے قلیل
اسقدر ہی پیش خالق ہوں جلیل

اور گنہ کو جس قدر جانے صغیر
پیش حق اتنا ہی وہ ہوگا کبیر

پس یہ سمجھے میں نے جو کچھ ہے دیا
دسواں یا چالیسواں حصہ ہی تھا

میرے سارے مال سے تو ہے یہ کم
کیا بھلا اس کم پہ میں نذصوں بھرم

وہ بھی تو اک لوگ تھے جو سارا مال
بانٹ دیتے تھے براہِ ذوالجلال

Marfat.com

سامنے اُس کے یہ سب میری زکوٰۃ
فی الحقیقت ہے بہت ادنیٰ سی بات

اس فدا اسی بات کی تعمیل پہ
کس لئے نازاں ہوں میں کو نہ نظر

اور اگر دے ڈالے کوئی سارا مال
تو بھی اَدنےٰ ترکے اسکو خیال

اور یُوں سمجھے کہ یہ مال اور زر
میرے پاس آیا کہاں سے اِنقدر

بلکہ تھا سب مال یہ اللہ کا
پس اسی کے پاس پہونچا جس کا تھا

اور خصوصاً جب دیا اس قصد سے
تاکہ ہم کو مرضیِ مولا ملے

دیکھیں سیر جنت الفردوس ہم
دِن قیامت کے نہو رنج و الم

پس ملیں جس کے عوض یہ رحمتیں
جس کے باعث پائیں ایسی دولتیں

سامنے اِن سب کے وہ مالِ قلیل
ہے نہایت بے حقیقت اور ذلیل

تم نے تھوڑا سا دیا راہِ خدا
اور بہت سا پاس اپنے رکھ لیا

کچھ تو شرماؤ ذرا اے بیتمیز
بخل سے روکی ہے حق کی چیز

جس طرح کوئی کسی انساں کے پاس
سودرم رکھے امانت بے ہراس

پھر جو وہ مانگے تو دے اسکو بچاس
اور باقی نصف رکھے اپنے پاس

پھر جب اس خائن سی ہو اسکا سوال
نادم اور شرمندہ ہوگا وہ کمال

ایسا ہی سب مال ہے اللہ کا
اور پسند اسکو ہے سب دے ڈالنا

پر نہیں سب دینے کا حکم اس لئے
تا نہ مشکل ہو تمہیں اے نیک پے

فَيُحْفِكُمْ تَبْخَلُوا

پس مبالغہ کرے گا سوال کرنے میں تو تم بخل کرو گے

آداب ششم

صدقہ دینا ہے وہی مرغوب تر
جو حلال و عمدہ ہو اور خوب تر

Marfat.com

پاک ہے اللہ دو تم پاک مال
تاکہ ہو مقبول پیشِ ذوالجلال

ہے یہ ارشادِ خدا اے نیک خو
لَنْ تَنَالُوا الْبِرَّ حَتّٰی تُنْفِقُوْا

مشتبہ ہو مال اگر یا ہو خراب
تو ادب سے ہے بعید اور ناصواب

کیونکہ یہ اپنے لئے رکھتا ہی خوب
اور خدا کا حصّہ رکھا پُر عیوب

اس لئے ہے حکم ربِّ کائنات
مومنوں کو اَنْفِقُوْا مِنْ طَیِّبٰتِ

آیت وَیَجْعَلُوْنَ لِلّٰہِ مَا یَکْرَھُوْنَ وَتَصِفُ اَلْسِنَتُھُمُ الْکَذِبَ اَنَّ

اور کرتے ہیں نذر خدا اس چیز کو جو اپنے لئے بُرا جانتے ہیں ان کی زبانیں جھوٹ بناتی ہیں کہ

لَھُمُ الْحُسْنٰی لَا جَرَمَ اَنَّ لَھُمُ النَّارَ

ان کے لئے خوبی ہے واقعی ان کے لئے آگ ہے

یوں بھی آیا ہے حدیثوں میں ہم
لاکھ درموں سے ہے اچھا اک درم

یعنی اک درھم جو ہو پاکیزہ تر
لاکھ درھم سے ہے بہتر سربسر

اس لئے خود ہے یہ حکم کبریا
اُن کے بارہ میں پڑھو آیت ذرا

آیت یٰٓاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْٓا اَنْفِقُوْا مِنْ طَیِّبٰتِ مَا کَسَبْتُمْ وَمِمَّآ

اے ایمان والو خرچ کرو اچھی چیزیں اپنی کمائی میں سے اور جو

اَخْرَجْنَا لَکُمْ مِّنَ الْاَرْضِ وَلَا تَیَمَّمُوا الْخَبِیْثَ مِنْهُ وَلَسْتُمْ بِاٰخِذِیْهِ

ہم نے نکالدیا تمہارے لئے زمین میں سے اور نیت نہ رکھو گندی چیز پر کہ خرچ کرو اور تم آپ

اِلَّآ اَنْ تُغْمِضُوْا فِیْهِ

نہ لوگے مگر جو آنکھیں بند کرلو

آداب ہفتم

اپنا صدقہ ایسے نیک انساں کو دے
جس سے صدقہ کو بھی کچھ رتبہ ملے

ہر کسیکو دے نہ اے فرخندہ خو
آنمیں دیکھے چھ صفت جبتک نہ تو

Marfat.com

یعنی جس میں پائی جائے ایک بھی | | اُس کو دینا چاہیئے اے متقی

صفت اوّل

ایسے انسانوں کو دے اے ہوشیار | | جو کہ ہوں پرہیزگار و دیندار
اور ہوں بیزار دنیا سے کمال | | صرف عقبیٰ کا وہ رکھتے ہوں خیال
کیوں کہ ہے اسطرح ارشاد نبی | | تو کھلا کھانا اوسے جو ہو تقی

حدیث لَا تَاْكُلْ اِلَّا طَعَامَ تَقِيٍّ وَلَا يَاْكُلْ طَعَامَكَ اِلَّا تَقِيٌّ

تو اس کا کھانا کھا جو پرہیزگار ہو | اور تیرا کھانا وہی کھائے جو پرہیزگار ہو

تو کھلا اُسکو کہ جو ہو متقی | | دوسرے کو مت کھلانا تو کبھی
متقی کا کھا ہُوا گر کھائے تو | | غیر کا مت کھا ہُوا اے نیک خو
کیونکہ گر کھائے تیرا پرہیزگار | | ہو مدد تقویٰ پہ اُسکو آشکار
تو بھی ہوگا اسکی طاعت میں شریک | | کیونکہ ہے اسکی حمایت میں شریک
بعض عالم صوفیوں کے واسوا | | غیر کو دیتے نہ تھے صدقہ ذرا
اُن سے پوچھا ایک نے اے محترم | | عام مسکینوں پہ گر کیجے کرم
ہے گروہِ خاص سے بہتر یہ بات | | تب وہ فرمانے لگے اے نیکذات
خاص ہیں یہ سالکِ راہِ ہدیٰ | | ان کی ہمت جمع ہے بہرِ خدا
ان کو کچھ تکلیف ہو فاقے کی جب | | ہوتی ہے ہمت پریشاں انکی تب
اِن کے دل کو دے کے صدقہ ہم اگر | | کر دیں مائل سوئے حق اور تازہ تر
تو یہ بہتر ہے کہ ان صدقہ کو دیں | | خواہش دنیائے فانی ہو جنہیں

بادشاہی خدمتِ دلہائے پاکاں کردنست
ہر کہ خاکِ پائے ایشاں شد سرِ تاجِ ما

Marfat.com

صفت دوم

جس کو صدقہ دو وہ اہلِ علم ہو
نامدد ہو علم پر اے نیک خو

علم افضل ہے بہت طاعات سے
علم اکمل ہے بہت خیرات سے

حضرتِ ابنِ مبارک نیک خو
دیجئے صدقہ خاص اہلِ علم کو

اُن سے یوں پوچھا کسی نے ایکبار
عام کو تم دو تو بڑھ کر ہو ثواب

تب یہ فرمانے لگے وہ متقی
ہے نبوت سے ورے درجہ یہی

پس اگر تکلیف سے عالم کا دل
ہو کسی حاجت میں اپنی مشتغل

علم کی مہلت نہ ہوگی اُسکو تب
ہوگا تعلیم و تعلم سلب سب

ان کے دینے میں یہی ہیں حکمتیں
علم کی فرصت ہے ملجا تی انہیں

صفت سوم

یا ہو بیچارہ کوئی مستور حال
اپنی حاجت کو چھپاتا ہو کمال

اور شکایت اپنے رنج و درد کی
وہ نہ کرتا ہو زیادہ تر کبھی

یا کہ تھا اہلِ مروت وہ کبھی
لٹ چکی ہو اُسکی سب دولت ابھی

پھر بھی اب تک اسکی عادت ہو وہی
وضع سے اپنی نبہائے زندگی

جسطرح سے تھے مہاجر لوگ سب
جن کے بارہ میں ہے یہ فرمان رب

آیت یَحْسَبُهُمُ الْجَاهِلُ اَغْنِيَاءَ مِنَ التَّعَفُّفِ تَعْرِفُهُمْ بِسِيْمَاهُمْ

بے خبر آدمی اُن کو غنی سمجھتا ہے اُن کے سوال سے بچنے کے سبب سے تو ان کو اُنکی نشانیوں سے

لَا يَسْئَلُوْنَ النَّاسَ اِلْحَافًا ۝

پہچانتا ہے وہ لوگوں سے لپٹ کر سوال نہیں کرتے

Marfat.com

جاہل انکو جانتے ہیں اغنیاء
کیونکہ لوگوں سے وہ فرخندہ خصال
ہیں جو ذی عزت پراگندہ معاش
در بدر جو کرتے پھرتے ہیں سوال

اور وہ ہیں حالانکہ بے برگ ونوا
کچھ مصر ہو کر نہیں کرتے سوال
ایسے لوگوں کی رکھو ہر دم تلاش
اُن سے افضل ہیں وہی ستور حال

صفت چہارم

یا کہ ہو وہ مفلس وصاحب عیال
یا کسی تکلیف میں ہو مبتلا

یا مرض سے اور الم سے پائمال
جن کے بارہ میں یہ آیت ہی صفا

آیت لِلْفُقَرَاءِ الَّذِيْنَ اُحْصِرُوْا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ لَا يَسْتَطِيْعُوْنَ ضَرْبًا
صدقہ اُن محتاجوں کے لئے ہے جو اٹک رہے ہیں خدا کی راہ میں چل پھر نہیں سکتے

فِي الْاَرْضِ
ملک میں

صفت پنجم

یا قریبی ہوں وہ رشتہ کے عزیز
اِک تو ان کو دینا صدقے کا بھی ٹھیک
کہتے ہیں حضرت علیؑ ذوالکرم
بیس درہم کی مجھے خیرات سے
اور اگر ایسا ہو کوئی نیک حال
پھر تو گویا نعمتِ عظمیٰ ہے وہ
اپنا بھی یار امانت ہو خفیف

جو کہ ذی الارحام ہیں اے باتمیز
ساتھ ہو پیوند رشتے کا بھی ٹھیک
رشتہ داروں کو جو دوں میں اکرم
بہتر و خوشتر ہے اے فرخندہ پے
جن میں ان وصفوں سے بڑھکر ہو کمال
اور بیشک دولتِ اقصیٰ ہے وہ
اور خوش ہو جائے اِک مرد شریف

Marfat.com

جس کی ہمّت اور دعائے پاک سے | اپنی کشتی بھی کنارہ پر لگے

زکوٰۃ لینے کا کون مستحق ہے؟

پائی جائیں جس میں مذکورہ صفات | پس اسی کو چاہیئے لینی زکات
اور اس آیت میں ہیں جنکی صفات | ان کو بھی جائز ہے لے لینا زکات

آیت اِنَّمَا الصَّدَقَاتُ لِلْفُقَرَآءِ وَالْمَسٰكِيْنِ وَالْعٰمِلِيْنَ عَلَيْهَا وَالْمُؤَلَّفَةِ
صدقے دینے چاہئیں فقیروں کو اور مسکینوں کو اور صدقات کے وصول کرنے والوں کو اور ان کو
قُلُوْبُهُمْ وَفِي الرِّقَابِ وَالْغٰرِمِيْنَ وَفِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَابْنِ السَّبِيْلِ
جن کا دل ملانا مقصود ہے اور غلام آزاد کرنے میں اور قرضداروں کو اور اللہ کی راہ میں جہاد کرنیوالوں کو

اُس کو کہتے ہیں فقیرِ اے خوش سیر | پاس جس کے کچھ نہیں ہے مال و زر
اور کمانے سے بھی وہ لاچار ہو | مفلسی سے اسکی حالت زار ہو
پس غذا ہو ایک دن کی جسکے پاس | ہو پہننے کیلئے حاصل لباس
وہ نہیں ہرگز فقیر و بینوا | بلکہ وہ مسکین[1] ہے اے پارسا
آدھے دن کی پاس ہو جسکے غذا | وہ بھی ہے بیشک فقیر و بینوا
کُرتا ہو پاجامہ اور ٹوپی نہ ہو | تو بھی ہوگا وہ فقیر اے نیک خو
اور اگر وہ شخص عالم ہو بڑا | پیشہ اسکو علم سے ہو دوکتا
اس کا بھی ہوگا فقیروں میں شمار | اسکی قدرت کا نہیں کچھ اعتبار

[1] فقیر و مسکین کی یہ تعریف اس تعریف کے برعکس ہے جو عامہ اہل لغت و اہل فقہ کی ہے۔ وہ تعریف یہ ہے۔ فقیر درویش است کہ قوت یکروزہ و کفاف عیال داشتہ باشد و مسکین آنکہ ہیچ نداشتہ باشد (منتخب)، فالفقیر من لہ اد نی شئ والمسکین من لاشئ لہ (قدوری) اور یہ فرق تعریف فرق مذہب پر متفرع ہے چنانچہ وقال الشافعی رض الفقیر من لا مال لہ والمسکین من لہ مال وقال ابو حنیفۃ رض الفقیر احسن حالا من المسکین ۱۲ تفسیر خازن (عرشی)

Marfat.com

کہتے ہیں مسکین اُسے اے ذی ہمم
جس کی آمد خرچ کو کافی نہ ہو
پس یہ ممکن ہے کہ مسکیں ہو بشر
اور کبھی رسّی کلہاڑی کے سوا
اور جو ہو اک مختصر رہنے کا گھر
یا کتابیں بھی جو ہوں عالم کے پاس
ان کے ہونے سے یہ لوگ اے متقی
بعد ازاں ہے مستحق وہ قرضدار
یا امورِ شرع میں قرضہ لیا
فعل ناجائز میں گر ہے قرضدار
ہاں اگر توبہ کرے وہ نیکذات
اور مسافر جو ہو مفلس تنگ تر
اس قدر دو تا کہ پہنچے گھر تلک
ایسے ہی غازی وغیرہ کی ہے بات
ہو چکا یہ فرض صدقے کا بیاں

خرچ جس کا ہو بہت آمد ہو کم
جس کا مرہم زخم کو شافی نہ ہو
ہو درم دینار سے بھی بہرہ ور
کچھ نہ ہو پاس اس کے باقی مطلقا
اور ضروری مال و اسباب دگر
ہیں جو تعلیم و تعلم کی اساس
مسکنت سے ہو نہیں سکتے بری
امرِ طاعت[1] میں لیا جس نے اودھار
مفلسی سے ہو نہ سکتا ہو ادا
تو نہ دے اسکو زکوٰۃ اے ہوشیار
اس کو دینا چاہیئے بیشک زکوٰۃ
پر نہ قصدِ معصیت سے ہو سفر
اور دعائیں دے تمہیں بے ریب و شک
مستحق ہیں وہ بھی ان کو دو زکوٰۃ
ہوتا ہے اب نفل صدقہ بھی عیاں

تھا جو اس صدقے کا یہ صدقہ ردیف
ہے ضروری اس کا بھی ذکرِ شریف

[1] قرضدار اور مستحق زکوٰۃ کی یہ تعریف امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک ہے۔ عینی شرح کنز میں غارم کی تعریف میں لکھا ہے وقال الشافعی ھو من تحمل غرامۃ فی اصلاح ذات البین واطفاء النائرۃ بین القبیلتین ولو کان غنیا۔ اور کتب فقہ حنفیہ میں غارم کے معنی عام قرضدار کے ہیں والغارم من لزمہ الدین ۱۲ قدوری (عرشی)

Marfat.com

ذکر صدقہ نفل

حدیث اِتَّقُوا النَّارَ وَلَوْ بِشِقِّ تَمْرَةٍ فَاِنْ لَمْ تَجِدُوْا فَبِكَلِمَةٍ طَيِّبَةٍ

آگ سے نجات پانے کا سامان کرو اگرچہ ایک کھجور کے ٹکڑے ہی سے ہو اگر اتنا بھی مقدور نہ ہو تو نیک بات ہی کے

آگ سے بچ جاؤ گے تم سر بسر
آدھا خرما بھی کسیکو دو اگر

اور اگر یہ بھی نہ ہو تو نیک بات
مُنہ سے بولو تاکہ ہو تم کو نجات

آچکا ہے یوں بھی ارشاد رسُول
صدقہ طیّب ہی ہوتا ہے قبول

صدقہ جو دیگا معاشِ پاک سے
ہاتھ دینے میں اُسے اللہ لے

پالتا ہے اُس کو حق اسطرح سے
تم بچھیرے کو ہو جیسے پالتے

پھر ترقی کرتا ہے وہ صبح و شام
اور ہو کوہ احد کا سا تمام

تھا ابوذرؓ کو یہ ارشاد نبیؐ
تم پکاؤ گوشت جب اے متقی

اُس کے اندر شوربا افزوں کرو
اپنے ہمسایوں کو تا کچھ دے سکو

آئے ستر در سے گر کوئی بلا
صدقہ ہر در کو ہے اسکے روکنا

دے دو سائل کو ہو گرچہ اس قدر
جس قدر ہوتا پرندے کا ہے سر

کہتے ہیں یُوں حضرتِ عیسیٰ نبی
پھیر دے سائل کو خالی جو کوئی

پس فرشتے سات دن تک اسکے گھر
اپنا سایہ بھی نہ ڈالیں سر بسر

سید کونین کے دو کام تھے
آپ دینے جن کو خود انجام تھے

ایک تو آبِ وضو وقتِ عشا
خود ہی ڈھکنے خود ہی پھر لینے اُٹھا

دوسرے سائل کو اپنے آپ ہی
دینے تھے دستِ مبارک سے نبیؐ

عائشہ صدیقہ نے خود ایک بار
کر دیئے صدقہ درم پنجاہ ہزار

اپنا کرتا ویسے ہی رکھا پھٹا
جس میں تھے پیوند ٹانکے جا بجا

Marfat.com

ایک عابد نے بصد شوق و ہوس
کی خدا کی بندگی ستّر برس

اتفاقاً کچھ ہوا اُس سے گناہ
سب عمل جس سے ہوئے اُسکے تباہ

پھر وہ اِک مسکین پر گذرا کبھی
اور اُسے صدقے کی روٹی ایک دی

پس خطا اُس کی خدا نے بخشدی
پائے ستّر سال کے اعمال بھی

اور وہ یحییٰ بن معاذِ نیک ذات
اِسطرح صدقات کی کرتے ہیں بات

وزن میں دانہ کوئی ایسا نہیں
جو پہاڑوں کے برابر ہو کہیں

لیک وہ صدقے کا دانہ ہو ضرور
ہوتا ہے بڑھ کر جو مثلِ کوہِ طور

کہتے ہیں حضرت عمر اہلِ صفا
فخر باہم سارے عملوں نے کیا

صدقہ بولا سب سے ہوں میں ہی بڑا
سب سے بڑھکر میں ہوں مقبولِ خدا

اور علی بن عمیر خوشخصال
اِسطرح فرماتے ہیں صدقے کا حال

حشر میں جب آئیں گے اہلِ قبور
بھوکے پیاسے ننگے ہونگے سب ضرور

جس نے کچھ لِلّٰہ دیا ہوگا طعام
ہوگا وہ البتہ سیر و خوش مقام

جس نے پیاسے کو پلایا پانی ہاں
اوسکو حق سیراب کردے گا وہاں

جس نے ننگے کو کوئی کپڑا دیا
اوسکو پہنائے گا اُسدن کبریا

ایک دلّال ایک لونڈی خوش لباس
آیا لے کر خود حسن بصری کے پاس

آپ نے یوں اوسکی قیمت میں کہا
تین درہم پر بھی تو راضی ہے کیا

وہ لگا کہنے نہیں صاحب نہیں
آپ بولے خیر لے جاؤ کہیں

کیونکہ حوروں کی تو قیمت میں خدا
پیسے اور لقمے پہ بھی راضی ہوا

بیان پوشیدہ و ظاہر صدقہ دینا

یہ بھی ہے اک اختلافی مسئلہ
صدقہ خفیہ خوب ہے یا بر ملا

Marfat.com

پس عیاں کرتے ہیں ہم دونوکی شاں | | پھر کریں گے امرِ حق کا بھی بیان

فوائد اخفاء

خفیہ میں اِک یہ ہے نفع دلپذیر | ذلت وخواری سے بچتا ہے فقیر
ظاہر لینے میں ذلت ہے ضرور | چاہیئے مومن کو ہو ذلت سے دُور
بعض علما کو اگر خفیہ کہیں | کوئی دیتا لیتے تھے ورنہ نہیں
اور فرماتے کہ لینا بر ملا | علم و علماء کی ہے ذلت ظاہرا
چونکہ افضل صدقہ دینا ہے خفی | اِس لئے افضل بھی لینا ہے خفی
خفیہ دینا بھی اسی دم ہو سکے | جبکہ لینے والا بھی خفیہ کرے
اور جو لینے والا کر دے بر ملا | دینے والے کا کھلے حال اور پتا
خفیہ لینا اس لئے افضل ہوا | ہے یہی اسکا سبب لے باصفا
یا ہو مانع اسکے دینے سے کوئی | یعنی مت وہ اسکو یہ تو ہے غنی
یا کوئی ہم پیشہ ہو اُس کا وہاں | وہ حسد کرنے سے پائیگا اماں

فوائد اظہار

ایک تو جیسا حقیقت میں وہ تھا | ویسا اپنے آپ کو ظاہر کیا
اُس نے دھوکے سے بچایا خلق کو | اور ریا سے خود بچا وہ نیک خو
دوسرے دُور اس سے ہو کبر و غرور | بندگی مسکینی باقی ہے ظہور
اور غناء فخر کے دعوی سے بھی | ہوگا پاک وصاف اور بالکل بری
اس میں ہے صوفیوں کا مدعا | طنطنہ جاتا رہے تا نفس کا
تیسرے ہو شکر کی سنت ادا | یہ بھی اس میں فائدہ ہے اک بڑا

Marfat.com

کیونکہ ہے فرمان مولائے جہان		تم کرو نعمت کو ظاہر اور بیان

آیت وَاَمَّا بِنِعْمَةِ رَبِّكَ فَحَدِّثْ

خدا کے انعام کا — بیان کرو

نعمت حق کو چھپانا اے جواں		ہے یہ ناشکری میں داخل بیگماں
وہ جو نعمت کو چھپاتے ہیں بخیل		ان کو فرماتا ہے اللہ خود بخیل

آیت اَلَّذِيْنَ يَبْخَلُوْنَ وَيَاْمُرُوْنَ النَّاسَ بِالْبُخْلِ وَيَكْتُمُوْنَ مَا

وہ جو بخل کرتے ہیں — اور سکھاتے ہیں لوگوں کو بخل — اور چھپاتے ہیں

اٰتٰىهُمُ اللّٰهُ مِنْ فَضْلِهٖ

جو اُن کو دیا ہے اللہ نے اپنے فضل سے

پس ہوا اظہار میں شکر خدا		ہو گیا شکر خلائق بھی ادا

حدیث مَنْ لَمْ يَشْكُرِ النَّاسَ لَمْ يَشْكُرِ اللّٰهَ عَزَّوَجَلَّ

جو شخص لوگوں کا شکر نہ کریگا وہ خدا کا بھی شکر نہ کرے گا (ترمذی بروایت ابو سعید خدری)

شکر ہے بدلے کا بھی قائم مقام		مصطفٰے فرماتے ہیں خود یہ کلام
تم سے جو کوئی کرے اچھا سلوک		تم بھی بدلے میں کرو ویسا سلوک
گر نہ تم سے اس کا بدلہ ہو ادا		پس کرو تم اُس کی توصیف و ثنا
حق میں اسکے یا کرو اچھی دعا		تا ہو اُس کی نیکی کا بدلہ ادا

قول فیصل

خفیہ لینے کو جو کرتے ہیں پسند		اُن کو یوں کہتا ہے نفس پر گزند
یعنی گر لے گا تو ظاہر ایچواں		ہو گی تیرے علم کی ذلت عیاں
امتحاں پس ایک ہے اثبات کا		اپنے دل میں یوں تصور کر ذرا

Marfat.com

اپنے لینے کا اگر کھل جائے حال
اُس سے پیدا ہو بس اتنا ہی ملال

جتنا اس کا کوئی ہمسر خفیہ لے
اور پھر اُس کا حال لینے کا کھلے

اپنے حال اور غیر کے احوال کے
کھلنے سے ہو رنج یکساں گر اوسے

تب تو اُسکو خفیہ لینا ہے رَوا
ورنہ ہے ناجائز اسکو مطلقاً

اور جو اپنا حال کھلنا تو سدا
کچھ بہت معلوم ہوتا ہو بُرا

لیکن اپنے دوسرے بھائی کا حال
کھلنے سے ہوتا نہو چنداں ملال

تو یہ کہنا میں جو یہ خفیہ عطا
لیتا ہوں - ہے پاس مجھکو علم کا

محض ہے اغوائے شیطان العزیز
دیتا ہے دھوکھا تجھے وہ بیتمیز

کیونکہ ذلت علم کی اے نیکبخت
ہے بُری ہر ایک سے گو کوئی ہو

یہ نہیں یعنی عمر و یا زید کے
علم کی ذلت تو ناجائز رہے

اور ہو جائز بکر کی اے نیک بخت
ایسی ہی غیبت بھی ہے ممنوع سخت

ہے بُرائی کرنی ہر صورت بُری
خواہ وہ ہو زید کی یا عمر کی

برملا لینے سے خوش ہوتے ہیں جو
اُن کو یوں کہتا ہے نفس زشت خو

یعنی ظاہر لے ہمیشہ اے فتا
شکر تو ہوتا ہے ظاہر ہی ادا

اور لکھے ہیں فائدے ہم نے جواب
پیش کرتا ہے یہ اسپر سب کے سب

اور یہ ہوتا ہے اُس کا مدعا
دینے والا کچھ سنے اپنی ثنا

سُن کر اپنی وصف و تعریف و ثنا
ہو خبر گیراں زیادہ تر مرا

امتحاں پس اسکا یہ ہے اے اخی
اپنے دل میں دیکھے حالت شکر کی

گر خیالِ شکر اس صورت میں بھی
دل میں آتا ہو سدا اسکے کوئی

گو نہ دہندہ کو نہ ہو اس کی خبر
تب تو جائز ہے یہ لینا سر بسر

یا خیالِ شکر اُن کے سامنے
آئے جو دیتے ہوں خفیہ اور تجھے

Marfat.com

اور وہ خفیہ لینے والوں کے سوا — اور کو مطلق نہ دیتے ہوں ذرا
گر یہ احوال اسکے نزدیک ایجواں — ہوں برابر تب تو یہ جانے کہ ہاں
بر ملا صدقے کے لینے کا سبب — ہے ادائے شکر بے رنج و تعب
اور نہیں تو جان لے تو بیگماں — تھا یہ اک شیطان کا دھوکا عیاں
لیک دینے والے کے حق سے کبھی — ہو نہ غافل زینہار اے متقی
یعنی دیکھا اس شخص کو کیسا ہے وہ — راغب اظہار یا خفیہ ہے وہ
گر وہ شکر اور خیر کے اظہار کو — خوب کرتا ہو پسند اے نیکخو
پس نہ شکر اُس کا کرو ہرگز ادا — خفیہ رکھو اُس کے صدقے کو صفا
اور اگر ہو شکر اُس کو ناپسند — بر ملا دینے کو سمجھے بُرگزند
تب کرو شکر اُسکا بیشک تم ادا — اُس کے صدقے کو بھی کر دو بر ملا
کیونکہ آنحضرت کے آگے اے اخی — لوگوں نے تعریف کی اک شخص کی
پس یہ فرمایا کہ تم سے بیگماں — کر دیا اُسکو ہلاک اے مردماں
وہ جو سُن لے گا نہ پائیگا نجات — یعنی دے بیجا ضرر اُسکو یہ بات
گرچہ وہ محبوب پاک ایزدی — خود کیا کرتے ستائش بعض کی
اُن کے مُنہ پر انکی کرتے تھے صفت — لیکن اُن کی آپ کو تھی معرفت
جانتے تھے آپ اُنکے راز و سِر — یعنی وصف انکی نہیں ان کو ضرر
بلکہ افزوں ہوگی رغبت خیر کی — اور بڑھ جائیگی ہمت خیر کی
جیسے فرمایا کسیکو بر ملا — ہے یہ اک سردار اہل دشت کا

روزوں کے اسرار

کیا مبارک روزہ ہے رمضان کا — حصہ چارم ہے یہ ایمان کا

Marfat.com

کیوں کہ ہے ارشاد پاک مصطفٰے — ہے یہ روزہ آدھا حصہ صبر کا

حدیث اَلصَّوْمُ نِصْفُ الصَّبْرِ
روزہ نصف ہے صبر کا

صبر ہے پھر خاص نصف ایمان کا — ہے یہی ارشادِ پاک مصطفٰے

حدیث اَلصَّبْرُ نِصْفُ الْاِیْمَانِ
صبر نصف ہے ایمان کا

جب کہ صبر نصف روزہ ہو چکا — صابروں کو پس یہ مژدہ مل گیا

آیت اِنَّمَا یُوَفَّی الصَّابِرُوْنَ اَجْرَھُمْ بِغَیْرِ حِسَابٍ
پورا کیا جائیگا صابروں کا اجر بغیر حساب کے

صبر والوں کو ملے گا وہ ثواب — جس کا ہرگز ہو نہیں سکتا حساب
پس ہوا روزہ کا بھی ایسا ثواب — جو کہ ہے بے انتہاء و بے حساب
ہے یہ ارشادِ شہِ عرشی مقام — یعنی آجاتا ہے جب ماہِ صیام
کھلتے ہیں درہائے جنات النعیم — بند ہو جاتے ہیں ابواب جحیم
قید ہو جاتے ہیں شیطاں سب کے سب — اور منادی اسطرح کہتا ہے تب
آگے آ اے طالبِ خیرات تو — اور تو اے طالبِ شر دُور ہو
اور یہ فرمایا کہ جو ہے روزہ دار — اس کا سونا ہے عبادت میں شمار
یہ بھی فرمایا کہ اے اہلِ شعور — ہوتا ہے ہر شئے کا دروازہ ضرور
پس عبادت کا ہے روزہ خاص در — سارے عابد اس سے کرتے ہیں گذر
کیا عجب ہے صائموں کا مرتبا — کہتے ہیں کھا کر قسم یوں مصطفٰے
یعنی ہے بوئے دہانِ روزہ دار — مشک سے بڑھ کر پسندِ کردگار
بلکہ فرماتا ہے یوں پروردگار — اے جوانِ پاکباز روزہ دار

Marfat.com

تونے اپنی خواہشیں میرے لئے
چھوڑ دی ہیں سب کی سب اے نیک پے

اور رضا میں میری تونے ایجواں
صرف کی اپنی جوانی بیگماں

میرے نزدیک اب تو ایسا ہو گیا
جیسے ہو کوئی فرشتہ خوش لقا

یوں بھی آیا ہے کہ ہو حکم خدا
اے فرشتو دیکھو بندے کو ذرا

کھانا پینا شہوت و لذت سبھی
واسطے میرے ہیں اس نے چھوڑ دی

یہ ہے مضمون اک حدیث پاک کا
اس طرح فرماتا ہے ربّ العلا

یعنی روزہ خاص میرا ہو چکا
مابدولت دیں گے خود اس کی جزا

گو سبھی طاعات ہیں اللہ کی
لیک نسبت اسکو بڑھ کر ہو چکی

ہے وہ نسبت اُس کو حق کی چاہ سے
جیسے بیت اللہ کو اللہ سے

اِس لئے سب پر بلا اُسکو شرف
گویا موتی ہے یہ اور باقی صدف

اور خصوصًا ترک کرنے بعض کام
جو کہ ہیں شہوات پر مبنی تمام

پس یہ امر باطنی ہے بیگماں
جو کہ آنکھ اور کان سے بھی ہے نہاں

جس میں کوئی بھی عمل ایسا نہیں
جو کہ کان اور آنکھ سے سوجھے کہیں

بس فقط ہے یہ نظر گاہ خدا
خاص اللہ خود ہے اسکو دیکھتا

بلکہ جو دشمن خدا کا ہے شریر
اُسپہ بھی ہوتا ہے اِک غلبہ کثیر

کیونکہ شیطاں کا وسیلہ ہے وہ شے
نام جس کا شہوت و لذات ہے

شہوتیں شیطان کی ہیں یار غار
بلکہ ان کی ہیں چراگاہ و بہار

کھانے پینے سے قوی ہوتی ہیں وہ
پاکے قوت مرد کو کھوتی ہیں وہ

ہے یہ فرمانِ نبی ذوالجلال
ہر رگِ انساں میں ہے شیطان کی چال

تنگ کر دو بھوک سے تم اسکی راہ
پھر نہ گذرے گا وہ ملعون روسیاہ

اور یہی تھا حکم پاکِ مصطفےٰ
عائشہ کو اے عفیفہ پارسا

Marfat.com

خلد کی کھڑکی کو تو کھڑکایا کر
کھڑکھڑانے سے کھلیگا اُسکا در

عائشہ نے عرض کی کس چیز سے
بولے حضرت بھوک سے کھڑکا اوسے

چونکہ روزہ دشمنِ شیطان ہے
اس کے حق میں موجب نقصان ہے

بند کر دیتا ہے اُسکی راہ کو
توڑ دیتا ہے یہ اسکی چاہ کو

اس لئے اللہ کو محبوب ہے
اِس لئے اُس کی طرف منسوب ہے

شہوتیں شیطان کی ہیں یار غار
بلکہ ہیں ان کی چراگاہ و بہار

یہ رہیں جبتک ہری اور سبزہ زار
اُن کی آمد و رفت ہو گی بیشمار

اور رہیں جبتک وہ آتی جاتی یُوں
بندۂ عاصی رہے تب تک زبوں

بندے کو تب تک نہ ہو قرب و وصال
اور نہ ظاہر ہوگا مولی کا جلال

دِل پہ بندوں کی رہے تبتک حجاب
ہے یہ ارشادِ شہ عالیجناب

آدمی کے دِل پہ یہ شیطان بد
گر نہ دورہ کرتا پھرتا پُر حسد

دیکھ لیتے آدمی جبروت کو
آسماں اور اسکے سب ملکوت کو

اِس لئے روزہ عبادت کا ہے در
بلکہ مومن کیلئے ہے اِک سپر

بیان واجبات ظاہری

واجب اوّل

جاننا رمضان کی پہلے ابتدا
یعنی کہ دن چاند ہے ظاہر ہوا

اور اگر مطلع پہ ہو گرد و غبار
تیس دِن شعبان کے کر لو شمار

گر ہو ممکن چاند تم خود دیکھ لو
ورنہ سُنکر بھی یقین حاصل کرو

ایک عادل مرد کے کہنے سے بھی
علم رویت ہوگا ثابت اے اخی

Marfat.com

اور نہ ہوگا چاند ثابت عید کا
جب تلک وہوں نہ شاہد باصفا

جس نے اک عادل سے سن رویت کا حال
کر لیا اُس پر یقین بے احتمال

اُس کو روزہ رکھنا لازم ہے ضرور
حکم رویت گو نہ دے قاضی الامور

چاند اک بستی میں دیکھا چاہئے اگر
اور نہ آئے شہر و دیگر میں نظر

اور ہوا اُن میں فرق دو منزل سے کم
فرض ہوگا سب پہ روزہ یک قلم

اور جو ہو اُن میں زیادہ فاصلہ
پس رہے گا حکم دونوں کا جدا[1]

واجب دوم

نیت ہر روزہ ہر شب[2] کیجئے
جزم سے اور خوب ہی تعیین سے

اور جو نیت کل مہ رمضان کی
اپنے دل میں یکدفعہ ہی ٹھان لی

یہ نہ کافی ہوگی نیت مطلقا
بلکہ ہر شب چاہیئے نیت جدا

اور اگر شب کو کوئی نیت کرے
بعد نیت کے وہ کھائے کوئی شے

پس وہی نیت کرے گی اکتفا
اور اسی نیت سے روزہ ہے روا

اور اگر نیت کرے دن کو بھلا
نفل ہوگا اور نہ ہو رمضان کا

روزۂ مطلق[3] کی نیت کی اگر
یہ نہ جائز ہوگا رمضاں میں مگر

---

[1] حنفیہ کے نزدیک جب ایک شہر میں چاند ہو جائے تو باقی تمام شہروں کے لوگوں کو بھی روزہ رکھنا چاہیئے ولا عبرۃ لاختلاف المطالع بل اذا ثبت فی مصر لزم لسائر الناس ۱۲ عینی شرح کنز (عرشی)

[2] یہ شافعیہ کے مذہب کا مسئلہ ہے حنفیہ کے نزدیک رات سے لیکر دن ڈھلنے سے پہلے تک نیت روا ہے وصح صوم رمضان وھو فرض والنذر المعین وھو واجب والنفل بنیۃ من اللیل الی ماقبل نصف النھار عندنا وقال الشافعی رح تعیین النیۃ الرمضانیۃ والتبییت بھا من اللیل شرط ۱۲ عینی

[3] یہ بھی شافعیہ کا مسئلہ ہے ہمارے نزدیک مطلق روزہ کی نیت سے یا نفلی روزہ کی نیت سے رمضان میں روزہ رکھا جائے تو وہ صوم رمضان ہی واقع ہوگا ویصح بمطلق النیۃ وبنیۃ النفل وقال الشافعی رح لا یجوز الا بالتعیین عن فرض الوقت ۱۲ عینی شرح کنز (عرشی)

Marfat.com

بلکہ یہ تعیین ہو اے باصفا — روزہ رکھتا ہوں یہ میں رمضان کا
یا کہ شک کی رات میں کوئی اگر — یوں کرے نیت بایں وہم و خطر
کل اگر رمضان ہوگا تو ضرور — روزہ رکھونگا میں بے ریب و قصور
پس یہ نیت کچھ اسے کافی نہیں — کیونکہ اسکو خود نہیں اسمیں یقیں
ہاں کسی حالی قرینہ سے اگر — ایسی ہی نیت کرے کوئی بشر
پچھلی شب رمضان میں ہو جیسے شک — پس نہیں مانع یقیں کے ایسے شک
حیض میں روزہ کی نیت کی اگر — اور ہوئی وہ طاہرہ قبل از سحر
روزہ و نیت پس اسکا ہے درست — ایسا ہی بیمار گر ہو بھائے چست

واجب سوم

یا دہو روزہ اگر اے خوش سیر — کچھ نہ پہنچائے شکم میں جان کر
جس نے دانستہ ہو کچھ کھایا پیا — یا چڑھائی ناک میں کوئی دوا
یا کرائے حقنہ از بہرِ مرض — ٹوٹ جائے اس کا روزہ الغرض
سینگیاں کھچوائے کوئی نیک رائے — تیل ڈالے سر میں یا سرمہ لگائے
یا کسی کی فصد ہو اے خوش سیر — سب ہیں جائز کچھ نہیں ان سے ضرر
یا کہ ڈالے کان[1] میں کوئی دوا — یا ہو کچھ احلیل میں داخل کیا
گر مثانہ[2] میں نہ پہونچے کوئی چیز — پس نہ روزہ ٹوٹے ان سے اے عزیز
یا بغیر از قصد و بے وہم اے عزیز — پیٹ میں ناگاہ پہنچے کوئی چیز

---

[1] حنفیہ کے نزدیک کان میں دوا ٹپکانے سے روزہ ٹوٹ جاتا ہے ۱۲ کذا فی العینی (عرشی)
[2] امام ابو حنیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے نزدیک مثانہ میں پہنچنے کی صورت میں بھی نہیں ٹوٹتا۔ کذا فی الجوہرہ نیرہ شرح قدوری (عرشی)

Marfat.com

جیسے مکھی یا غبار و یا لعاب
یا کہ کلی کے سبب[1] کچھ قطرہ آب

پس نہ روزہ ٹوٹے ان سے بیقصور
غرغرہ سے ٹوٹ جائے گا ضرور

گر دمِ افطار یا وقتِ سحر
کچھ کسی نے کھا لیا اے خوش سیر

پھر ہوا ظاہر کہ شب باقی نہ تھی
یا کہ دن باقی رہا تھا کچھ گھڑی

پس ہے لازم ایسی روز کی قضا
ہیں یہی احکام شرعِ مصطفےٰ

واجب چہارم

پھر ہے واجب روزہ میں ترکِ جماع
اس سے شارع نے کیا ہے امتناع

اور اگر صحبت کرے گا بھول کر
پس نہ مفسد ہوگا روزہ بے خطر

اور کیا گر رات کو صحبت کا کام
خواب میں یا ہو گیا ہو احتلام

اور پلیدی میں ہی فجر اسکو ہوئی
پس نہ فاسد ہوگا روزہ اس سے بھی

اور اگر کرتا تھا صحبت روزہ دار
صبح اتنے میں ہوئی پھر آشکار

اور یہ فوراً ہو گیا زن سے جدا
وہ تو روزہ[2] اس کا جائز ہو گیا

اور توقف گر کرے گا جان کر
ہوگا تب کفارہ لازم اسکے سر

واجب پنجم

اس میں ازالِ منی بھی ہے خطا
بے جماع ہم با جماع ہے ناروا

گر کرے گا منی قصداً کوئی
روزہ اس کا ٹوٹ جائیگا تبھی

---

[1] کلی میں اگر بلا قصد کچھ پانی حلق سے اتر جائے تو حنفیہ کے نزدیک روزہ ٹوٹ جاتا ہے قضا واجب ہے کفارہ نہیں۔ کذا فی الجوہرۃ النیرۃ شرح قدوری ۱۲ (عرشی)

[2] عند الحنفیہ اسکا روزہ درست نہیں ہوا قضا واجب ہے ومن تسحر وھو یظن ان الفجر لم یطلع ثم تبین ان الفجر قد طلع قضا. ذلک الیوم ۱۲ (قدوری)..... (عرشی)

Marfat.com

اپنی بیوی کو لٹانا اپنے پاس
یہ نہیں مفسد نہ بوسہ نے مساس

پر اگر انزال ہو ٹوٹے گا تب
گر نہ ہو تو بھی یہ ہیں مکروہ سب

اور اگر انزال کا تھا اُس کو ڈر
پھر لیا بوسہ بھی اُس نے جان کر

اتنے میں نکلی منی بھی بالضرور
ٹوٹیگا روزہ کہ ہے اُس کا قصور

واجب ششم

قے سے رکنا بھی ہے واجب سر بسر
ٹوٹے روزہ قے کرے جو جان کر

آپ سے ہو جائے تو مفسد نہیں
پر جو نکلے گا تو ٹوٹے بالیقین

اور جو بلغم حلق میں سے لے نکل
اُس کے روزے میں نہیں آتا خلل

ہاں جو منہ میں آئے پھر کھا جائیگا
اُس کے روزے کی نہیں ممکن بقا

بیان قضا و کفارہ و فدیہ و امساک

جو مسلماں عاقل و بالغ ہوا
گر نہ رکھے روزہ ہے اس پر قضا

حائضہ اور مرتدہ بھی دیں قضا
اور مستے کوئی اُن کے ماسوا

خواہ وہ پیہم رکھیں صوم قضا
یا جداگانہ کہ ہے یوں بھی روا

دیں وہ کفارہ جو روزہ توڑ دیں
یا پئیں یا کھائیں یا صحبت کریں

ہاتھ سے کرلیں جو انزال اے فتا
اونپہ کفارہ نہیں الّا قضا

اور ہے امساک اُن پہ لازم بالضرور
جو کریں روزہ میں کچھ مفسد ظہور

یا مسافر کوئی اے فرخندہ رائے
حالت افطار میں کچھ دن سے آئے

حائضہ یا پاک کچھ دن سے ہوئی
باقی دن تک کچھ نہ کھائیں یہ سبھی

Marfat.com

فدیہ ہے اُس زن پہ جو ہے بارور
پاکہ رکھتی ہو وہ بچّہ شیر خوار

جب کہ اُسکو اپنے بچّے کا ہو ڈر
چھوڑ دے روزے کا رکھنا بے خطر

پس یہ ہر روزہ کے بدلے اے فتا
ایک مُدّ گیہوں بھی دے اور پھر قضا

یا بہت بوڑھا کہ ایسا ہو ضعیف
جو نہ روزہ رکھ سکے مرد نحیف

وہ فقط دے مُدّ گندم بے قضا
بس یہ سارے مفطروں کا حال تھا

روزوں کے اسرار باطنی اور شروط

تین درجے روزے کے ہیں اے فتا
ایک روزہ ہے عوام الناس کا

ایک خواص الناس کا ہے اے فتا
ایک روزہ ہے اخص الخاص کا

پیٹ کو اور شرمگاہ کو روکنا
یہ تو روزہ ہے عوام الناس کا

اور اعضا کو گنہ سے روکنا
پس یہ ہے صوم خواص اے بیریا

یعنی دست و پا دہن سمع و بصر
ہر خطا سے اِن کو رکھنا دُور تر

اور اخص الخاص کا روزہ ہے یوں
دِل میں آنے دے نہ افکار زبوں

فکر دنیا اور جو ہیں بد خیال
سب کو اپنے قلب سے ڈالیں نکال

جز خدا اس شے سے کر لیں دِل کو بند
ان کا روزہ یہ ہے بس اے ارجمند

روزہ جو ہے ان اخص الخاص کا
فکر دنیا سے ہے فوراً ٹوٹنا

پردہ دنیا جو کہ ہے مقصود دیں
اسکا فکر البتہ کچھ مفسد نہیں

مرتبہ یہ ہے انہی کا اے اخی
جو مقرب حق کے ہیں یا ہیں نبی

ہے جو روزہ بندگان خاص کا
اُس کا ہم لکھتے ہیں کیفیت ذرا

مسئلہ یہ شافعیہ کا مسلک ہے حنفیہ کے نزدیک یہ عورت صرف قضا دے فدیہ نہ دے والحامل والمرضع ان خافتا علی انفسہما او ولدیہما افطرتا وقضتا ولا فدیۃ علیہما ۱۲ قدوری (عرشی)

Marfat.com

کیونکہ محنت اوسپہ کرسکتے ہیں لوگ
اپنے دِل کے دُور کرسکتے ہیں روگ
جو کوئی محنت کرے با انتظام
اُس کو ہوسکتا ہے حاصل یہ مقام

کیفیت روزۂ خواص اور اُس کی شروط تکمیل

اوّل نظر کو روکنا

نیچی رکھ اپنی نظر اے دُور بیں
"تا نہ دیکھے وہ بُری باتیں کہیں
اور جن چیزوں سے دِل بٹتا ہے صاف
اور خدا کی یاد سے ہٹتا ہے صاف
اُن سے روکے رکھنا تو اپنی نظر
کیونکہ یُوں فرماتے ہیں خیر البشر
ہے نظر کرنا بھی زہر آلود تیر
ہے یہ تیر دست شیطانِ شریر
بلکہ شہوت کی نظر تو اے حضور
توڑ ہی دیتی ہے روزہ کو ضرور

حدیث خَمْسٌ یُفْطِرْنَ الصَّائِمَ الْکَذِبُ وَالْغِیْبَۃُ وَالنَّمِیْمَۃُ
پانچ چیزیں روزہ توڑ دیتی ہیں جھوٹ اور غیبت اور چغلی
وَالْیَمِیْنُ الْکَاذِبَۃُ وَالنَّظْرَۃُ بِشَہْوَۃٍ
اور جھوٹی قسم اور شہوت سے دیکھنا

دوم زبان کا روکنا

فحش و کذب و غیبت اور بیہودہ بات
اور جو کچھ ہیں زبان کی بد صفات
بند رکھنا سب سے تو اپنی زبان
ہے یہی روزہ زبان کا بیگمان
ذکرِ حق اور پڑھنا قرآن مجید
یہ بھی ہے روزہ زبان کا السعید
مصطفےٰ کا ہے یہ ارشادِ عزیز
چاہیئے یُوں روزہ والوں کو تمیز

Marfat.com

فحش سے اور جہل سے بچتے رہیں
اُن سے گر کوئی لڑے تو یوں کہیں

میں ہوں روزہ دار تو مجھ سے ہو دُور
میں لڑائی سے ہوں بیزار و نفور

لکھتے ہیں[1] راوی یہ طرفہ ماجرا
عورتیں دو تھیں بعہدِ مصطفٰے

روزہ اُن دونوں نے رکھا ایک روز
ہو گئیں وہ تشنگی سے سینہ سوز

آیا پیغام اُن کا پیشِ مصطفٰے
حال بد ہے اذن ہو افطار کا

بھیجکر اِک جام حضرت نے کہا
قے کریں اس میں جو کچھ کھایا پیا

بھر دیا آدھا پیالہ ایک نے
قے میں اس کی نکلا خوں اور لوتھڑے

دوسری نے بھی جو ایسا ہی کیا
گوشت اور خوں سے پیالہ بھر دیا

دیکھ کر حیراں ہوئے اس کو تمام
تب ہوا ارشاد سلطانِ انام

اذن کیوں ہیں چاہتیں افطار کا
جبکہ سالم ان کا روزہ ہی نہ تھا

تھی جو شے کر دی حرام اللہ نے
روزے میں کھاتی رہیں دونوں اسے

یعنی غیبت کی انہوں نے خلق کی
جو کہ مثلِ گوشت ہائے خلق تھی

یہ وہی ہے گوشت پیالہ میں بھرا
جو کہ کھایا تھا اُنہوں نے خلق کا

سوم کان کا روکنا

سب بُری باتوں کے سننے سے ضرور
باز رکھنا اپنے کان اے باشعور

کیونکہ جن باتوں کا کہنا ہے حرام
ویسا ہی سُننا بھی ان کا ہے حرام

ہے حدیثِ پاک میں حکمِ عظیم
کہنے سننے والے دونوں ہیں اثیم

[1] احیاء العلوم میں اس روایت پر صرف یہ لکھا ہے وجاء فی الخبر اور اس کے سلسلہ روایت یا کسی ایک راوی کا بھی ذکر نہیں۔ ممکن ہے یہ روایت اسی موضوع و منکر روایات سے ہو جن کی اس کتاب میں کثرت ہونے کے اکثر شاکی ہیں ۱۲ (عرشی)

Marfat.com

حدیث اَلْمُغْتَابُ وَالْمُسْتَمِعُ شَرِیْکَانِ فِی الْاِثْمِ

غیبت کرنے والا اور سننے والا دونوں گناہ میں شریک ہیں

چہارم اعضاے دیگر کا روکنا

چتنے اعضا ہیں بمثلِ دست و پا
سب بُری باتوں سے اُن کو روکنا

وقتِ افطاری شکم کو پے بہ پے
باز رکھنا لقمۂ شبہات سے

کیونکہ جب دن بھر یہ بندہ بھوکا
خود حلال اور پاک سے بچتا رہا

کھائے پھر افطار میں مال حرام
پس نہ آئے گا وہ روزہ اسکے کام

ایسا روزہ بیگماں برباد ہے
کیونکہ آنحضرت کا یوں ارشاد ہے

یعنی اکثر روزہ دار ایسے بھی ہیں
مفت میں جو بھوکے اور پیاسے رہیں

اور نہ ہوگا ان کا وہ روزہ قبول
مفت میں ان کی گئی محنت فضول

حدیث کَمْ مِنْ صَائِمٍ لَیْسَ لَہٗ مِنْ صَوْمِہٖ اِلَّا الْجُوْعُ وَالْعَطَشُ

بہت سے روزہ داروں کو سوا بھوک اور پیاس کے روزہ سے کچھ نہیں ملتا

ایسے روزہ دار ہیں وہ اے ہمام
مالِ ناجائز سے جو کھولیں صیام

یا کریں غیبت سے افطار اے عزیز
یا خطا اعضا سے کرلیں بے تمیز

پس مُراد اس قولِ نبوی سے ضرور
ہیں اسی زمرے کے سب اہلِ شرور

پنجم قلّتِ غذا

وقتِ افطاری نہ اِتنا کھایئے
جس سے تن کر پیٹ کپّا سا بنے

گو غذا کیسی ہی ہو مالِ حلال
ہے زیادہ کھانا پھر بھی اک وبال

کیونکہ کوئی ظرف نزدیکِ خُدا
شکم پُر سے بڑھ کے کب ہوگا بُرا

Marfat.com

اور خصوصاً اے عزیز باصفا
پیٹ کو سو چیز سے جب بھر لیا

آدمی روزہ سے پھر شیطان پر
پا سکے گا کس طرح فتح و ظفر

کس طرح مارے گا اس دشمن کو
کس طرح توڑے گا ان شہوات کو

یعنی جب یہ سارا دن بھوکا رہا
پیاس سے اسکا گلا سوکھا رہا

پھر وہ سب دن بھر کی بھوک اور پیاس کا
کھول کر روزہ "نادارک" کر لیا

خوش مزہ کھانے وہ کھا نے روشنی
جن سے پیدا ہوتی ہے ماو منی

جیسے ہے اسوقت کی اک رسم وراہ
رکھتے ہیں ہر طرح کے کھانے کی چاہ

جمع کر کے چند قسموں کے طعام
رکھتے ہیں رمضاں میں اکثر خاص و عام

اور یہ ظاہر ہے کہ روزہ سے مراد
توڑنا شہوت کا ہے ای خوش نہاد

نفس تا تقویٰ پہ ہو جائے قوی
اور یہ حاصل بھوک سے ہے ایاخی

پس عزیزو صبح سے جب تا بشام
دور رکھا معدے سے ہر اک طعام

پھر ہوئیں جب خواہشیں انکی قوی
اور رغبت کھانے کی ان کو ہوئی

تب مقوی عمدہ کھانے خوش مزا
خوب کھا کر سیر اس کو کر دیا

پس یہ ظاہر ہے بفرد ہوشمند
اب تو اسکی ہو گئی قوت دوچند

بلکہ پیدا ہوں گی ایسی خواہشیں
جو کبھی ہوتیں نہ بے روزہ تمہیں

آلغرض روزہ سے ہے مقصد یہی
یعنی کم ہوں قوتیں شہوات کی

مرضی شیطان ہیں جو قوتیں
روزہ سے کمزور ہوں وہ اور دبیں

پس وہ اس صورت میں ہوں سست و ضعیف
جبکہ کھانا کھائیں سادہ اور خفیف

اس لئے کم سوئیں دن میں اے اخی
تا کہ ہو معلوم بھوک اور پیاس بھی

سختیِ روزہ پہ بھی کچھ ہو نظر
قوتوں کے ضعف کی بھی ہو خبر

کیا عجب ہے ایسی صورت میں اگر
تجھ سے شیطان لعیں ہو دور تر

Marfat.com

اور ملائک چرخ کے آئیں نظر
پردۂ غفلت سب اُٹھیں بالیقین

بلکہ ہے بیشک بیشقدر اس کا نام
جس میں تو دیکھے فرشتے لاکلام

اور اپنے سینہ و دل میں اگر
آڑ کر دے گا غذا کی بالیقین

آڑ میں ہی وہ رہے گا بیوقوف
اور نہ دیکھے گا فرشتوں کی صفوف

اور جو کوئی اپنا معدہ بھی اگر
خالی رکھے اے عزیز خوش گہر

یہ بھی کچھ کافی نہیں اِسکو ذرا
جب تلک دل سے نہ نکلے ماسوا

بلکہ اصلی بات تو ہے بس یہی
ماسوائے حق سے کر لیں دل تہی

شستم خوف و رجا

کھول کر روزہ ہو منکر ذرا
دل میں ہونا چاہیے خوف و رجا

یعنی کیا جائے ہوا روزہ قبول
یا کہ نامقبول اور محنت فضول

ضمیمہ

اے عزیزو ہم نے جو باتیں کہیں
اُن کو تو کوئی بجا لاتا نہیں

شرمگاہ اور پیٹ کی شہوتیں ہیں
رکھنا کافی چاہتے ہیں ہوالہوس

اُن کا ہو جاتا ہے روزہ تو صحیح
کیونکہ ہے تعمیل حکم حق صریح

لیک وہ روزہ کا جو مقصود ہے
وہ مجاہد ہی سے یہ محدود ہے

وہ فضیلت جس کا یہ مصداق ہے
وہ شرافت جس کا یہ میثاق ہے

وہ نہ حاصل ہو گی ہرگز اے عزیز
صائمے کو جب تک نہ سکھلے پرہیز

یعنی صمدیت کہ شان کبریا ہے
ہے تنزہ ہستی ہی بزرگ و بے ہمتا

یعنی بھوک اور پیاس اور شہوات بد
پاک ہونا ان سے ہے وصف صمد

Marfat.com

داخلِ عادت کرے اُسکو نہ شر — ہے یہی روزہ کا مقصد بیشتر
دے سکے شہوت سے رکنا بے ریا — ہے فرشتوں کا یہ منصب بے بہا
پس کریگا جو کہ اُن کی اقتدا — اور اسی عادت کو وہ لائے بجا
مثل ان کی وہ بھی مولیٰ کے قریب — ہوگا بیشک بلکہ ان سے بھی عجیب
جب کہ یہ ٹھہری ہے روزہ کی بنا — نزد شرع ورع و اصحاب صفا
تو غذا کو بند رکھنا نا بہ بشام — پھر دو وقتہ خوب کھا لینا طعام
شہوتوں میں ڈوبے رہنا ہر گھڑی — نفع اس میں کچھ نہیں اے متقی
اور اگر ہے نفع اس میں بھی بھلا — تو پھر اس کلمہ کے معنی ہونگے کیا

حدیث کم من صائم لیس لہ من صومہ الا الجوع والعطش
اکثر روزہ داروں کے روزے کا ثمرہ بھوک پیاس کے سوا اور کچھ نہیں

روزۂ نفل

جو مبارک دن ہیں اے عالی جناب — ان میں روزہ کا دوبالا ہے ثواب
پھر وہ عمدہ دن تبرک التیام — بعض تو سالانہ آتے ہیں مدام
بعض ہر ہفتہ میں جیسے ماہوار — آتے جاتے ہیں وہ دن اور روزہ دار
بعد رمضان کے جو سالانہ ہیں روز — ہیں وہ عاشورہ و عرفہ دل فروز
عشرۂ اوّل ہے ذی الحجہ کا تمام — عشرۂ اوّل محرم بھی تمام
اور حدیثوں میں ہے یہ ذکر کریم — بعد رمضان کے محرم ہے عظیم
روزۂ ماہِ محرم کا مقام — سارے روزوں سے ہے برتر السلام
یوں بھی آیا ہے کہ اسکا روزہ ایک — اور دن کے تیس روزوں سے ہے نیک
پر رمضان کا روزہ ایک بھی — اسکے تیسوں سے ہے افضل بے کمی

Marfat.com

یوں بھی مروی ہے رسول پاک سے
تین روزے جو محرم میں رکھے

جمعرات و جمعہ ہفتہ اے جناب
سات سو برسوں کا اسکو ہو ثواب

بلکہ پیشِ کبریا اے دادگر
کوئی دن ایسا نہیں محبوب تر

جیسا پیارا عشرۂ ذوالحج ہوا
خاص مقبولِ جنابِ کبریا

اِن دنوں کا ایک روزہ اے مہیں
سال بھر کے روزوں سے کچھ کم نہیں

اِن شبوں میں ایک شب کا جاگنا
قدر کی شب کا ہے گویا جاگنا

مصطفےٰ نے صومِ شعبانِ سنی
پورے رمضاں تک رکھے تھے کبھی

اور کبھی حضرت نے رکھے بھی نہیں
اِس لئے مروی ہے یہ حکم متیں

یعنی شعباں جب کہ گذرے نصف ماہ
کوئی روزہ پھر رکھے بے اشتباہ

اور مہینے میں جو ہیں برکت کے روز
پس وہ ہیں ایامِ بیض[1] اے دلفروز

اور فضیلت کے ہیں دن ہفتہ میں تین
پنجشنبہ پیر و جمعہ اے مہیں

پس یہ تھے ایام عمدہ اے جناب
اُنکی برکت سے دوبالا ہے ثواب

اور ہمیشہ روزہ رکھنا بالدوام
جس کو صومِ دہر کہتے ہیں تمام

پس یہ جائز ہے بایں شرطِ سعید
اُن سے مستثنیٰ رکھے تشریقِ عید

اکثر اصحابِ کبار اور تابعین
رکھتے تھے ایسا ہی روزہ بالیقین

اور ابو موسیٰ سے بھی مروی ہے یوں
ہے یہ ارشادِ نبیِ رہنمول

مَنْ صَامَ الدَّهْرَ كُلَّهُ ضُيِّقَتْ عَلَيْهِ جَهَنَّمُ هٰكَذَا وَعَقَدَ ثَلٰثِيْنَ

جو شخص ہمیشہ روزہ رکھے تو اسپر جہنم اس طرح تنگ ہو جاتا ہے اور اسکے ساتھ ہی آپنے تیس کا عقدہ باندھ کر

اور اگر اک دن تو رکھے روزہ صاف
اور کرے افطار اک دن بخلاف

تو بڑی عمدہ ہے یہ بات اے اخی
اِسطرح مغلوب ہوگا نفس بھی

[1] یعنی تیرھویں چودھویں اور پندرھویں تاریخیں ۱۲

Marfat.com

کیوں کہ اس قوم میں ہیں روزہ دار
صابروں اور شاکروں میں شمار

ایک دن فاقہ پہ رہے گا صبر
دوسرے دن رزق پیدا ہوگا شکر

جب حضرت کے لئے اللہ نے
کردیا بطحا، مکہ سا منے

تا وہ سونا آپ کی ٹھوکر سے
پس کیا انکار اس سے آپ نے

اور کہا یارب تمنا یہ ہے
میں رہوں گا صابر و شاکر سدا

ایک دن بھوکا رہونگا میں مدام
دوسرے دن کھاؤں گا آب و طعام

جبکہ میں بھوکا رہوں گا باخوشی
پس کروں گا تیری جانب عاجزی

اور رہونگا جب شکم سیر اسے خدا
تب کروں گا میں تیری حمد و ثنا

حضرت داؤد سے ہے یہ نکتہ ام
ایسے ہی کہتے تھے روزہ مستدام

ایک دن افطار کرتے با سرور
دوسرے دن روزہ رکھتے بالضرور

أَفْضَلُ الصِّيَامِ صَوْمُ أَخِي دَاوُدَ عَلَيْهِ السَّلَامُ كَانَ يَصُومُ يَوْمًا

سب روزوں سے افضل روزہ بھائی داؤد علیہ السلام کے روزہ ہے وہ ایک دن روزہ رکھتے

وَيُفْطِرُ يَوْمًا

ایک دن افطار کرتے

اسرار حج

دین و ایماں کا ہے حج رکن و کمال
عمر بھر کی طاعتوں کا ہے حج حال

جس کے حق میں ہے یہ آیت با یقیں
اور پسند کیا میں نے تم پر احسان اپنا

أَلْيَوْمَ أَكْمَلْتُ لَكُمْ دِينَكُمْ وَأَتْمَمْتُ عَلَيْكُمْ نِعْمَتِي وَرَضِيتُ

آج میں پورا کر چکا تم کو دین اور پورا کیا میں نے تم پر احسان اپنا

Marfat.com

لَكُمُ الْاِسْلَامَ دِيْنًا
تمہارے واسطے دین مسلمانی

جس کے بارہ میں ہے حکم مصطفےٰ — جو مرا بس حج کے وہ کافر ہوا

حدیث مَنْ مَاتَ وَلَمْ يَحُجَّ فَلْيَمُتْ اِنْ شَاءَ يَهُوْدِيًّا وَّاِنْ شَاءَ نَصْرَانِيًّا
جو شخص مرے اور حج نہ کرے تو اگر چاہے یہودی مرے چاہے نصرانی مرے ۱۲ ابن عدی بروایت ابوہریرہؓ

حج کی فضیلت

حکم پہنچا حضرت ابراہیم کو — تو سنا خلقت کو حج کی گفتگو
آئیں گے وہ پاس تیرے دوڑتے — پیدل اور اسوار راہِ دور سے

آیت وَاَذِّنْ فِى النَّاسِ بِالْحَجِّ يَاْتُوْكَ رِجَالًا وَّعَلٰى كُلِّ ضَامِرٍ يَّاْتِيْنَ
پکار دے لوگوں میں حج کیواسطے کہ آئیں تیری طرف پیادہ اور سوار دُبلے دُبلے اونٹوں پر
مِنْ كُلِّ فَجٍّ عَمِيْقٍ
چلے آتے راہوں دور سے

یوں پکارے پھر خلیل محترم — آؤ اے لوگو سوئے بیت الحرم
جگ گرو اس کا یہ ہے بیت العتیق — یہ خدا کا گھر تمہارا ہے شفیق
حق نے پھر انکی صدا اک آن میں — ڈالدی ہر آدمی کے کان میں
جن کو ہونا تھا ثواب حج نصیب — اس ندا کا بس وہی ٹھہرا مجیب

حدیث مَنْ حَجَّ الْبَيْتَ فَلَمْ يَرْفُثْ وَلَمْ يَفْسُقْ خَرَجَ مِنْ ذُنُوْبِهٖ كَيَوْمِ
جس نے کعبہ کا حج کیا اور عورت سے بے پردہ نہ ہوا اور نہ گناہ کیا تو وہ گناہوں سے ایسا نکلا جیسا
وَلَدَتْهُ اُمُّهٗ
ماں کے پیٹ سے پیدا ہونے کا دن تھا۔

Marfat.com

اور یہ فرمایا کہ شیطان ذلیل
روز عرفہ سخت ہوتا ہے ذلیل

دیکھتا ہے چونکہ اُس دن یا بجا
وہ نزولِ رحمتِ حق بر ملا

اور غفرانِ معاصیِ کبیر
اِس لئے جلتا ہے شیطانِ شریر

آیت قَالَ فَبِمَا اَغْوَيْتَنِيْ لَاَقْعُدَنَّ لَهُمْ صِرَاطَكَ الْمُسْتَقِيْمَ
شیطان نے کہا جب تو نے خود گمراہ کر دیا تو میں بیٹھوں گا ان کی تاک میں تیری سیدھی راہ پر

راہِ مکہ ہے صراطُ المُستقیم
گھات میں بیٹھا ہے شیطانُ الرَّجیم

تاکہ پھیرے خلق کو اس راہ سے
پر نہ کچھ بھیکوں پہ اس کا بس چلے

اور یہ فرمایا کوئی فرزندِ شیم
عمرہ یا حج کے لئے نکلے اگر

راہ میں مر جائے پھر وہ خوش بخت
ویسے ہی ملتا ہے اجر حج و عمرہ تا روزِ جزا

اجرِ حج و عمرہ تا روزِ جزا
درج ہوا اعمال نامے میں سدا

جو مرے حج میں یا اصوات
روز محشر بخشا جائے بے حساب

حدیث حَجَّةٌ مَبْرُوْرَةٌ خَيْرٌ مِّنَ الدُّنْيَا وَمَا فِيْهَا وَحَجَّةٌ مَبْرُوْرَةٌ لَيْسَ
حج مقبول دنیا و مافیہا سے بہتر ہے حج مقبول کا بدلا سوائے
لَهَا جَزَاءٌ اِلَّا الْجَنَّةُ
جنت کے اور کچھ نہیں

اور یہ فرمایا کہ حاجی سب کے سب
اور عمرے والے ہیں مہمان رب

اس سے جو مانگیں وہی پائیں ضرور
مغفرت چاہیں تو بخشے سب قصور

گر دعا مانگیں تو کرتا ہے قبول
گر سفارش چاہیں ہوتی ہے حصول

رحمتیں اس گھر کے اوپر صبح و شام
ایک سو بیس اترتی ہیں مدام

سب نمازی اُس کے اور اہلِ طواف
مستحق ہوتے ہیں اُن کے بے خلاف

گرد کعبہ سات پھیرے جو کرے
سر برہنہ پا برہنہ پیدل یہ پھرے

Marfat.com

اُس کو وہ نیکی ملے گی لاکلام
کر دیا آزاد جیسے اِک غلام

اور اگر پانی برستے میں کرے
اُس کے سب پچھلے گناہ بخشے گئے

کہتے ہیں میدان عرفہ میں اگر
بخشا جاتا ہے کوئی عاصی بشر

پھر وہاں گذرے جو کوئی دوسرا
بخشدے اُسکو بھی ربِّ دوسرا

گر بروز جمعہ روزِ عرفہ ہو
بخشے حق ہر حاضرِ عرفات کو

سب دِنوں سے ہے یہ دِن پر انتفاع
مصطفٰے کا تھا یہ دِن حج وداع

مصطفٰے عرفات میں اس وقت تھے
جب یہ آیت اُتری اوپر آپکے

آیت اَلْیَوْمَ اَکْمَلْتُ لَکُمْ دِیْنَکُمْ وَاَتْمَمْتُ عَلَیْکُمْ نِعْمَتِیْ وَ
رَضِیْتُ لَکُمُ الْاِسْلَامَ دِیْنًا ۝

ہوگیا کامل تمہارا دین اب
دین خدا نے نعمتیں اب تم کو سب

اور تمہارے واسطے اے مسلمیں
ہے یہی اچھا مسلمانی کا دیں

جب یہ آیت اُتری کہتے تھے اہلِ کتاب
گر اُتری ہم پہ یہ رحمت مآب

تو ہم اس دِن کو بناتے اپنی عید
فرحتِ قلبی ہمیں ہوتی مزید

تھے علی بن موفق اِک ولی
واقفِ سِرِّ خفی وہم جلی

وہ بحالائے باخلاص و ولا
چند حج من جانب خود الورا

خواب میں دیکھا کہ شاہِ سرمدی
یوں انہیں فرما رہے ہیں اے علی

تو نے کیا میری طرف سے حج کئے
حج کئے کیا تو نے میرے ہی لئے

پس انہوں نے عرض کی ہاں یا نبیؐ
آپ نے فرمایا پھر یہ اے علی

تو نے کیا لبیک بھی میرا کہا
عرض کی ابن موفق نے بلیٰ

آپ نے فرمایا اب تجھ کو ضرور
دوں گا میں اس کا عوض روزِ نشور

Marfat.com

جبکہ نیک و بد سے حق لیگا حساب
ہونگے سب سختی میں با رنج و عتاب

ہاتھ میں تیرا پکڑ کر اے علی
داخل جنّت کروں گا اس گھڑی

اور مجاہد نے یہ فرمایا کہ جب
آتے ہیں مکّہ میں حاجی لوگ سب

پس فرشتے جو ہیں مکّہ میں تمام
اشتر اسواروں کو کرتے ہیں سلام

اور گدھوں پر جو کہ ہیں حاجی سوار
ہیں ملاتے ہاتھ اُن سے باوقار

اور پیادوں سے وہ ملتے ہیں گلے
جیسے ملتا ہو کوئی احباب سے

وہ علی بن موّفق نیک حال
کہتے ہیں حج کو گیا میں ایک سال

اور شب عرفہ کو بے خوف و خطر
خیف کی مسجد میں سو یا رات بھر

خواب میں دیکھا کہ اُترے دو ملک
سبز ہے پوشاک سے سر پا تلک

ایک نے پھر دوسرے سے یوں کہا
اے خدا کے بندے سُن کہتا ہوں کیا

کچھ تجھے معلوم ہے یہ ماجرا
کس قدر لوگوں نے آکر حج کیا

بولا وہ مجھ کو نہیں کچھ بھی خبر
تب کہا لے مجھ سے سن اسکی خبر

حج میں تھے امسال چھ لاکھ آدمی
سب نے طوف و حج کیا اور سعی کی

پر تجھے یہ بھی خبر ہے یا نہیں
حج ہے کِنوں کا قبول اے ہمنشیں

تب کہا اُس نے مجھے معلوم کیا
پھر کہا پہلے نے مجھ سے سُن ذرا

بس فقط چھ کا ہوا ہے حج قبول
باقی نامقبول ہیں بالکل فضول

وہ اُڑے کہکر یہ سوئے آسماں
خواب سے میں چونک اُٹھا ناگہاں

اس سے مجھ کو سخت رنج و غم ہوا
اور اپنے دل میں میں نے یوں کہا

جب کہ چھ شخصوں کا حج ٹھہرا قبول
میں بھلا کب ہو سکوں اُنمیں شمول

پھر تو میں عرفہ سے آیا لوٹ کر
دل میں تھا میرے یہی خوف و خطر

اتنے میں شب ہو گئی نیند آگئی
دیکھتا کیا ہوں فرشتے ہیں وہی

Marfat.com

اور یہاں بھی پہلی شب کی گفتگو
کر رہے ہیں دونو باہم دوبدو

اور کہا یہ بھی ہے کچھ تم نے سُنا
کیا ہوا ہے آج حکمِ کبریا

دوسرا بولا نہیں مجھکو خبر
وہ لگا کہنے سُن اے عالی گہر

وہ جو تھے چھ شخص مقبولِ خدا
آج اونہوں نے کام طرفہ تر کیا

یعنی اُن میں سے ہر اک انسان نے
بخشوائے لاکھ لاکھ اللہ سے

پس وہ چھ لاکھ آدمی بھی سبکے سب
ہو گئے مغفور اُن چھ کے سبب

فضیلت مکّہ و کعبہ شریف

ہے یہ ارشادِ جنابِ مصطفےٰ
حق تعالےٰ نے یہ وعدہ ہے کیا

یعنی حج مکہ کا چھ لاکھ آدمی
ہر برس کرتے رہیں گے بے کمی

گر رہیں گے کم تو پھر پروردگار
پورا کردے گا فرشتوں سے شمار

ہوگا یوں کعبہ کا محشر میں سنگھار
جیسے پہلی شب عروسِ گلعذار

جتنے حاجی اسکے ہونگے حق طلب
اس کے پردوں میں لٹکتے ہونگے سب

اور لٹکتے جھومتے فرحاں و شاد
گرد گرد اس کے چلیں گے بامراد

ساتھ کعبہ کے چلیں بے رنج و غم
سب کے سب ہوں داخلِ باغِ ارم

سنگ اسود ہی جواب کعبہ کی خشت
تھا یہ پہلے ایک یاقوتِ بہشت

اس طرح ہوگا یہ محشر میں عیاں
اس کی دو آنکھیں ہوں اور ہو اک زباں

جس نے اسکو صدق سے بوسہ دیا
دے گا وہ اُس کی گواہی برملا

چومتے تھے اُسکو اکثر مصطفےٰ
آپنے سجدہ بھی ہے اُسپر کیا

اور سواری پر اگر کرتے طواف
تب عصا سے بوسہ دیتے اسکو صاف

جب دیا فاروقؓ نے بوسہ اسے
بولے میں پتھر سمجھتا ہوں تجھے

[1] مکہ شریف کے فضل و حالات معلوم کرنے کے لئے ملاحظہ ہو ترجمہ فتوح الحرمین

[2] ترمذی بروایت ابن عباس

Marfat.com

تجھ سے کچھ ممکن نہیں نفع و ضرر
پتھروں کی طرح پتھر بے خبر

چونکہ بوسہ دیتے تھے تجھ کو حضور
اس لئے میں چومتا ہوں بالضرور

گر نہ دیتے تجھ کو بوسہ مصطفٰے
میں بھی پھر ہرگز نہ تجھ کو چومتا

پیچھے انکے تھے مگر حضرت علیؓ
آپنے فرمایا ان سے اے اخی

ہے قبولِ مدعا کا یہ مقام
آہ و زاری و دعا کا یہ مقام

تب دیا حضرت علیؓ نے یہ جواب
اے امیر المؤمنین عالیجناب

یہ تو پتھر کرتا ہے نفع و ضرر
نفع و نقصاں سے بھرا ہے یہ حجر

پوچھا کیوں کر اس میں ہے نفع و ضرر
بولے حضرت عمر سے کہ اے حضرت عمر

عالمِ ارواح میں اللہ نے
جب لیا تھا عہد آدم زاد سے

تب خدا نے ایک محضر تھا لکھا
اور اس پتھر کے اندر رکھ دیا

تا یہ ہر گبر و مسلمان کے لئے
کفر اور ایمان کا شاہد ہے یہ

وقت بوسہ پڑھتے ہیں جو یہ دعا
اس کے پڑھنے سے وہی ہے مدعا

اَللّٰھُمَّ اِیْمَانًا بِکَ وَتَصْدِیْقًا بِکِتَابِکَ وَوَفَاءً بِعَھْدِکَ وَاِتِّبَاعًا لِّنَبِیِّکَ

الٰہی میں تجھ پر ایمان لایا تیری کتاب کی تصدیق کی تیرے عہد کو پورا کیا تیرے نبی کا اتباع کیا

گر کوئی مکہ میں اک روزہ رکھے
لاکھ روزوں کا ثواب اسکو ملے

اک درم خیرات مکہ میں کرو
لاکھ درموں کی برابر اجر لو

سن لو ارشادِ شفیع مذنباں
جس سے ہے مکہ کی فضیلت سے عیاں

اَنَا اَوَّلُ مَنْ تَنْشَقُّ الْاَرْضُ عَنْهُ ثُمَّ اَتٰی اَھْلَ الْبَقِیْعِ فَیُحْشَرُوْنَ مَعِیْ ثُمَّ اَتٰی اَھْلَ مَکَّةَ فَاَحْشَرُ بَیْنَ الْحَرَمَیْنِ

سب سے پہلا میں ہوں جو قیامت کو زمین سے اٹھے گا پھر اہل بقیع آئیں گے پھر وہ میرے ساتھ محشور ہونگے
پھر اہل مکہ آئیں گے پس میں دونوں حرموں یعنی مکہ و مدینہ کے درمیان محشور ہونگا

Marfat.com

سب سے عالی رتبہ ہے کعبہ کی شاں — کوئی دنیا میں نہیں ایسا مکاں
ایک اوتاد ایک ابدال اے ہمام — روز و شب رہتے ہیں طائف بالدوام
جبکہ یہ باتیں نہ ہونگی بالیقین — خالی ہو جائے گی کعبہ سے زمین
اس کو ہر شب میں خدائے دادگر — دیکھتا ہے ہر زمین سے پیشتر
اس گھڑی کرتا ہو جو کوئی طواف — بخشدیتا ہے اسے کر کے معاف
اور پاتا ہے جسے پڑھتے نماز — بخشدیتا ہے اُسے وہ بے نیاز
گر ہو اسلام رو بقبلہ بھی کوئی — بخشا جاتا ہے بفضلِ ایزدی

مکہ معظمہ میں ٹھہرنے کی خوبی اور برائی کا بیان

شہر مکہ کا قیام اہلِ خبر — تین باعث سے ہیں کہتے پر ضرر
ایک ہو جائے نہ دل اس سے نفور — وقتِ کعبہ نہ ہو خاطر سے دور
کم نہ ہو جائے وہ جوشِ اشتیاق — ایسی صحبت سے تو بہتر ہے فراق
اس لئے حجاج کو حضرت عمرؓ — بعد حج کرتے روانہ زود تر
مارتے اور کہتے ان کو یوں امام — جاؤ تم اے شامیو اب سمتِ شام
اے عراقی جاؤ تم سوئے عراق — تم میں اور کعبہ میں بہتر ہے فراق
اے یمن والو یمن کو جاؤ تم — تاکہ کعبہ سے نہ پھر گھبراؤ تم
چاہتے تھے بلکہ یوں وہ ارحمؓ — کثرتِ طوفِ حرم ہو جائے بند
تاکہ خلقت کے دلوں سے یا یقین — اس کی حرمت کم نہ ہو جائے کہیں
دوسرا باعث ہے یہ اے اہلِ ذوق — وقتِ محبوب بڑھتا ہے شوق
دل مچلتا ہے چلیں اُس دیس کو — بس رہی ہے جس میں اس پیارے کی بو
باندھتے ہیں لوگ اسبابِ سفر — اور چلے جاتے ہیں مست و بیخبر

Marfat.com

وہ بنایا ہے خدا نے یہ مقام — آتے ہیں یاں عرشی و فرشی تمام

وَجَعَلْنَا الْبَيْتَ مَثَابَةً لِّلنَّاسِ وَأَمْنًا

بنایا ہم نے کعبہ کو — لوگوں کا مجمع اور پناہ

مکّہ میں رہ کر جو گھبرائے کوئی — حیف ایسے رہنے پر اے متقی
آ کے حق کے گھر جو گھبرائے کوئی — اس سے بڑھ کر ہوگی کیا بدقسمتی
اس سے یہ بہتر کہ جا ٹھہرے کہیں — اور رہے شوق حرم میں دل حزیں
تیسرا باعث ہے یہ اے پارسا — ہو نہ سرزد شہر مکہ میں خطا
وہ خدا کا گھر وہاں کرنا گناہ — روسیاہی کا سبب ہے آہ آہ
وہ وہیب مکّی اہل نیاز — ایک شب پڑھتے تھے کعبہ میں نماز
پردۂ دیوار کعبہ میں سے تب — ایک آواز ایسی آئی بوالعجب
یعنی اے جبریل سن لے صاف صاف — یہ جو میرے گرد کرتے ہیں طواف
کرتے ہیں یہ جہل کی باتیں بری — لغو بیہودہ تمسخر دل لگی
ان سے مجھ کو رنج ہوتا ہے بڑا — ہے شکایت اب میری پیش خدا
اور کرتا ہوں شکایت تم سے بھی — ہے یہ بہتر چھوڑ دیں باتیں بری
ورنہ لونگا میں پھریری ایسی پھر — جس سے ہوں سب میرے پتھر منتشر
پھر میرا ہر ایک پتھر ہو جدا — جس جگہ کا تھا وہاں جائے چلا
الغرض مکّہ کے اندر نیکیاں — جیسے ہوتے ہیں مضاعف بیگماں
ویسے ہی اس میں ہر اک جرم و خطا — المضاعف ہوتی ہے واحسرتا
ابن عباس ایک دن کہتے تھے یوں — موضع رکبہ[1] میں گر میں جا رہوں
اور وہاں ستر گنہ ہوں مجتمع — ایک مکہ کے گناہ سے ہیں وہ کم

[1] یہ ایک موضع ہے درمیان مکہ و طائف کے ۱۲

Marfat.com

اِس لئے اکثر مسافر نیک نام
کرتے تھے مکّہ میں جاکر جب قیام

وہ حرم کی اس زمیں میں دُور تک
پھرتے تھے ہرگز نہ پاخانہ تلک

پس یہ مکّہ میں ٹھہرنا اے فتا
جِس کو ان لوگوں نے سمجھا ہے بُرا

یہ منافی اس کی عزت کا نہیں
اور مخالف کچھ فضیلت کا نہیں

بلکہ حق اُس جا کا ہے اِتنا بڑا
لوگ کر سکتے نہیں جسکو ادا

پس وہاں رہنا بہ تقصیر و خطا
ایسے رہنے سے نہ رہنا ہے بھلا

گر بجا لائے حقوق اُسکے تمام
پس مبارک تر ہے مکہ کا قیام

شہر مکہ وہ مقدس ہے مقام
رہتے جسکے شوق میں حضرت مدام

لوٹ کر آئے جو مکّہ میں حضور
دیکھ کر کعبہ کو بولے یا سرور

ہر زمیں سے تو ہی بیشک خوب ہے
ہر جگہ سے تو مجھے محبوب ہے

گر نہ ایذا دیتے مجھ کو مشرکین
میں نہ جاتا چھوڑ کر تجھکو کہیں

بلکہ مطلق دیکھنا کعبہ کو بھی
بندگی ہے بندگی ہے بندگی

ہے عجب اَللّٰہُ اَکبر اس کی شان
کیوں نہ مطلق ٹھہرنا افضل ہو ؟

مدینہ منوّرہ[1] کی فضیلت

بعد مکّہ سارے شہروں پر شریف
ہے مدینہ طیبہ پاک و لطیف

اَللّٰہ اَللّٰہ کیا مقدس شہر ہے
جس پہ خود ربّ جہاں کی مہر ہے

اَللّٰہ اَللّٰہ ہے یہ بستی پر فضا
جس پہ خود دُرِّ الامین نثار ہا

سیّدِ ہر دو سرا کی بارگاہ
شافعِ روزِ جزا کی بارگاہ

المضاعف اس میں ہوں اعمال سب
قولِ نبوی دیکھو ہم لکھتے ہیں اب

[1] مدینہ منورہ کے مفصل حالات کتاب تاریخ مدینہ میں پڑھو جو قریشی بک ایجنسی لاہور سے مل سکتی ہے۔

Marfat.com

صَلٰوۃٌ فِیْ مَسْجِدِیْ ھٰذَا خَیْرٌ مِنْ اَلْفِ صَلٰوۃٍ فِیْمَا سِوَاہُ اِلَّا الْمَسْجِدُ الْحَرَامُ

ہے نماز مسجدِ نبوی بڑی
اور مسجد میں ہوں گو دس سو پڑھی

ایسے ہی سارے مدینہ میں عمل
ہیں ہزاروں کے برابر بے خلل

آچکا ہے یہ بھی ارشادِ نبی
جو مدینہ میں رہے آکر کوئی

اور وہ اس کی شدت و تکلیف پر
راضی ہو کر صبر کرلے بس بر

پس شفیع اُس کا بنوں گا میں ضرور
بخشواؤں گا اُسے یوم النشور

بعد اسکے ہے مبارک وہ مقام
جس کا ہے بیت المقدس پاک نام

اس مقدس گھر میں با عجز و نیاز
ہے برابر پانچ سو کے ہر نماز

اور یہی ہے حال سب اعمال کا
پالسو تک ایک کی پائے جزا

یوں بھی آیا ہے کہ مکہ میں نماز
ہے برابر لاکھ کے اے باتمیز

اور مدینے میں نماز اتنی ہو نیک
اور جا ہوں دس ہزار اور یاں ہو ایک

بعد اِن تینوں مساجد کے ضرور
ہیں برابر سب مساجد بے قصور

اِس لئے فرمانِ پاکِ مصطفٰے
خاص اِن تینوں کے حق میں آچکا

لَا تُشَدُّ الرِّحَالُ اِلَّا اِلٰی ثَلٰثَۃِ مَسَاجِدَ اَلْمَسْجِدِ الْحَرَامِ وَمَسْجِدِیْ

صرف تین مسجدوں کی طرف سفر کیا جائے
ایک مسجد حرام دوسری یہ میری مسجد

وَھٰذَا وَالْمَسْجِدِ الْاَقْصٰی

تیسری مسجد اقصٰی

بعض اہل الرائے نے باشد وبلد
اِس حدیثِ پاک سے لیکر سند

کر دیا منع زیارتِ قبور
اُن کی عقلوں میں پڑا کیسا فتور

پس درست انکی نہیں ہے یہ دلیل
کیونکہ یوں حضرت کا ہے حکمِ جلیل

Marfat.com

كُنْتُ نَهَيْتُكُمْ عَنْ زِيَارَةِ الْقُبُوْرِ فَزُوْرُوْهَا وَلَا تَقُوْلُوْا هُجْرًا

میں تم کو قبروں کی زیارت سے منع کیا کرتا تھا پس ان کی زیارت کیا کرو اور کوئی بیہودہ بات نہ کہو

گرچہ ہمنے منع پہلے تھا کیا
اب زیارت تم کرو قبروں کی جا

بلکہ وہ پچھلی حدیث اے خوش نفس
مسجدوں کے باب میں آئی ہے بس

مسجدوں کا ذکر ہے اسمیں تو صاف
مشہدوں کا حکم ہے اسکے خلاف

ماسوا ان تین کے سب مسجدیں
ہیں برابر عزت و توقیر میں

کوئی شہر ایسا بھی ہے جس میں بھلا
مسجد و منبر نہ ہوتا ہو بھلا

چھوڑ کر پھر مسجد اپنے شہر کی
دوسرے شہروں میں کیوں جائے کوئی

اور مشاہد سب کے سب یکساں نہیں
انکی برکت مختلف ہے یا یقین

جتنے درجے اُنکے ہیں پیشِ خدا
ان کی برکت ہے زیارت میں سوا

کیا مزارِ انبیاء سے بھی کہیں
منع کرتا ہے یہ بے آئین و دیں

جیسے یحییٰ موسیٰ یا ان کے سوا
ان کی قبروں کیلئے کہتا ہے کیا

روکتا ہے گر تو ہے امرِ محال
اس عقیدے سے بچائے ذوالجلال

گر ہے اُن کی قبر پہ جانا روا
ہے یہی حکمِ قبورِ اولیاء

اولیا علما و صلحا کی قبور
اونمیں داخل ہو گئیں سب بالضرور

بیان شروط وجوبِ حج

فرض ہوگا اس پہ حج اے نیکنام
جس میں پائی جائیں یہ شرطیں تمام

عقل و اسلام و بلوغ اے دیندار
قدرت و آزادی ہیں یہ ہی شمار

جس پہ ہوگا حج فرض اے باشعور
فرض ہوگا اسپہ عمرہ بھی ضرور

گر تجارت کے لئے یا بہرِ سیر
پہنچے مکہ میں کوئی بیت بخیر

Marfat.com

ہاں مگر ہووے نہ وہ ہیزم فروش
اسپہ لازم ہے کہ ہو احرام پوش

بعد حج کرنے کے وے احرام کھول
ہے اماموں میں سے بعضوں کا یہ قول

اہلِ قدرت یا تو ہوگا تندرست
یا اپاہج اور مریض و پیر و سُست

پس اگر ہے تندرست و مال دار
لازم اُس کے واسطے شرطیں ہیں چار

غلہ ارزاں راہ میں امن و اماں
رستہ ہو خشک یا تر بیگماں

جانے اور لوٹ آنے کو کافی ہو مال
خرچ کافی چھوڑے از بہرِ عیال

اور نہ ہو مطلق کسی کا قرض و دام
سب بکھیڑوں سے فراغت ہو تمام

اور اگر ہو اہلِ قدرت خستہ حال
یعنی بیمار و ضعیف و کہنہ سال

وہ کسیکو مال دے کر بھیجدے
تاکہ اُسکا حج کوئی جا کر کرے

جانے والا پہلے حج اپنا کرے
سال آئندہ میں حج اسکا کرے

بیٹا گر بیمار کا ہو تندرست
راہ میں خدمت کو اسکے چاق و چست

پھر نہ وہ معذور ہوگا اے پسر
بلکہ ہو جائے گا قادر سر بسر

جس کو ہو جائیگی قدرت جب کبھی
اُسپہ ہو جائے گا حج واجب تبھی

گو کہ ہے تاخیر بھی اسکو درست
لیکن اسمیں ہے خطر اور عزمِ سُست

یعنی مر جائے اگر بعد لزوم
پس خدا کا ہوگا نافرماں وہ شوم

اُس کے ترکہ میں سے علمائے نکو
حج کرا دیں گو وصیت کی نہ ہو

۱؎ حنیفہ کے نزدیک بیمار پر حج واجب نہیں اگرچہ وہ مالدار ہی ہو اور نہ کسی کو مال دے کر بھیجنا اور اس سے حج کرانا واجب ہے بلکہ جب تندرست ہو تو خود جا کر حج کرے لا یجب علی المریض لان العجز عن العبادۃ یوثر فی سقوطھا (جوہرہ) فلا یجب علی مقعد غنی ولا زمن غنی خلافا للشافعی ۱۲ عینی

۲؎ حنیفہ کے نزدیک اگر کوئی صاحب مقدور بلا حج مر جائے تو اسکے ترکہ سے حج بدل کرانا واجب نہیں ہاں اگر وارث بخوشی ایسا کر دیا تو درست ہے۔ لیکن اگر مرنے والا وصیت کر جائے کہ میرے مال سے حج کرا دیا جائے تو یہ وصیت بھی صرف ثلث مال سے پوری کی جا سکتی ہے اس سے زیادہ نہیں ہکذا فی کتب الفقہ الحنفی ۱۲ (عرشی)

Marfat.com

جیسے قرضہ میں وصیت ہو نہ ہو
وہ ادا کرنا پڑے گا مو بمو

بلکہ یوں کہتے تھے علمائے عظام
جیسے ابراہیم نخعی خوش مقام

اور طاؤس و مجاہد خوش صفات
یعنی گر معلوم ہو ہم کو یہ بات

حج کسی پر ہو گیا واجب مگر
مر گیا حج کرنے سے وہ پیشتر

پس نہ ہم ہرگز پڑھیں اس پر نماز
ناقص الایماں مرا وہ حیلہ ساز

ہو گئی گر اس کو قدرت ایک بار
اور نہ اس نے حج کیا اے ہوشیار

پھر وہ اس کا مال سب جاتا رہا
اور پہلے حج سے خود بھی مر گیا

پس نہ ہو اس پر عتاب اللہ کا
مثل معذوروں کے ہے وہ بیخطا

ارکان حج جن کے بدوں حج درست نہیں

پانچ[1] ہیں ارکان حج جن کے بغیر
حج نہیں ہوتا ہے کامل اور بخیر

پہلے ہے احرام اور ثانی طواف
دوڑنا ہے پھر صفا مروہ میں صاف[2]

اور چہارم ٹھیرنا عرفات کا۔
پانچواں منڈوانا[3] بالوں کا صفا

اور یہی عمرہ کے بھی ارکان ہیں
ماسوا عرفات کے اے نور عین

واجبات حج جن کے ترک سے دم یعنی ذبح جانور لازم ہے

[1] ہکذا عند الحنفیۃ لیکن اس پر حج کو قیاس کرنا ان کے نزدیک درست نہیں۔ کیونکہ فرض حق العباد ہے اور حج حق اللہ ہے۔ اور حق العباد کی اہمیت پر احادیث ناطق ہیں ۱۲ عرشی

[2] حنفیہ کے نزدیک حج کے فرض صرف تین ہیں (۱) احرام (۲) عرفات کا وقوف (۳) طواف زیارت ۱۲ عرشی

[3] حنفیہ کے نزدیک فرض نہیں بلکہ واجب ہے ۱۲ عرشی

[4] حنفیہ کے نزدیک یہ فرض نہیں بلکہ واجب ہے ۱۲ عرشی

Marfat.com

واجباتِ حج ہیں سارے چھ امور
ترک پر جن کے ہو قربانی ضرور

ایک تو میقات سے احرام ہو
عرفے میں رہنا (دوم) تا شام ہو

تیسرے مزدلفے میں ہو شب بسر
چوتھے کنکر مارنا جمرات پر

پانچویں منزل ہو میدانِ منا
پھر طواف صدر ہے واجب چھٹا

اور ادائے حج عمرہ کیلئے
قاعدہ ہیں تین علماء نے رکھے

یعنی افراد و تمتع اور قران[1]
تم عمل کر لو کسی پر بیگماں

حج کے ممنوعات

موزہ اور کرتہ عمامہ اور ازار
ہیں یہ ممنوعات حج اے ہوشیار

چادر و تہ بند اور نعلین کو
پہنو لیکن اپنے سر کو مت ڈھکو

اور لباسِ دوختہ عورات کو
ہے روا ہر طرح اے مردِ نکو

پر چھپائے منہ وہ ایسی چیز سے
جو نہ مطلق اس کے چہرہ کو لگے

اور خوشبو کا لگانا ہے بُرا
گر لگا سر کے تو دم واجب ہوا

سر منڈائے یا کتروائے جو بال
اس کا دم واجب ہے اسے نیکو خصال

فصد پچھنے گنگھی سرمہ ہے روا
کچھ نہیں ڈر ان کے استعمال کا

---

[1] حنفیہ کے نزدیک کل واجب بائیس ہیں جن کو ہم نے اپنی متعدد تالیفات مثلاً تاریخ مکہ مواخط عرشی اور اسلام کی چوتھی کتاب میں تفصیلاً لکھا ہے۔ سعی صفا و مروہ اور سر منڈانا بھی ان میں شامل ہے ۱۲ عرشی

[2] ۵۲ - افراد :- اسی سال میں محض حج کرنے جس کے ساتھ عمرہ نہ ہو ۱۲

[3] ۵۳ - تمتع :- صرف عمرے کے لئے بیت اللہ تک کا احرام باندھا جائے طوف القدوم جائز کر سعی سے فارغ ہو کر احرام کھول دے۔ پھر مکے میں حج کا احرام باندھے ۱۲

[4] ۵۴ - قران حج و عمرہ دونوں کے لئے اکٹھا احرام باندھنا ۱۲ ۵۵ یعنی ذبیحہ ۱۲

Marfat.com

سر بسر ممنوع ہے فعلِ جماع
اس سے ہو جاتا ہے حج بے انتفاع

اور ہیں ممنوعات میں بوس و کنار
جو ہیں صحت کے لوازم آشکار

ایسی حالت میں مذی نکلے اگر
اُس کے بدلے ایک دنبہ ذبح کر

مت کرے حیوان بڑی کا شکار
ورنہ لازم ہوگا دم سے ہوشیار

جیسے چوپایہ کو مارے گا وہاں
ویسے ہی دینا پڑے گا بیگماں

نکلنے کے آغاز سے احرام تک کی سنتیں

جب کہ ہو عزم سفر اے باشعور
توبہ کرنی چاہیئے پہلے ضرور

جن کے حق تجھ پر ہوں کر اُنکو ادا
رکھ نہ قرضہ یا امانت مطلقا

اور نفقہ جن کا تیرے ذمہ ہو
دے انہیں اتنا کہ واپس آئے تو

پھر جو جانے آنے کو کافی ہو مال
اپنے ہمراہ لے تو از وجہ حلال

خرچ میں تنگی نہ کر اے باشعور
بلکہ دینا چل فقیروں کو ضرور

اور چلتے وقت بھی خیرات کر
فی امان اللہ مبارک ہو سفر

پھر کوئی ساتھ اپنے لے ایسا رفیق
خیر کا جو ہو مددگار و شفیق

یہ اگر بھولے دلائے یاد وہ
یہ جو گھبرائے کرے امداد وہ

کر کرے نامردی اس کا تنبیہ
پس وہ مردانہ کرے اُسکی مدد

وقت چلنے کے ضرور اے پاکباز
چاہیئے پڑھنی یہ دو رکعت نماز

رکعت اوّل کی ہے ترکیب یوں
فاتحہ کے بعد سورۂ کافرون

دوسری میں قُلْ هُوَ اللّٰهُ بالتمام
اپنے حق میں کر دعا بعد سلام

صدق کر مجھکو عطا یا ربّنا
اور اخلاص و صفا یا ربّنا

ہے سفر میں تو رفیق اے ذوالجلال
اور گھر میں حافظ اہل و عیال

Marfat.com

تو نگہباں ہے مری ہر چیز کا		یا خدا تجھ کو ہوں میں اب سونپتا
جب نکل کر آئے دروازہ کے پاس		یہ دعا اُس دم پڑھے اے حق شناس

بِسْمِ اللّٰہِ تَوَکَّلْتُ عَلَی اللّٰہِ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ رَبِّ اَعُوْذُ بِکَ اَنْ

شروع اللہ کے نام سے میں اللہ پر بھروسہ کرتا ہوں نہیں قوت اور طاقت مگر اللہ کے ساتھ اے میرے پروردگار

اَضِلَّ اَوْ اُضَلَّ اَوْ اَذِلَّ اَوْ اُذَلَّ اَوْ اَزِلَّ اَوْ اُزَلَّ اَوْ اَظْلِمَ اَوْ اُظْلَمَ

گمراہ ہوں یا گمراہ کیا جاؤں یا ذلیل ہوں یا ذلیل کیا جاؤں یا پھسل جاؤں یا پھسلایا جاؤں یا ظلم کروں یا مجھ پر ظلم کیا جائے

اَوْ اَجْهَلَ اَوْ یُجْهَلَ عَلَیَّ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ لَمْ اَخْرُجْ اَشَرًا وَّلَا بَطَرًا وَّلَا

یا جہالت کروں یا مجھ پر جہالت کی جائے الٰہی میں خوشنودی سے آمادہ سفر نہیں ہوا نہ خود نمائی سے اور نہ

رِیَاءً وَّلَا سُمْعَةً بَلْ خَرَجْتُ اِتِّقَاءَ سَخَطِكَ وَابْتِغَاءَ مَرْضَاتِكَ فَ

دکھاوے کے لئے نہ طلب شہرت کیلئے بلکہ نکلا ہوں تیرے غضب سے بچنے کیلئے اور تیری خوشنودیوں کے اتباع کیلئے اور

اَسْئَلُكَ اَنْ تَقِیَنِیْ مِنَ النَّارِ وَتُجِیْرَنِیْ مِنْ عَذَابِكَ وَتُدْخِلَنِیَ الْجَنَّةَ

میں تجھ سے سوال کرتا ہوں کہ تو مجھ کو آگ سے بچا لے اور مجھ کو اپنے عذاب سے پناہ دے اور مجھ کو جنت میں

احرام کے آداب

پہنچے جب میقات پر پھر بیگماں
صاف و شستہ ہو نہا دھو کر وہاں

پھر ترا شے ناخن اور مونچھوں کے بال
ڈاڑھی اور سر میں کرے کنگھی خلال

پھر سلے کپڑے اوتارے جسم سے
پہنے دو کپڑے سفید احرام کے

ایک تہہ ایک چادر ہو سفید
رنگ ہے مرغوب اللہ کو سفید

پھر ملے خوشبو لباس و جسم پر
گو رہے احرام میں اس کا اثر

مصطفیٰ کے سر میں جو مشک تھی
جو کہ تھی احرام سے پہلے لگی

پھر کرے احرام کی نیت عیاں
حج ہے یا عمرہ تمتع یا قراں

مستحب یہ ہے کہ لبیک و دعا
شوق کی آواز سے پڑھ لے فتا

Marfat.com

اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اُرِیْدُ الْحَجَّ فَیَسِّرْہُ لِیْ وَاَعِنِّیْ عَلٰی اَدَاءِ فَرْضِہٖ وَتَقَبَّلْہُ

الٰہی میں حج کا ارادہ رکھتا ہوں پس اسکو میرے لئے آسان کر دے اور اسکے فرض ادا کرنے میں مجھے مدد دے اور اسکو مجھ سے

مِنِّیْ

قبول فرما

پھر جہاں خلقت کا دیکھے اژدحام
یا اوترنے چڑھنے کا آئے مقام

اوتر ے سواری سے یا ہو وہ سوار
چاہیئے لبیک کا کہنا پکار

زور سے چیخے نہ آہستہ کہے
مسجدیں تینوں ہیں لیکن چیخ لے

مسجدِ میقات اور بیت الحرام
خیف کی مسجد کہ ہیں حج کے مقام

مکہ معظمہ میں داخل ہونے کے آداب

یہ خداوندِ تقدس کا ہے گھر
اس میں اے حاجی ادب سے پاؤں دھر

ذی طوی میں غسل کر کے با ادب
مکہ میں داخل ہو بسم اللہ اب

ہوتے ہی داخل حرم میں ایجواں
اس کلامِ شوق سے ہو ورد فشاں

اَللّٰھُمَّ ھٰذَا حَرَمُکَ وَاَمْنُکَ فَحَرِّمْ لَحْمِیْ وَدَمِیْ وَبَشَرِیْ عَلَی النَّارِ

الٰہی یہ تیرا حرم ہے اور تیرے امن کی جگہ ہے پس حرام کر دے میرا گوشت اور میرا خون اور میرا جسم آگ پر

وَاٰمِنِّیْ مِنْ عَذَابِکَ یَوْمَ تَبْعَثُ عِبَادَکَ وَاجْعَلْنِیْ مِنْ اَوْلِیَائِکَ وَ

اور مجھے امن دے اپنے عذاب سے اس روز جبکہ تو اپنے بندوں کو زندہ کریگا اور مجھکو اپنے دوستوں سے بنا

اَھْلِ طَاعَتِکَ

اپنے طاعت گذاروں سے بنا

جبکہ کعبہ پر پڑے تیری نظر
پڑھ یہ کلمہ صدقِ دل سے سر بسر

لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاللّٰہُ اَکْبَرُ اَللّٰھُمَّ اَنْتَ السَّلَامُ وَمِنْکَ السَّلَامُ وَ

نہیں کوئی معبود برحق مگر اللہ اور اللہ بڑا ہے الٰہی تو سلام ہے اور تجھ سے سلامتی ہے اور

Marfat.com

دَارُكَ دَارُ السَّلَامِ تَبَارَكْتَ يَا ذَا الْجَلَالِ وَالْإِكْرَامِ اَللّٰهُمَّ اِنَّ هٰذَا

تیرا گھر سلامتی کا گھر ہے بابرکت ہے تو اے بزرگی اور بڑائی والے الٰہی یہ تیرا

بَيْتُكَ عَظَّمْتَهُ وَكَرَّمْتَهُ وَشَرَّفْتَهُ اَللّٰهُمَّ فَزِدْهُ تَعْظِيمًا وَمَزِّدْهُ

گھر ہے جس کو تو نے عظمت دی ہے اور بزرگی دی ہے اور شرف دیا ہے الٰہی پس اسکی عظمت زیادہ کر اور

تَشْرِيفًا وَتَكْرِيمًا وَتَرْهِيبًا وَزِدْ مَهَابَتَهُ وَزِدْ مَنْ حَجَّهُ اَوِ اعْتَمَرَهُ تَكْرِيمًا وَتَشْرِيفًا اَللّٰهُمَّ

اسکا شرف اور بزرگی زیادہ کر اور اسکا رعب زیادہ کر اور اس کے حج کرنے والے کی نیکی اور بزرگی زیادہ کر الٰہی

اِفْتَحْ لِيْ اَبْوَابَ رَحْمَتِكَ وَاَدْخِلْنِيْ جَنَّتَكَ وَاَعِذْنِيْ مِنَ الشَّيْطٰنِ

کھول دے میرے لئے اپنی رحمت کے دروازے اور داخل کر مجھ کو اپنے بہشت میں اور پناہ دے مجھکو شیطان

الرَّجِيْمِ

مردود سے

ہوتے ہی کعبہ میں داخل جا جیا	پھر بنی شیبہ سے پڑھ کر یہ دعا

بِسْمِ اللّٰهِ وَبِاللّٰهِ وَمِنَ اللّٰهِ وَاِلَى اللّٰهِ وَفِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَعَلٰى مِلَّةِ

اللہ کے نام سے اور اللہ کے ساتھ اور اللہ کیطرف سے اور اللہ کی طرف اور اللہ کی راہ میں اور

رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی ملت پر

پھر حجر اسود کو جا کر بوسہ دے	ہاتھ سے اس کو چھوئے اور بوسہ دے

اَللّٰهُمَّ اَمَانَتِيْ اَدَّيْتُهَا وَمِيْثَاقِيْ وَفَّيْتُهُ اَشْهَدْ لِيْ بِالْمُوَافَاةِ

الٰہی میں نے اپنی امانت کو ادا کر دیا اور اپنے عہد کو پورا کر دیا تو میرے پورا کرنے پر گواہ ہو جا

گر نہ بوسہ دے سکے کوئی بھلا	سامنے ہو کر ہی پڑھ لے یہ دعا
پھر کرو تم طوف اہل علوم	نام ہے اس طوف کا طوف قدوم

حجر اسود یہ پتھر ہے نہایت سیاہ گول گھٹنا دو فٹ کے دور میں اسکو عقیق سیاہ سمجھنا چاہیئے یہ کعبہ کے شرقی و جنوبی گوشہ میں باہر کی جانب گز بھر کی بلندی سے چاندی کے حلقہ میں جڑا ہوا ہے۔ خدا جانے کسی زمانہ سے اس کے نبی ٹکڑے ہو گئے تھے جن کو ملا کر ایک جگہ جمع کر دیا ہے اس پتھر کو نہ کوئی مسلمان پوجتا ہے نہ حاجت روا سمجھتا ہے مگر چونکہ یہ جنت سے حضرت آدم کے ساتھ آیا تھا اس لئے اسکو متبرک سمجھتے ہیں ۱۲ تفسیر حقانی

Marfat.com

بیان طواف

جن شرائط سے کہ ہوتی ہے نماز
ستر عورت اور پاکی وضو
پیشتر کر طوف سے تو اضطباع
جو وہ فرما گئے ہیں مصطفیٰ

سب ہو مرعی طوف میں آئے پاکباز
ہاں مگر جائز ہے اسمیں گفتگو
جیسے پھرتا ہو کوئی رب کا شجاع
پڑھتا رہ ہر دور میں تو حاجیا

بِسْمِ اللّٰہِ وَاللّٰہُ اَکْبَرُ اَللّٰھُمَّ اِیْمَانًا بِکَ وَتَصْدِیْقًا بِکِتَابِکَ وَوَفَاءً

اللہ کے نام سے اور اللہ بڑا ہے الٰہی میں تجھ پر ایمان لایا اور تیری کتاب کی تصدیق کی اور

بِعَھْدِکَ وَاتِّبَاعًا لِسُنَّۃِ نَبِیِّکَ مُحَمَّدٍ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ

تیرے عہد کو پورا کیا تیرے نبی محمد صلے اللہ علیہ وسلم کی سنت کا اتباع کیا

سامنے ہے سنگ اسود کے مقام[1] اس جگہ چل کر یہ پڑھ اے نیکنام

اَللّٰھُمَّ ھٰذَا الْبَیْتُ بَیْتُکَ وَھٰذَا الْحَرَمُ حَرَمُکَ وَھٰذَا الْاَمْنُ اَمْنُکَ

الٰہی یہ گھر تیرا گھر ہے اور یہ حرم تیرا حرم ہے اور یہ امن تیرا امن ہے

وَھٰذَا مَقَامُ الْعَائِذِ بِکَ مِنَ النَّارِ اَللّٰھُمَّ اِنَّ بَیْتَکَ عَظِیْمٌ وَوَجْھَکَ

اور یہ مقام آگ سے تیری پناہ میں آنے والے کا ہے الٰہی بیشک تیرا گھر بڑا ہے اور تیری ذات

کَرِیْمٌ وَاَنْتَ اَرْحَمُ الرَّاحِمِیْنَ فَاعِذْنِیْ مِنَ النَّارِ وَمِنَ الشَّیْطٰنِ

بزرگ ہے اور ارحم الراحمین ہے پس مجھکو پناہ دے آگ سے اور شیطان

الرَّجِیْمِ وَحَرِّمْ لَحْمِیْ وَدَمِیْ عَلَی النَّارِ وَاٰمِنِّیْ مِنْ اَھْوَالِ یَوْمِ الْقِیٰمَۃِ

مردود سے اور حرام کر میرا گوشت اور میرا خون آگ پر اور امن دے مجھکو روز قیامت کے خطروں سے

وَاکْفِنِیْ مَؤُنَۃَ الدُّنْیَا وَالْاٰخِرَۃِ

اور کفایت کر مجھ کو دنیا اور آخرت کی تکلیف سے

[1] مقام ابراہیم وہ پتھر ہے جس پر حضرت ابراہیم علیہ السلام نے کھڑے ہو کر کعبہ کو تعمیر فرمایا تھا ۱۲

Marfat.com

آگے چل رکنِ عراقی تک ذرا		یہ دعا پھر پڑھ وہاں تو باصفا

اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِکَ مِنَ الشِّرْکِ وَالشَّکِّ وَالْکُفْرِ وَالنِّفَاقِ وَ
الٰہی میں تیری پناہ چاہتا ہوں شرک سے شک سے کفر سے نفاق سے اور
الشِّقَاقِ وَسُوْءِ الْاَخْلَاقِ وَسُوْءِ الْمَنْظَرِ فِی الْاَھْلِ وَالْمَالِ وَالْوَلَدِ
تفرقہ سے اور بدخلقی سے اور بدنمائی سے اہل میں اور مال میں اور اولاد میں

پھر پہنچ میزاب[۲] پر زرِ حطیم[۳]		یہ دعا پڑھ دل سے اے مردِ فہیم

اَللّٰھُمَّ اَظِلَّنَا تَحْتَ عَرْشِکَ یَوْمَ لَا ظِلَّ اِلَّا ظِلُّ عَرْشِکَ اَللّٰھُمَّ
الٰہی ہم کو سایہ میں رکھ اپنے عرش کے نیچے اس روز جبکہ کوئی سایہ نہ ہوگا مگر تیرے عرش کا سایہ الٰہی
اَسْقِنِیْ بِکَاْسٍ مِّنْ مُّحَمَّدٍ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ شَرْبَۃً لَّا اَظْمَاءُ بَعْدَھَا اَبَدًا
پلا مجھ کو محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے پیالے کے ساتھ وہ شربت کہ جس کے بعد پھر کبھی بھی مجھے پیاس نہ لگے

شوق سے پھر رکنِ شامی پر گذر		یہ دعا پڑھ اس جگہ اور عجز کر

اَللّٰھُمَّ اجْعَلْہُ حَجًّا مَّبْرُوْرًا وَّسَعْیًا مَّشْکُوْرًا وَّذَنْبًا مَّغْفُوْرًا وَّتِجَارَۃً
الٰہی اس کو حج پاک بنا دے اور کوشش قابلِ قدر اور گناہ بخشا ہوا اور ایسی تجارت
لَّنْ تَبُوْرَ یَا عَزِیْزُ یَا غَفُوْرُ رَبِّ اغْفِرْ وَارْحَمْ وَتَجَاوَزْ عَمَّا تَعْلَمُ اِنَّکَ
جس میں خسارہ نہیں اے غالب اے غفور اے پروردگار بخشدے اور رحم کر اور درگذر کر اس سے جو تو جانتا ہے
اَنْتَ الْاَعَزُّ الْاَکْرَمُ
بیشک تو بہت غالب اور بزرگ ہے

پھر پہنچ رکنِ یمانی کے قریب		یہ دعا پڑھ تیرا خالق ہے مجیب

[۱] رکن خانہ کعبہ کے گوشوں کا نام ہے ۱۲
[۲] میزاب ایک سنہری پرنالہ ہے کعبہ کا یہ حطیم کی طرف پڑتا ہے۔ یہاں اکثر دعا قبول ہوتی ہے اور اس میں ایک سرّ ہے ۱۲
[۳] حطیم کعبہ کا وہ ٹکڑا ہے جو قریش نے تعمیر میں چھوڑ دیا تھا وہ اب تک چھوٹا ہوا ہے اور ایک قوسی شکل سے سنگ مرمر کی دیوار تخمیناً گز بھر اونچی بطور نمونہ بنیاد قدیم پر بنی ہوئی ہے ۱۲

Marfat.com

اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِکَ مِنَ الْکُفْرِ وَاَعُوْذُبِکَ مِنَ الْفَقْرِ وَمِنْ

الٰہی میں پناہ چاہتا ہوں تیری کفر سے اور پناہ چاہتا ہوں محتاجی سے اور

عَذَابِ الْقَبْرِ وَمِنْ فِتْنَۃِ الْمَحْیَا وَالْمَمَاتِ وَاَعُوْذُبِکَ مِنْ خِزْیِ

قبر کے عذاب سے اور زندگی و موت کے فتنہ سے اور میں پناہ چاہتا ہوں تیری

فِی الدُّنْیَا وَالْاٰخِرَۃِ

دنیا اور آخرت کی رسوائی سے

پھر کمانی اور حجر کے درمیاں		چاہیئے لانی دعا یہ برزباں

اَللّٰھُمَّ رَبَّنَا اٰتِنَا فِی الدُّنْیَا حَسَنَۃً وَّفِی الْاٰخِرَۃِ حَسَنَۃً وَّقِنَا بِرَحْمَتِکَ

اے اللہ اے ہمارے پروردگار دے ہم کو دنیا میں بھلائی اور آخرت میں بھلائی اور بچا ہم کو

عَذَابَ الْقَبْرِ وَعَذَابَ النَّارِ

اپنی رحمت سے قبر کے عذاب سے اور دوزخ کے عذاب سے

سنگ اسود پر پہنچ کر جان من		یہ دعا مانگ از جناب ذوالمنن

اَللّٰھُمَّ اغْفِرْلِیْ بِرَحْمَتِکَ اَعُوْذُ بِرَبِّ ھٰذَا الْحَجَرِ مِنَ الدَّیْنِ وَالْفَقْرِ

الٰہی بخش مجھ کو اپنی رحمت کے ساتھ میں پناہ چاہتا ہوں اس حجر کے پروردگار کی قرض سے اور محتاجی سے

وَضِیْقِ الصَّدْرِ وَعَذَابِ الْقَبْرِ

اور سینے کی تنگی سے اور قبر کے عذاب سے

ایک پھیرا ہو گیا اب طوف کا		سات پھیرے ایسے ہی کر لے قضا
سات پھیروں میں یہی جملہ دعا		مانگی جائیں باکمال اتقا
چاہیئے بس تین پھیروں میں رمل		باقی میں حسب عادت چال چل
اس کو کہتے ہیں رمل اے ہوشیار		تیزی و تندی سے چلنا باوقار
جلد رکھنا پاس پاس اپنا قدم		دور طہ ست ہے یہ رمل اے محتشم
اور اگر خلقت کا دیکھو ازدحام		ہو وہاں مشکل رمل کا انتظام

Marfat.com

دور ہو کر اک ذرا گرد مطاف[1]
اور حجر کا بوسہ گر ممکن نہ ہو
ایسے ہی رکن یمن کا استلام
ہو عکس جبہ طوف کعبہ سنگبار
وہ جگہ ہے نام جس کا ملتزم
ہے قبولیئے دعا کا یہ مقام
سینہ و رخسار و سر پر مل ذرا

چاہیئے کرنا دل تنہا صاف صاف
ہاتھ سے کر کے اشارہ چوم لو
کر لئے تکبیر آخر تہنیت
با خلوص و شوق و عجز و انکسار
شیفتہ ہو کر چمٹ اس سے بہم
تو چمٹ دیوار سے اس کے تمام
اس کا پردہ تھام کر پڑھ یہ دعا

يَا رَبَّ الْبَيْتِ الْعَتِيقِ أَعْتِقْ رَقَبَتِي مِنَ النَّارِ وَأَعِذْنِي مِنَ

اے مالک گھر کے پروردگار میری گردن آگ سے چھڑا دے اور پناہ دے مجھ کو

الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ وَأَعِذْنِي مِنْ كُلِّ سُوءٍ وَقَنِّعْنِي بِمَا رَزَقْتَنِي

شیطان مردود سے اور پناہ دے مجھ کو ہر برائی سے اور قناعت دے مجھ کو اپنے دیئے ہوئے رزق پر

وَبَارِكْ لِي فِيمَا أَتَيْتَنِي اللّٰهُمَّ إِنَّ هٰذَا الْبَيْتَ بَيْتُكَ وَالْعَبْدُ

اور مبارک کر میرے لئے جو تو نے دیا ہے الٰہی یہ گھر بیشک تیرا گھر ہے اور بندہ

عَبْدُكَ وَهٰذَا مَقَامُ الْعَائِذِ بِكَ مِنَ النَّارِ اللّٰهُمَّ اجْعَلْنِي مِنَ

تیرا بندہ ہے اور یہ مقام آگ سے تیری پناہ میں آنے والے کا ہے الٰہی مجھ کو

الْآمِنِينَ وَجُدْ لِي عَلَيْكَ

امن والوں میں شامل کر لے

کر خدا کی بھی یہاں مدح و ثنا
مانگ لو اللہ سے اپنی مراد
پھر مقام پاک ابراہیم پر

بھیج حضرت پر درود با صفا
بخشوا عصیاں کرا میسر معاد
پڑھ دوگانہ مخلصانہ سر بسر

[1] مطاوف: مترجم کہتے ہیں کہ جس پر لوگ کعبہ کے ارد گرد طواف کرتے ہیں ۱۲

Marfat.com

پھر حجر کو بوسہ دے کر جا جیا
چل صفا و مروہ کی جانب ذرا

بیان صفا و مروہ

کیا مقدس ہے یہ کوہِ پر فضا
ہے صفائی سے مسمّی بالصفا

اِس پہ چڑھ کر تو کعبہ پر نظر
دیکھا کرتے تھے یونہی خیر البشر

پھر صفا پر چڑھتے چڑھتے اے فتا
دیکھ کر کعبہ کو پڑھ تو یہ دعا

اَللّٰہُ اَکْبَرُ اَللّٰہُ اَکْبَرُ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ عَلٰی مَا ھَدٰنَا اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ بِمَحَامِدِہٖ کُلِّھَا
اللہ بڑا ہے اللہ بڑا ہے تمام تعریف اللہ کے لئے اسپر کہ اس نے ہمکو ہدایت دی اللہ کے لئے
عَلٰی جَمِیْعِ نِعَمِہٖ کُلِّھَا لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَا شَرِیْکَ لَہُ الْمُلْکُ
اس کی تمام نعمتوں پر نہیں ہے کوئی معبود برحق مگر اللہ اکیلا نہیں کوئی شریک اسکے لئے اسکی ہے
وَلَہُ الْحَمْدُ یُحْیِیْ وَیُمِیْتُ بِیَدِہِ الْخَیْرُ وَھُوَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ
اور اس کے لئے ہے تعریف وہی زندہ کرتا اور مارتا ہے اس کے ہاتھ میں ہے بھلائی اور وہ ہر چیز پر قادر ہے

احیاء العلوم میں یہاں بہت لمبی دعائیں لکھی ہیں
جو مناسک حج کے اکثر رسالوں میں درج ہیں

اور نبی پاک پر پڑھ صلوٰۃ و درود
مانگ اللہ سے ہر نفع و صعود

پھر اوتر کر دوڑ مروہ کی طرف
مانگ حق سے یہ دعا با شرف

رَبِّ اغْفِرْ وَارْحَمْ وَتَجَاوَزْ عَمَّا تَعْلَمُ اِنَّکَ اَنْتَ الْاَعَزُّ الْاَکْرَمُ
اے میرے پروردگار بخش دے اور رحم کر اور درگذر کر اس سے جو تو جانتا ہے بیشک تو بہت باعزت اور بزرگتر ہے
اَللّٰھُمَّ اٰتِنَا فِی الدُّنْیَا حَسَنَۃً وَّفِی الْاٰخِرَۃِ حَسَنَۃً وَّقِنَا عَذَابَ النَّارِ
الٰہی دے ہم کو دنیا میں بھلائی اور آخرت میں بھلائی اور بچا ہم کو دوزخ کے عذاب سے

چل صفا سے تا سبز میل
ہے صفا سے یہ مسافت دو سو میل

Marfat.com

پاس جا کر میل کے پھر کر رمل
میل ثانی سے تو چل پھر نرم چال
وہ دعائیں جو صفا پر تھیں پڑھی
ہو گئی یہ سعی کامل ایک بار
سبز میلوں میں ضروری ہے رمل
سعی اور طوفِ قدوم اے بختیار

میل ثانی تک یہی تو چال چل
مروہ کے زینہ پہ چڑھ آ نیک فال
کوہِ مروہ پر بھی جا کر پڑھ وہی
سات بار ایسے ہی کر اے ہوشیار
اور پھر باقی جگہ آہستہ چل
ہو چکا پورا افضل کردگار

بیان عرفات میں ٹھہرنے کا

مجمع حجاج عرفاتِ جلیل
ہے یہ خود اللہ کی مہمانسرے
ساتویں ذی حج کو بعد ظہر بس
آٹھویں تاریخ ہر فرد و بشر
کلمۂ لبیک با شوق تمام
حضرت ابراہیم کی مسجد سے تو
پھر پہنچتے ہی منا میں اے فتا

جس پہ ابراہیم کہلائے خلیل
ہیں اترتے اس میں مہمانِ خدا
خطبہ پڑھتا ہے خطیب خوش نفس
جا کے رہنا ہے منا میں رات بھر
تو بھی کہنا چل منا کو اے ہمام
چل پیادہ تا بعرفات اے نکو
یہ دعا مانگ از جنابِ کبریا

اَللّٰھُمَّ ھٰذَا مِنِّیْ فَامْنُنْ عَلَیَّ بِمَا مَنَنْتَ بِہٖ عَلٰی اَوْلِیَائِکَ وَ

الٰہی یہ منا ہے پس مجھ پر احسان کر جو احسان کہ تو نے اپنے دوستوں پر کیا ہے اور

وَاَھْلِ طَاعَتِکَ

اپنے اہل طاعت پر

صبح کو نو کی رہ عرفات میں | راستے میں یہ دعا پڑھتے چلیں

ملہ پیادہ چلنے کی شرط استحباب کے لئے ہے ورنہ کوچہ بکوچہ سوار ہو کر جانا بھی جائز ہے ۱۲ عزیزی

Marfat.com

اَللّٰهُمَّ اجْعَلْهَا خَيْرَ غَدْوَةٍ غَدَوْتُهَا قَطُّ وَاَقْرَبَهَا مِنْ رِضْوَانِكَ

الٰہی بنا اس صبح کو سب سے اچھی صبح جو میں نے کبھی دیکھی ہوں اور زیادہ قریب اپنی خوشنودی سے

وَاَبْعَدَهَا مِنْ سَخَطِكَ اَللّٰهُمَّ اِلَيْكَ غَدَوْتُ وَاِيَّاكَ رَجَوْتُ

اور زیادہ دور تیری ناراضگی سے الٰہی میں نے تیری طرف صبح کی ہے اور تجھ سے امیدوار ہوں

وَعَلَيْكَ اعْتَمَدْتُ وَوَجْهَكَ اَرَدْتُ فَاجْعَلْنِيْ مِمَّنْ تُبَاهِيْ بِهٖ

اور تجھ پر اعتماد رکھتا ہوں اور تیری رضا کا طالب ہوں پس مجھ کو اس کے زمرے سے بنا جس پر

الْيَوْمَ مَمَّنْ هُوَ خَيْرٌ مِّنِّيْ وَاَفْضَلُ

یہ دن فخر کرتا ہے اور وہ مجھ سے بہتر اور افضل ہے

ہے جو بطنِ عرنہ اور رمزہ مقام
اُس جگہ پر چاہیئے کرنا قیام

قبہ عالی شہِ جنّ و بشر
نصب ہوتا تھا اسی جا بیشتر

غسل کر کے پھر پڑھے خطبہ خطیب
اے خوشا قسمت جو ہو سُننا نصیب

جمع کر لیں ظہر و عصر اس جا میں سب
ایک اذاں تکبیر دو ہوں بے نصب

پھر پڑھے تسبیح و تحمید خدا
اور کبھی تہلیل و تکبیر و دعا

اور کبھی ہو توبہ کی پکار
رَبَّنَا یَا رَبَّنَا یا کردگار

اور نہ اُس دن روزہ رکھنا چاہیئے
ہر دُعا پڑھنا کہ تو قادر رہے

ایسے مجمع میں توقع ہے ضرور
ہو دُعا مقبول تیری بے قصور

جو کہ سنت ہیں دعائیں وہ پڑھے
ان میں سے بہتر ہے یہ اے نیک لے

لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ يُحْيِيْ

نہیں کوئی معبود برحق مگر اللہ وہ ایک ہے کوئی اسکا شریک نہیں اسی کی ہے بادشاہی اسی کے لئے حمد ہے وہ زندہ

وَيُمِيْتُ وَهُوَ حَيٌّ لَا يَمُوْتُ بِيَدِهِ الْخَيْرُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ

کرتا ہے اور مارتا ہے وہ زندہ ہے نہیں مرتا اسکے ہاتھ میں ہے بھلائی اور وہ ہر شے پر قادر ہے

اَللّٰهُمَّ اجْعَلْ فِيْ قَلْبِيْ نُوْرًا وَّفِيْ سَمْعِيْ نُوْرًا وَّفِيْ بَصَرِيْ نُوْرًا

الٰہی ڈال میرے دل میں نور اور میرے کان میں نور اور میری آنکھوں میں نور

Marfat.com

وَفِی لِسَانِی نُوْرًا اَللّٰھُمَّ اشْرَحْ لِیْ صَدْرِیْ وَیَسِّرْ لِیْ اَمْرِیْ

اور میری زبان میں نور الٰہی میرے سینے کو کھول دے اور میرا کام آسان کر دے

ذکر قصۂ نزول مزدلفہ کو جانا

ہو روانہ دن چھپے عرفات سے
پر سواری کو نہ تیز اپنی کرے

ہو نہاکر داخل مزدلفہ تو
ہے حرم کا یہ بھی حصہ اے نکو

راہ میں لبیک بھی کہتا چلے
ہو پہنچے مزدلفہ میں جب تو یہ پڑھے

اَللّٰھُمَّ اِنَّ ھٰذِہٖ مُزْدَلِفَۃٌ جَمَعْتَ فِیْھَا اَلْسِنَۃً مُّخْتَلِفَۃً نَسْئَلُکَ حَوَائِجَ

الٰہی یہ مزدلفہ ہے جس میں تو نے مختلف زبانیں جمع کر دی ہیں ہم تجھ سے از سر نو حاجات طلب کرتے

مُّؤْتَنِفَۃً فَاجْعَلْنِیْ مِمَّنْ دَعَاکَ فَاسْتَجَبْتَ لَہٗ وَتَوَکَّلَ عَلَیْکَ فَکَفَیْتَہٗ

پس مجھ کو ان لوگوں سے بنا جنہوں نے تجھکو پکارا تو تو نے اس کی دعا قبول کی اور تجھ پر بھروسہ کیا تو تو نے انکا کام بنا دیا

شب کو مزدلفہ میں ٹھہرے مقیم
ورنہ لازم ہوگی قربانی ضرور

رات بھر لیتا ہے اللہ کا نام
پھر بڑے تڑکے کرے قصد قیام

اور نماز صبح پڑھ کر چل پڑے
اور یہاں سے کنکریں ستر چنے

مشعر اقدس میں پہنچے لا کلام
یہ نکٹا ہو کر پڑھے اس جا کلام

اَللّٰھُمَّ بِحَقِّ الْمَشْعَرِ الْحَرَامِ وَالْبَیْتِ الْحَرَامِ وَالشَّھْرِ الْحَرَامِ وَالرُّکْنِ

الٰہی بطفیل مشعر الحرام کے اور بطفیل بیت الحرام اور بطفیل شہر حرام کے اور

وَالْمَقَامِ اَبْلِغْ رُوْحَ مُحَمَّدٍ مِّنَّا التَّحِیَّۃَ وَالسَّلَامَ وَاَدْخِلْنَا دَارَ

بطفیل رکن اور مقام کے پہنچا دے حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی روح کو ہماری طرف سے آداب و سلام اور داخل کر ہمکو

السَّلَامِ یَا ذَا الْجَلَالِ وَالْاِکْرَامِ

سلامتی کے گھر میں اے بزرگی اور بڑائی والے

Marfat.com

پہلے دن جمرہ پر کنکر مارنے سے پھر تیسرے دن تک منیٰ میں رات کو ایک وادی راہ میں ہے محسر[1] اس میں نہ ٹھہرے

منیٰ میں آنا

ہو گئی صبحِ سعادت اب بدیں — ہو مبارک حاجیو یہ روزِ عید
آج درگاہِ خدا میں اے جناب — ہو گئے ہیں لاکھ بندے باریاب
چل منیٰ میں جمرۂ عقبہ کے پاس — سات کنکر مار اوسکو بے ہراس
قبلہ رُخ ہو کر کھڑا ہو اے جواں — ساتھ ہر کنکر کے یہ پڑھ سکیاں

اَللّٰہُ اَکْبَرُ عَلٰی طَاعَۃِ الرَّحْمٰنِ وَرَغْمِ الشَّیْطَانِ اَللّٰھُمَّ تَصْدِیْقًا بِکِتَابِکَ
اللہ بہت بڑا ہے میں کنکر مارتا ہوں رحمٰن کی طاعت پر اور شیطان کے برخلاف الٰہی میں تیری کتاب کی تصدیق کرتا ہوں
وَاتِّبَاعًا لِسُنَّۃِ نَبِیِّکَ
اور تیرے نبی کی سنت پر چلتا ہوں

بعدۂ لبیک اور تکبیر کو — پھر موقوف کر اے نیک خو
لیک پڑھے ہر نمازِ فرض کے — بس یہی تکبیر پڑھنی چاہیے
ظہر سے دسویں کی اس تکبیر کو — تیرھویں کی صبح تک پڑھتے رہو
ذبح کر قربانی اپنی اے فتا — اور وقتِ ذبح پڑھ تو یہ دعا

بِسْمِ اللّٰہِ وَاللّٰہُ اَکْبَرُ اَللّٰھُمَّ مِنْکَ وَلَکَ وَاِلَیْکَ تَقَبَّلْ مِنِّیْ کَمَا تَقَبَّلْتَہٗ
اللہ کے نام سے اور اللہ سب سے بڑا ہے الٰہی یہ تجھ سے ہے اور تیرے ہی واسطے اور تیری طرف سے قبول کر مجھ سے جس طرح

[1] محسر بضم المیم وفتح الحاء المهملة وكسر السين المشددة وبالراء (شامی) وهو واد بأسفل من مزدلفة من ليمارها وقف فيها ابليس فحصرا (جوہرہ) اہل سنہ کا شعر یوں تھا سد وادی محشر کے جب تک قریب مستحب ہے تیز چلنا اے حبیب۔ ولا یخفی ما فیہ من الخطاء الجلی ۱۲ عرشی

Marfat.com

مِنْ خَلِیْلِکَ اِبْرَاھِیْمَ
اپنے خلیل ابراہیم سے۔

سب سے قربانی ہے بہتر اونٹ کی
ہاں مگر بکری سے ہے دنبہ بھلا

پھر ہے گاؤ پھر ہے بکری اے اخی
حسب ارشادِ جناب مصطفٰے

حدیث خَیْرُ الضَّحِیَّۃِ الْکَبْشُ الْاَقْرَنُ
سب سے اچھی چیز قربانی دینے کی ہے

اور جو کوئی جانور ہو عیب دار
لنگڑا ہو یا سینگ ٹوٹا خستہ جان
خارشی ہو یا ہو لاغر اس قدر
پھر مُنڈائے مرد اپنے سر کے بال
جتنے ممنوعات تھے احرام کے
رہ گئی اب باقی عورت اور شکار

اُس کی قربانی نہ کرنا زینہار
یا دریدہ یا بریدہ ناک کان
جس کو چلنا بھی ہو مشکل بسر
اور کتروائے زنِ فرخندہ فال
سب حلال اب حاجیوں پر ہو گئے
اُن کا بھی پھر حال ہو گا آشکار

ذکر طواف زیارت

کیجئے پھر طوف کعبہ اے فتا
یہ بھی حج کا ایک ہے رکن تمام
کر چکا یہ طوف جب اے نیک حال
پھر طوفِ رکن کے پھر اے ہمام
جس گھڑی طوفِ زیارت کر چکے
رات کو ٹھہرے منا میں لا کلام
گیارھویں کو دن ڈھلے اے ہوشیار

ہم نے جس صورت سے پہلے ہے لکھا
اور زیارت کا طواف اِس کا ہے نام
ہو گئی عورت بھی تب اس پر حلال
سب حلال اُس پر ہوا جو تھا حرام
پھر منا میں لوٹ آنا چاہیئے
لیلۃ القر کہتے ہیں اس شب کا نام
جمرۂ اولےٰ کو کنکر سات مار

Marfat.com

برطھ کے آگے راہ سے ہو کر جُدا
رو بقبلہ مانگے اللہ سے دُعا

جمرۂ وسطےٰ پہ چل کر باوقار
پھر کرے پہلی طرح سب اپنے کار

جمرۂ عقبہ پہ ایسا ہی کرے
اپنی منزل گہ میں پھر آکر رہے

بارھویں کی ظہر پڑھ کر اے تقی
کنکریں اکیس مارے ویسے ہی

تھے یہی اعمال حج اے مستطاب
ختم شد واللہُ اعلمُ بالصّوَاب

بیان عمرہ

حج سے پہلے یا کہ پیچھے یا کبھی
عمرہ کرنے کا ہو خواہاں جس کا جی

پس نہا دھو کر باداب تمام
جامۂ احرام پہنے لا کلام

پھر جو عمرہ کا ہے میقات و مقام
اُس جگہ سے اُسکی نیت کر تمام

سب سے جعرانہ ہے افضل سیکھیاں
مکّہ و طائف کے جو ہے درمیاں

وہ جو مسجد ہے بنامِ عائشہ رضؓ
اس میں دو رکعت ادا کر بے ریا

منہ سے ہو لبیک کا جاری کلام
آئے مکّہ میں سوئے بیت الحرام

اور طوافِ کعبہ کر کے سات بار
پھر صفا مروہ میں دوڑے سات بار

پھر منڈائے بال سر کے لا کلام
عمرہ پورا ہو گیا اے نیکنام

پیٹ بھر کر آبِ زمزم کو پیئے
جس سے تن جائے شکم اے نیکیے

بلکہ پانی کھینچے اپنے آپ ہی
پھر دعا مانگے بدرگاہِ غنی

اَللّٰھُمَّ اجْعَلْہُ شِفَاءً مِّنْ کُلِّ دَاءٍ وَّسُقْمٍ وَّارْزُقْنِیْ اِخْلَاصً

الٰہی اس کو شفا بنا دے ہر مرض سے اور عارضے سے اور مجھے اخلاص عطا فرما

طوف وداع

دیس کو جانے کا جب آئے خیال
پھر کرو طوفِ حریم ذوالجلال

Marfat.com

مت کرو اس میں رمل اور اضطباع
کیونکہ ہے یہ تو فقط طوفِ وداع

اور مقامِ پاک ابراہیم پر
پڑھ دوگانہ پیچھے زمزم پیٹ بھر

ملتزم پر آ کہ ہے وقتِ فراق
الفراق اے خانۂ ربّ العتاق

الوداع اے مایۂ جانِ الوداع
الوداع اے بیتِ رحمانِ الوداع

الوداع اے مہبطِ نورِ احد
پھر بھی لائے ہم کو اللہ الصمد

عاجزی سے حاجیا پھیلا کے ہاتھ
مانگ مولیٰ سے دعا یہ دل کے ساتھ

اَللّٰھُمَّ اِنَّ الْبَیْتَ بَیْتُکَ وَالْعَبْدُ عَبْدُکَ وَابْنُ عَبْدِکَ وَابْنُ

الٰہی یہ گھر تیرا گھر ہے اور بندہ تیرا بندہ ہے اور تیرے بندے کا فرزند ہے اور

اَمَتِکَ حَمَلْتَنِیْ عَلٰی مَا سَخَّرْتَ لِیْ مِنْ خَلْقِکَ حَتّٰی سَیَّرْتَنِیْ فِیْ بِلَادِکَ

تیری کنیز کا فرزند ہے تو نے اس سواری پر سوار کیا جو تو نے اپنی مخلوق میں سے میرے لئے مسخر کی یہاں تک کہ تو نے

وَبَلَّغْتَنِیْ بِنِعْمَتِکَ حَتّٰی اَعَنْتَنِیْ عَلٰی قَضَاءِ مَنَاسِکِکَ فَاِنْ

اور مجھ کو اپنی نعمت پر فائز کیا حتیٰ کہ مجھے اعمال حج کے پورا کرنے پر تو نے مدد دی پس اگر

کُنْتَ رَضِیْتَ عَنِّیْ فَازْدَدْ عَنِّیْ رِضًی اِلَّا فَمِنَ الْاٰنَ قَبْلَ

تو مجھ سے راضی ہے تو مجھ سے اپنی رضا اور زیادہ کر ورنہ اس وقت ہی

تَنَاْیِ دَارِیْ عَنْ بَیْتِکَ ھٰذَا اِلٰخ

تیرے گھر سے میرے دور ہونے سے پہلے راضی ہو جا الخ

دیکھنا چل اسکو چلتے چلتے بھی
جیسے دیکھے پار کو سعید کوئی

زیارت مدینہ منورہ

حدیث مَنْ زَارَنِیْ بَعْدَ وَفَاتِیْ فَکَاَنَّمَا زَارَنِیْ فِیْ حَیَاتِیْ ۔
جو شخص میری وفات کے بعد میری زیارت کریگا تو گویا اس نے میری زندگی میں زیارت کی ۔
حدیث مَنْ وَجَدَکَ سَعَةً وَلَمْ یَفِدْ اِلَیَّ لَقَدْ جَفَانِیْ ۔
جو شخص مقدور رکھتا ہوا میری طرف نہ آئے اس نے مجھ پر ظلم کیا ۔

Marfat.com

حدیث مَنْ جَاءَنِیْ زَائِرًا لَّا یَهِمُّهٗ اِلَّا زِیَارَتِیْ کَانَ حَقًّا عَلَی اللّٰهِ
جو شخص قصداً میری زیارت کو آئے اور صرف زیارت کے لئے آیا ہو اللہ پر حق ہے
سُبْحَانَهٗ اَنْ اَکُوْنَ لَهٗ شَفِیْعًا ۔
کہ میں اس کا شفیع ہوں۔

مشہد مولا بھی دیکھو حاجیو		مرقد آقا بھی دیکھو حاجیو
کعبہ تو تم دیکھ ہی آئے ہو اب		کعبہ کا کعبہ بھی دیکھو حاجیو
گلشن کون و مکاں کا تازہ تر		یہ گلِ رعنا بھی دیکھو حاجیو
فرش ہیں اس در کے ہفت افلاک بھی		قبۂ اعلےٰ بھی دیکھو حاجیو
	رنگ نیرنگی بہارِ کن فکاں	
	گنبدِ خضرا بھی دیکھو حاجیو	
جب مدینہ کے نظر آئیں درخت		یہ دعا پڑھ اے عزیز نیکبخت

اَللّٰهُمَّ هٰذَا حَرَمُ رَسُوْلِكَ فَاجْعَلْهُ لِیْ وِقَایَةً مِّنَ النَّارِ وَاَمَانًا
الٰہی یہ تیرے رسول کا حرم ہے پس اس کو میرے لئے دوزخ سے بچاؤ بنا دے اور امن
مِّنَ الْعَذَابِ وَسُوْءِ الْحِسَابِ
عذاب سے اور برے حساب سے

غسل کر کپڑے پہن خوشبو لگا		باادب داخل ہو اور پڑھ یہ دعا

بِسْمِ اللّٰهِ وَعَلٰی مِلَّةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ رَبِّ اَدْخِلْنِیْ مُدْخَلَ صِدْقٍ
اللہ کے نام سے اور رسول کی ملت پر اے میرے پروردگار داخل کر مجھے (مدینہ میں) بہتری کے ساتھ
وَّاَخْرِجْنِیْ مُخْرَجَ صِدْقٍ وَّاجْعَلْ لِّیْ مِنْ لَّدُنْكَ سُلْطَانًا نَّصِیْرًا ۝
اور لیجا مجھے (مکے سے) بہتری کے ساتھ اور کر میرے لئے اپنے ہاں سے زوردار سلطنت۔

جب نظر تیری پڑے دیوار پر		پڑھ درود اس مطلع الانوار پر

Marfat.com

روضۂ محبوبِ سبحانی ہے یہ
مبدءِ انوارِ ربّانی ہے یہ

کر ادا دو رکعتیں منبر کے پاس
ہے یہ آدابِ نبی اے حق شناس

وہ مبارک قبّۂ قبرِ جناب
شہدِ انور مزارِ مستطاب

یا ادب باقاعدہ اور باحیا
قبر کے بائیں طرف ہو تو کھڑا

دیکھنا رہ نور کے آثار کو
مت لگا ہاتھ اپنا اُس دیوار کو

بوسہ دینا ہاتھ رکھنا اے عزیز
ہے خلافِ داب و رسمِ بے تمیز

بلبلوں کا چہچہا بھی بات ہو
وہ سلامِ شوق اور صلوات ہو

اَلسَّلَامُ اے دِل کے درماں اَلسَّلَامُ
اَلسَّلَامُ اے چارۂ جان اَلسَّلَامُ

اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا نَبِيَّ اللّٰهِ اَلسَّلَامُ

سلام ہو آپ پر اے اللہ کے رسول — سلام ہو آپ پر اے اللہ کے نبی اللہ کے سلام ہو

عَلَيْكَ يَا اَمِيْنَ اللّٰهِ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا حَبِيْبَ اللّٰهِ

آپ پر اے اللہ کے امین — سلام ہو آپ پر — اے اللہ کے حبیب

گر سلام اپنا کسی نے بھیجا
چاہیئے اُس کو بھی یوں کرنا ادا

ای شہنشاہِ جہاں خیر الانام
کیجئے مقبول اسکا بھی سلام

اِس سے پھر اک ہاتھ ہٹ کر لا کلام
حضرتِ صدیقؓ پر بھیجے سلام

اس سے پھر اک ہاتھ ہٹ کر ہیں عمرؓ
دونوں پر یوں پڑھ سلام اے باخبر

اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمَا يَا وَزِيْرَيْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

سلام ہو تم دونوں پر اے — رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے دو وزیرو

پھر رسول اللہ کے آسر کے پاس
قبلہ رُخ ہو کر خدا کا کر سپاس

کر خدا کی حمد و تمجید و ثنا
اور درودِ پاک بہرِ مصطفٰےؐ

Marfat.com

اور کہے یوں بھی کہ اے ربِّ فلق		تو نے فرمایا ہے اور ہے یہ بھی حق

وَلَوْ اَنَّهُمْ اِذْ ظَّلَمُوْٓا اَنْفُسَهُمْ جَآءُوْكَ فَاسْتَغْفَرُوا اللّٰهَ وَاسْتَغْفَرَ
اور اگر وہ لوگ جب کہ انہوں نے اپنی جانوں پر ظلم کیا تیرے پاس آئیں پس وہ اللہ سے بخشش مانگیں اور
لَهُمُ الرَّسُوْلُ لَوَجَدُوا اللّٰهَ تَوَّابًا رَّحِيْمًا
رسول بھی ان کی بخشش کی دعا کرے تو وہ پائیں گے اللہ کو توبہ قبول کرنیوالا رحم والا

سُن کے تیرا حکم یہ اے کبریا		ہم اطاعت دِل سے لائے ہیں بجا
آئے ہیں اب تیرے پیغمبر کے پاس		پر گناہ و با مظالم بد حواس
اس پیمبر کو تیرے یَا رَبَّنَا		اَب لیا ہم نے شفیع اپنا بنا
توبہ کرتے ہیں ہم اے رَبِّ کَرِیم		فَاعْفُ عَنَّا وَاغْفِرِ الذَّنْبَ الْعَظِیْم
کر شفاعت اس نبی پاک کی		مقبل و منظور اے رَبِّ غَنِی
روضۂ جنت میں ہو پھر تو رواں		قبر اور منبر کے جو ہے درمیاں

حدیث مَا بَیْنَ قَبْرِیْ وَمِنْبَرِیْ رَوْضَةٌ مِّنْ رِّیَاضِ الْجَنَّةِ وَمِنْبَرِیْ
میری قبر اور منبر کے درمیان ایک باغ ہے جنت کے باغوں میں سے اور میرا منبر میرے
عَلٰی حَوْضِیْ
حوض پر ہے ۔

اس جگہ دو رکعتیں پڑھ ایجواں		ہے یہ اِک جنت کی کیاری بیگماں
پھر بروز پنجشنبہ اے رفیع		چل ادب سے کر زیارت البقیع

گورستان بقیع

دیکھ کتنے زندہ دل اے پاکدیں		گرم خواب ناز ہیں زیرِ زمیں
گرد اُٹھا دیں سے اپنے چہرہ سے نقاب		شرم سے ہو زرد روئے آفتاب

Marfat.com

دیکھ باچشمِ ادب اے ہوشیار
سیّدِ عالم کی پھوپھی کا مزار،

حضرتِ عباسؓ کا مرقد ہے یاں
حضرتِ عثمانؓ کا مشہد ہے یاں

ہے یہاں ابنِ رسول اللہ کا
قبّۂ انور منوّر پُر ضیا،

روضۂ پاکِ حسنؓ ہے پُر بہار
اور زین العابدینؓ کا ہے مزار

کر زیارت سب کی با شوقِ تمام
فاتحہ پڑھ بھیج ان سب پر سلام

جبلِ احد

کس قدر کوہِ احد ہے لالہ زار
ہیں شہیدوں کے یہاں رنگیں مزار

میر حمزہؓ کا بھی ہے قبّہ یہاں
سیّد الشہدا یہی ہیں بیگماں

کر زیارت ان کی اے زائر ذرا
پڑھ تو ان سب پر سلام و فاتحہ

مسجدِ قبا

پڑھ قبا مسجد میں شنبہ کو نماز
ہے ثوابِ عمرہ اے اہلِ نیاز

ہے وہاں پر اک کنواں نامی اریس
اُس کا پانی ہے عجب شیریں نفس

اُس میں ڈالا شاہ نے آبِ دہن
کر وضو پی اس کا پانی جان من

ہر کس شراب آن لب جان بخش خوردہ است
آبِ حیات در نظرش خون مردہ است

سب مزارات و مساجد میں ضرور
مستحب ہے جانا یا عیش و سرور

سب زیاراتِ مدینہ کا شمار
ہیں کہتے ہیں وہاں کے نامدار

گر مدینہ میں کوئی چاہے قیام
اور رکھے ملحوظ اس کا احترام

بیس عظیم الشان ہے اس کا ثواب
کیونکہ یوں فرما گئے ہیں خود آنجناب

Marfat.com

حدیث لا یصبر علی لاوائھا وشدتھا احد الا کنت لہ شفیعا

جو شخص اس شہر کی تکالیف وشدائد پر صبر کرتا ہے میں اسکی شفاعت کروں گا

چلنے والے جب مدینہ سے چلیں — شوق سے لاکھوں مرد وہم پڑھیں
یہ تمنا دل میں ہو اے کبریا — پھر بھی مجھکو تو یہاں پر جلد لا
روضۂ انور کے ہیں خدام جو — کچھ نہ کچھ نقدی سلوک ان سے کرو

چند آداب وقیق

سب سے پہلے چاہیئے مالِ حلال — بلکہ ہے اسمیں یہی شرط کمال
پھر ہو اس صدق وصفا سے یہ سفر — محض یادِ حق ہو منظورِ نظر
دل میں جو عظمت مشاعر کی بڑھے — سر بسر ہو یاد مولیٰ کے لئے
پھر جھگڑنا لڑنا اور فحش وبدی — راہِ حج میں یہ نہ ہوں سرزد کبھی

آیت فَلَا رَفَثَ وَلَا فُسُوقَ وَلَا جِدَالَ فِي الْحَجِّ

پس نہیں بیشرمی کی بات اور نہ گناہگاری اور نہ لڑائی حج میں۔

عورتوں سے دل لگی ہنسنا مذاق — جن سے صحبت کا ہو پیدا اشتیاق
لغو اور فحش اور بے شرمی کی بات — رفث کہلاتی ہیں یہ سب واہیات
طاعتِ مولا میں ہنا سنت یا — کہتے ہیں اسکو فسوق اہل صفا
کہتے ہیں لڑنا جھگڑنے کو جدال — خشم وکینہ جس سے پیدا ہو کمال
بلکہ کرنا اعتراض وطعن بھی — ہے جدل میں یہ بھی داخل اے اخی
پیدل وبالان پہ ہونا سوار — مرکب محمل سے ہے یہ نیک کار
مرکب پیدل کو کہتے تکلیف کم — مرکب محمل کو ہے ازبس الم

Marfat.com

اور سواری پر ہے سونا بھی بُرا
اس میں ہے تکلیف اُسکو بر ملا

اور سواری سے اُترنا گاہ گاہ
چاہیئے بے عذر کو اے مرد راہ

تاکہ ہو آرام اسواری کو بھی
بلکہ خوش ہو اس سے مالک کا بھی جی

چاہیئے قرباں کا عمدہ جانور
خوبصورت فربہ و پاکیزہ تر

جس طرح حضرت عمرؓ نے اے اخی
ایک عمدہ اونٹنی تیار کی

قیمت اسکی تین سو تھی اشرفی
لوگ دیتے تھے انہیں قیمت یہی

مصطفےٰؐ سے بولے پھر فاروقؓ یوں
گر اجازت ہو تو اسکو بیچ دوں

اُس کے داموں سے بہت سے اونٹ لوں
اور سبھی اونٹوں کو پھر قرباں کروں

تب ہوا حکم رسولِ نامور
کر دے تو قربان اسکو اے عمر

کیونکہ تھوڑی سی بھی عمدہ شے کوئی
ہے زیادہ غیر عمدہ سے بھلی

گرچہ قیمت اسکی اے اہلِ شعور
تیس اونٹوں کی تھی قیمت بمقصور

لیک قربانی میں بے ریب و گماں
گوشت اور خوں سے نہیں مقصد یہاں

بلکہ یہ مطلب ہے اے پاکیزہ دیں
بخل سے ہو پاک نفسِ مومنیں

ہے یہی قربانیوں سے مدعا
جیسے فرماتا ہے خود رب العلا

آیت لَنْ يَّنَالَ اللّٰهَ لُحُوْمُهَا وَلَا دِمَآؤُهَا وَلٰكِنْ يَّنَالُهُ التَّقْوٰى مِنْكُمْ
نہیں پہونچتا اللہ کو قربانیوں کے گوشت نہ ان کے خون بلکہ تمہاری پرہیزگاری اسکو پہنچتی ہے

اور یہ قیمت کی نفاست کی ہے بات
جانور ہو ایک یا ہوں پانچ سات

خرچ قربانی میں تو جو کچھ کرے
اس سے خوش ہونا مناسب ہے تجھے

اور قبولِ حج کا ہے اِک یہ نشاں
چھوڑ دے سب بد خصائل بیگماں

چھوڑ دے پہلے جو کرتا تھا گناہ
چھوڑ دے افعالِ بد بے اشتباہ

Marfat.com

اور نکمی صحبتیں سب چھوڑ دے
نیک بختوں سے سدا صحبت رکھے

چھوڑ دے لہو و لعب سب یک قلم
یاد مولیٰ میں رہے ثابت قدم

اعمال باطنی اور مقامات سے عبرت پکڑنا

ابتدائے راہ سے تا انتہا
دیکھ اسرار و معانی جا بجا

دیکھ کیا ہونگی تجھے باتیں حصول
کیا کھلیں گے گلشن عبرت میں پھول

جتنے ہیں اعمال حج کے سر بسر
چاہیئے ہر ایک پر کرنا نظر

فکر سے دیکھے گا اُن کو جو کوئی
اسکو حاصل ہوگی عبرت اک نئی

غور سے دیکھے اگر صادق مُرید
اسکو ہوگی اُن سے تنبیہ مزید

جتنا جس حاجی کا ہوگا دِل صفا
جس قدر ہوگا اُسے فہم و ذکا

اتنی ہی معلوم ہوگی اُسکو بات
ان کے اسرار و معانی و نکات

توشہ

خرچ جب لیتے ہیں از وجہ حلال
یوں بھی آجاتا ہے پھر دل میں خیال

کچھ زیادہ چاہیئے زادِ سفر
کیونکہ منزل دُور ہے رہ پُر خطر

اور یہ منزل تک نہ ہو جائے خراب
اس میں آئے یا کہیں کچھ انقلاب

یاد کرنا چاہیئے اے خوش سیر
وہ جو اس سے بھی ہے اک مشکل سفر

یعنی عقبےٰ کا سفر دور و دراز
جس کے رستہ کا ہے لغوی برگ نہ ساز

اس طرح سوچے کہ میرے سب عمل
ہیں اسی منزل کا توشہ بے خلل

جیسے تازہ پختہ ہوتا ہے طعام
چلتے ہیں لیکر اُسے تا آئے کام

لیک وہ پہلی ہی منزل میں شتاب
سڑ کے ہو جاتا ہے ناقص اور خراب

Marfat.com

پھر بوقتِ اشتہا مردِ سفر — ہوتا ہے محتاج و حیران بیسر
اس لئے ڈر چاہیئے تجھ کو ضرور — تا کہیں پائے نہ یہ موقع ظہور
زادِ عقبیٰ ہیں جو یہ نیک عمل — موت کے بعد ان میں آجائے خلل
اور نہ تیرے ساتھ پھر کوئی رہے — سب جدا ہوں شامتِ اعمال سے
تجھ جو زادِ راہ و سامانِ سفر — ہو کے ناقص اور پہونچائیں ضرر
ہوں زیادہ گر شہوت سے خراب — جیسے سڑ جاتا ہے کھانا اور شراب

سواری

جب سواری سامنے آئے تیرے — پس خدا کا شکر کرنا چاہیئے
تیرا تابع اس نے جو پایہ کیا — تا سفر کی ہو نہ تکلیف و عنا
پھر سواری آخرت کی یاد کر — یعنی وہ تختِ جنازہ پر خطر
ایک روز اُس پر تو چڑھ کر جائیگا — ملکِ عقبیٰ کی طرف اے پارسا

لباس احرام

جب خریدیں چادریں احرام کی — یاد کر اپنے کفن کو اے اخی
اس میں تو اپنا لپٹنا یاد کر — ویسا ہی سامان ہے یہ بیسر
کیونکہ یہ احرام کا جوڑا لباس — جا کے پہنے گا تو کعبہ ہی کے پاس
کیا عجب ہے یہ سفر پورا نہ ہو — اور تو ہو مرقد کی جانب راہ جو
جبکہ دیدار حرم ذوالجلال — ہو نہیں سکتا ہے بے تغییر حال
یعنی پہنا جائے کچھ لباس معمولی — پہنا جائے کچھ لباس بیقیاس
شکل معمولی بھی بدلی جائے جب — ہو زیارت خانۂ مولیٰ کی تب

Marfat.com

ہے زیارت ایسی ہی اللہ کی
وہ نہ مرنے کے سوا ہوگی کبھی

جبکہ بدلا جائے دنیاوی لباس
تب خدا سے ہوگا بندہ روشناس

جامۂ احرام بھی مثلِ کفن،
بن سِلا ہے سیدھا سادہ پیرہن

خروج از شہر

شہر سے نکلیں تو یوں دل میں کہیں
چھوڑتے ہیں سب وطن کی راحتیں

اپنے دیس اور اہل سے ہو کر جدا
اُس سفر میں جاتے ہیں سوئے خدا

جو کہ ہے دنیا کے سفروں کے خلاف
اور نہ ہے ان کی طرح آسان و صاف

اور یہ سوچے کہ میں اِک بے نوا
کس ارادہ پر کہاں کو چل دیا

واہ کِس کو دیکھنے جاتا ہوں میں
بندۂ ناچیز کہلاتا ہوں میں

ہاں چلا ہوں جانبِ بیتِ خدا
جو کہ ہے شاہِ شہاں ربّ العلاء

اس گروہِ پاک میں جاتا ہوں اب
جو خدا کے ساتھ پہنچے بے تعب

شوق کی جن کو خدا نے دی ندا
ہو گئے جو مست و مشتاق و فدا

جن کو جانے کا ہوا حکمِ خدا
چل دیئے وہ سب تعلق کر جدا

وہ خدا کے گھر کی جانب چل دیئے
راہ بیت اللہ سے طے کئے

وہ خدا کا گھر کہ ہے جائے رفیع
وہ عظیم الشان ماوائے رفیع

وہ تقدس بارگاہِ بے نظیر
چل دیئے اس کی طرف بر ناؤ سیر

تا کہ بدلے میں خدا کی دید کے
اس کے گھر کی ہے زیارت کیجئے

اس کے بدلے اسکا گھر ہی دیکھکر
اپنا دِل بہلائیں مستانہ مگر

اور نہ پہنچا کوئی گر کعبہ تلک
مر گیا وہ راہ میں ہی یک بیک

تو ملاقات اسکی اللہ سے ضرور
بس اسی حالت میں ہوگی بیقصور

Marfat.com

جا رہا ہے گویا وہ اللہ کے پاس		جیسے ہے قرآن میں آخوش قیاس

آیت وَمَنْ يَّخْرُجْ مِنْ بَيْتِهٖ مُهَاجِرًا اِلَى اللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ ثُمَّ يُدْرِكْهُ

اور جو شخص نکلے اپنے گھر سے ہجرت کر کے اللہ اور اس کے رسول کی طرف پھر آگئی اس وقت

الْمَوْتُ فَقَدْ وَقَعَ اَجْرُهٗ عَلَى اللّٰهِ

موت تو اس کا اجر اللہ کے ذمے ہے

جنگل

پھر یہ بچکر دشت میں میقات تک
گھاٹیوں میں دیکھے جو بے شبہ و شک

پس وہ دہشت یاد کر اے زہد کیش
جو تجھے آئیگی بعد مرگ پیش

یعنی دنیا کے سفر سے بیشتر
آئیگی میقات محشر تک نظر

اور بعد الموت کے ہر حال سے
کر مطابق حال سارے دشت کے

یعنی خوف رہزناں سے اے بصیر
یاد کر وہ دہشت منکر نکیر

دیکھ کر جنگل کے شیر اور بھیڑیئے
یاد آئیں سانپ بچھو قبر کے

ہونا گھر بار اور اقارب سے جدا
قبر کا سب سوچ اس سے ماجرا

یعنی تنہائی و وحشت ہائے گور
سینکڑوں کیڑے مکوڑے مار و مور

الغرض اس دشت کا خوف و خطر
خوف مرقد سے بچائے بیشتر

میقات

کہتے ہیں لبیک جو میقات پر
اس کے معنی یہ سمجھ تو بیشتر

حق کی جانب سے ہوئی ہے اب پکار
اس کا دیتا ہوں جواب آشکار

یعنی میں حاضر ہوں اے رب جہاں
میں ہوں حاضر میں ہوں حاضر بیگماں

Marfat.com

پھر توقع یہ بھی رکھ اے کامیاب
ہوگیا مقبول میرا یہ جواب

ساتھ ہی ڈر چاہیئے اس بات کا
تجھ کو لالبیک کی آئے ندا،

یعنی تو حاضر نہیں ہے بیگماں
اس ہماری بارگاہ میں اے فلاں

تو نہیں ہے مقبلوں میں باریاب
مل نہیں سکتا تجھے حج کا ثواب

پس مناسب ہے یہی رکھ اے روشن گہر
دل میں امید و رجا خوف و خطر

حکایت

قلزم سادات کے درِ ثمیں
وہ مبارک ذات زین العابدین

باندھا احرام اور ہوئے جب وہ سوار
ہوگئے وہ زرد رنگ اور بیقرار

پڑ گیا لرزہ بدن پر اس گھڑی
تلبیہ کہنے کی بھی طاقت نہ تھی

پھر کسی نے پوچھا اے عالی نسب
کیوں نہیں کہتے ہو تم لبیک اب

کیسا یہ لرزہ ہے کیوں ہو زرد رنگ
آپ فرمانے لگے تب بید رنگ

خوف ہے مجھ کو کہیں ایسا نہ ہو
ہو مری لبیک رد مثل سگ

یعنی لا لبیک ولا سعدیک لا
تو یہاں حاضر نہیں ہے مرحبا

کہہ کے پھر لبیک بیخود ہوگئے
اور بیہوشی میں مرکب سے گرے

کہہ کے لبیک آگیا ان کو خیال
حشر کے موقع پہ بھی ہوگا یہ حال

قبروں سے لبیک گویاں اٹھ کے سب
جائیں گے خوف و رجا میں سوئے رب

پھر خدا جانے کہ ہوں مقبول ہم
یا کہ نامقبول مرآب ذوالکرم

ایسا ہی میقات کے حاجی سبھی
ہیں تردد میں نہایت اس گھڑی

اپنا حج مقبول ٹھہرایا نہیں
اس تردد سے ہیں سب اندوہگیں

Marfat.com

دیدار کعبہ

جب نظر آئے تجھے بیت الحرام
دل میں عظمت اسکے قائم کر تمام

یہ تصوّر کر کہ گویا بر ملا
خاص ربّ البیت کو ہوں دیکھتا

اور یقین کر لے کہ جیسے اپنا گھر
مجھ کو دکھلایا خدا نے سر بسر

ایسے ہی وہ بے حجاب و بے ملال
ہمکو دکھلائے گا خود اپنا جمال

شکر کر اللہ کا اے خوش خطاب
تو ہوا اللہ کے گھر میں باریاب

تجھ کو بھی خالق نے بالطف و عطا
اپنے زوّاروں میں شامل کر لیا

طوافِ کعبہ

طوف کو بھی تو سمجھ مثلِ نماز
کرادا با خوف و تعظیم و نیاز

لکھ چکے ہم جیسے آدابِ نماز
ویسے ہی اسمیں بھی ہیں سامان و ساز

کچھ ملائک عرش کے گرد اے ہمام
کرتے رہتے ہیں طواف اس کا مدام

اُن فرشتوں کے مشابہ صاف صاف
ہوتے ہیں حجاج بھی وقتِ طواف

جسم جیسے کرتا ہے کعبہ کا طواف
دل ہوا سدھم طائفِ حق بیخلاف

ابتدا و انتہا ہے طوف کی
جیسے بیت اللہ پر لازم ہوئی

چاہیئے یونہی بذاتِ کبریا
طوفِ دل از ابتدا تا انتہا

بلکہ بہتر سب سے ہے طوفِ دلی
گرد اس ربّ العلا کے اے اخی

عالمِ ظاہر میں کعبہ بیگماں
یہ ہے بس دربار باطن کا نشاں

ہے نمونہ یہ اُسی دربار کا
عالمِ باطن میں جس کی ہے بنا

ہاتھ سے بھی وہ چھوا جاتا نہیں
چشمِ ظاہر سے نظر آتا نہیں

Marfat.com

عالمِ ظاہر میں جیسے یہ بدن — ہے نمونہ دل کا اے شیریں سخن
دل مقامِ عیب ہیں ہے بالیقین — آنکھ سے محسوس وہ ہوتا نہیں
عالمِ ظاہر بھی اے عالی مقام — عالمِ باطن کا زینہ ہے تمام
جس کسی پر بابِ باطن کھل گیا — پہنچا اس زینے سے وہ تا مدّعا

حجرِ اسود

سنگ اسود چوم کر لے نیک پے — یہ تصوّر دل میں کرنا چاہیئے
یعنی یہ پتھر بعزّ و احترام — ہے خدا کے ہاتھ کا قائم مقام
میں خدا سے اسکی طاعت پر ضرور — کرتا ہوں بیعت بلا ریب و فتور
اور کر عزمِ مصمم اے مرید — تاکہ پورا ہو نہ پا یہ عہد شدید
کیونکہ جو بیعت میں کرتا ہے وفا — ہے عذاب و قہر بس اوسکی سزا
اور یہ ہے قولِ شہِ جنّ و بشر — ہاتھ دہنا ہے خدا کا یہ حجر

حدیث اَلْحَجَرُ الْاَسْوَدُ یَمِیْنُ اللّٰہِ عَزَّ وَجَلَّ فِی الْاَرْضِ

حجرِ اسود — داہنا ہاتھ ہے خدا کا — زمین میں

پردہ کعبہ

جب کہ تو پکڑے غلافِ محترم — کر تصوّر دل میں اے فرخ شیم
ہے یہ دامانِ سخی اور میں فقیر — دو جہاں میں ہی یہ میرا آسرا و نگہبر
مانگتا ہوں بخشش جرم و خطا — جیسے کوئی گڑگڑاتا ہو گدا
جیسے بندہ کرکے آقا کا قصور — اس کے دامن سے لپٹتا ہے ضرور
اور عفو و جرم و عصیاں کے لئے — عاجزی کرتا ہے اسکے سامنے

Marfat.com

اور یہ کہتا ہے تیرے در کے سوا ۔۔۔ ہے کہاں میرا ٹھکانا اب بھلا
میں نہ چھوڑوں گا کبھی دامن ترا ۔۔۔ جب تلک میری نہ بخشے گا خطا
ملتزم سے جب تو لپٹے باشعور ۔۔۔ یہ توقع دل میں رکھ اپنے ضرور
عضو جو کعبہ سے مس ہو جائیگا ۔۔۔ آگ سے وہ امن بیشک پائیگا
ملتزم سے تو جو لپٹے اے اخی ۔۔۔ اک محبت ہے یہ رب البیت کی

سعی صفا و مروہ

بادشاہی چوک میں جیسے غلام ۔۔۔ آتا جاتا ہر طرف ہے تیز گام
تا خلوص اپنا دکھا کر شاہ کو ۔۔۔ پائے انعام کثیر اے نیک خو
ایسے ہی مروہ صفا میں بار بار ۔۔۔ حاجیوں کے دوڑنے کا ہے شعار
اور صفا مروہ کی آمد رفت کو ۔۔۔ یوں بھی تم سمجھو ضروری صاحبو
روز محشر جبکہ میزاں ہو بپا ۔۔۔ اس میں دو پلے بھی ہوں گے برملا
ایک پلے میں تلیں اعمال نیک ۔۔۔ اور بد اعمال کا پلہ ہو ایک
دونوں پلوں کیطرف وقت حساب ۔۔۔ ہم پھریں گے دوڑتے با اضطراب
اب صفا کو پلہ حسنات جان ۔۔۔ پلہ عصیان تو مروہ کو مان
دیکھ اے غافل بچشم دور بیں ۔۔۔ ہے قیامت کا نمونہ یا نہیں

عرفات

اللہ اللہ خلق کا وہ ازدحام ۔۔۔ جس میں ہے دنیا بھر کے حاضر خاص و عام
اللہ اللہ شور و غل حجاج کا ۔۔۔ مختلف سب کی زبانیں ایک جا
اپنے اپنے پیشوا کی راہ پر ۔۔۔ فرقہ فرقہ چل رہا ہے بے خبر

Marfat.com

غور کر دل میں سر سر یہ مقام
ہے نمونہ روزِ محشر کا تمام

ایسی ہی سب امتیں روزِ جزا
ہر نبی کے ساتھ ہونگی برملا

اور ہوگا سب کو یہ رنج و الم
جنتی یا دوزخی ٹھہریں گے ہم

کیا خبر مقبول یا مردود ہوں
کیا خبر مسعود یا مطرود ہوں

ہے یونہی عرفات میں حیرت نہیں
حج نامقبول اور مقبول میں

حاجیا تجھ کو تو یوں اب چاہیئے
تیری گردن انکساری سے جھکے

پر سمجھ اپنے رجا کو تو قبول
تو سخی کے در سے مت اٹھیو ملول

کیونکہ یہ میدان وہ میدان ہے
جس میں نازل رحمتِ رحمٰن ہے

درگہہ اجلال سے لطفِ خدا
ساری خلقت پر ہے نازل ہو رہا

ہیں یہاں اوتاد و ابدال و ولی
اُن سے یہ میداں نہیں خالی کبھی

ان میں شامل ہیں عباد الصالحین
از گروہِ اولیاء و متقین

دل سے کرتے ہیں وہ عجز و انکسار
سر جھکا دیتے ہیں ہو کر بے قرار

ہاتھ پھیلاتے ہیں سوئے کبریا
کہتے ہیں یا ربنا یا ربنا

جوش میں آتا ہے لطف کردگار
ابرِ رحمت اُن پہ ہوتا ہے نثار

اُن پہ چھا جاتی ہے رحمت کی گھٹا
ہوتا ہے اُنکے سبب سب کا بھلا

کنکر پھینکنا

کنکروں کے پھینکنے میں اے فتا
جاں لے تعمیل حکمِ کبریا

ورنہ اس میں مطلقاً اے نیک پے
نفس کا حظ ہے نہ دخلِ عقل ہے

اور تشبہ بھی ہے ابراہیم کا
تو بھی قصداً یہ تشبہ کر ادا

یعنی ابراہیم پر شیطاں نحوست
اِس جگہ ظاہر ہوا تھا تین بار

Marfat.com

تاکہ بہکائے انہیں وہ مفتری
اور کرے سنّت کو فاسد آپکی

تب یہ پہنچا اُن کو حکم کردگار
یَا خَلِیْلِی اِضْرِبِ اِضْرِبْ بالجمار

مار اس شیطاں کے کنکر اے خلیل
تاکہ بھاگے دُور تجھ سے یہ ذلیل

گر یہ پوچھو تم کہ شیطانِ ذلیل
جس گھڑی ظاہر ہوا پیشِ خلیل

آنکھ سے دیکھا تھا اُسکو آپنے
اس لئے مارا تھا اوسکو آپنے

لیک ہم کو تو نظر آتا نہیں
کنکروں سے کس کو ماریں بالیقیں

جان لو یہ بھی ہے اک شیطاں کی چال
اُسنے ہے تم کو سجھایا یہ خیال

تاکہ کنکر مارنے سے وہ لعین
باز رکھے تم کو اے ارباب دین

اور تمہارے دل میں پیدا ہو یہ بات
ہے یہ سب بیفائدہ اور واہیات

ہے فقط بازیچۂ اطفالِ صغار
اس میں مت مشغول ہو تو زینہار

پس خبردار اے عزیز پاک دین
ہیں یہ سب وسواس شیطان لعین

کنکریں تو مار اس پتھر پہ سخت
تاکہ تجھ سے دُور ہو وہ شور بخت

گو بظاہر کنکریں پتھر پہ ہم
مارتے ہیں لیکن اے اہلِ ہمم

یہ حقیقت میں ہے شیطاں پہ مار
اپنے دل سے دو یہی نیت قرار

توڑتے ہیں ہم کمر شیطان کی
ہے خرابی سر بسر شیطان کی

کہیو تم کہ ہم اس قسم کا حکم خدا
لاتے ہیں صدق ارادت سے بجا

عقل کا اس میں نہیں کچھ دخل اب
صرف اک ہے امتثالِ امر رب

ہے ہمارا ہر طرح کا یہ امتثال
اس میں ہے شیطان کو ذلت کمال

قربانی

نیز قربانی کا سمجھو مدعا
یعنی ہے تعمیل حکم کبریا

Marfat.com

اس لئے یہ ذبح کرنا اے جواں — باعثِ قربِ خدا ہے بیگماں
پس تم اس کو اور اسکے گوشت کو — حسبِ ارشادِ خدا صدقہ کرو
اس کی ہر اک جزو کے بدلے ضرور — ہو تمہارا جزو جزو آتش سے دُور
رکھ توقع حق سے اے مردِ سعید — ہو چکا ہے وعدۂ ربِّ مجید
جس قدر تم دو گے قربانی بڑی — اُتنی ہی دے گا خدا ہم کو خوشی
اس قدر ہی پائیں دوزخ سے خلاص — اتنے ہی درجے ملیں گے خاص خاص

مدینہ منورہ

جب مدینہ پر پڑے تیری نظر — کر تصور اپنے دِل میں بیشتر
یہ جگہ کی ہے پسند اللہ نے — اپنے پیارے مصطفےٰ کیواسطے
اور یہی شہرِ مبارک برملا — موضعِ ہجرت بنایا آپ کا
پھر یہیں سے مصطفائے پاک نے — سب فرائض اور سنن جاری رکھے
اور یہیں سے دینِ حق پھیلا تمام — اور یہیں سے ہاتھ آئے روم و شام
اور یہیں پر آپ کا ٹھہرا مزار — اس کے اوپر جان و دِل میرا نثار
اور یہیں پر آپ کے دونوں وزیر — پہلوئے اقدس میں ہیں رحمت پذیر
کر تصوّر دِل میں اے نیکو سیر — چلتے پھرتے تھے یہاں خیر البشر
پس یہاں کے ہر گلی کوچہ کی خاک — آپکے پاسے ہوئی ہے ملکے پاک
اس لئے وہاں پر تجھے بھی چاہیئے — پاؤں رکھنا خوف سے تعظیم سے
جو نہیں کرتا ہے تعظیم جناب — وہ رہے گا دائما خوار و خراب
کوئی آواز آپ کی آواز سے — گفتگو میں بھی اگر اونچی کرے
تب عمل اس کے خدائے دادگر — حبط کر دیتا ہے بیشک اے پسر

Marfat.com

خود خدا نے آپ کا ذکر جمیل — ذکر میں اپنے بلایا اے خلیل
ایسے سرور کا جمالِ جانفزا — اپنی قسمت میں کہاں تھا دیکھنا
ہائے قسمت اے دریغا حسرتا — رہ گیا مشتاق میں دیدار کا
آپ کے دیدار پُر انوار کی — مجھ سے بیکس کو بھلا کیا تاب تھی

دہد چوں قدسیاں راتم او صہبائے بہوشی
سبوئے برخ از دوشش ملائک بر زمیں فتند

اب یہاں آیا ہوں پیشِ حضور — ہے وفورِ شوق کا سارا ظہور
دیکھ لوں تا نقش دیدارِ حبیب — پھر خدا جانے دکھائے کیا نصیب
پھر توقع رکھ کہ جس نے اب بھلا — آپ کا مرقد ہمیں دکھلا دیا
وہ ہمیں دیدار اصلی بھی وہاں — خوب دکھلا کر کرے گا شادماں

زیارت حضرت صلی اللہ علیہ وسلم

اس طرح وقتِ زیارت کر خیال — ہو رہا ہے گویا اب اصلی وصال
سامنے میرے لحد میں ہیں نبی — ثابت و موجود مثلِ زندگی

آفتاب از پرتو خویش است دائم در حجاب
آشکارا کردۂ خود را و پنہانی ہنوز

زندگی میں جیسے تو پایا وصال — کر زیارت میں بھی ویسے ہی خیال
آپ کے مرقد کے ہو اتنا قریب — زندگی میں جسم کے جتنا قریب
کرتے تھے جیسے زیارت جسم کی — ویسے ہی اب تم کرو مرقد کی بھی

Marfat.com

ہاتھ سے مرقد کو چھونا چومنا — ہے خلاف دابِ اصحابِ صفا
ایسا کرتے ہیں نصاریٰ و یہود — اور یہی ہے رسم اقوامِ ہنود
دُور سے ہو کر کھڑے با انکسار — دیکھو تم تعظیم سے سوئے مزار
یہ تمہارا آنے اور جانے کا حال — جانتے ہیں آپ سب بے احتمال
تو بھی دل میں یوں سمجھ لے وہ جناب — گویا میرے سامنے ہیں بے حجاب
قبر میں لیٹے ہوئے ہیں صاف صاف — کر تصوّر دل میں تا ہو انکشاف
پھر سرِ تسلیم خم کر اس گھڑی — سوچ کر آداب و تعظیم آپ کی
الصلوٰۃ والسلام اے بادشاہ — السلام اے جملہ عالم را پناہ
یہ تمہارے سب درود اور سب سلام — ہیں پہنچتے آپ پر بیں لا کلام
اور نہوں وضہ پہ حاضر جو بشر — دُور سے بھیجیں درود اُس شاہ پر
پس فرشتے آپ پر وہ سب درود — صاف پہنچاتے ہیں از حکمِ ودود
اور جو رہتے ہیں حضوری میں مدام — ان کا خود سنتے ہیں صلوٰۃ و سلام
خود ہی فرماتے ہیں محبوبِ ودود — ایک بھیجے مجھ پہ گر کوئی درود
دس درود اس پر خداوندِ غفور — بھیجتا ہے ایک کے بدلے ضرور

حدیث مَنْ صَلّٰی عَلَیَّ وَاحِدَۃً صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ عَشْرًا

جو شخص مجھ پر ایک درود بھیجتا ہے اللہ اس پر دس درود بھیجتا ہے

جب زباں سے صرف کہنا اک درود — اِس قدر دیتا ہے اُس کو نفع و سود
جو کہ سارے تن سے ہو حاضر وہاں — اُس کے بدلہ کا بھلا ہو کیا بیاں

ضمیمہ

حج سے فارغ ہو کے دائم حاجیو — دل میں اپنے ہر گھڑی ڈرتے رہو

Marfat.com

یعنی کیا معلوم یہ حج ہے قبول
یا کہ نامقبول اور محنت فضول

اپنے اعمالوں سے بھی حاجی ضرور
دیکھ سکتا ہے اگر رکھے شعور

یعنی حج کے بعد اپنے دل میں گر
پائے تو دنیا سے نفرت کا اثر

نیک کاموں میں مزا پانے لگے
انس ہو جائے خدائے پاک سے

اور موافق شرع کے سارے عمل
سب ہوں سنجیدہ حمیدہ بے خلل

پس قبولیت کا کر تو اعتماد
ایسے حج سے بیگماں ہو شاد شاد

یعنی یہ باتیں ہوں جب تجھ میں عیاں
جان لے مقبولیٔ حج کا نشاں

اور اگر بالعکس تیرا کام ہے
پھر تجھے میں کیا کہوں اے سست پے

باب سوم از قرآن

ہے خدا کا کیا ہی احسان عظیم
اس نے بھیجا ہم پہ قرآن عظیم

ایسی بھیجی ہم پہ یہ عالی کتاب
ہو گیا جس سے زمانہ فیضیاب

یہ ہے وہ قرآن و حقانی چراغ
جس پہ کچھ آتا نہیں باطل کا داغ

ہے حقیقت میں یہی نور و ضیا
راہ سیدھی با صفا و بے خطا

اس کے قصے اسکی خبریں پر اثر
عبرت انگیز دل اصل نظر

ہے یہی تفصیل احکام و امور
حلت و حرمت میں تفریق و شعور

جس نے چاہا علم اس کے ماسوا
وہ خدا کے حکم سے گمراہ ہوا

بس اسی کا نام ہے حبل متین
اور اسی کا کام ہے ارشاد دین

بس اسی کا نام ہے نور مبین
صیقل دل اور ھدیً للمتقین

Marfat.com

عُرْوَہ وُثقیٰ اسی کا نام ہے — راہ دکھلانا اسی کا کام ہے
اس کے رمز و نکتہ کی غایت ہی نہیں — اُس کے نفعوں کی نہایت ہی نہیں
روز پڑھنے سے نہ ہوگا یہ کہن — دمبدم ہو تازگی روح و تن
بلکہ ہر ہر بار ہو لذّت نئی، — نو بنو پیدا ہو کیفیت نئی
جب سنی جنّات نے حق کی کتاب — جا سنائی اپنے زمرہ کو شتاب
جِنّنو ہم نے ہے وہ قرآں سُنا — ہے عجب اور راستی کا رہنما

آیت فَقَالُوْا اِنَّا سَمِعْنَا قُرْاٰنًا عَجَبًا یَّهْدِیْ اِلَی الرُّشْدِ فَاٰمَنَّا بِهٖ
پس انہوں نے کہا ہم نے عجیب قرآن سنا ہے جو راستی کیطرف راہ دکھاتا ہے پس ہم اسپر ایمان لائے

فصل اوّل فضیلت قاری و قرآن

حدیث اَفْضَلُ عِبَادَةِ اُمَّتِیْ تِلَاوَةُ الْقُرْاٰنِ حدیث خَیْرُکُمْ
میری امت کی افضل عبادت تلاوت قرآن ہے — تم میں سب سے اچھا
مَنْ تَعَلَّمَ الْقُرْاٰنَ وَعَلَّمَهٗ حدیث اَهْلُ الْقُرْاٰنِ اَهْلُ اللّٰهِ وَخَاصَّتُهٗ
وہ ہے جو قرآن کو پڑھے اور اسکو پڑھائے — قرآن والے اللہ والے ہیں اور اس کے خاص ہیں

حضرتِ محبوبِ ربّ العالمین — اس طرح کرتے ہیں ارشاد آفریں
حشر میں پیشِ خداوندِ سمیع — بڑھ کے قرآں سے نہ ہو کوئی شفیع
سب فرشتے اور نبی اور سب ولی — اس سے کم ہونگے شفاعت میں سبھی
اور فرمایا کہ قرآنِ مجید — ہو اگر چمڑے کے اندر اے سعید
آگ سے اسکو نہ پہنچے گا زیاں — ہے یہ فرمانِ خدا کی عزّ و شاں
اور یہ فرمایا کہ ربِّ دو جہاں — پیشتر از خلقتِ کون و مکاں
سورۂ یٰسٓ وطٰہٰ کو تمام — پڑھتا تھا با صوتِ سبحانی مدام

Marfat.com

پھر جو یہ قرآں فرشتوں نے سنا
بولے سُبحَانَ الَّذِی مَا اَحسَنَا

کس قدر ہوگی وہ امت خوش نصیب
جس پہ اترے گا یہ منشورِ عجیب

جو پڑھیں گے اور کریں گے اسکو یاد
ہو بشارت ان کو از ربّ العباد

ابن مسعودِ سعید دردمند
یوں کہا کرتے کہ اے خلقِ خدا

جب پڑھو تم کچھ تو قرآں کو پڑھو
ہیں اسی میں علم سارے مو بمو

اگلے پچھلوں کا اسی میں علم ہے
حکمتوں سے ہی بھرا یہ بے بہے

نیکیاں دس اسکے ہر اک حرف پر
پڑھنے والوں کو ملیں گی بے خطر

عمرو ابن العاص کا یہ قول تھا
جو کہ قرآں پڑھتا رہتا ہے سدا

اس کے دونو پہلوؤں میں بالضرور
درج ہوتی ہے نبوت بے قصور

وحی رب آتی نہیں اسپر مگر
فرق ہے اس میں اور اسمیں اسقدر

جو ہریرہ کرتے ہیں یوں گفتگو
جس مکاں میں پڑھتے ہیں قرآں کو

رہنے والوں پر وہ ہوتا ہے وسیع
خیر بھی اس میں بہت ہوتے رفیع

اور فرشتے اس میں آتے ہیں کثیر
اور نکل جاتے ہیں شیطانِ شریر

اور جہاں قرآں نہیں جاتا پڑھا
تنگ ہوتی ہے وہ گھر والوں جا

خیر کم ہوتی ہے اور افزوں خلل
اور ملک اس گھر سے جاتے ہیں نکل

آتے ہیں شیطان اسمیں بیشمار
نامبارک اُس کے ہوں سب کاروبار

کہتے ہیں حنبل امام باکمال
میں نے دیکھا خواب میں حق کا جمال

عرض کی میں نے کہ اے میرے خدا
سارے کاموں میں ہے افضل کونسا

کونسا ہے وہ عمل اے کبریا
جس سے حاصل ہو تیرا قرب و لقا

پس یہ فرمایا کہ اے احمدؒ امام
ہر عمل سے ہے بڑا میرا کلام

از کلام ماست قرب ما حصول
در کلام ماست انس ما شمول

Marfat.com

عرض کی میں نے کہ رَبِّیْ سَیِّدِیْ
فہم معنی سے کہ بے معنی کے بھی

پس یہ فرمایا کہ دونو طرح سے
ہے مقرب خواہ کیسے ہی پڑھے

اور فضیل ابنِ عیاض رہنما
یوں کہا کرتے کہ اے خلقِ خدا

جو کہ حافظ ہو کوئی قرآن کا
ہے حلم بردار وہ ایمان کا

چاہیئے اسکو کہ وہ غافل نہ ہو
سہو ولہو ولغو میں شامل نہ ہو

کہتے ہیں سفیان ثوری نیک خو
آدمی پڑھتا ہے جب قرآن کو

پس فرشتے اسکی پیشانی پہ بس
بوسہ دیتے ہیں ثنا یعنی باادب

خالدِ عقبے نے آنحضرت کے پاس
عرض کی آکر کہ اے قدسی اساس

کچھ سناؤ مجھ کو قرآنِ مجید
تب پڑھا حضرت نے لے سورۂ یزید

اِنَّ اللّٰہَ یَاْمُرُ بِالْعَدْلِ وَالْاِحْسَانِ

بیشک اللہ حکم دیتا ہے — عدل کا اور احسان کا

بولا پھر پڑھیئے دوبارہ اے نبی
پڑھ دیا خیر البشر نے پھر وہی

پھر کہا اس نے کہ اس میں یا رسول
ہے حلاوت اور ملاحت بھی شمول

پہلے حصے میں ہے اس کے وہ بہا
جیسے ہو حکمت پرستی بے شمار

وہ مزا ہے پچھلے حصے میں حضور
جس کی لذت سے ہے دل محو سرور

غافلوں کی مذمت

غافلوں کے حق میں سن اے خوش نفس
اس طرح فرماتے ہیں حضرت انس رضؓ

پڑھتے ہیں قرآں کو اکثر بے خبر
کرتا ہے لعنت انہیں قرآں مگر

قولِ میسرہؓ

مرد بد کے سینہ میں قرآں حق
رہتا ہے بیکس مسافر با قلق

Marfat.com

قول ابو سلیمان دارانی

حافظ قرآن جو بدکردار ہو
بُت پرستوں سے وہ پہلے خوار ہو

چاہیئے حافظ کو نرمی و وقار
خامشی سے اور ادب سے کاروبار

اور نہ ہو وہ پرجفا و جنگجو
اور نہ ہو مفسد سخن میں تند خو

بول بھی سکھے فرماں علما اے عزیز
پڑھتے ہیں قرآں بعضے بے تمیز

اور وہ اپنے آپکو حالانکہ صاف
کرتے ہیں لعنت بنا دانی و لاف

یعنی جب پڑھتا ہے وہ بول بار بار
ظالموں پہ لعنت پروردگار

یہ بھی پڑھتا ہے وہ پھر اے متقی
جھوٹوں پہ لعنت پڑے اللہ کی

اور وہ خود حالانکہ اپنی جان پر
ظلم کرتا ہے بکثرت سر بسر

کیونکہ اکثر وقت میں وہ بے شعور
ہوتا ہے خود ظالم و کاذب ضرور

سُن بن مسعود کا قولِ متین
اس طرح فرماتے ہیں وہ پاک دین

یعنی قرآں اس لئے نازل ہوا
تا عمل اسپر کرے خلق خدا

لیک پڑھنے اور پڑھانیکو ہی بس
جان لیتے ہیں عمل اب بوالہوس

ابتدا سے پڑھتے ہیں تا انتہا
اور نہیں کرتے عمل اسپر ذرا

بلکہ تورات مقدس میں خدا
غافلوں کو اس طرح فرما چکا

اسکے سر پر بوجھ کچھ مجھ سے جدا
کچھ بھی تو آتی نہیں اوپر دغا

کیونکہ گر تورات میں وہ کچھ نہیں
خط کسی کا تیرے پاس آئے وہیں

تب تو رستہ سے کنارہ پکڑ کر
پڑھتا ہے مضمون خط کا سر بسر

حرف حرف خط تو پڑھتا ہے سبھی
تا نہ رہ جائے کہیں مطلب کوئی

اور جو میں نے تجھ پہ بھیجی ہے کتاب
اس سے تو منہ پھیرتا ہے او خراب

یکلخت ہے قولِ مستحق یہ کتاب
اور یہ ہے تیرے لئے راہ صواب

Marfat.com

کتنی کتنی بار اک اک بات کا
تیرے سمجھانے کو ذکر اس میں کیا

کیا تیرے نزدیک میں ہوں بے یقین
تیرے بھائی کی برابر بھی نہیں

اس کے خط کو خوب دیکھے غور سے
اور میرے خط کو یونہی چھوڑ دے

اپنے بھائی کی برابر بھی نہ کی
تو نے قدر و منزلت میری کبھی

دوسری فصل تلاوت کے ظاہری آداب

آداب اوّل قاری کی حال میں

قاریو آداب کا ہے یہ مقام
جیسے شاہنشہ سے کرتے ہو کلام

قاریو لازم ہے آداب تمام
جیسے شائستہ سے کرتے ہو کلام

باوضو اور با ادب با انکسار
قبلہ رُخ گردن جھکائے اشکبار

مت لگاؤ تکیہ نہ تو مغرور بن
عاجزی سے کر تلاوت جان من

بیٹھ لینے جب طالب نیک بے
بیٹھتے ہیں سامنے اوستاد کے

خوب تو یوں ہے کہ قرآں در نماز
پڑھ کر اٹھے مسجد میں ہو کر باوضو

اور پڑھے جو بے وضو یا لیٹ کر
ہے روا لیکن نہیں اجر اس قدر

آداب دوم قرأت کی مقدار میں

حدیث مَنْ قَرَءَ الْقُرْاٰنَ فِیْ اَقَلَّ مِنْ ثَلٰثٍ لَمْ یَفْقَهْ

جو شخص تین دن سے کم وقت میں قرآن پڑھ لے وہ سمجھ نہیں سکتا

تین دن سے کم نہ پڑھ قرآن کو
تاکہ حق ترتیل کا زائل نہ ہو

کیونکہ قرآن کو نہایت جلد تو
پڑھ رہا تھا کوئی شخص آخر شب یہ

عائشہ نے اس کو سنکر یوں کہا
سمجھ پڑھا اس نے نہ سمجھا ہی رہا

Marfat.com

حکم حضرت کا تھا اے ابن عمرؓ
ختم کی ہیں چار طرزاے مرد نیک
بعض کہتے ہیں کہ یہ مکروہ ہے
دوسرے ہر ماہ کرنا ایک بار
چوتھے ہر ہفتے میں کرنے ختم دو
پڑھنے والا کوئی عابد ہو اگر
وہ کرے دو ختم ہر ہفتہ میں بس
اور دل کیساتھ اگر کوئی پڑھے
اور اگر مضمون میں وہ کرتا ہو غور
کیونکہ وہ ہر آیتے گا وہ الفاظ کو
ختم ہفتے میں اگر ہے کوئی
نام ان سانوں کا ہے نبی بشوق
فاتحہ کی ف سے ہے فیر فائز
ب ہے اسرائیل میں لفظ بنی
واو سے ہے سورۂ والصافات
اسمیں ہی پڑھتے ہیں اصحاب کرام

ختم ایک ہفتہ میں تو ایک بار کر
ایک تو ہر روز کرنا ختم ایک
کیونکہ ہے جلدی پہنچنے کا یہ پھل
تیسرے کرنا ختم ہفتہ وار
اس کی اب تفصیل تم ہم سے سنو
اور عمل چاہے زیادہ سر بسر
اسمیں ہے جہد عظیم اے خوش نفس
ہفتہ میں اک ختم اسکو چاہیئے
تو مہینے میں ہے ختم اے نیک خو
اور مضمون میں کریگا جو غور
سات منزل وہ کرے قرآن کی
قارئوں سے پوچھے کوئی ان کا وظیفہ
یا کوئی پوچھے نہ سمجھو زائدہ
س شعرا کا ہے اے مرد غنی
ق سے ہیں قاف کے پیدا کلمات
یہ منازل ہیں انہیں کا انتظام

آداب ختم لکھنے کے پانچ ہیں

خوش خطی سے لکھو اور اعراب کا
نقطہ سرخی و جدول اور نشاں
اسمیں ہے ترجیح عبارت بیگماں
اور نکالے ہر غلط ہے یہ شان من

Marfat.com

ابن سیرین و حسن بصری جناب
ایسے باتوں کو سمجھتے تھے خراب

خمس و عشر و جزو رنگِ نقطہا
جانتے تھے وہ جناب اُن کو بُرا

کہتے تھے رکھو صفا قرآن کو
تا تبدل کی نہ ہو لوگوں کی خو

ہو کے تغییر و تبدّل بار بار
ہو سجائے کچھ سے کچھ انجام کار

اصل میں تھی اس سے ان کی یہ مُراد
یعنی پڑ جائے نہ کچھ لفظی فساد

ورنہ اس میں نقص تو کچھ بھی نہیں
بلکہ ہے اِک زیب قرآنِ مبیں

اِن کے باعث اَب بآساں ای عزیز
ہوتی ہے ترتیل قرآں کی تمیز

اِن کے استعمال میں کچھ ڈر نہیں
ایسی نوایجاد میں کچھ شر نہیں

بلکہ اکثر کام نوایجاد ہیں،
نیکیوں سے سر بسر آباد ہیں

ہے تراویح جماعت بھی نئی،
اور یہ خیر و بدعتِ حسنہ ہوئی

ہے وہی بدعت بُری اے نیکنام
جو کہ سنت کے مخالف ہو تمام

جو کہ سنت کو بدل دیتی ہو صاف
ہو قدیمی سُنّتوں کے برخلاف

سن ذرا حجاج یوسف کا یہ حال
اُس نے بلوائے تھے قاری باکمال

قاریوں نے اس کے پھر فرمان سے
حرف و کلمے سب گئے قرآن کے

اور لگائے جا بجا اعراب سب
پیشتر ان سے نہ تھی یہ ایجاد کب؟

آدابِ چہارم

ٹھیر کر پڑھنا ہے یہ اللہ کا کلام
ٹھیر کر پڑھنا ہے آدابِ تمام

فکر۔ قرأت سے ہمیں مقصود ہے
ٹھیر کر پڑھنے میں وہ موجود ہے

حضرتِ عباس وہ عالی جناب
اس طرح کرتے تھے لوگوں سے خطاب

سورۂ زلزال والقارعہ اگر
میں پڑھوں اچھی طرح سے سوچ کر

Marfat.com

ہے میسر نزدیک اس سے خوبتر
جو گھسیٹوں آلِ عمران و بقر

یعنی پڑھنے سے بہت اور جلد تر
تھوڑا ہی پڑھتا ہے افضل سوچ کر

مستحب ہے ٹھہر کر پڑھنا ضرور
پر نہیں لازم اُسے فہم و شعور

یہ نہیں اس واسطے کچھ مستحب
معنیِ قرآں ہی سمجھیں تاکہ سب

بلکہ جو عربی سمجھتے بھی نہیں
جیسے اہل ہند و روم و روس و چیں

ٹھہر کر پڑھنا ہے ان کو بھی ضرور
ہے ثواب و مستحب اے باشعور

کیونکہ پڑھنے میں ٹھہر کر اے اخی
حرمت و توقیر ہے قرآن کی

جلد پڑھنے کی بہ نسبت بیشتر
اس کا دل میں پڑھ کے ہوتا ہے اثر

آدابِ تعلیم

ساتھ قرأت کے ہی رونا مستحب
رونے والوں کی ہے قرأت پر ادب

یہ ہے مضمونِ حدیث اے نیکخو
تم پڑھو قرآن اور روتے رہو

اور اگر تم رو نہیں سکتے بھلا
رونی صورت ہی بنا لو تم ذرا

رونے کی تدبیر یہ ہے اے پسر
کر تصور دل میں غم کا سر بسر

غم سے رونا پیدا ہوتا ہے ضرور
رحمت اس قاری پہ پاتی ہے ظہور

غم کی پھر تدبیر یہ ہے اے جناب
سوچ اپنے دل میں آیاتِ عذاب

سوچ تو آیاتِ تہدید شدید
آیت و میثاق و وعدہ اور وعید

اُس کے امر و نہی میں بھی بالضرور
دیکھ تو کوتاہی اپنی اور قصور

اس سے پیدا ہوگا اک رنج و ملال
ہے یہ رونے کا سبب بے قیل و قال

اس تامل پر بھی گر یہ اور غم
ہو اگر پیدا نہ تجھ کو بیش و کم

تو نہ رونے پر ہی اپنے رو مدام
تو بڑا ہی سنگدل ہے لاکلام

Marfat.com

آداب ششم

جب تلاوت تو کرے قرآن کی — پڑھ اَعُوْذُ پہلے اے مردِ تقی

رَبِّ اَعُوْذُبِكَ مِنْ هَمَزَاتِ الشَّيَاطِيْنِ وَاَعُوْذُبِكَ رَبِّ اَنْ يَّحْضُرُوْنَ

پھر تو سُوْرَۃ نَاس پڑھ باصد ادب — بعد زاں الحمد پڑھ اے عبد رب

بعد ختمِ جملہ سُورۃ اے جوان — پڑھ یہ کلمے صدق دل سے بیگماں

اَللّٰهُمَّ انْفَعْنَا وَبَارِكْ لَنَا فِيْهِ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ۝ وَ
اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ الْحَيَّ الْقَيُّوْمَ

آیتِ تسبیح گر آئے کہیں — پڑھ تو سُبْحَانَ اللّٰهِ با شوق و یقیں

اور پڑھے آیاتِ استغفار اگر — یا کہ آیاتِ دُعا آئیں نظر

پڑھ تو استغفار من کل الخطا — کر دُعا یَا رَبَّنَا یَا رَبَّنَا

آیتِ امید آجائے اگر — اس کا سائل ہو خدا سے بے خبر

آیتِ تخویف پر اے پر گناہ — پڑھ یہ کلمے مانگ خالق سے پناہ

نَعُوْذُ بِاللّٰهِ اَللّٰهُمَّ ارْحَمْنَا

آیتِ سجدہ جو آجائے کہیں — پس جھکا دے سجدۂ حق میں جبیں

پھر تلاوت سے جو فارغ ہو چکے — یہ دُعا صدقِ عقیدت سے پڑھے

اَللّٰهُمَّ ارْحَمْنِيْ بِالْقُرْاٰنِ وَاجْعَلْهُ لِيْ اِمَامًا وَّنُوْرًا وَّهُدًى
وَّرَحْمَةً اَللّٰهُمَّ ذَكِّرْنِيْ مِنْهُ مَا نَسِيْتُ وَعَلِّمْنِيْ مِنْهُ مَا جَهِلْتُ وَ
ارْزُقْنِيْ تِلَاوَتَهٗ اٰنَاءَ اللَّيْلِ وَاَطْرَافَ النَّهَارِ وَاجْعَلْهُ لِيْ
حُجَّةً يَّا رَبَّ الْعٰلَمِيْنَ ۝

Marfat.com

خود جناب مصطفےٰ بھی یہ دعا — پڑھتے تھے بعدِ تلاوت بارہا

آدابِ ہفتم

پڑھنا قرأت کو بآوازِ بلند — ہے یہ قرأت کا ادب اے ہوشمند
اتنا چلا کر تو پڑھنا ہے وجوب — جس سے سمجھے اسکو اپنے آپ خوب
اپنی قرأت جو نہیں سنتا ہے خود — پس نمازِ او روا ہرگز نشد
ہیں یہی قرأت کے معنی قاریا — حرف کو آواز سے کرنا جدا
اب رہی باقی وہ آوازِ بلند — جس کو سن لے دوسرا بھی بے گزند
پس بُرا بھی ہے وہ اور اچھا بھی ہے — ہو چکا ثابت یہ دونوں طرح سے
یہ حدیثِ سرورِ خیر البشر — ہے دلیل اخفا کے استحباب پر

حدیث خَیْرُ الرِّزْقِ مَا یَکْفِی وَخَیْرُ الذِّکْرِ مَا یَخْفٰی
بہتر رزق وہ ہے جو کافی ہو اور بہتر ذکر وہ ہے جو بلند آواز نہ ہو

جہر کی خوبی کی ہے یہ اک دلیل — ایک شب حضرت کے اصحابِ جلیل
تھے نمازِ شب کو پڑھتے سب بلند — اُن کا پڑھنا آپ کو آیا پسند
بلکہ یوں ارشاد تھا اصحاب کو — رات کو گر تم نماز اٹھ کر پڑھو
پس پڑھو قرأت کو تم آواز سے — سنتے ہیں جن و ملک گھر کے اُسے
اور وہی پھر وہ بھی پڑھتے ہیں نماز — نفع ہے یہ جہر میں اے پاکباز
ایک شب وہ سرورِ کون و مکان — تین شخصوں پر سے گذرے ناگہاں
پہلے گذرے حضرتِ صدیق پر — پڑھ رہے تھے قرأت آہستہ تر
اُن سے پوچھا آپ نے اسکا سبب — بولے یوں صدیق اے محبوبِ رب
میری جس سے ہے مناجات و نیاز — سنتا ہے بیشک شہ سب و آنائے راز

Marfat.com

پھر عمر پر گذرے شاہِ حق پسند
پڑھ رہے تھے وہ بآواز بلند

ان سے پوچھا آپ نے اسکا سبب
کی انہوں نے عرض اے شاہِ عرب

سوتے لوگوں کو جگاتا ہوں میں اب
اور شیطاں کو بھگاتا ہوں میں اب

جب بلالِ پاک کی سمت آئے پھر
پڑھ رہے تھے آئتیں وہ منتشر

کچھ کہیں کی کچھ کہیں کی پیش و پس
وہ ملا کر آئتیں پڑھتے تھے بس

ان سے پوچھا آپ نے اسکا سبب
کی انہوں نے عرض اے شاہِ عرب

عمدہ کو عمدہ میں یا خیر البشر
کرتا ہوں آمیز چوں شیر و شکر

تب لگے کہنے شہِ عالم پناہ
تم سبھوں نے خوب سوچا واہ واہ

صورتِ تطبیق بینہما

اونچے پڑھنے میں اور آہستہ میں بھی
آچکی ہیں جب احادیثِ نبیؐ

اختلاف ان میں نہیں ہے اے پسر
ان کے معنوں میں تو یوں تطبیق کر

خفیہ پڑھنا ہے ریا سے دور تر
اور بناوٹ کا نہیں اس میں خطر

جس کے دل کو ہو ریا کا کچھ خطر
اور بناوٹ اور تکلف کا ہو ڈر

اس کے حق میں بیگماں اے باشعور
پڑھنا آہستہ ہی بہتر ہے ضرور

اور اگر اس بات کا کچھ ہو نہ ڈر
کچھ نمایش کا نہ ہو دل میں اثر

اور نہ پڑھنے میں کسی کے ہو فتور
تب ہے پڑھنا زور سے بہتر ضرور

کیونکہ پڑھنا زور سے اے باوقار
کرتا ہے قاری کے دل کو ہوشیار

ایسا پڑھنا نیند کو کرتا ہے دور
ہو مزہ پڑھنے کا افزوں اور سرور

اور نہایت کم ہو پڑھنے کی تکاں
ہو وے مشغول اس طرف اسکا دہاں

ہمتِ قاری بھی اس سے جمع ہو
ظلمتِ قلبی بھی مثلِ شمع ہو

Marfat.com

ہوتی ہے امید یہ بھی اے اخی
جاگ اوٹھے سوتا ہوا شاید کوئی

اس کا پہونچے غیر کو کتنی فائدہ
یوں فضیلت اسکی ٹھہری زائدہ

آداب ششم

پڑھ خوش آواز ی سے قرآن مجید
مستحب ہے یہ سُن اے مرد سعید

لہجہ عمدہ سے قرأت کو سنوار
پر نہ بگڑے حرف کوئی زینہار

حرف کو اتنا نہ کھینچ اے خوش عمل
جس سے کچھ لفظوں میں آجائے خلل

یاد رکھو یہ حدیث پاک تم
زَیِّنُوا الْقُرْاٰنَ مِنْ اَصْوَاتِکُمْ

اپنے خوش آواز و لہجہ سے بھی
زیب و زینت تم کرو قرآن کی

حدیث لَیْسَ مِنَّا مَنْ لَّمْ یَتَغَنَّ بِالْقُرْاٰنِ
جو قرآن خوش الحانی سے نہ پڑھے وہ ہم میں سے نہیں

جو نہ لہجہ سے پڑھے قرآن کو
وہ نہیں ہم میں سے اس سے ہو نہ تو

لہجہ رنگین ہے اس سے مُراد
دوسرے قولوں کا مت کر اعتماد

ایسی ہو حکم رسول نامدار
یوں ہوا حکم رسول نامدار

کم سناؤ مجھ کو قرآن شریف
عرض کی اے صاحب دین حنیف

آپ ہی پر تو یہ ہے نازل ہوا
اور سناؤں آپ کو ہی میں بھلا

پس یہ فرمانے لگے خیر النبی
چاہتا ہے تجھ سے سننے کو جی

جب لگے پڑھنے وہ با سوز و گداز
رہتے جاتے تھے رسول بے نیاز

آپ نے سن کر کہا یوں بار بار
اچھے سن کر کہا یوں بار بار

حضرت داؤد کے الحان کا
عرض کی اے سید عالی نسب

Marfat.com

مجھ کو یوں معلوم ہوتا ہے اگر
میرا پڑھنا سُنتے خود خیر البشر

تو میں حضرت کیلئے کچھ اور بھی
خوشتر اس لہجہ سے پڑھتا یا نبی

تلاوت کے آداب باطنی

وہ تلاوت جس سے ہو کشف وضوح
عالم علوی کی جس سے ہو فتوح

اور حال جس سے ہو قرب خدا
اور نمایاں عالم ملکوت کا

وہ تلاوت باطنی ہے اے عزیز
یعنی دل سے پڑھنا قرآں یا تمیز

چند ہیں آداب باطن قاریا
کر ادا اُن کو تو چاہے گر مزا

آداب اول

سمجھو دل سے عظمت قرآن کو
مانو پھر اللہ کا احسان کو

کیونکہ اس نے اس کلام پاک کو
ہے اوتارا عرش سے اے نیکخو

اور اوتارا ایسے لفظوں میں کلام
جو سمجھ میں آئے مخلوق کے تمام

یہ کلام اس کا جو تھا وصف قدیم
تھا جو اس کی ذات سے قائم مقیم

اس کے معنوں کو خدا نے یا صفا
فہم مخلوقات میں پہنچا دیا

پس ہوا یہ وصف پاک اسکا نزول
حرف اور آواز میں ہو کر شمول

صورت اور حرفوں میں کر یہ کلام
ہو گیا مخلوق پہ ظاہر بالتمام

گرچہ آواز اور حرف اے متقی
ہیں علامات اس بیان کی

اور خدا کا یہ کلام پُر اثر
حرف اور آواز سے ہے پُر اثر

چونکہ انساں کو یہ طاقت ہی نہیں
تاکہ سمجھے وصف رب العالمین

اس لئے خالق کا وہ وصف قدیم
حرف میں اور صوت ہی میں ہے مقیم

Marfat.com

گر کلامِ حق کے یہ کُنہِ جلال
ہوتی حرفوں کی نہ شکلوں میں چھپی
عرش بھی تو اس کلامِ پاک کو
اور نہ ہوتی خاک کو سننے کی تاب
بلکہ اُس کے پرتوِ انوار سے
عرش سے تا فرش جملہ ممکنات
خود بچا نا گر نہ موسےٰ کو خدا
اس کے سننے کی انہیں کب تاب تھی
جیسے کوہِ طور کو آئی نہ تاب
ایک تھوڑی سی تجلی سے وہ طور
شوکت و عظمت کلام پاک کی
ہے کلامِ حق کا ہر حرف عظیم
سب فرشتے جمع ہو کر سر بسر
پس اٹھا سکتے نہیں وہ ایک بھی
لیک اسرافیل لیتے ہیں اٹھا
جبکہ ہے ایسا عظیم الشان کلام
کیسے معنی اس عظیم الشان کے
اور وہ پھر رہتا ہے ثابت اور بحال

اور یہ اُس کے صفاتِ لایزال
کس کو طاقت ہوتی پھر برداشت کی
سُن نہ سکتا مطلقاً اے صاحبو
اِس کے آگے ساری چیزیں تھیں خراب
اور اسکی عظمتِ اسرار سے
منتشر ہو جائیں سب اور بے ثبات
کب وہ سن سکتے کلامِ کبریا
تاب جو کچھ تھی وہ اس کے حکم کی
ایک اونی سی جھلک کی ایجناب
ریزہ ریزہ ہو گیا اور چور چور
کہتے ہیں یوں عارفانِ منتہی
لوح پر ہے قاف سے بڑھ کر ضخیم
ایک حرف اس کا اٹھانا چاہیں گر
یہ ہے عظمت اس کلامِ پاک کی
وہ بھی ہے لطفِ عظیم کبریا
اور ہے انساں عاجز و عاصی تمام
ہیں نہ پہنچے فہم میں انسان کے
ہے یہ بیشک لطف ربِّ ذوالجلال

تمثیل

ایک عارف نے کسی شہ سے کہا
انبیاء کی شرع کی کر اقتدا

Marfat.com

شاہ نے عارف سے پوچھا اے امام
انبیا لاتے ہیں جو حکمی کلام

اس کو یوں کہتے ہو تم اے اہلِ دیں
یہ کلام آدمی ہرگز نہیں،

یہ نہیں انسان کا ہرگز کلام
ہے کلام حضرت ربّ الانام

اس کلام پاک کو انساں بھلا
کس طرح سمجھے بتا اے پارسا

تب دیا عارف نے اسکو یہ جواب
یعنی ہم سب دیکھتے ہیں اسی جناب

جب پرندہ اور چوپایہ کو بھی
آدمی سکھلانا چاہیں کچھ کبھی

جیسے آگے بڑھنا یا ہٹنا ذرا
سامنے ہونا کبھی منہ پھیرنا

یہ بھی ہے معلوم ان کو بالتمام
یعنی چوپایہ ہمارا وہ کلام،

جس کی نورِ عقل سے ترتیب ہے
التیامِ صوت سے ترکیب ہے

کچھ سمجھ سکتے نہیں ہرگز ذرا
مادّہ اُن میں نہ وہ رکھا گیا

اپنا مطلب ایسی آوازوں سے تب
ذہن میں ان کے وہ پہنچاتے ہیں سب

جو کہ ہوتا ہے مناسب سب سبب
عقل حیوانات کے لے خوش سیر

جیسے ٹخ ٹخ کرنا چلنے کے لئے
اوڑنے کو سیٹی بجانا پے بہ پے

اور بھی ایسی ہی آوازِ دگر
جان سکتے ہیں جنہیں خود جانور

پس علےٰ ہذا کلام لایزال
پوری ماہیت سے باکبر جلال

کچھ سمجھ سکتی نہیں عقلِ بشر
ہے یہ عاجز اور بالکل بے خبر

جیسے چوپایہ نہ سمجھے کوئی بات
ویسے ہی انساں نہ سمجھے یہ نکات

انبیا نے اک عجب تدبیر کی
تھی یا الہام خدا یہ زیرکی

وہ کیا برتاؤ انسانوں کے ساتھ
جو کیا انساں نے چوپایوں کے ساتھ

یعنی کرتے ہیں کلامِ حق نشاں
ایسے حرف و لفظ میں ان سے بیاں

جس سے یہ انسان عاجز بے شعور
اُس کی حکمت کو سمجھ لے کچھ ضرور

Marfat.com

چونکہ حکمت کے معانی بیگماں
ہیں حروف و صوت کے اندر نہاں

پس بزرگی معانی کے سبب
ہے حروف و صوت کی عظمت بھی اب

گویا ہے آواز تو جسم و مکان
اور ہے حکمت اُس کے اندر روح و جاں

جیسے جسمِ آدمی از روے روح
ہے کریم اور معزز پُر فتوح

صوت اور حرف اس کلامِ پاک کے
ہیں شرف حکمتوں کی وجہ سے

اے عزیزو یہ ہے وہ عالی کلام
سب کلام اس سے ہیں پستر لاکلام

ہے یہ غلبہ میں قوی اور پُر اثر
امر و نہی حق ہے اِس میں جلوہ گر

ہے یہ عالی منصب و پاک و بلند
حاکمِ عادل۔ گواہِ حق پسند

کب ہے باطل کی مجال آدمی ہم
سامنے اس کے جو ٹھہرے اکیدم

جس طرح پیشِ شعاعِ آفتاب
ٹھہرنے کی ہے کہاں سایہ کو تاب

جیسے لوگ اپنی نظر کو زینہار
جرم شمسی سے نہیں کر سکتے پار

لیک سورج کی چمک سے اِس قدر
ان کو حاصل ہوتا ہے نورِ نظر

جس سے اُن کی آنکھ میں آجائے نور
ہوا نادیدہ اسامنے سے ان کے دور

اس کلامِ پاک کو اے باشعور
لوں سمجھنا چاہیے تم کو ضرور

ہے یہ ایسا اک سخنِ بالا متیں
جس کا رتبہ ہم کو نظر آتا نہیں

پڑھے ہے فرماں اس کا جاری جا بجا
اس کے زیرِ حکم ہیں ارض و سما

یا کہ اِک سورج ہے جس کی روشنی
ہے نمایاں لیک صورت سے چھپی

یا کہ ہے اِک آخرِ تابندہ تر
روشنی ہے جس کی سب میں بہرہ ور

اُس کی چالوں کو نہ جانے کوئی
وہ کبھی پا سکتا ہے اس سے روشنی

Marfat.com

آداب دوم

وقت آغازِ تلاوت اے پسر
کر تو متکلم کی عظمت پر نظر

یعنی یہ ایسا کلامِ پاک ہے
لَا یَمَسُّ حکم ہے جس کے لئے

آیت لَا یَمَسُّہٗ اِلَّا الْمُطَہَّرُوْنَ

جیسے جلدِ ظاہری قرآن کی
جو ورق اور حرف سے ہے مل رہی

بے طہارت اسکو چھونا ہے خطا
منع فرماتا ہے ربِّ کبریا

ایسے ہی معنیٔ آیاتِ مبیں
بے صفائے قلب کب ہوں دلنشیں

دل میں آ سکتے نہیں وہ مطلقاً
چاہیئے دل بھی کرو پاک و صفا

جیسے ہر اک ہاتھ اس قابل نہیں
چھو سکے قرآنِ ربّ العٰلمیں

ایسے ہی اوسکی تلاوت کے لئے
ہر زبان لائق بھلا کب ہو سکے

اور نہ ہر دل اسکے لائق ہو کہ صاف
اس کے معنی ہی سمجھ لے بیخلاف

الغرض کلموں کی عظمت سے ضرور
ہوگا متکلم کی عظمت کا ظہور

بلکہ متکلم کی عظمت تو جبھی
خوب اچھی طرح دل میں آئیگی

جب کہ اُس کی وصف اور افعال کو
غور سے سوچو گے تم اے صاحبو

یعنی کرسی عرش و فردوس بریں
انس و جن و دشت و جبل برّ و زمیں

دل میں باری کے سما جائیں یہ سب
اور سمجھے اپنا قادر ہے وہ ربّ

خالق و حاکم ہے ان کا وہ خدا
جس کی قدرت کی نہیں کچھ انتہا

اس کی بے پروائی سے لرزاں ہیں سب
اسکے لطف و قہر میں حیراں ہیں سب

فضل فرمائے تو بس انعام ہے
گر سزا دے عدل اس کا کام ہے

Marfat.com

اور اسی کا ہے یہ ارشادِ عظیم
اور حقیقت میں بجا ہے اے سلیم

کچھ نہیں پروا مجھے اہلِ جہاں
اہلِ دوزخ ہوں کہ ہوں اہلِ جناں

پس نہایت ہی یہ عظمت ہے کہ بس
ہو کسی شے کی نہ پروا و ہوس

ایسی باتیں سوچنے سے اے جواں
دل میں متکلم کی عظمت ہو عیاں

پھر کلام پاک کی تعظیم بھی
دل میں ہو جاتی ہے منقوش اے اخی

آداب سوم حضورِ دل

وقتِ قرأت چاہیے دل کا حضور
مت حدیثِ نفس کا ہو کچھ خطور

نیکدانِ سلف اے متقی
جب کسی صورت کو پڑھتے تھے کبھی

اور نہ حاضر ہوتا اس میں دل اگر
تو دوبارہ پڑھتے وہ عالی گہر

بلکہ قرآں میں تو ہیں چیزیں وہی
جن سے پیدا انس ہوا اے متقی

لیک پڑھنے والا قابل اس کے ہو
کیونکہ کچھ ملتا نہیں نااہل کو

کیا ہے قرآں؟ اِک مقام سیر ہے
سیر بھی کیسی سراسر خیر ہے

خاص ہیں قرآن میں میدان بھی
باغ بھی گلزار بھی بستان بھی

نوعروس و حجرۂ زیبا بھی ہیں
اور سرائے و حلّۂ دیبا بھی ہیں

یعنی اس کے میم تو میدان ہیں
رہ ہیں روضہ یعنی اک بستان ہیں

اور سبحٰ سبح و سبحان کا
کلمہ جس سورت کے پہلے آگیا

ہیں وہ سب اس کی عروسِ خوش لقا
حامی حطّی اس کے حجرے پر ضیا

ساتوں خم اس کے دیبا باصفا
ماسوا اُن کے ہیں گلزار و سرا

قاری میدانوں میں جب داخل ہوا
اور وہ پھل باغوں کے جب کھانے لگا

اور گھسے حجروں میں اور دیکھی عروس
اور دیبا پہنے باعیش نفوس

Marfat.com

اور کرے گلزار میں گلگشت بھی
اور سرایوں میں بھی ٹھہرے باخوشی

پس یہ باتیں غیر کی جانب اُسے
کیسے مائل ہونے دیں اے نیک پے

ان میں ڈوبا ہی رہے گا وہ مدام
اور نہ دِل اس کا ہٹے گا لاکلام

آداب چہارم تامّل و تفہّم

کرنا قرءت میں تامل اِک ذرا
ہے مؤکد نزد اربابِ صفا

گرچہ دل حاضر ہو لیکن جو کوئی
اپنی قرءت کو نہ سمجھے اے اخی

اس کی قرءت ہے نکمّی بیگماں
ایسی قرأت کا نہ ہو ثمرہ عیاں

کیونکہ پڑھنے سے تو مقصود اے عزیز
ہے سمجھنا اور تامل اور تمیز

اور اگر اِک بار پڑھنے میں کوئی
کر نہ سکتا ہو تامل اے اخی

چاہیئے اُس کو کہ دوبارہ پڑھے
پر جماعت میں نہ وہ ایسا کرے

جیسے آنحضرت نے بسم اللہ پڑھی
اور پڑھی پھر بیس بار اے متقی

اتنے پڑھنے کا یہی تو تھا سبب
اس کے معنی سوچتے تھے آپ تب

حضرت بوذر سے مروی ہے یہ راز
یعنی حضرت نے پڑھی شب کو نماز

ایک آیت میں ہی کر دی ختم رات
اور وہ آیت یہ تھی اے نیکو صفات

آیت اِنْ تُعَذِّبْهُمْ فَاِنَّهُمْ عِبَادُكَ
اگر تو ان کو عذاب دے تو وہ تیرے بندے ہیں

ساری شب حضرت سعید ابن جبیر
کر رہے تھے ایک اس آیت کی سیر

وَامْتَازُوا الْيَوْمَ اَيُّهَا الْمُجْرِمُوْنَ
اے گنہگارو آج الگ ہو جاؤ

پر سلیماں پڑھتے اِک آیت کو جب
ختم کر دیتے اکثر اس پہ شب

Marfat.com

بعض سورۃ ہود کو اے نکتہ دام
چھ مہینے تک رہے پڑھتے مدام

اس کے ہی لوٹانے دوہرانے میں بس
فکر سے فرصت نہ پائی اک نفس

تفصیل و تشریح تا مل و تفہم کہ چگونہ کند

سارے قرآں میں عزیزو بیگماں
ہے خدا کے وصف قدرت کا بیاں

اور ذکرِ انبیاء سے جا بجا
منکروں کا بھی ہے حال اس میں لکھا

اور ہے امر و نہی کا احوال سب
جنت و دوزخ کا بھی ہے حال سب

وصف کی آیات یہ ہیں اے عزیز
ہوش میں آ سن انہیں اور کر تمیز

آیت لَيْسَ كَمِثْلِهٖ شَيْءٌ وَّهُوَ السَّمِيْعُ الْبَصِيْرُ آیت اَلْمَلِكُ

اس کی مثل کوئی چیز نہیں اور وہ بہت سننے والا اور دیکھنے والا ہے — وہ بادشاہ ہے

اَلْقُدُّوْسُ السَّلَامُ الْمُؤْمِنُ الْمُهَيْمِنُ الْعَزِيْزُ الْجَبَّارُ الْمُتَكَبِّرُ ۝

پاک ہے سلامتی ہے — امن دینے والا ہے نگہبان ہے غالب ہے زبردست ہے بڑائی والا ہے

ہیں یہ سب اسما و وصف کبریا
کر تامل ان کے معنوں میں ذرا

تجھ پہ واضح ان کے تا اسرار ہوں
جان و دل تیرے مطلع الانوار ہوں

ہیں نہاں ہر ایک میں معنی کثیر
بحر حکمت کے ہیں سب در مطیر

پر بجز توفیق والوں کے کبھی
اُن سے آگاہ ہو نہیں سکتا کوئی

ہیں یہ افعالِ خداوندِ جہاں
پیدا کرنا ہے زمین و آسماں

زندہ کرنا مارنا اور غیب دانی
دیکھ فرشِ خاک تا عرشِ بریں

فعل سے فاعل کا ملتا ہے پتا
فعل ہے فاعل کا شاہد برملا

فعل بر فاعل دلالت میکند
جانب فاعل اشارت میکند

Marfat.com

دِل گواہ ست کہ در پردہ دِل آرائے ہست
ہستیٔ قطرہ دلیل ست کہ دریائے ہست

فعل کی عظمت سے دائم بیگماں
ہوتی ہے فاعل کی عظمت بھی بیاں

فعل میں فاعل کو دیکھ اے نیکخو
فعل ہی کے دیکھنے میں رہ نہ تو

جو کہ ہے پہچانتا اللہ کو
دیکھتا ہے سب میں اُسکو دو بدو

کیونکہ ہر اک چیز ہے اس سے عیاں
ہست از و ایں آب و رنگ کن فکاں

جو نہ دیکھے اس کا ہر شے میں ظہور
پس وہ عارف ہی نہیں اے دلشعور

علم کشفی کی یہی ہے ابتداء
تو اس آیت کو پڑھے جب اے فتا

اَفَرَءَيْتُمْ مَا تَحْرُثُوْنَ
کیا تم دیکھتے ہو جو کاشت کرتے ہو

پانی اور کھیتی منی اور آگ پر
روک رکھ ہرگز نہ تو اپنی نظر

بلکہ ان کا سوچ سب حال و مآل
اس طرح مثلاً منی کا کر خیال

یعنی وہ اِک نطفۂ ناچیز تھا
قدرتِ خالق سے پھر کیا بن گیا

ہڈیاں اور گوشت رگ پٹھے یہ سب
اس سے کیونکر بن گئے ہیں اے عجب

شُش جگر دِل دست و پا اس سے بنے
مختلف شکلوں کے اعضا ہو گئے

پھر صفاتِ عمدہ پیدا ہو گئیں
دیکھنا سُننا سمجھنا غیرازیں

ایسے ہی اوصاف بد مثلِ غضب
جہل و کفر و شہوتِ ترکِ ادب

بحث اور انکار قولِ انبیا
سب کچھ اس میں کیسے پیدا ہو گیا

اِن عجائب میں تامل پہلے کر
اس سے بھی پھر کر عجائب تر نظر

یعنی سوچ اُسکو تو اے روشن بصر
جس سے یہ صادر ہوئے ہیں سر بسر

انبیا کا حال جب اے ہوشیار
کیسے جھٹلائے گئے وہ بار بار

Marfat.com

اور ستائے بھی گئے اکثر نبیؑ
بعض نے راہِ خدا میں جان دی

اس سے سمجھو بے نیازیِ خُدا
کچھ نہیں پروا کسی کی مطلقاً

گر وہ کل عالم کو بھی کر دے فنا
شان میں اس کی نہ فرق آئے ذرا

جب سُنے احوالِ فتح انبیا
سمجھے قادر ہے خدائے کبریا

اور کیا کرتا ہے وہ حق کی مدد
جیسے اُس نے انبیا کو دی مدد

اور مکذب لوگ جوں عاد و ثمود
سوچ ان کو کیسے تھے سرکش عنود

کیا ہوا حال ان کا پھر انجام کار
سطوتِ مولا سے ڈر اے ہوشیار

دِل میں عبرت کر تو ان احوال سے
اُنپہ جو گذرا ہے سخت اہوال سے

یعنی میں اس چند روزہ زیست پر
ہو کے نازاں حق کو بھولوں گا اگر

کیا عجب میرا بھی ہو ایسا ہی حال
مثل اِن لوگوں کے آجائے وبال

الغرض جیسا کہ ہو آیت میں حال
تو بھی اپنے دِل میں کر ویسا خیال

آداب ششم

ہر خطاب آیت میں تو یوں فرض کر
میں ہی ہوں مقصود اس سے سر بسر

جب سُنے آیاتِ امر و نہی کی
جان تو یہ حکم پہنچا مجھ کو ہی

مجھ کو ہی پہنچا ہے یہ حکمِ خُدا
اور مجھی کو منع ہے اُس نے کیا

جب سُنے تو آیتِ وعدہ وعید
اپنے حق میں ان کو کر فرضِ سعید

انبیا کا کوئی قصہ ہو اگر
پس نہیں واقع میں وہ مدِ نظر

بلکہ عبرت کا دلانا ہم کو ہی
اُس سے ہے منظور بیشک اے اخی

گو نبی پر یہ صحف اترا ہے ضرور
پر یہ ہے سب کے لئے تابندہ نور

سارے عالم کے لئے ہے یہ شفا
واسطے سب کے ہے پیغامِ خُدا

Marfat.com

اِس لئے سب کو ہے فرمانِ خُدا		لائیں شکر نعمتِ قرآں بجا

آیت وَاذْكُرُوا نِعْمَتَ اللّٰهِ عَلَيْكُمْ وَمَا أَنْزَلَ عَلَيْكُمْ مِنَ الْكِتَابِ

اور یاد کرو اللہ کی نعمت کو جو تم پر ہوئی اور جو اُتارا تم پر قرآن

آیت لَقَدْ أَنْزَلْنَا إِلَيْكُمْ كِتَابًا فِيهِ ذِكْرُكُمْ أَفَلَا تَعْقِلُونَ وَجْهُ آیت

ہم نے اتاری تمہاری طرف کتاب اس میں تمہارا ذکر ہے کیا پس نہیں عقل کرتے

وَاتَّبِعُوا أَحْسَنَ مَا أُنْزِلَ إِلَيْكُمْ مِنْ رَبِّكُمْ هٰذَا بَصَائِرُ لِلنَّاسِ وَهُدًى

اور اتباع کرو اس اچھی چیز کا جو اتاری گئی تمہاری طرف تمہارے پروردگار سے یہ بصیرتیں ہیں لوگوں کے لئے اور ہدایت

وَرَحْمَةٌ لِقَوْمٍ يُؤْمِنُونَ آیت هٰذَا بَيَانٌ لِلنَّاسِ وَهُدًى وَمَوْعِظَةٌ لِلْمُتَّقِينَ

اور رحمت ہے ان لوگوں کیلئے جو یقین رکھتے ہیں۔ یہ بیان ہے لوگوں کیلئے اور ہدایت اور نصیحت پرہیزگاروں کے لئے۔

پس ہوا معلوم اس سے اے جناب	ہے خدا کا سارے عالم سے خطاب
پڑھنے والا بھی ہے مجھ سے ہمکلام	مجھ سے کرتا ہے خدا میرا کلام
سرسری پڑھنا نہ تم قرآن کو	بلکہ ایسی طرح سے اُسکو پڑھو
جیسے خط آقا کا پڑھتا ہے غلام	جس سے پیدا پھر کرتا ہے کام
ایسے ہی قرآں ہمارے رب کا خط	عہد و پیماں سے ہے مملو ہر نمط
تاکہ اچھی طرح اوسکو سوچ لیں	طاعتوں میں پھر عمل اسپر کریں

آداب متعلم

مختلف مطلب کی ہوں آیات جب	مختلف دل میں بھی ہوں آثار تب
خوف کی آیات میں خوفِ خدا	اور آیاتِ رجا میں ہو رجا
جس جگہ بخشش کو حق نے ابرفتا	ساتھ شرطوں کے ہے وابستہ کیا
پس وہاں اتنا ہو غالب خوفِ رب	فکر میں گویا کہ مر جائے گا اب

Marfat.com

جیسے اِس آیت میں باشرط چہار | | مغفرت کا ذکر ہے اے ہوشیار

آیت وَاِنِّیْ لَغَفَّارٌ لِّمَنْ تَابَ وَاٰمَنَ وَعَمِلَ صَالِحًا ثُمَّ اهْتَدٰى

اور بیشک میں بخشنے والا ہوں اس شخص کو جس نے توبہ کی اور ایمان لایا اور نیک عمل کیا پھر ہدایت پائی

جس جگہ ہو وسعتِ رحمت بیاں | | پس وہاں خوش ہو نہایت ایجواں
جس جگہ ہوں وصفِ اسمِ لایزال | | سوچ تو پھر اس کی عظمت اور جلال
سامنے اُس کے جلال و شان کے | | عجز سے گردن جھکا تو عجز سے
ذکر آئے جب کبھی کفار کا | | اور پڑھے تو اُن کا حق پر افتراء
جیسے رب ہے صاحبِ اہل و عیال | | رکھتا ہے بی بی بھی با شان جلال
ان کی بدگوئی سے نادم ہو کے تو | | سر جھکا اور پست کر آواز کو
جبکہ جنت کی صفت آئے نظر | | چاہیئے پیدا ہو شوق تازہ تر
جب کہ دوزخ کا بیاں ہونے لگے | | خوف کے مارے بدن تھرّا اُٹھے
بعض حضرت سُن کے آیاتِ وعید | | کھا کے غش گر جاتے با خوف شدید
ایسے بھی گذرے ہیں اکثر اہلِ حال | | سُن کے آیت کر گئے ہیں انتقال
قاری اُن اوصاف سے پڑھتا ہی جب | | صرف وہ ناقل نہیں رہتا ہے تب
جیسے یہ آیت پڑھے کوئی اگر، | | اور نہ اس کے دل میں ہو خوف و خطر

آیت اِنِّیْ اَخَافُ اِنْ عَصَیْتُ رَبِّیْ عَذَابَ یَوْمٍ عَظِیْمٍ

اگر میں اپنے رب کی نافرمانی کروں تو مجھے بڑے دن کے عذاب کا خوف ہے

تو یہ پڑھنا صرف ہے نقلِ کلام | | جیسے پڑھتا ہو کوئی از بہرِ نام
جب توکل کی نہ ہو دل میں صفت | | پڑھنا اس آیت کا ہے بے منفعت

آیت عَلَیْكَ تَوَكَّلْنَا وَاِلَیْكَ اَنَبْنَا وَاِلَیْكَ الْمَصِیْرُ

تجھ پر ہی ہم نے توکل کیا اور تیری طرف رجوع کیا اور تیری طرف بازگشت ہے

Marfat.com

پس زبانی یہ کہانی ہوگئی
ایسے ہی جو صبر کی آیت پڑھے

اور حقیقی لطف سے خالی رہی
صبر کی اس میں صفت بھی چاہیئے

آیت وَلَنَصْبِرَنَّ عَلٰی مَآ اٰذَیْتُمُوْنَا
اور البتہ ہم صبر کریں گے اس پر جو ہمکو تم نے اذیت دی

تاکہ اس آیت کے پڑھنے کا مزا
گر نہ ان وصفوں سے دل موصوف ہو
تو تلاوت سے نہ ہوگا کامیاب
بلکہ ان آیات کو وہ جب پڑھے

اور حلاوت دل میں پیدا ہو ذرا
اور نہ ان حالوں سے دل مالوف ہو
ہاں زباں ہلنے کا کچھ ہوگا ثواب
خود کرے گا لعن و طعن اپنے لئے

آیت اَلَا لَعْنَتُ اللّٰهِ عَلَى الظّٰلِمِيْنَ آیت کَبُرَ مَقْتًا عِنْدَ اللّٰهِ اَنْ
یاد رکھو اللہ کی لعنت ہے ظالموں پر
اللہ کے نزدیک یہ بات نہایت
تَقُوْلُوْا مَا لَا تَفْعَلُوْنَ آیت فَاَعْرِضْ عَمَّنْ تَوَلّٰى عَنْ ذِكْرِنَا وَلَمْ يُرِدْ اِلَّا
ناراضگی کا باعث ہے کہ تم وہ بات کہو جس پر عمل نہ کرو + پس منہ پھیر لے اس سے جو پیٹھ موڑے ہمارے ذکر سے
الْحَيٰوةَ الدُّنْيَا
اور نہ قصد کرے مگر دنیا کی زندگی کا

وَمِنْهُمْ اُمِّيُّوْنَ کا مصداق بھی
ہے یہی قرآں کے پڑھنے سے خیال

صاف ہو جائے گا وہ مرد دنی
تا بموجب اُسکے ہوں سب حال و قال

ورنہ محض الفاظ پہ ہلنی زباں
ایک قاری کرتے ہیں اپنا بیاں

کیا بڑی محنت تو سمجھا اے جواں
میں گیا استاد کے پاس اے جواں

اور سُنایا اُن کو قرآن شریف
پھر دوبارہ ان کی خدمت میں گیا

ان سے سیکھے سارے آداب لطیف
تا سناؤں پھر کلام کبریا

خوب ہی جھڑکا انہوں نے مجھکو تب
اور یہ فرمایا کہ بس اے بوالعجب

Marfat.com

یوں ہی پڑھتا تو نے اب ٹھہرا لیا
جا خدا کے سامنے ایسا پڑھ ذرا

دیکھ پھر کیا تجھ کو فرماتا ہے وہ
کیا ہی رازِ پاک سمجھاتا ہے وہ

اس لئے شغلِ صحابہ اسے تھا
ہوتا تھا اعمال میں ہی دائما

گرچہ بعد رحلتِ خیر البشر
بیست الف اصحاب باقی تھے مگر

ان صحابہ میں سے اے روشن نہاد
صرف چھ شخصوں کو تھا قرآن یاد

باقی کا یہ حال تھا اے خوش نفس
ایک دو سورت ہی کرتے یاد بس

سورۂ انعام یا سورۂ یٰسٓ
یاد کر لیتا تھا ان میں کوئی اگر

ان میں وہ ہوتا تھا عالم مشتہر
تھی عمل کرنے پہ محض ان کی نظر

آیا قرآن سیکھنے کو ایک مرد
پہنچا اس آیت پہ جب وہ نیکمرد

آیت فَمَنْ يَّعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ خَيْرًا يَّرَهٗ ط وَمَنْ يَّعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ
پس جو شخص عمل ایک ذرہ برابر نیکی کا کریگا اسکا پھل پائیگا اور جو شخص عمل کرے ایک ذرہ بھر

شَرًّا يَّرَهٗ ط
بدی کا اس کا پھل پائے گا

پس کہا مجھ کو یہی کافی ہے بس
اور اٹھ کر چل دیا وہ خوش نفس

پس یہ فرمانے لگے خیر الوریٰ
فی الحقیقت یہ تو عالم ہو گیا

ہے وہ عالم نیکر بے شبہ و شک
جو کہ آیت سے ہو پیدا یک بیک

جو عمل کرتا نہیں قرآن پہ
یوں ہی مارا مارا پھرتا ہے شام و سحر

کیا نہیں ڈرتا وہ نادان اگر اف
ہو کہیں مصداق اس آیت کا صاف

آیت

وَمَنْ اَعْرَضَ عَنْ ذِكْرِيْ فَاِنَّ لَهٗ مَعِيْشَةً ضَنْكًا وَّنَحْشُرُهٗ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ
اور جو شخص روگردانی کرے میرے ذکر سے پس اسکے لیے ہے گزارہ تنگ اور ہم اسکو روز قیامت میں اٹھائینگے

Marfat.com

اَعْمٰی قَالَ رَبِّ لِمَ حَشَرْتَنِیْ اَعْمٰی وَقَدْ کُنْتُ بَصِیْرًا ۝ قَالَ کَذٰلِکَ

اندھا کہے گا اے میرے پروردگار تو نے مجھے اندھا کیوں اٹھایا حالانکہ میں بینا تھا اللہ فرمائیگا یہی بات ہے

اَتَتْکَ اٰیٰتُنَا فَنَسِیْتَهَا وَکَذٰلِکَ الْیَوْمَ تُنْسٰی ۝

تیرے پاس میری آیتیں آئیں تو انکو تو نے بھلا دیا اور اسیطرح آج تو بھی بھلا دیا جائے گا

یعنی تو نے آیتوں کو ویسے ہی
چھوڑا بے فکر و تامل اے دنی

بس تلاوت ہے وہی سبطرح ٹھیک
جس میں ہوں عقل و زبان و دل شریک

صحتِ قرأت ہے بس کارِ زباں
اور کارِ عقل ہے فہمِ بیاں

ماننا آیات کے احکام کو
ہے یہ دل کا کام سمجھو صاحبو

پس زباں ہے واعظ شیریں بیاں
اور مترجم اسکی عقلِ نکتہ داں

اور ان کے بعد پھر سامع ہے دل
پس تلاوت میں ہیں تینوں مشتمل

باب ہشتم

چھوڑ کر غفلت کو اے اہلِ نظر
کر تلاوت میں ترقی اس قدر

گویا تو سنتا ہے فرمانِ خدا
خاص ربِّ پاک سے اے پارسا

اور نہیں سنتا تو اپنے آپ سے
بلکہ سنتا ہے خدا سے پہلے پہلے

تین درجہ ہیں تلاوت کے تمام
ادنےٰ درجہ یہ ہے اے عالی مقام

فرض کر گویا کلام کبریا
سامنے مولا کے پڑھتا ہوں کھڑا

اور وہ مجھکو دیکھتا ہے بیگماں
سن رہا ہے میرا پڑھنا بھی یہاں

ایسی صورت میں سوال و انتظار
اور تملق تجھ میں ہوگا آشکار

دوسرا درجہ ہے یہ اے خوش گہر
دل کی آنکھوں سے نگر کر تو نظر

یعنی مجھ کو دیکھتا ہے کبریا
مجھ سے باتیں کرتا ہے میرا خدا

Marfat.com

اپنے الطاف و کرم سے وہ جناب
کر رہا ہے مجھ کو ارشاد و خطاب

ایسی صورت میں تعظیم و حیا
پیدا ہوگا دل میں اک فہم و ذکا

تیسرا درجہ ہے یہ برتر مقام
دیکھے متکلم کو بھی وقتِ کلام

اور نہ دیکھے اپنا نفس اور نہ حال
اور نہ قرأت کا بھی کچھ رکھے خیال

دیکھے متکلم کو ایسے بیگماں
کچھ نہ آئے غیر کا فکر اور دھیاں

خاص یہ درجہ ہے لِلْمُتَقَرِّبِیْن
پچھلے درجے تھے لاصحاب الیمین

پس جو قرأت تینوں درجوں میں نہ ہو
تو وہ درجہ غافلوں کا جان لو

کہتے ہیں یوں حال اپنا اک حکیم
میں پڑھا کرتا تھا قرآنِ عظیم

پر حلاوت اسکی میں پاتا نہ تھا
یہ تصوّر کر کے میں نے تب پڑھا

گویا آنحضرتؐ سے سنتا ہوں فرو
اور صحابہ کو سناتے ہیں حضورؐ

رفتہ رفتہ پھر یہاں تک میں بڑھا
گویا میں جبریل سے ہوں سُن رہا

یعنی حضرت پڑھتے ہیں جبرئیل
سُن رہا ہوں میں یہ قرآن جمیل

پھر وہ رتبہ مجھ کو اللہ نے دیا
یعنی خود اللہ سے ہوں سُن رہا

خود میں متکلم سے سُنتا ہوں کلام
پھر حلاوت ہوگئی حاصل تمام

وہ مزا اور لطف آیا یا لیقین
سیر بھی اب جس سے ہو سکتا نہیں

باب نہم

رتبۂ صلحا کا جب آئے بیان
تو نہ اپنے آپ کو اُن میں سے جان

ان میں اپنے آپ کو مت گن ذرا
جان وہ درجے برائے اولیا

بلکہ دل میں شوق کر اس بات کا
مجھ کو بھی ان میں ملا دے کبریا

اور جو آئے بدکی بدکاری کا حال
اور گناہگاروں پہ قہرِ ذوالجلال

Marfat.com

اس میں اپنے آپ کو بھی کر حساب
یعنی فرماتا ہے حق مجھ سے خطاب

اس طرح سے فرض کرنا اے جناب
ہے سراسر موجبِ قرب و صواب

قرب میں دُوری کو دیکھے جو کوئی
مرحمت ہوتا ہے خوف اُسکو تبھی

خوف میں اس قرب سے بھی اسکو تب
ہوتا ہے حاصل زیادہ قُربِ رب

قرب کو دُوری میں گر دیکھے کوئی
مدبری ہے مدبری ہے مدبری

پہلی دُوری سے بھی پھر وہ بیشعور
بڑھ کے ہو جاتا ہے دُور و دُور دُور

ایسے ہی جو نفس کو اپنے بشر
دیکھے گا چشمِ رضا سے جس قدر

خود پسندی اس میں ہو پیدا شتاب
ہو گی وہ اسرار کے آگے حجاب

پس نہ رکھے نفس پر جو التفات
جز خدا قرأت میں کچھ دیکھے نہ بات

اس پہ کھلجائیں گے اے عالی نسب
عالمِ ملکوت کے اسرار سب

جیسی کیفیت کی آیت ہو نمود
کشف اُس پر ویسے ہی ہوگا وُرود

جب رجا کی آیتوں پر ہو نظر
اور بشارت بھی ہو دل میں خوبتر

تو اسے جنت کی صورت ہو عیاں
اور وہ دیکھے اسطرح سے بیگماں

گویا اپنی آنکھ سے ہے دیکھتا
بے نقاب و بے حجاب و برملا

اور اگر دل میں ہے غلبہ خوف کا
تو نظر آئے گا دوزخ برملا

ہوں گے ہر ہر طرح کے ظاہر عذاب
عاصیوں پر شدتِ رنج و عتاب

الغرض جس طرز کا ہوگا کلام
ویسی پیدا ہو گی کیفیت تمام

Marfat.com

بَابُ الذِّکرِ وَالدَّعوَاتِ

فصل اوّل فضیلت ذکر

بیان اوّل دلائل نقلیہ

خود ہی فرماتا ہے وہ ربِّ قدیر	ذکر کے بارہ میں آیاتِ کثیر
فَاذْکُرُوْنِیْ حکمِ حق ہے اے عباد	یاد تم مجھکو کرو میں تمکو یاد

آیت فَاذْکُرُوْنِیْ اَذْکُرْکُمْ آیت اُذْکُرُوا اللّٰہَ ذِکْرًا کَثِیْرًا

پس تم مجھ کو یاد کرو میں تم کو یاد کرونگا — اللہ کو بہت بہت یاد کرو

آیت فَاِذَا قَضَیْتُمُ الصَّلٰوۃَ فَاذْکُرُوا اللّٰہَ قِیَامًا وَّقُعُوْدًا وَعَلٰی جُنُوْبِکُمْ

پس جب تم نماز پڑھ چکو تو اللہ کو یاد کرو کھڑے ہو کر اور بیٹھ کر اور اپنے پہلوؤں پر

ہے یہ ارشادِ نبی رہنموں	عاقلوں میں رتبۂ ذاکر ہے یوں
جیسے ہو سوکھے درختوں میں کوئی	سبز اور تازہ شجر اے متقی
غافلوں میں ہے یہ ذاکر اس طرح	مردہ لاشوں میں ہو زندہ جس طرح
ذکر سے بڑھ کر نہیں ہے کوئی بات	جو عذابِ کبریا سے دے نجات
عرض کی اصحاب نے اے شاہِ دیں!	کیا جہادِ راہِ مولا بھی نہیں؟
بولے اے مردانِ حق ایسا نہیں	لیکن اس صورت میں جب کوئی کہیں
لڑتے لڑتے تیغ اس کی ٹوٹ جائے	اور شکستہ ہی سے وہ ہمت دکھائے
پھر وہ ٹوٹے اور بھی لیکن وہ مرد	اس سے بھی لڑتا رہے بے رنج و درد

Marfat.com

اور یہ فرمایا کہ جسکو ہو پسند — میوہ ہائے خلد کھائے بے گزند
چاہیئے اُسکو کہ وہ ذکرِ خدا — دم بدم کرتا رہے صبح و مسا
اور ہمیشہ صبح و شام اے مومنان — تم رہو ذکرِ خدا سے تر زباں
تاکہ ہر صبح و مسا ہو جاؤ پاک — ہر خطا و جرم سے بے ترس و باک
بلکہ فرماتا ہے یوں ربّ العباد — جب مجھے کرتا ہے بندہ دِل میں یاد
میں بھی اپنے جی میں اُسکو لاجرم — یاد کر لیتا ہوں تب بے کیف و کم
یعنی کوئی دوسرا میرے سوا — اُس سے واقف ہو نہیں سکتا ذرا

میانِ عاشق و معشوق رمزے ست
کراماً کاتبیں را ہم خبر نیست

جب کہ کرتا ہے مجھے مجمع میں یاد — میں بھی کرتا ہوں اسے مجمع میں یاد
آئے گر بالشت بھر میرے قریب — ہوتا ہوں میں ہاتھ بھر اس کے قریب
یہ جو آہستہ چلے میری طرف — دوڑ کر چلتا ہوں میں اسکی طرف
یعنی کرتا ہوں دُعا جلدی قبول — جس سے اسکی خواہشیں ہوں سب حصول
اور یہ فرمایا کہ اے اصحابِ من — کیا نہ بتلا دوں میں تم کو وہ سخن
جو تمہارے ہر عمل سے ہو بلند — اور تمہارا رب بھی کرتا ہو پسند
اور تمہارے رتبہ و درجات میں — ہو وہی سب سے بڑا ہر بات میں
سونے اور چاندی کی بھی خیرات سے — ہو وہی بہتر تمہیں ہر بات سے
اور جہاد و جہد سے افضل ہے وہ — دین کی بنیاد ہے اکمل ہے وہ
عرض کی اصحاب نے یا مصطفٰے — ایسی وہ کیا بات تھی دیجے بتا
پس یہ فرمایا کہ اے اصحابِ من — ہے وہ ہر دم یاد ربِّ ذوالمنن
بعض علما کا ہے یہ قول ایسوں — یعنی فرماتا ہے خود ربِّ جہاں

Marfat.com

دیکھ لیتا ہوں میں جس بندے کا دل
یاد میں ہوتا ہے میری مشتغل

ذکر میرا ہر گھڑی شام و سحر
اُس پہ غالب رہتا ہے آٹھوں پہر

تو میں اس کے انتظام اور کام کا
آپ ذمہ دار رہتا ہوں سدا

اور میں ہو جاتا ہوں اسکا ہمنشیں
اِنَّمَا الْبُشْرٰی لَکُمْ یَا ذَاکِرِیْنَ

بیان دوم فضیلت مجالس ذکر

ہے یہ ارشاد جناب مصطفٰے
کرتے ہیں مجلس میں جو ذکر خدا

تو فرشتے گھیر لیتے ہیں انہیں
ڈھانپ لیتی ہیں خدا کی رحمتیں

اور وہ ان کا خدائے دو جہاں
عالم بالا میں کرتا ہے بیاں

اور یہ فرمایا کہ جو اہل رضا
جمع ہو کر کرتے ہیں ذکر خدا

اور بجز مرضئ رب ذوالجلال
اور کچھ ہوتا نہیں اُن کا خیال

پس منادی ان کو کرتا ہے ندا
جاؤ تم بخشے گئے سب برملا

اور تمہاری پہلی بداعمالیاں
حق نے بدلی نیکیوں سے بیگماں

اور جس مجلس میں اے مردِ ذکی
ہو نہ ذکرِ حق نہ صلواتِ نبیؐ

اہل مجلس حشر میں پچھتائیں گے
اور حسرت سے یہ کہتے جائیں گے

ہم سے کیوں خالی رہی مجلس وہ آہ
ہے یہ فرمان شہِ عالم پناہ

مجلسیں بدہوں مؤثر ہیں لاکھ
ایک مجلس نیک کر دے اُسکو پاک

اور فرمایا کہ اے اہل وقار
اِس زمیں پر ہیں فرشتے بیشمار

ڈھونڈتے پھرتے ہیں وہ صبح و مسا
کوئی کرتا ہو کہیں ذکر خدا

ایسے مجمع کو وہ پا لیتے ہیں جب
دیتے ہیں آواز باہم سب کے سب

یعنی آؤ اپنے مطلب کی طرف
جمع ہوتے ہیں فرشتے صف بصف

Marfat.com

اور اہلِ ذکر کو تا آسماں ، جمع ہو کر گھیر لیتے ہیں وہاں
پوچھتا ہے اُن سے یوں پھر کبریا اب میرے بندے بھلا کرتے تھے کیا
عرض کرتے ہیں وہ تب اے کبریا کر رہے ہیں وہ تیری حمد و ثنا
پھر یہ فرماتا ہے ربِّ دوسرا کیا اُنہوں نے مجھ کو دیکھا ہے بھلا
عرض کرتے ہیں تجھے دیکھا نہیں تب یہ فرماتا ہے ربّ العٰلمین
گر مجھے وہ دیکھ لیں تو کیا کریں عرض کرتے ہیں جو تجھ کو دیکھ لیں
تو کریں افزوں تری حمد و ثنا اور کریں تسبیح بھی صبح و مسا
پوچھتا ہے پھر فرشتوں سے وہ شاہ مانگتے کس چیز سے ہیں وہ پناہ
عرض کرتے ہیں عذاب النار سے حکم ہوتا ہے کہ دیکھا ہے اُسے
عرض کرتے ہیں نہیں دیکھا نہیں پھر یہ فرماتا ہے خیر الرّاحمین
دیکھ لیں گر وہ جہنم کو ذرا کیسی حالت اُن کی ہو جائے بھلا
عرض کرتے ہیں کہ گر وہ دیکھ لیں گریہ و زاری زیادہ تر کریں
پوچھتا ہے پھر طلب کرتے ہیں کیا عرض کرتے ہیں کہ جنّت اے خدا
پھر یہ فرماتا ہے اُن کو کبریا کیا انہوں نے اس کو دیکھا ہے بھلا
کہتے ہیں دیکھا نہیں اے کردگار حکم ہوتا ہے جو دیکھیں ایک بار؟
عرض کرتے ہیں کہ پھر اس سے زیاد اس کے طالب ہوں وہ اے ربّ العباد
پھر یہ فرماتا ہے وہ عالم کا شاہ اے فرشتو تم رہو اِس پر گواہ
میں نے بخشا ان کو بالطف و عطا کچھ نہیں اُن کو غمِ روزِ جزا
عرض کرتے ہیں وہ پھر یا ربّنا اُن میں تھا اک شخص یونہی آ گیا
خاص بہرِ ذکر وہ آیا نہ تھا اپنے مطلب کے لئے شامل ہوا
تب فرشتوں سے یہ فرماتا ہے ربّ وہ بھی اب بخشا گیا اِن کے سبب

Marfat.com

بیان سوم فضیلت تہلیل یعنے لآ الٰہ الا اللہ

ہے یہ ارشاد شفیع المذنبین
میں نے جو کلمے کہے اے مومنین

اور جو پہلے انبیا نے ہے کہا
سب سے افضل بس یہی کلمہ ہوا

لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَا شَرِیْکَ لَہٗ
نہیں کوئی معبود برحق مگر اللہ اکیلا نہیں کوئی شریک اسکا

اور یہ فرمایا کہ گر سو بار روز
پڑھے کوئی یہ کلام دل فروز

لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَا شَرِیْکَ لَہٗ لَہُ الْمُلْکُ وَلَہُ الْحَمْدُ وَھُوَ
نہیں کوئی معبود مگر اللہ اکیلا نہیں کوئی شریک اس کا اسکے لئے ہے بادشاہی اور اس کے لئے ہی تعریف اور وہ

عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ
ہر چیز پر قادر ہے

دس غلام آزاد کرنے کا ثواب
پائے گا اللہ سے روز حساب

نیکیاں سو اس کے نامہ میں بڑھیں
سو خطائیں اس کے نامہ سے مٹیں

اور اس دن شام تک وہ نیک پے
بخطر شیطاں کے وسواسوں سے ہے

اور نہیں ہوگا کسی کا بھی عمل
اس عمل سے اس کے بڑھکر بے خلل

اور یہ فرمایا وضو کے بعد گر
کوئی پڑھتا ہو فلک کو دیکھکر

اَشْھَدُ اَنْ لَّآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَا شَرِیْکَ لَہٗ وَاَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا
میں گواہی دیتا ہوں کہ نہیں کوئی معبود مگر اللہ تعالیٰ اکیلا نہیں کوئی اس کا شریک اور میں گواہی دیتا ہوں کہ محمد

عَبْدُہٗ وَرَسُوْلُہٗ
اس کے بندے ہیں اور اس کے رسول

واسطے اس کے کھلیں جنت کے در
چاہے جس دروازہ سے جائے گذر

Marfat.com

اور یہ فرمایا کہ جو کلمہ پڑھیں
اور نہ ہو قبروں سے اُٹھتے وقت بھی
اپنے سر پر سے وہ مٹی جھاڑتے

کچھ نہ ہوگی ان کو وحشت قبر میں
دیکھتا ہوں میں اُنہیں گویا ابھی
اُٹھتے ہیں قبروں سے یوں کہتے ہوئے

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ اَذْهَبَ عَنَّا الْحُزْنَ اِنَّ رَبَّنَا لَغَفُوْرٌ شَكُوْرٌ

شکر ہے اللہ کا جس نے ہم سے غم دُور کیا — بیشک ہمارا پروردگار اللہ بخشنے والا قدردان ہے

بوہریرہ کو ہوا حکم نبیؐ
سب قیامت میں ملیں گی بیگمیں
پس جو مومن صاحب ایمان و دین
گر زمین و آسمان و ما سوا
دوسرے پلّہ میں یہ کلمہ رہے
اور یہ فرمایا کہ با صدقِ دلی

تم کرو گے نیکیاں جو کچھ کبھی
تل نہیں سکتا مگر کلمہ وہاں
پاک کلمہ کو پڑھیں گے بالیقین
ایک پلّہ میں رکھیں اے پارسا
تو بھی پلّہ کلمہ کا جھکتا رہے
جو پڑھے کلمہ وہ ہوگا جنّتی

حدیث مَنْ قَالَ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ خَالِصًا دَخَلَ الْجَنَّةَ

جو شخص کہے لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ خاص دل سے وہ جنت میں داخل ہوگا

جنت الماویٰ کی حشمت ہے یہی
کلمہ الاخلاص والتقویٰ ہے یہ
ہے روایت حضرتِ فاروق سے
اور یہی ہے کلمۂ توحید بھی
دعوۃ الحق عروۃ الوثقیٰ ہے یہ
گر کوئی بازار میں اسکو پڑھے

لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ يُحْيِيْ

نہیں کوئی بھی معبود مگر اللہ ایک اکیلا نہیں کوئی اس کا شریک اس کی ہے بادشاہی اور اس کے لئے ہے حمد وہ زندہ کرتا ہے اور

وَيُمِيْتُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ

مارتا ہے اور وہ ہر چیز پر قادر ہے

Marfat.com

نیکیاں دس لاکھ تب اُسکو ملیں
اور ملے جنّت میں اُسکو اک مکاں
یوں بھی آیا ہے کہ جب بندہ کوئی
فوراً اس کے نامۂ اعمال پر
جن خطاؤں کی طرف آتا ہے یہ
اپنی سی پاتا ہے نیکی جب کہیں
یوں بھی فرمایا کہ جو کوئی مدام

اور اتنی ہی خطائیں بھی گھٹیں
پاک کلمہ کی ہے ایسی عزّوشاں
لآ الٰہ کہتا ہے باصدقِ دلی
یہ کلامِ پاک کرتا ہے گذر،
ان کو سر تا سر مٹا جاتا ہے یہ
پاس اس کے بیٹھ جاتا ہے وہیں
اس طرح پڑھتا رہے گا لا کلام

لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَا شَرِیْکَ لَہٗ لَہُ الْمُلْکُ وَلَہُ الْحَمْدُ وَھُوَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ[1]

گویا اسمٰعیل کی اولاد سے
اور یہ فرمایا کہ جو مردِ خدا
بردے چار آزاد اُس نے کر دیئے
جاگ کر شب کو پڑھے گا یہ دعا

کلمہ مذکور مزید برآں

سُبْحَانَ اللّٰہِ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ وَلَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاللّٰہُ اَکْبَرُ وَلَا حَوْلَ

پاک ہے اللہ تمام حمد ہے اللہ کے لئے اور نہیں کوئی سچا معبود مگر اللہ اور اللہ بڑا ہے اور نہیں طاقت

وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ الْعَلِیِّ الْعَظِیْمِ

اور قوت مگر اللہ کے ساتھ جو عالیشان اور بڑا ہے

پھر دعا مانگے تو ہو فوراً قبول
ہے بہار ستارِ نبّی دیں نواز

مغفرت چاہے تو ہو فوراً حصول
گر پڑھے گا کوئی بعد ہر نماز

بیان چہارم فضیلت تسبیح وغیرہ

[1] ترجمہ پیچھے گزر چکا ۱۲

Marfat.com

خاص تسبیحِ خدا تینتیس بار ۳۳
اور پڑھے تکبیر بھی تینتیس بار ۳۳
اور تحمید و ثنا تینتیس ۳۳ بار
پھر پڑھے یوں بہرِ تکمیل شمار

لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَاشَرِیْکَ لَہٗ لَہُ الْمُلْکُ وَلَہُ الْحَمْدُ وَھُوَ
عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ

بخشے جائیں گے گناہ اسکے سبھی
گو برابر ہوں کفِ دریا کے بھی

آپ کی خدمت میں بودز ایک بار
آکے بولے اے شہِ عالی وقار

بڑھ گئے نیکی میں ہم سے مالدار
کیونکہ وہ کرتے ہیں صدقے بیشمار

اور ہم خیرات سے ناچار ہیں
کیونکہ ہم محتاج اور نادار ہیں

اور باقی جو عمل کرتے ہیں ہم
وہ بھی سب کرتے ہیں اے شاہِ امم

آپ نے فرمایا ان کو اے عزیز
میں بتاتا ہوں تجھے اک ایسی چیز

جس کے باعث تیرا ہمسر ہو نہ غیر
ہاں اُسی کا پڑھنے والا ہو تو خیر

پس وہ ہے تسبیح بعدِ ہر نماز
جیسے ہم بتلا چکے اے پاکباز

ایسے ہی اصحابِ صفہ نے کہا
تو یہی ارشاد ان کو بھی ہوا

یعنی ہے صدقہ تمہارا بس یہی
تم پڑھو تسبیح باصدقِ دلی

اور تحمید اور تکبیرِ خدا
ہے تمہارے واسطے صدقہ بڑا

ایک شخص آیا رسولِ حق کے پاس
اور کی اُس نے یہ رو کر التماس

میں ہوں شاہا تنگدست و بینوا
مفلسی نے مجھکو حیراں کر دیا

پس یہ فرمایا فرشتوں کی نماز
کیوں نہیں پڑھتا ہے تو اے مالدار

عرض کی کیا ہے وہ اے نورِ خدا
پس ہوا حکمِ جنابِ مصطفٰے

صبح صادق سے نمازِ فجر تک
پڑھ اسے سو بار تو بے شبہ و شک

آئے گی دنیا بھٹکتی تیرے پاس
اور ملے گا تجھکو مالِ بیقیاس

Marfat.com

اِس کے ہر کلمہ سے حسب الحکم ربّ — ہوگا پیدا اِک فرشتہ بوالعجب
وہ پڑھے تسبیح تا یوم القیام — اور ثواب اسکا ملے تجھ کو تمام
کہتے ہیں حضرت رفاعہ پاکباز — پڑھتے تھے ہم پیچھے حضرت کے نماز
آپ نے جس وقت سمع اللہ کہا — یوں کسی نے آپکے پیچھے پڑھا

ربّنا لک الحمد

آپ نے فرمایا پھر بعد نماز — کس نے یہ کلمہ پڑھا تھا یا نیاز
تب وہ بولا میں تھا یا شاہِ عرب — آپ نے فرمایا میں نے دیکھے اب
تیس سے زائد فرشتے شوق سے — تیرے لفظوں کی طرف تھے دوڑتے
اور وہ سب دوڑتے تھے اِسلئے — تا کہ پہلے کونسا ان کو لکھے
یوں بھی فرمایا کہ جو اہلِ صفا — کرتے ہیں تسبیح و تحمید خدا
پس وہ کلمے گردِ عرشِ کبریا — جھومتے پھرتے ہیں اے فرخ لقا
پھر وہ اپنے پڑھنے والے کا بیاں — کرتے ہیں نزدِ خداوندِ جہاں
اے عزیزو کیا نہیں تم کو پسند — ہو تمہارا ذکر پیشِ حق بلند
اور یہ فرمایا کہ دو کلمے عجیب — ہیں خدا کو بھی وہ پیارے اور حبیب
گرچہ وہ ہلکے زباں پر ہیں بہت — لیک میزان میں گرانتر ہیں بہت
اور یہ فرمایا کہ اس تسبیح کو — انگلیوں کی پوریوں پر تم گنو
کیونکہ محشر میں یہ پوریں آئی — بول کر دیں گی شہادت ذکر کی
کہتے ہیں حضرت مجاہد رح متقی — گھر سے اپنے جب نکلتا ہے کوئی
پر نہ پار نیت سے جاتا ہو کہیں — پھر وہ بسم اللہ پڑھ لے یا لیقین
کہتا ہے اسکو فرشتہ اے جواں — تو ہدایت پا گیا اب بیگماں
جب یہ کہتا ہے توکلت علی اللہ — کہتا ہے وہ تو کفایت پا چکا

Marfat.com

پھر یہ کہتا ہے جو لَاحَوْلَ وَلَا — کہتا ہے وہ تو حفاظت پا چکا
اور سب شیطان اسکے پاس سے — دُور ہو جاتے ہیں یوں کہتے ہوئے
بس نہیں چلتا ہمارا اِس پہ اَب — اسکا حامی ہو گیا خود فضلِ رب
یہ ہدایت اور کفایت پا چکا — اور حفظِ کبریا میں آ چکا،

شک مع فک

گر کوئی پوچھے کہ یہ کیا بات ہے — کس لئے یہ ذکر بابرکات ہے
کچھ زیادہ لفظ بھی اس میں نہیں — اور نہ کچھ محنت ہے اس میں یا لتین
کیوں یہ سب کاموں سے افضل ہو گیا — ہر عبادت سے بڑھا کیوں مرتبا
پس جواب اس بات کا اے اہلِ دین — علمِ کشفی کے سوا زیبا نہیں
ہاں مناسب ہے یہاں جتنا بیاں — اُسکو ہم کرتے ہیں البتہ عیاں
ہوتا ہے جس ذکر سے نفع تمام — ہے وہ دل سے ذکر کرنا مستدام
ابتدائے ذکر سے تو بالضرور — ہوتا ہے انس و محبت کا ظہور
پھر یہ ذکر آخر کو خود ہی اے سعید — ہوتا ہے انس و محبت سے پدید
بامشقت وسوسوں سے پہلے تو — روکتا ہے ذاکر اپنے قلب کو
اور لگاتا ہے خدا کی یاد پر — باہزاراں ہمت و جہد و خطر
پھر جو کرتا رہتا ہے اسکو سدا — خود ہی ہو جاتا ہے اسپر شفقہ
ایسی ہوتی ہے محبت دلنشیں — ذکر بن اک دم قرار آتا نہیں
جیسے کھانے میں کسی شے کے کبھی — پہلے کرتا ہے تکلف آدمی
ذائقہ ہوتا ہے اس کا ناگوار — اوس سے نفرت کرتا ہے یہ بار بار
اور بدشواری نکلتا ہے اُسے — اِک نہایت دقت و تکلیف سے

Marfat.com

کھاتے کھاتے پھر ہوا ایسی خوشگوار
اس کے بے کھائے نہ ہو صبر و قرار

الغرض ڈالو جو عادت نفس کو
اس کا ہو جائے گا عادی مو بمو

پہلے گر لوگے بمشکل اس سے کام
پھر سرشت اُس کی بنے گا وہ تمام

پس خدا کے ذکر سے جب ایجواں
انس ہو جاتا ہے حاصل بیگماں

پھر تمامی ماسوائے اللہ سے
ہوتی ہے آخر دلی نفرت اُسے

گویا اس عاشق میں اور معشوق میں
ہو رہی ہیں بے تکلف خلوتیں

اور غفلت سے جو حائل تھا حجاب
اُٹھ گیا سب ہو گیا اب فتح باب

پر پہونچکر وہ خدا کے قرب میں
پائے گا اُس کے لقا کی لذتیں

لیک یہ قرب و لقائے کبریا
جب اُٹھے گا قبر سے تب پائیگا

فصل دوم دُعا و درود کے آداب و فضائل

ہے یہ ارشادِ خداوندِ مجیب
اپنے بندوں کے میں رہتا ہوں قریب

مانگتا ہے جب کوئی مجھ سے دعا
کرتا ہوں مقبول اُسکو دائما

آیت وَاِذَا سَأَلَكَ عِبَادِیْ عَنِّیْ فَاِنِّیْ قَرِیْبٌ اُجِیْبُ دَعْوَةَ الدَّاعِ

اور جب میرے بندے میرے بارے میں تم سے سوال کریں تو میں قریب ہوں دعا کرنے والے کی

اِذَا دَعَانِ

دعا قبول کرتا ہوں جبکہ وہ مجھ کو پکارتا ہے

مجھ سے تم مانگو کروں گا میں قبول
دیکھ اُدْعُوْنِیْ کو پڑھ اے ذی عقول

آیت اُدْعُوْنِیْ اَسْتَجِبْ لَكُمْ

مجھ سے دعا کرو میں تمہارے قبول کرونگا

مانگو خضوع عاجزی کے ساتھ تم
خود ہی فرماتا ہے اُدْعُوْا رَبَّكُمْ

Marfat.com

آیت اُدْعُوا رَبَّکُمْ تَضَرُّعًا وَّخُفْیَۃً
پکارو اپنے پروردگار کو عاجزی سے اور مخفی طور پر

اور فرماتے ہیں یوں خیر البشر — ہے دُعا مغز عبادت سر بسر

حدیث اَلدُّعَاءُ مُخُّ الْعِبَادَۃِ
دعا عبادت کا مغز ہے

یوں بھی فرماتے ہیں شاہِ انس و جاں — ہے دعا بھی اِک عبادت بیگماں
اور یہ بھی ہے حدیثِ مصطفٰے — پیش خالق سب سے افضل ہے دعا
مانگتا ہے جو دُعا اللہ سے — کچھ نہ کچھ تو مل ہی جاتا ہے اُسے
یا تو بخشے جاتے ہیں اس کے گناہ — یا ملے گی دن قیامت کے پناہ
یا جو کچھ مانگے اُسی دم پائے وہ — تین باتوں سے نہ خالی جائے وہ

آدابِ دُعا

آدابِ اوّل

اب قبولیت کے وقت اے صاحبو — ہم بتاتے ہیں بگوشِ دل سُنو
جیسے عاشورہ کا دن فرخندہ فال — اور مہ رمضان ہے برکت مآل
اور روز جمعہ پر اسرار ہے — خاص وقت صبح پر انوار ہے
اور یہ فرمایا کہ ہر شب پچھلی رات — چرخ زیریں پر خدائے کائنات
کہتا ہے کر کے تجلی اپنی یوں — کون ہے اب مجھ سے جو مانگے تو دوں
کون ہے جو مجھ سے مانگے اب دعا — میں قبول اس کو کروں گا برملا

کون ہے جو چاہے بخشش اس گھڑی — بخش دوں گا میری بخشش ہے بڑی

Marfat.com

آداب دوم

نیک وقتوں کو غنیمت جان لو — ہاں انہیں اچھی طرح پہچان لو

مہیائے دعا شوخوں سوا ں شد اشک از دیدۂ
کہ نقش مہر گیرد زود کاغذہائے نم دیدہ

کہتے ہیں یوں جو ہریرہ خوش نہاد — مینہ برسنے وقت اور وقت جہاد
اور ہو تکبیر و صف اُٹھ جس گھڑی — کھلتے ہیں در آسمان کے اے اخی
ایسے وقتوں میں خدا سے کر دعا — ہوتی ہے مقبول فوراً برملا
خاص تکبیر و اذاں میں بھی دعا — رد نہیں ہوتی بقولِ مصطفیٰ[۳]
یوں بھی ہے فرمان شاہِ ذی وقار — رد نہیں ہوتی دعائے روزہ دار
ایسے ہی سجدے کی حالت میں دعا — رد نہیں ہوتی بحکم مصطفیٰ
وقت کی بہبودی سے بھی اے اخی — ہو میسّر التوں کی بہتری
جیسے وقتِ صبح ہے خوش اور خوب — بہرِ اخلاص و صفائے قلوب
جمعہ اور عرفہ ہے ایسا دل فروز — ہیں دلوں کے متفق ہونیکے روز
یہ وہ خوش اوقات ہیں اے ذی عقول — رحمتِ حق جن میں پاتی ہے نزول

آداب سوم

قبلہ رُخ ہو کر اٹھا کر اونچے ہاتھ — تم دعا مانگو حضورِ دل کے ساتھ
اکثر آنحضرت دعا میں آ جواں — اپنے ہاتھ اتنے اٹھاتے بیگماں
نور ہو جاتا تھا بغلوں کا نمود — اسمے پُر نور مشتاقاں درود
یہ بھی ارشاد شاہ سرمدی — ہے تمہارا ربّ حیا والا سخی

Marfat.com

بندہ جب اسکی طرف بہرِ دعا — ہاتھ اُٹھاتا ہے لعجز و التجا
اس کے خالی ہاتھ پھرنے سے وہ رب — خود ہی شرماتا ہے باشانِ عجب
دائما حضرت کا یہ دستور تھا — ہاتھ پھیلاتے تھے جب بہرِ دعا
پھر دعا کے بعد ان کو بالضرور — پھیرتے روئے مبارک پر حضور
اور دعائیں آسماں کی سمت کو — دیکھنا ہے منع یاد اسکو رکھو

آداب چہارم

پست کرنا اپنی آواز اے جواں — ہو نہ آہستہ بآشوب و فغاں
کیونکہ ہے فرماں باری پر ملا — تم کرو آہستہ مولیٰ سے دعا

اُدْعُوا رَبَّكُمْ تَضَرُّعًا وَّخُفْيَةً
پکارو اپنے پروردگار کو عاجزی سے اور مخفی طور پر

بلکہ خود حضرت کے اصحاب ایکبار — پڑھتے تھے چلا کے تکبیر آشکار
ان کو آنحضرت نے فرمایا کہ ہاں — یاد کرتے ہو جسے تم یا فغاں
وہ نہ بہرا ہے نہ غائب ہے کہیں — بلکہ ہے ہر دم تمہارا ہمنشیں

آداب پنجم

پُر تکلف قافیہ والی دعا — ناپسندیدہ ہے نزدیک خدا
کیونکہ ہوتا ہے دعا میں انکسار — اور تکلف میں نہیں وہ زینہار
اور یہ فرماتے ہیں وہ حق کے حبیب — ایسے بھی کچھ لوگ ہونگے عنقریب
جو دعا میں حد سے جائیں گے گذر — ان کو ہی حق نے کہا معتدی مگر
آچکا ہے لَا يُحِبُّ الْمُعْتَدِيْنَ — اس لئے کہتے ہیں بعضے اہلِ دین

Marfat.com

ہیں مُراد اس سے وہی اہلِ دعا
جو تکلف سے ہیں گھڑتے قافیا

پس تو ماثورہ دعاؤں کے سِوا
اپنی جانب سے نہ پڑھ وقتِ دعا

تاکہ شاید مانگنے میں میری جاں
حد سے بڑھ جائے تو اور پہنچے زیاں

ایسی شے کچھ مانگ اٹھو بے منفعت
جو نہ ہو کچھ مقتضائے مصلحت

بلکہ مروی ہے کہ خود جنت میں بھی
خلق کو علماء کی حاجت ہو بڑی

جبکہ ہوگا ان کو یوں حکمِ خدا
مانگو تم سب ہم سے اپنا مدعا

یہ نہ معلوم ان کو ہوگا اے اخی
کیا دُعا مانگیں خدا سے اس گھڑی

عالموں سے تب وہ سیکھیں گے ضرور
اور دُعا مانگیں گے حق سے بقصور

ہے مُراد اس قافیہ سے وہ کلام
جو تکلف سے کہا جائے تمام

لیک مطلق قافئے کا ڈر نہیں
ہر جگہ میں قافیہ بدتر نہیں

ہیں دعائیں جو رسولِ پاک کی
قافیہ واقع ہُوا ہے ان میں بھی

پُر تکلف اور بناوٹ سے وہاں
قافیہ ہرگز نہیں ہے اے جواں

بلکہ ہے اِک جوش میں آمد وہاں
اِس دعا میں جیسے آیا بیگماں

دعائے ماثورہ اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُکَ الْاَمْنَ یَوْمَ الْوَعِیْدِ
الٰہی میں تجھ سے مانگتا ہوں امن قیامت کے دن

وَالْجَنَّۃَ یَوْمَ الْخُلُوْدِ مَعَ الْمُقَرَّبِیْنَ الشُّھُوْدِ وَالرُّکَّعِ السُّجُوْدِ
اور جنت ہمیشہ رہنے کے دن تیرے قرب پانے والوں کے ساتھ جو حاضر ہونگے اور رکوع کرنے والے سجدہ کرنیوالے

الْمُوْفِیْنَ بِالْعُھُوْدِ اِنَّکَ رَحِیْمٌ وَدُوْدٌ اِنَّکَ تَفْعَلُ مَا تُرِیْدُ ○
عہد کو پورا کرنے والے بیشک تو رحم والا دوستی والا ہے بیشک تو جو چاہتا ہے کرتا ہے +

ہیں دُعائیں ایسی اکثر اور بھی
اِکتفا ماثورہ پر کر اے اخی

Marfat.com

آداب ششم

خوف ورغبت عاجزی وانکسار — چاہیئے رکھنا دعا میں برقرار

جس کسی بندہ سے راضی ہو خدا — رنج میں کرتا ہے اُسکو مبتلا

تاکہ اس کی عاجزی واضطرار — سُن کے لطف اپنا کرے اسپر نثار

گوش دل سے سُن ذرا اے ارجمند — مولوی رُومؒ کے اشعار چند

نالۂ مومن ہمیدارِیم دوست — در تضرع کردنش اعزاز اوست

خوش ہے آید مرا آوازِ او — واں خدایا گفتن وآں رازِ او

حاجت آوردش زغفلت سوئے من — آں کشیدش ہوکتاں در کوئے من

گر برارم حاجتش او در رود — ہمدراں بازیچہ مستغرق شود

آداب ہفتم

چاہیئے سچی توقع دل نشیں — بلکہ ہو مقبول ہونے کا یقیں

پس یہ تھا ارشاد پاک مصطفےٰ — اب سنو سفیاں کا قولِ باصفا

شامتِ اعمال سے تم مومنو — مضطرب ہوکر دعا مت چھوڑ دو

اور یہ مت جانو کہ ہم ہیں پر خطا — کب بھلا ہوگی قبول اپنی دعا

دیکھو شیطاں کی دعا بھی سر بسر — کی قبول اللہ نے اے خوش سیر

آیت قَالَ رَبِّ فَأَنظِرْنِي إِلَىٰ يَوْمِ يُبْعَثُونَ ○ قَالَ فَإِنَّكَ

شیطان نے کہا اے میرے پروردگار تو مجھ کو اس دن تک مہلت دے جس دن لوگ قبروں سے اٹھائے جائینگے

مِنَ الْمُنظَرِينَ ○

اللہ نے فرمایا اچھا تجھ کو مہلت ہے

Marfat.com

آداب ہشتم

مانگ اچھی طرح خالق سے دعا
جب دعا کرتے رسول کردگار
گر دعا کی ہو قبولیت میں دیر
اور تو یوں کہنا کہ یہ اپنی دعا

لفظ سب کہہ تین بار اے باحیا
کہتے ہر ہر لفظ کو بس تین بار
مت سمجھنا تم اسے قسمت کا پھیر
ٹھیری نامقبول پیش کبریا

از گراں قدری است ہر مطلب کہ دیر آید بدست
از تہی برگشتن دست دعا نمگیں نباشد

آداب نہم

چاہیے ذکر خدا پیش از دعا
ہر دعا کی ابتدا میں یہ کلام

پہلے ہی مت کر سوال او بتوا
سر ورِ کونین پڑھتے تھے مدام

سُبْحَانَ رَبِّیَ الْاَعْلَی الْوَہَّابُ

پاک ہے میرا پروردگار اعلیٰ اور بہت عطا کرنے والا

کہتے ہیں یوں پوسلیمانِ سعید
جب تو کچھ مانگے خدا سے اے رشید

منہج اس حضرت پہ تو پہلے درود
مانگ لے پھر حق سے اپنا نفع و سود

اور درودِ پاک پر ہی ختم کر
یاد رکھ اس بات کو اے خوش سیر

کیونکہ وہ ہے مشتمل بود و شنود
کرتا ہے مقبول بیشک ہر درود

پس درودوں میں جو ہوتی ہے قبول
اس دعا کو بھی وہ کرتا ہے قبول

ہے یہ ناممکن خدا کے فضل سے
کچھ کرے مقبول اور کچھ چھوڑ دے

Marfat.com

آدابِ حج

دِل سے متعلق ہے یہ بات اے جوان
اور یہی عمدہ ہے سب سے بیگماں

یعنی توبہ کر کے دِل کر لے صفا
جملہ حق داروں کے حق کر دے ادا

ہو کے فارغ جملہ مکروہات سے
با ادب حاضر ہو حق کے سامنے

یہ قبولیت کا ہے اہلی سبب
غور کر اور سُن حکایاتِ عجب

کعب کہتے ہیں کہ اک بار سعید
عہدِ موسیٰ میں ہوا قحط شدید

لے کر اپنی قوم کو بہرِ دعا
سُنکلے موسیٰ پر نہ مینہ برسا ذرا

تین دن تک آپ نے یا چشم تر
کی دعا لیکن نہ پایا کچھ اثر

آئی موسےٰ پر یہ وحی کبریا
میں نہ سُنوں گا تمہاری اب دعا

کیونکہ ہے اس قوم میں غماز بھی
اور غمازی کی عادت ہے بری

عرض کی موسیٰ نے بہرِ ذوالجلال
اے خداوندِ قدیم و لایزال

کون ہے وہ ہم کو بتلا دے کہ ہم
قوم سے اُسکو نکالیں یک قلم

پس یہ فرمایا کہ اے مقبول رب
روکتا ہوں تم کو چغلی سے میں جب

پس میں پھر چغلی کروں اے نیکخو
پس کہا موسیٰ نے اپنی قوم کو

تم کرو چغلی سے توبہ اب سبھی
سب نے توبہ کی تو بارش ہو گئی

روایت از سفیان رض

قومِ اسرائیل اک بار سالہا سال
سبزہ زار سے قحط برسوں تک رہی

ہو گیا اس سے پریشاں انکا حال
سخت آفت میں رہے تا ہفت سال

ایسی حالت جو کسی کی ہوتی ہے
کھا گئے مردار اور بچوں کو بھی

Marfat.com

روتے چلاتے تھے بآہ و فغاں
پر نہ رویا اُن کے اوپر آسمان

ان کے پیغمبر پہ تب وحی آئی
اس طرح آئی کہ اے قومِ تباہ

تم میری جانب چلواتنا اگر
گھٹنے گھس جائیں تمہارے سر بسر

اور دعا کرتے ہوئے ہر صبح و شام
تھک کے رہ جائیں زبانیں بالتمام

تو بھی اے لوگو تمہاری یہ دعا
ہو نہیں سکتی قبولِ کبریا

ہاں جو حق داروں کو حق کر دو ادا
پورا ہو جائے تمہارا مدّعا

جب ہوئے اسبات کو وہ کاربند
ہو گئی بارش تب انکے دلپسند

روایت از مالک بن دینارؒ

قوم اسرائیل اک بار اے خلیل
قحط کے باعث ہوئے خوار و ذلیل

بارہا باہر گئے بہرِ دعا
پر نہ برسی بوند پانی کی ذرا

ان کے پیغمبر پہ آئی وحی رب
یعنی اے قوم پلید و بے ادب

تم میری جانب تنِ ناپاک سے
آتے ہو ناحق دعا کے واسطے

تم نے جن ہاتھوں سے خوں صدہا کئے
وہ ہی پھیلاتے ہو میرے سامنے

تم نے کھایا ہے بہت مالِ حرام
میں نہ دونگا تم کو اب کچھ لاکلام

پڑ گیا تم پر میرا قہر و عتاب
کچھ نہ دوں گا تم کو میں الّا عذاب

روایت بوالصدیق ناجیؒ

جانب صحرا سلیماں بادشا
مانگنے نکلے جو بارش کی دعا

دیکھا اک چیونٹی کمر کے بل پڑی
پاؤں اوپر کر کے یوں تھی کہہ رہی

یا خدا ہم بھی تری مخلوق ہیں
تو ہی رزاق اور ہم مرزوق ہیں

Marfat.com

دوسروں کی پُرگناہی کے سبب
کر نہ غارت ہم کو تو اے پاک رب

پس یہ فرمایا سلیماں نے کہ اَب
بے تردد لوٹ آؤ سب کے سب

تم پہ حیواں کی دعا سے بالضرور
ہو گی نازل رحمتِ ربِّ غفور

عہد میں حضرت عمرؓ کے ایک بار
قحط سے خلقت ہوئی زار و تزار

حضرتِ عباسؓ کو بہرِ دعا
لے گئے اپنا بنا کر پیشوا

پس دعا کرنے لگے عباسؓ یوں
اے خدائے بادشاہ کاف و نوں

آسماں سے بیگنہ کوئی بلا،
کب اترتی ہے زمانہ پر بھلا

اور نہ بے توبہ وہ ٹلتی ہے کبھی
اَب گنہ سے ہو گئے تائب سبھی

خلق نے تیرے نبی سے یا خدا
دیکھ کر میری قرابت برملا

مجھ کو تیرے سامنے ہی کر دیا
عاجزی سے مانگتا ہوں میں دعا

یہ ہمارے ہاتھ با جرم و خطا
تیرے آگے پھیلے ہیں اے کبریا

اور ہمارے بال پیشانی کے سب
کھنچ گئے توبہ سے تیری جانب اب

ہے تیری رحمت نگاہیاں اِسقدر
تو نہیں بھٹکے ہوؤں سے بیخبر

اور شکستہ حال کو بھی یا قوی
تو تلف ہونے نہیں دیتا کبھی

چھوٹے اب کرتے ہیں عجز و انکسار
اور بڑے بھی روتے ہیں سب زار زار

اور دو ہائی کی بلند آواز ہے
تو تو خود ہی واقفِ ہر راز ہے

یا خدا اپنے کرم کا واسطا
دے انہیں پانی کہ حاجت ہو روا

کر ذرا اُن پہ ترحم کی نگاہ
پیشتر اس کے کہ ہو جائیں تباہ

کافروں کے ماسوا اے کردگار
سب تری رحمت سے ہیں امیدوار

یہ کلام اَب تک نہ تھا پورا ہوا
یک بیک بارش ہوئی بے انتہا

Marfat.com

فصل سوم فضیلت استغفار

آیت وَاسْتَغْفِرُهُ اِنَّهٗ كَانَ تَوَّابًا

اور اس سے بخشش طلب کرو بیشک وہ توبہ قبول کرنیوالا ہے

وہ خدائے کارساز دو جہاں		کہا ہی فرماتا ہے رحمت سے یہاں

فَالَّذِيْنَ اِذَا فَعَلُوْا فَاحِشَةً الخ

کہتے ہیں یوں ابن مسعود اے اخی		ایسی ہیں وہ آیتیں قرآں کی
جو کہ کرکے پڑھے ان کو ذرا		بخشدیتا ہے گناہ اس کا خدا
ایک وہ آیت ہوا جس کا بیاں		دوسری آیت ہے یہ اے مومنا

وَمَنْ يَّعْمَلْ سُوْٓءًا اَوْ يَظْلِمْ نَفْسَهٗ ثُمَّ يَسْتَغْفِرِ اللّٰهَ يَجِدِ اللّٰهَ غَفُوْرًا رَّحِيْمًا ○

اور جو شخص کوئی برا فعل کرے یا اپنے نفس پر ظلم کرے پھر اللہ سے مغفرت چاہے تو اللہ کو بخشنے والا رحم والا پائے گا۔

اور جناب مصطفٰے مولائے ما		خود پڑھا کرتے تھے اکثر یہ دعا

سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ وَبِحَمْدِكَ اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِيْ اِنَّكَ اَنْتَ التَّوَّابُ الرَّحِيْمُ

پاک ہے تو اے اللہ اور تیری حمد کے ساتھ الٰہی مجھ کو بخش بیشک تو توبہ قبول کرنے والا ہے رحم کرنیوالا ہے

یوں بھی مروی ہے رسول پاک سے		جو کہ استغفار کثرت سے پڑھے
اس کو ہر تکلیف و قید سے ضرور		ملتا ہے آرام و راحت سے ضرور
اس طرح سے رزق دے اسکو خدا		وہ نہ جانے یہ کہاں سے آگیا

Marfat.com

بلکہ ستر بار ہر روز اے فتا
کرتے استغفار و توبہ مصطفٰے

پاک تھے حال تکہ وہ نورِ آلہ
ہر خطا و جرم سے بے اشتباہ

کوئی مومن جب کہ کرتا ہے گناہ
دل پہ ہو جاتا ہے اک نقطہ سیاہ

ہو کے نادم فعل سے اپنے اگر
توبہ کرتا ہے وہ فرخندہ سیر

تب وہ نقطہ دل سے ہو جاتا ہے دور
اور اگر کرتا رہے جرم و قصور

تو وہ چھا جاتا ہے دل پر بیگمان
اور اس کا نام ہے قرآں میں ران

كَلَّا بَلْ رَانَ عَلٰى قُلُوْبِهِمْ
ہرگز نہیں بلکہ ان کے دلوں پر میل چڑھ گیا ہے

یہ بھی فرمایا کہ جنت میں خدا
جب بڑھائے گا کسی کا مرتبا

وہ کرے گا عرض پیش کبریا
کیوں بڑھایا تو نے اب یہ تبہ مرا

حکم رب ہوگا تیری اولاد نے
پڑھ کے استغفار بخشا ہے تجھے

یہ بھی فرمایا کہ جو مردِ خدا
دل سے استغفار پڑھتا ہو سدا

پس گناہوں پر مصر اور ہٹ دھرم
وہ نہ کہلائے گا اے فرخ شیم

گرچہ ستر بار بھی وہ اک گناہ
ایک ہی دن میں کرے شام و پگاہ

خالدِ معدان کرتے ہیں بیاں
یعنی فرماتا ہے رب دو جہاں

میرے بندوں میں ہیں پیارے وہ مجھے
جو فقط میری محبت کے لئے

رکھتے ہیں باہم محبت بیشتر
ان کے دل ہیں مسجدوں میں منتظر

صبح اٹھ کر پڑھتے استغفار ہیں
پس یہ لوگ ایسے سعید الدوار ہیں

جب زمیں والوں پہ آتا ہے غضب
مجھ کو یاد آجاتے ہیں یہ لوگ تب

پس طفیل ان کے اسی دم میں ٹلا قہر
میں نہیں والوں کا کرتا ہوں میں شر

Marfat.com

فضیل رح کا قول

پڑھنا استغفار بے ترکِ گناہ
توبہ جھوٹوں کی ہے یہ بے اشتباہ

سرمایہ نجات بود توبہ درست
یا کشتی شکستہ بدریا چہ میروی

ربیع رح کا قول

مت کہو اَسْتَغْفِرُ اللّٰہَ وَاَتُوْبُ
ایسا کہنے میں تو ہے خوفِ ذنوب

گر خلاف اسکے ہوئے تم کاربند
توبہ ہوگا محض کذب پر گزند

بلکہ کہنا چاہیئے اس طور سے
تا نہ کچھ الزام کچھ تم پر رہے

اَللّٰھُمَّ اغْفِرْ لِیْ وَتُبْ عَلَیَّ
الٰہی مجھ کو بخشدے اور میری توبہ قبول فرما

رابعہ رح کا قول

اِس ہماری ایسی توبہ پر بھی ہاں
چاہیئے توبہ بہت سی بیگماں

ہے دلِ غافل سے استغفار بھی
اِک گناہِ تازہ اور گویا ہنسی

اِس لئے پھر ایسی استغفار پر
چاہیئے کچھ اور توبہ بیشتر

القصہ الٰہی زبان کچھ نہیں
دل نہ ہو تا دم اگر اے اہل دیں

Marfat.com

گر گنہ تو نے کئے ہوں بیشمار
تو خلوص و عجز سے پڑھ یہ دُعا
یہ دعائے پاک ہے مشکل کشا

گو ہوں مثلِ کف و قطراتِ بحار
فضل سے اپنے انہیں بخشے خدا
ہے یہی خضر اور آدم کی دعا

اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْتَغْفِرُکَ مِنْ کُلِّ ذَنْبٍ تُبْتُ اِلَیْکَ مِنْہُ ثُمَّ عُدْتُ

الٰہی میں تجھ سے مغفرت مانگتا ہوں ہر گناہ سے کہ توبہ کی میں نے تیری طرف اس سے پھر اس کا مرتکب ہوا

فِیْہِ وَاَسْتَغْفِرُکَ مِنْ کُلِّ مَا وَعَدْتُّکَ بِہٖ مِنْ نَفْسِیْ ثُمَّ لَمْ اَفِ لَکَ بِہٖ

اور میں مغفرت مانگتا ہوں تجھ سے ہر اس وعدہ سے جو میں نے تجھ سے کیا اپنی طرف سے پھر اسکو تیرے لئے

وَاَسْتَغْفِرُکَ مِنْ کُلِّ عَمَلٍ اَرَدْتُّ بِہٖ وَجْھَکَ فَخَالَطَ رِضَاکَ غَیْرُکَ

اور میں مغفرت مانگتا ہوں ہر اس عمل سے جس سے مجھے تیری رضا مقصود تھی پھر اسکے ساتھ تیرے سوا غرض شامل ہو گئی

وَاَسْتَغْفِرُکَ مِنْ کُلِّ نِعْمَۃٍ اَنْعَمْتَ بِھَا عَلَیَّ فَاسْتَعَنْتُ بِھَا

اور میں مغفرت مانگتا ہوں ہر ایسی نعمت سے کہ انعام کی تو نے مجھ پر پھر میں نے اس سے تیری نافرمانی میں مدد لی

عَلٰی مَعْصِیَتِکَ وَاَسْتَغْفِرُکَ یَا عَالِمَ الْغَیْبِ وَالشَّھَادَۃِ مِنْ

اور میں مغفرت مانگتا ہوں تجھ سے اے غیب اور ظاہر کے جاننے والے

کُلِّ ذَنْبٍ اَتَمْتُہٗ فِیْ ضِیَاءِ النَّھَارِ وَسَوَادِ اللَّیْلِ فِیْ مَلَاءٍ وَخَلَاءٍ

ہر گناہ سے جو میں نے کیا دن کی روشنی میں اور رات کے اندھیرے میں حضوری میں اور تنہائی میں

سِرٍّ وَّعَلَانِیَۃٍ یَا حَلِیْمُ

پوشیدہ اور ظاہر اے بردبار

فضیلت درود شریف

آیت اِنَّ اللّٰہَ وَمَلٰٓئِکَتَہٗ یُصَلُّوْنَ عَلَی النَّبِیِّ یٰٓاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا صَلُّوْا عَلَیْہِ وَسَلِّمُوْا تَسْلِیْمًا

بیشک اللہ اور اس کے فرشتے نبی پر درود بھیجتے ہیں اے ایمان والو تم بھی ان پر درود و سلام بھیجو

Marfat.com

ایک دن تشریف لائے مصطفٰے
اور چہرہ آپ کا بشاش تھا

سب سے فرمایا کہ آئے جبرئیل
اور کہا مجھ سے کہ اے حق کے خلیل

جو کوئی بھیجے گا تم پر ایک درود
اس پہ میں دس رحمتیں بھیجونگا زود

تم پہ جو ایک بار بھیجے گا سلام
اس پہ میں دس بار بھیجوں گا کلام

اور فرمایا کہ جب تک جو کوئی
مجھ پہ بھیجے گا درود از مخلصی

تب تلک اسپر ملائک بھی درود
بھیجتے رہتے ہیں از حکم ودود

جس کے آگے ہو نہ میرا ذکر جمیل
گر درود اسدم نہ بھیجے بخیل

عرض کی اصحاب نے اے کانِ جود
کس طرح ہم آپ پر بھیجیں درود

تب یہ فرمایا رسول اللہ نے
یوں پڑھو اخلاص و شوق و ذوق سے

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ عَبْدِكَ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَزْوَاجِهٖ وَذُرِّيَّاتِهٖ

الٰہی درود بھیج اپنے بندے حضرت محمد پر اور آپ کی آل اور آپ کی ازواج اور آپکی اولاد پر

كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰى اِبْرَاهِيْمَ وَعَلٰى اٰلِ اِبْرَاهِيْمَ وَبَارِكْ عَلٰى مُحَمَّدٍ

جس طرح تو نے درود بھیجا حضرت ابراہیم پر اور ان کی آل پر اور برکت نازل فرما محمد پر

وَاَزْوَاجِهٖ وَذُرِّيَّتِهٖ كَمَا بَارَكْتَ عَلٰى اِبْرَاهِيْمَ وَعَلٰى اٰلِ اِبْرَاهِيْمَ

اور آپ کی ازواج اور اولاد پر جس طرح برکت نازل کی تو نے حضرت ابراہیم پر اور ان کی آل پر

اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ

بیشک تو مستحق حمد سے بزرگ

جب رسول اللہ نے پائی وفات
کہتے تھے فاروق رو رو کر یہ بات

یا رسول اللہ ستے چن و بشر
ہوں میرے ماں باپ قربان آپ پر

اک ستوں لکڑی کا جو مسجد میں تھا
وقت خطبہ تکیہ گاہ آپ کا تھا

ہو گیا تیار پھر منبر بنا
آپ منبر پر ہوئے رونق فزا

آپ کی فرقت سے وہ چوبیں ستوں
رو اٹھا چلا کے با حال زبوں

Marfat.com

آپ نے اُس پر رکھا دستِ شریف — ہو گئی خاموش وہ چوبِ ضعیف
اب جدائی میں تمہاری یا رسول — ہو اگر امت زیادہ تر ملول
اور کرے بے انتہا آہ و بکا — تو سراسر ہے مناسب اور بجا
یا رسول اللہ شہِ جن و بشر — ہوں مرے ماں باپ قربان آپ پر
مرتبہ اللہ اکبر آپ کا — پہنچا اس درجہ کو پیشِ کبریا
آپ کی طاعت کو ربِّ کردگار — کرتا ہے اپنی اطاعت میں شمار

چنانچہ ارشاد فرمایا وَمَنْ يُّطِعِ الرَّسُوْلَ فَقَدْ اَطَاعَ اللّٰهَ
جس نے رسول کی اطاعت کی اس نے اللہ کی اطاعت کی

یا رسول اللہ شہِ جن و بشر — ہوں مرے ماں باپ قربان آپ پر
آپ کا رتبہ ہے وہ نزدِ خدا — دوزخی دوزخ میں بآہ و بکا
یوں کریں گے آرزو کاش ہم — آپ کی کرتے اطاعت کوئی دم

آیت یَقُوْلُوْنَ یٰلَیْتَنَآ اَطَعْنَا اللّٰهَ وَاَطَعْنَا الرَّسُوْلَا
دوزخی کہیں گے کاش ہم اللہ اور رسول کی اطاعت کرتے

یا رسول اللہ شہِ جن و بشر — ہوں مرے ماں باپ قربان آپ پر
آپکا رتبہ بنزدِ کبریا — اتنا عالی ہے کہ حق نے برملا
سب خطائیں آپکی کر دیں معاف — پیشتر اس سے کہ بتلائے وہ صاف

چنانچہ فرمایا عَفَا اللّٰهُ عَنْكَ لِمَ اَذِنْتَ لَهُمْ
اللہ نے تجھ سے معاف کیا ان کو اذن کیوں دیا

یا رسول اللہ شہِ جن و بشر — ہوں مرے ماں باپ قربان آپ پر
آپکا رتبہ بنزدِ کبریا — اس قدر عالی ہوا نامِ خدا
تم کو بعد انبیاء پیدا کیا — سب سے پہلے پر کیا ذکر آپ کا

Marfat.com

چنانچہ فرمایا وَاِذْ اَخَذْنَا مِنَ النَّبِيّٖنَ مِيْثَاقَهُمْ وَمِنْكَ وَمِنْ نُّوْحٍ

اور جب ہم نے نبیوں سے ان کا عہد لیا اور تم سے اور نوح سے

وَاِبْرٰهِيْمَ

اور ابراہیم سے

یارسول اللہ شہِ جن و بشر
ہوں مرے ماں باپ صدقہ آپ پر

حق نے موسیٰ کو دیا تھا ایک سنگ
جس سے نہریں ہوئیں جاری بیدرنگ

اور تمہاری انگلیوں سے یا حبیب
چھوٹے ہیں فوارہ پانی کے عجیب

یارسول اللہ شہِ جن و بشر
ہوں مرے ماں باپ صدقے آپ پر

گر سلیماں کو مسخر تھی ہوا
کرتے اک دن میں سفر اک ماہ کا

پس براقِ برق پا سے آپ کے
فی الحقیقت کچھ نہیں نسبت اسے

اک گھڑی میں اے شہِ جن و ملک
آپ نے کی سیر عرشِ پاک تک

نوعروسانِ چمن مشتاق دیدارت شدند
گشت در گلزار کوبت گل بجائے عندلیب

یارسول اللہ شہِ جن و بشر
صدقہ ہوں ماں باپ میرے آپ پر

حضرتِ عیسیٰ کا تھا یہ معجزہ
زندہ کرتے تھے وہ مردوں کو سدا

یہ نہیں اس سے زیادہ تر عجیب
لحمِ بریاں تم سے بولا اے حبیبؐ

میرے کھانے سے مناسب ہے حذر
مجھ میں ہے زہرِ ہلاہل بیخبر

یارسول اللہ شہِ جن و بشر
ہوں مرے ماں باپ قربان آپ پر

اپنی نافرمان امت کے لئے
یہ دعا مانگی جناب نوحؑ نے

آیت رَبِّ لَا تَذَرْ عَلَى الْاَرْضِ مِنَ الْكٰفِرِيْنَ دَيَّارًا ۝

اے پروردگار کافروں میں سے کسی کو زمین پر گھر میں بستا نہ چھوڑ

گر ہمارے واسطے ایسی دعا
آپ فرمائے تو ہم ہوتے فنا

Marfat.com

گرچہ رخسارِ مُبارک آپ کا
ہوگیا مجروح اے نورِ خدا

آپ کی روندی گئی پشتِ شریف
اور ٹوٹے دُرِّ دندانِ لطیف

آپ اس پر بھی یہ فرماتے رہے
بخشدے ان کو خدایا بخشدے

اَللّٰھُمَّ اغْفِرْ لِقَوْمِیْ فَاِنَّھُمْ لَا یَعْلَمُوْنَ
الٰہی میری قوم کو بخشدے یہ لوگ نادان ہیں

یارسول اللہ شہِ جنّ و بشر
ہوں مرے ماں باپ صدقے آپ پر

نوحؑ کی تو تھی بڑی عمرِ وسیع
پر نہ لوگ اتنے ہوئے انکے مطیع

عمر کچھ بھی آپ کی گذری نہیں
نعرۂ تکبیر سے گونجی زمیں

یارسول اللہ شہِ جنّ و بشر
ہوں مرے ماں باپ صدقے آپ پر

آپ اپنے ہم مراتب کے سوا
گر نہ بٹھلاتے کسیکو تو بھلا

آپ کی صحبت کا اعزاز عجیب
ہم فقیروں کو کہاں ہوتا نصیب

اپنے ہمسر سے جو تم کرتے نکاح
کوئی ہم میں سے نہ پاتا یہ فلاح

آپ نے لیکن بلطف و انشراح
ہم میں کی ہے ہمنشینی اور نکاح

اور کھلایا ہم کو اپنے ساتھ بھی
اور بڑھے کھیل تم نے اے میرے نبیؐ

اور زمیں پر دھر کے کھایا ہی طعام
انگلیاں بھی اپنی چاٹیں لا کلام

اور کیا ساتھ اپنے ہمکو بھی سوار
یہ تمہاری شان اور یہ انکسار

یہ عنایات آپ نے اے ذی وقار
کیمیں ہمارے حال پر لیل و نہار

آپ پر رحمت خدا کی ہو مدام
اور بھیجے رب کبیر کا سلام

ذکر اپنا کرتے ہیں اک یار سا
میں لکھا کرتا حدیث مصطفےٰ

اس میں آنحضرت پہ پڑھ لیتا صلاۃ
پر نہ پڑھتا تھا سلام آنبکتا

خواب میں دیکھا کہ حضرت مصطفےٰ
مجھ سے یہ فرما رہے ہیں بر ملا

Marfat.com

کیوں نہیں پڑھتا ہے تو پورا درود
پھر لگا پڑھنے میں اے شیریں کلام

تاکہ رحمت حق کی ہو تجھ پر ورود
سرور عالم پہ صلوٰۃ و سلام

ماثورہ دعاؤں کا بیان

یہ دعائیں سب ہیں مقبول خدا
ہے برآتا ان سے فوراً مدعا

یہ دعائیں ایسی ہیں کچھ بے نظیر
جن کے پڑھنے سے ہو ل مہر منیر

ان کے پڑھنے سے ہو دیدار خدا
اور پائیں طرفہ کیف جانفزا

ان کا پڑھنے والا ہو صدر مہیں
اور قیامت میں من اصحاب الیمین

تو بھی بعد ہر نماز اے میری جاں
یہ دعائیں پڑھ لیا کر جاوداں

ورنہ پھر بعد نماز ہر سحر
جاری رکھ اس ورد کو اے دیدہ ور

مایۂ ایماں و جاں ہے یہ دعا
اس لئے غافل نہ ہو اس سے ذرا

دعائے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم

اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُکَ رَحْمَۃً مِّنْ عِنْدِکَ تَھْدِیْ بِھَا قَلْبِیْ وَتَجْمَعُ
الٰہی میں مانگتا ہوں تجھ سے رحمت تیرے پاس سے جس کے ساتھ تو ہدایت دے میرے دل کو اور درست کرے

بِھَا شَمْلِیْ وَتَلُمُّ بِھَا شَعْثِیْ وَتَرُدُّ بِھَا اُلْفَتِیْ وَتُصْلِحُ بِھَا دِیْنِیْ وَ
میرے حال کو اور جمع کرے میری پراگندگی کو اور جوڑ دے میری الفت کا اور اچھا کرے میرا دین اور

تَحْفَظُ بِھَا غَائِبِیْ وَتَرْفَعُ بِھَا شَاھِدِیْ وَتُزَکِّیْ بِھَا عَمَلِیْ وَتُبَیِّضُ
حفاظت میں رکھے میرے غائب کو اور بلند کرے میرے حاضر کو اور پاک کرے میرے عمل کو اور روشن کرے

بِھَا وَجْھِیْ وَتُلْھِمُنِیْ بِھَا رُشْدِیْ وَتَعْصِمُنِیْ بِھَا مِنْ کُلِّ سُوْءٍ
میرے چہرے کو اور میرے دل میں ڈالے میری راستی اور بچائے مجھ کو ہر برائی سے

اَللّٰھُمَّ اَعْطِنِیْ اِیْمَانًا صَادِقًا وَّیَقِیْنًا لَّیْسَ بَعْدَہٗ کُفْرٌ وَّرَحْمَۃً
الٰہی دے مجھ کو ایمان سچا اور یقین جس کے بعد اس کا انکار نہ ہو اور رحمت

Marfat.com

آنَالُ بِهَا شَرَفَ كَرَامَتِكَ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْئَلُكَ
جس کے ساتھ میں پاؤں تیری عنایت کی بزرگی دنیا میں اور آخرت میں الٰہی میں سوال کرتا ہوں تجھ سے
الْفَوْزَ عِنْدَ الْقَضَاءِ وَمَنَازِلَ الشُّهَدَاءِ وَعَيْشَ السُّعَدَاءِ وَالنَّصْرَ
کامیابی کا فیصلہ کے وقت اور شہیدوں کے درجوں کا اور نیک لوگوں کی زندگی کا اور دشمنوں پر
عَلَى الْاَعْدَاءِ وَمُرَافَقَةَ الْاَنْبِيَاءِ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَنْزَلْ حَاجَتِيْ وَ
فتح پانے کا اور انبیا کی رفاقت کا الٰہی میں ڈالتا ہوں تجھ پر اپنی حاجت کو اور
اِنْ ضَعُفَ رَأْيِيْ وَقَلَّتْ حِيْلَتِيْ وَقَصُرَ عَمَلِيْ وَافْتَقَرْتُ
اگرچہ کمزور ہو گئی میری رائے اور کم ہو گیا میرا حیلہ اور کوتاہ ہو گیا میرا عمل اور محتاج ہو گیا میں
اِلٰى رَحْمَتِكَ فَاَسْئَلُكَ يَا قَاضِيَ الْاُمُوْرِ وَيَا شَافِيَ الصُّدُوْرِ
تیری رحمت کی طرف پس میں سوال کرتا ہوں تجھ سے اے امور کے فیصلہ کرنیوالے اور دلوں کو شفا دینے والے
كَمَا تُجِيْرُ بَيْنَ الْبُحُوْرِ اَنْ تُجِيْرَنِيْ مِنْ عَذَابِ السَّعِيْرِ وَمِنْ
جیسے کہ تو پناہ دیتا ہے دریاؤں کے درمیان کہ پناہ دے مجھ کو دوزخ کے عذاب سے اور
دَعْوَتِ الثُّبُوْرِ وَمِنْ فِتْنَةِ الْقُبُوْرِ اَللّٰهُمَّ مَا قَصُرَ عَنْهُ رَأْيِيْ
رونے چلانے کی پکار سے اور قبروں کے فتنے سے الٰہی جس چیز سے میری رائے قاصر ہوئی
وَضَعُفَ عَنْهُ عَمَلِيْ وَلَمْ تَبْلُغْهُ نِيَّتِيْ وَاُمْنِيَّتِيْ مِنْ خَيْرٍ
اور اس سے میرا عمل کمزور رہا اور اسکو میری نیت اور میری آرزو نہ پہنچی اس نیکی سے
وَعَدْتَهُ اَحَدًا مِنْ عِبَادِكَ اَوْ خَيْرٍ اَنْتَ مُعْطِيْهِ اَحَدًا مِنْ
جس کا تو نے کسی سے وعدہ کیا اپنے بندوں میں سے یا وہ نیکی جو تو اپنی مخلوق میں سے کسی کو دینے والا ہے
خَلْقِكَ فَاِنِّيْ اَرْغَبُ اِلَيْكَ فِيْهِ وَاَسْئَلُكَ يَا رَبَّ الْعٰلَمِيْنَ
پس میں اس کے لئے تیری طرف راغب ہوں اور اے پروردگار عالم تجھ سے اسکا سوال کرتا ہوں
اَللّٰهُمَّ اجْعَلْنَا هَادِيْنَ مُهْتَدِيْنَ غَيْرَ ضَالِّيْنَ وَلَا مُضِلِّيْنَ
الٰہی ہمکو ہدایت دینے والوں ہدایت پانے والوں سے نہ کہ گمراہ ہونے والوں اور نہ گمراہ کرنے والوں سے
حَرْبًا لِاَعْدَائِكَ وَسِلْمًا لِاَوْلِيَائِكَ نُحِبُّ بِحُبِّكَ مَنْ اَطَاعَكَ
جنگجو تیرے دشمنوں کیلئے اور صلح جو تیرے دوستوں کے لئے ہم محبت کرتے ہیں اپنی محبت کیساتھ اس سے جو

Marfat.com

مِنْ خَلْقِكَ وَنُعَادِيْ بِعَدَاوَتِكَ مَنْ خَالَفَكَ مِنْ خَلْقِكَ

تیری مخلوق میں سے اور عداوت کرتے ہیں تیری عداوت کے ساتھ اس سے جو تیرا مخالف ہو تیری مخلوق میں سے

اَللّٰهُمَّ هٰذَا الدُّعَاءُ وَعَلَيْكَ الْاِجَابَةُ وَهٰذَا الْجُهْدُ وَعَلَيْكَ

الٰہی یہ دعا ہے اور تجھکو اسکی قبولیت ہے اور یہ کوشش ہے اور تجھ پر

التُّكْلَانُ وَاِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّا اِلَيْهِ رَاجِعُوْنَ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا

بھروسہ ہے اور ہم اللہ کے لئے ہیں اور ہم اسکی طرف لوٹنے والے ہیں اور نہیں طاقت اور قوت مگر

بِاللّٰهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيْمِ يَا ذَا الْحَبْلِ الشَّدِيْدِ وَالْاَمْرِ الرَّشِيْدِ اَسْئَلُكَ

اللہ کے ساتھ جو بلند و بزرگ ہے اے مضبوط رسّی والے اور درست امر والے میں تجھ سے مانگتا ہوں

الْاَمْنَ يَوْمَ الْوَعِيْدِ وَالْجَنَّةَ يَوْمَ الْخُلُوْدِ مَعَ الْمُقَرَّبِيْنَ

امن قیامت کے روز اور بہشت ہمیشگی کے دن مقرب لوگوں کے ساتھ

الشُّهُوْدِ وَالرُّكَّعِ السُّجُوْدِ وَالْمُوْفِيْنَ بِالْعُهُوْدِ اِنَّكَ رَحِيْمٌ وَدُوْدٌ

جو حاضر ہوں گے اور رکوع کرنیوالے اور سجدہ کرنیوالے اور عہدوں کو پورا کرنیوالے بیشک تو رحم والا محبت والا ہے

وَاَنْتَ تَفْعَلُ مَا تُرِيْدُ سُبْحَانَ الَّذِيْ تَعَطَّفَ بِالْعِزِّ وَقَالَ بِهٖ

اور تو کرتا ہے جو چاہتا ہے پاک ہے وہ جو مہربانی کرتا ہے ساتھ بزرگی کے اور کہا ہے ساتھ اسکے

سُبْحَانَ الَّذِيْ لَبِسَ الْمَجْدَ وَتَكَرَّمَ بِهٖ سُبْحَانَ الَّذِيْ لَا

پاک ہے جس نے پہنی بزرگی اور بزرگ ہوا اس کے ساتھ پاک ہے وہ کہ نہیں

يَنْبَغِيْ التَّسْبِيْحُ اِلَّا لَهٗ سُبْحَانَ ذِي الْفَضْلِ وَالنِّعَمِ سُبْحَانَ

چاہیئے تسبیح مگر اُس کے لئے پاک ہے بخشش والا بزرگی والا اور نعمتوں والا پاک ہے

ذِي الْقُدْرَةِ وَالْكَرَمِ سُبْحَانَ الَّذِيْ اَحْصٰى كُلَّ شَيْءٍ بِعِلْمِهٖ

قدرت والا اور کرم والا پاک ہے وہ جس نے شمار کیا ہر چیز کو اپنے علم سے

اَللّٰهُمَّ اجْعَلْ لِّيْ نُوْرًا فِيْ قَلْبِيْ وَنُوْرًا فِيْ قَبْرِيْ وَنُوْرًا فِيْ سَمْعِيْ

الٰہی بنا میرے لئے نور میرے دل میں اور نور میری قبر میں اور نور میرے کانوں میں

وَنُوْرًا فِيْ بَصَرِيْ وَنُوْرًا فِيْ شَعْرِيْ وَنُوْرًا فِيْ بَشَرِيْ وَنُوْرًا فِيْ

اور نور میری آنکھوں میں اور نور میرے بالوں میں اور نور میرے بشرہ میں اور نور میرے

Marfat.com

لَحْمِیْ وَنُوْرًا فِیْ دَمِیْ وَنُوْرًا فِیْ عِظَامِیْ وَنُوْرًا مِّنْ بَیْنِ

گوشت میں اور نور میرے لہو میں اور نور میری ہڈیوں میں اور نور میرے

یَدَیَّ وَنُوْرًا مِّنْ خَلْفِیْ وَنُوْرًا عَنْ یَّمِیْنِیْ وَنُوْرًا عَنْ شِمَالِیْ

سامنے اور نور میرے پیچھے اور نور میرے بائیں اور نور میرے دائیں

وَنُوْرًا مِّنْ فَوْقِیْ وَنُوْرًا مِّنْ تَحْتِیْ اَللّٰھُمَّ زِدْنِیْ نُوْرًا وَّاَعْطِنِیْ

اور نور میرے اوپر اور نور میرے نیچے الٰہی میرا نور زیادہ کر اور دے مجھکو

نُوْرًا وَّاجْعَلْ لِّیْ نُوْرًا وَفِیْ سَمْعِیْ نُوْرًا وَّفِیْ بَصَرِیْ نُوْرًا اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُكَ

نور اور کر میرے لئے نور الٰہی میں سوال کرتی ہوں تجھ سے

مِنَ الْخَیْرِ کُلِّہٖ عَاجِلِہٖ وَاٰجِلِہٖ مَا عَلِمْتُ مِنْہُ وَمَا لَمْ اَعْلَمْ وَ

ساری کی ساری نیکی کا جو جلدی آنے والی ہو اور دیر سے آنے والی ہو جس کا مجھے علم ہو اور جس کا علم نہ ہو اور

اَعُوْذُبِكَ مِنْ شَرِّ کُلِّہٖ عَاجِلِہٖ وَاٰجِلِہٖ مَا عَلِمْتُ مِنْہُ وَمَا لَمْ

میں تیری پناہ مانگتی ہوں تمام برائی سے جو جلدی آنے والی ہو اور دیر سے آنیوالی ہو جس کا مجھے علم ہو اور جس کا

اَعْلَمْ اَسْئَلُكَ الْجَنَّۃَ وَمَا قَرَّبَ اِلَیْھَا مِنْ قَوْلٍ وَّعَمَلٍ وَّاَعُوْذُبِكَ

علم نہ ہو میں تجھ سے سوال کرتی ہوں جنت کا اور اس کا جو اسکے قریب کرے قول سے اور عمل سے اور میں تیری پناہ مانگتی ہوں

مِنَ النَّارِ وَمَا قَرَّبَ اِلَیْھَا مِنْ قَوْلٍ وَّعَمَلٍ وَاَسْئَلُكَ مِنَ الْخَیْرِ

آگ سے اور اس سے جو اس کے قریب کرے قول سے اور عمل سے اور تجھ سے سوال کرتی ہوں نیکی کا

مَا سَاَلَكَ عَبْدُكَ وَرَسُوْلُكَ مُحَمَّدٌ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ

جیسے سوال کیا تیرے بندے اور تیرے رسول حضرت محمد صلے اللہ علیہ وسلم نے

وَاَسْتَعِیْذُكَ مِمَّا اسْتَعَاذَكَ مِنْہُ عَبْدُكَ وَرَسُوْلُكَ مُحَمَّدٌ

اور میں تیری پناہ مانگتی ہوں اس چیز سے جس سے تیری پناہ مانگی تیرے بندے اور تیرے رسول محمد

صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَاَسْئَلُكَ مَا قَضَیْتَ لِیْ مِنْ اَمْرٍ اَنْ

صلے اللہ علیہ وسلم نے اور میں تجھ سے سوال کرتی ہوں اس کے متعلق جو تو پیدا کیا میرے لئے

تَجْعَلَ عَاقِبَتَہٗ رُشْدًا بِرَحْمَتِكَ یَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِیْنَ وَصَلَّی

کہ اس کا انجام راستی پر کر اپنی رحمت سے اے زیادہ رحم کرنے والے سب رحم کرنے والوں سے

Marfat.com

فاطمہ زہرا یا حَیُّ یا قَیُّوْمُ بِرَحْمَتِکَ اَسْتَغِیْثُ اَصْلِحْ لِیْ شَاْنِیْ کُلَّهٗ وَلَا تَکِلْنِیْ اِلٰی

اے زندہ اے قائم رکھنے والے میں تیری رحمت کے ساتھ فریاد کرتی ہوں مجھے

نَفْسِیْ طَرْفَةَ عَیْنٍ وَّ اَصْلِحْ لِیْ شَاْنِیْ کُلَّهٗ وَلَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ ابوبکر

میرے نفس کے سپرد نہ کر ایک لمحہ بھر بھی اور اچھی کر میری ہر حالت

صدیق رض اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُکَ بِمُحَمَّدٍ نَبِیِّکَ وَاِبْرَاهِیْمَ

الٰہی میں تجھ سے سوال کرتا ہوں بطفیل تیرے نبی محمدؐ کے اور تیرے خلیل ابراہیم کے

خَلِیْلِکَ وَمُوْسٰی نَجِیِّکَ وَعِیْسٰی کَلِمَتِکَ وَرُوْحِکَ وَبِکَلَامِ

اور تیرے ہمراز موسیٰ کے اور تیرے کلمہ اور اپنی روح عیسیٰ کے اور بطفیل

مُوْسٰی وَاِنْجِیْلِ عِیْسٰی وَزَبُوْرِ دَاوٗدَ وَفُرْقَانِ مُحَمَّدٍ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ

موسیٰ کے کلام کے اور عیسیٰ کی انجیل کے اور داؤد کی زبور کے اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے قرآن کے

وَعَلَیْهِمْ اَجْمَعِیْنَ وَبِکُلِّ وَحْیٍ اَوْحَیْتَهٗ اَوْ قَضَاءٍ قَضَیْتَهٗ اَوْ

ان پر اور دوسرے انبیاء پر درود و سلام ہو اور بطفیل ہر وحی کے جو تو نے بھیجی اور ہر حکم جو تو نے دیا

سَآئِلٍ اَعْطَیْتَهٗ اَوْ غَنِیٍّ اَغْنَیْتَهٗ اَوْ فَقِیْرٍ اَغْنَیْتَهٗ اَوْ ضَالٍّ

یا سائل کے جسکو تو نے دیا یا غنی کے جس کو تو نے خوش کیا یا محتاج کے جس کو غنی کیا یا گمراہ کے

هَدَیْتَهٗ وَاَسْئَلُکَ بِاسْمِکَ الَّذِیْ اَنْزَلْتَهٗ عَلٰی مُوْسٰی

جس کو ہدایت دی اور میں سوال کرتا ہوں تیرے اس نام کے طفیل جس کو تو نے موسیٰ

صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ فَسَهُلَ وَاَسْئَلُکَ بِاسْمِکَ الَّذِیْ تَبَتُّ بِهٖ

علیہ السلام پر اتارا اور میں سوال کرتا ہوں بطفیل اس نام کے جس کے ساتھ تو بندوں کے

اَرْزَاقَ الْعِبَادِ وَاَسْئَلُکَ بِاسْمِکَ الَّذِیْ وَضَعْتَهٗ عَلَی الْاَرْضِ

رزق قائم کرتا ہے اور میں سوال کرتا ہوں بطفیل تیرے اس نام کے جس کو تو نے زمین پر رکھا

فَاسْتَقَرَّتْ وَاَسْئَلُکَ بِاسْمِکَ الَّذِیْ وَضَعْتَهٗ عَلَی السَّمٰوٰتِ

تو وہ ساکن ہو گئی اور میں سوال کرتا ہوں بطفیل تیرے اس نام کے جس کو تو نے رکھا آسمانوں پر

فَاسْتَقَلَّتْ وَاَسْئَلُکَ بِاسْمِکَ الَّذِیْ وَضَعْتَهٗ عَلَی الْجِبَالِ

تو وہ قائم ہو گئے اور میں تجھ سے سوال کرتا ہوں تیرے اس اسم کے طفیل جس کو تو نے پہاڑوں پر رکھا

Marfat.com

فَارْتَجَّتْ وَاَسْئَلُكَ بِاسْمِكَ الَّذِیْ اسْتَقَلَّ بِهٖ عَرْشُكَ وَ
تو وہ جم گئے اور میں تجھ سے سوال کرتا ہوں تیرے اس اسم کے توسل سے جس کے ساتھ تیرا عرش مستقل ہوا
اَسْئَلُكَ بِاسْمِكَ الطَّاهِرِ الطَّاهِرِ لِاَحَدِ الصَّمَدِ الْوِتْرِ الْمُتَنَزِّلِ
اور میں تجھ سے سوال کرتا ہوں تیرے اس نام کے توسل سے جو پاکیزہ اور پاک ہے بے نیاز ہے تنہا ہے اتارا گیا ہے
فِیْ كِتَابِكَ مِنْ لَدُنْكَ مِنَ الْفَوْزِ الْمُبِیْنِ وَاَسْئَلُكَ بِاسْمِكَ
تیری کتاب میں تیرے پاس سے کامیابی ظاہر ہے اور میں تجھ سے سوال کرتا ہوں تیرے اس نام کے توسل سے
الَّذِیْ وَضَعْتَهٗ عَلَى النَّهَارِ فَاسْتَنَارَ وَعَلَى اللَّیْلِ فَاظْلَمَّ وَ
جس کو دن پر رکھا تو وہ جگمگا اٹھا اور رات پر تو وہ سیاہ ہو گئی اور
بِعَظْمَتِكَ وَكِبْرِیَائِكَ وَبِنُوْرِ وَجْهِكَ الْكَرِیْمِ اَنْ تَرْزُقَنِیْ
اور توسل تیری عظمت کے اور تیری بزرگی کے اور توسل اپنی ذات کے نور کے جو بزرگ ہے کہ تو مجھے
الْقُرْاٰنَ وَالْعِلْمَ بِهٖ وَتُخَلِّطَ لَحْمِیْ وَدَمِیْ وَسَمْعِیْ وَبَصَرِیْ
قرآن عطا کر اور اس کا علم اور اسکو میرے گوشت میرے خون اور میرے کان اور میری بینائی سے ملا دے
وَلِتَسْتَعْمِلَ بِهٖ جَسَدِیْ بِحَوْلِكَ وَقُوَّتِكَ فَاِنَّهٗ لَا حَوْلَ وَلَا
اور میرے جسم کو اس کے عمل پر لگا دے اپنی طاقت سے اور اپنی قوت سے کیوں کہ نہیں طاقت اور
قُوَّةَ اِلَّا بِكَ یَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِیْنَ وَصَلَّى اللّٰهُ عَلٰى سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى
قوت مگر تیرے ساتھ اے سب رحم والوں سے زیادہ رحم والے
اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ ضَعِیْفٌ فَقَوِّنِیْ فِیْ رِضَاكَ ضَعْفِیْ وَخُذْ اِلَى الْخَیْرِ
الٰہی میں کمزور ہوں پس قوت دے اپنی رضا میں میری کمزوری کو اور پکڑ بھلائی کی طرف
بِنَاصِیَتِیْ وَاجْعَلِ الْاِسْلَامَ مُنْتَهٰى رِضَائِیْ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ ضَعِیْفٌ
میری پیشانی اور کر اسلام کو میری رضا کا منتہی الٰہی میں ضعیف ہوں
فَقَوِّنِیْ وَاِنِّیْ ذَلِیْلٌ فَاَعِزَّنِیْ وَاِنِّیْ فَقِیْرٌ فَاَغْنِنِیْ وَصَلَّى
پس مجھ کو قوت دے اور میں ذلیل ہوں پس مجھ کو عزت دے اور میں محتاج ہوں پس مجھ کو غنی کر

تنبیہ رض سُبْحَانَ اللّٰهِ وَبِحَمْدِهٖ سُبْحَانَ اللّٰهِ الْعَظِیْمِ وَبِحَمْدِهٖ
پاکی بیان کرتا ہوں میں اللہ کی جو بڑا ہے اور اس کی حمد کے ساتھ

Marfat.com

۴۴ اِهْدِنِیْ مِنْ عِنْدِكَ وَاَفِضْ عَلَیَّ مِنْ فَضْلِكَ وَانْشُرْ عَلَیَّ

ہدایت دے مجھے اپنے پاس سے اور بہادے مجھ پر اپنا فضل اور پھیلادے مجھ پر اپنی

مِنْ رَّحْمَتِكَ وَاَنْزِلْ عَلَیَّ مِنْ بَرَكَاتِكَ **دعائے ابودرداء رضہ**

رحمت اور اوتار مجھ پر اپنی برکتیں

اَللّٰهُمَّ اَنْتَ رَبِّیْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ عَلَیْكَ تَوَكَّلْتُ وَاَنْتَ

الٰہی تو میرا پروردگار ہے نہیں کوئی سچا معبود مگر تو میں نے تجھ پر توکل کیا اور تو

رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِیْمِ لَاحَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ الْعَظِیْمِ

پروردگار ہے عرش بزرگ کا نہیں ہے طاقت اور نہ قوت مگر اللہ بزرگ کے ساتھ

مَاشَآءَ اللّٰهُ كَانَ وَمَالَمْ یَشَأْ لَمْ یَكُنْ اَعْلَمُ اَنَّ اللّٰهَ عَلٰی كُلِّ

جو چاہتا ہے اللہ وہ ہوتا ہے اور جو نہیں چاہتا نہیں ہوتا میں جانتا ہوں کہ اللہ

شَیْءٍ قَدِیْرٌ وَّاَنَّ اللّٰهَ قَدْ اَحَاطَ بِكُلِّ شَیْءٍ عِلْمًا وَّاَحْصٰی كُلَّ

ہر چیز پر قادر ہے اور یہ کہ اللہ نے اپنے علم سے ہر چیز پر احاطہ کیا ہوا ہے اور ہر

شَیْءٍ عَدَدًا اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ شَرِّ نَفْسِیْ وَمِنْ شَرِّ

چیز کو شمار کر لیا ہے الٰہی میں پناہ چاہتا ہوں تیری اپنے نفس کی برائی سے اور ہر

كُلِّ دَآبَّةٍ اَنْتَ اٰخِذٌ بِنَاصِیَتِهَا اِنَّ رَبِّیْ عَلٰی صِرَاطٍ مُّسْتَقِیْمٍ

جانور کی برائی سے تو اسکی پیشانی کو پکڑنے والا ہے بیشک میرا پروردگار سیدھے راستے پر ہے

دعائے حضرت ابراہیم علیہ السلام اَللّٰهُمَّ هٰذَا خَلْقٌ جَدِیْدٌ

الٰہی یہ نئی مخلوق ہے

فَافْتَحْ عَلَیَّ بِطَاعَتِكَ وَاخْتِمْهُ لِیْ بِمَغْفِرَتِكَ وَرِضْوَانِكَ

پس فتح کر اسکو مجھ پر اپنی طاعت کے ساتھ اور ختم کر اسکو اپنی مغفرت اور اپنی رضامندی کے ساتھ

وَارْزُقْنِیْ فِیْهِ حَسَنَةً تَقَبَّلْهَا مِنِّیْ وَزَكِّهَا وَضَعِّفْهَا لِیْ

اور نصیب کر اس میں نیکی مجھ کو نیکی قبول کر اسکو مجھ سے اور پاک کر اسکو اور دوگنا کر اسکو میرے لئے

وَمَا عَمِلْتُ فِیْهِ مِنْ سَیِّئَةٍ فَاغْفِرْهَا لِیْ اِنَّكَ غَفُوْرٌ رَّحِیْمٌ

اور جو کچھ برائی میں نے اس میں کی ہے تو اسکو میرے لئے بخشدے بیشک تو بخشنے والا رحم والا ہے

Marfat.com

وُدُود کریم دعائے حضرت عیسیٰؑ

اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَصْبَحْتُ
الٰہی میں اس حالت میں ہوں کہ

دوستی کرنے والا ہے کریم ہے۔

لَا اَسْتَطِیْعُ دَفْعَ مَا اَکْرَہُ وَلَا اَمْلِكُ نَفْعَ مَا اَرْجُوْا وَاَصْبَحَ
کسی ناپسند امر کو اپنے سے دُور نہیں کرسکتا اور نہ اس چیز کے نفع پر قادر ہوں جس کی امید رکھتا ہوں اور معاملہ میرا

الْاَمْرُ بِیَدِ غَیْرِیْ وَاَصْبَحْتُ مَرْھُوْنًا بِعَمَلِیْ فَلَا فَقِیْرَ اَفْقَرَ
غیر کے ہاتھ میں آپڑا ہے اور میں اپنے عمل کے ساتھ گروی ہوگیا ہوں پس مجھ سے زیادہ کوئی محتاج نہیں

مِنِّیْ اَللّٰھُمَّ لَا تُشْمِتْ بِیْ عَدُوِّیْ وَلَا تَسُؤْ لِیْ صَدِیْقِیْ
الٰہی مجھ پر میرے دشمنوں کو ہنسی کا موقع نہ دے اور میرے دوست کو میرے حق میں بُرا نہ بنا

وَلَا تَجْعَلْ مُصِیْبَتِیْ فِیْ دِیْنِیْ وَلَا تَجْعَلِ الدُّنْیَا اَکْبَرَ ھَمِّیْ
اور نہ میرے دین میں میرے لئے مصیبت پیدا کر اور نہ دنیا کو میرا بڑا مقصد بنا

وَلَا تُسَلِّطْ عَلَیَّ مَنْ لَّا یَرْحَمُنِیْ یَا حَیُّ یَا قَیُّوْمُ وَمِمَّا حَضَرَ
اور نہ مجھ پر مسلط کر اس شخص کو مجھ پر رحم نہ کرے اے زندہ اے قائم کرنے والے

خضر بِسْمِ اللّٰہِ مَا شَاءَ اللّٰہُ لَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ مَا شَاءَ اللّٰہُ کُلُّ
اللہ کے نام سے جو چاہے اللہ نہیں قوت مگر اللہ کے ساتھ جو چاہے اللہ ہر

نِعْمَۃٍ مِنَ اللّٰہِ مَا شَاءَ اللّٰہُ الْخَیْرُ کُلُّہٗ بِیَدِ اللّٰہِ مَا شَاءَ اللّٰہُ
نعمت اللہ کیطرف سے ہے جو چاہے اللہ بھلائی تمام کی تمام اللہ کے ہاتھ ہے جو چاہے اللہ

لَا یَصْرِفُ السُّوْءَ اِلَّا اللّٰہُ دعائے معروف کرخی حَسْبِیَ
نہیں دور کرتا برائی کو مگر اللہ کافی ہے

اللّٰہُ لِدِیْنِیْ حَسْبِیَ اللّٰہُ لِدُنْیَایَ حَسْبِیَ اللّٰہُ الْکَرِیْمُ لِمَا اَھَمَّنِیْ
اللہ میرے دین کے لئے کافی ہے اللہ میری دنیا کے لئے کافی ہے مجھے اللہ کریم اس بات کے لئے جو مجھے تردد میں ڈالے

حَسْبِیَ اللّٰہُ الْحَلِیْمُ الْقَوِیُّ لِمَنْ بَغٰی عَلَیَّ حَسْبِیَ اللّٰہُ الشَّدِیْدُ
کافی ہے اللہ حلم والا طاقت والا اس شخص کے لئے جو مجھ پر بغاوت کرے کافی ہے مجھے اللہ سخت

لِمَنْ کَادَنِیْ بِسُوْءٍ حَسْبِیَ اللّٰہُ الرَّحِیْمُ عِنْدَ الْمَوْتِ حَسْبِیَ اللّٰہُ
اس شخص کے لئے جو مجھے اذیت دینے لگے کافی ہے مجھے اللہ رحم والا موت کے وقت کافی ہے مجھے اللہ

Marfat.com

الرَّؤُفُ عِنْدَ الْمَسْأَلَةِ نِعْمَ الْقَدِيْرُ حَسْبِيَ اللّٰهُ الْكَرِيْمُ عِنْدَ الْحِسَابِ

مہربانی والا قبر میں سوال کے وقت کافی ہے مجھے اللہ کریم حساب کے وقت

حَسْبِيَ اللّٰهُ اللَّطِيْفُ عِنْدَ الْمِيْزَانِ حَسْبِيَ اللّٰهُ الْقَدِيْرُ عِنْدَ الصِّرَاطِ

کافی ہے میرے لئے اللہ لطف والا عمل تولنے کے وقت کافی ہے مجھے اللہ قدرت والا پلصراط کے وقت

حَسْبِيَ اللّٰهُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ عَلَيْهِ تَوَكَّلْتُ وَهُوَ رَبُّ الْعَرْشِ

کافی ہے مجھے اللہ نہیں کوئی معبود سچا مگر وہی اسی پر میں نے توکل کیا اور وہی پروردگار ہے عرش

الْعَظِيْمِ اَللّٰهُمَّ يَا دَيَّانَ الْمُضِلِّيْنَ وَيَا رَاحِمَ الْمُذْنِبِيْنَ وَ

بزرگ کا الٰہی اے گمراہوں کے ہدایت دینے والے اور اے گناہگاروں پر رحم کرنے والے اور

مُقِيْلَ عَثَرَاتِ الْعَاثِرِيْنَ اِرْحَمْ عَبْدَكَ ذَا الْخَطَرِ الْعَظِيْمِ

لغزش کھانے والوں کی لغزش تھامنے والے رحم کر اپنے بندے پر جو بڑے خطرے والا ہے

وَالْمُسْلِمِيْنَ كُلِّهِمْ اَجْمَعِيْنَ وَاجْعَلْنَا مَعَ الْاَحْيَاءِ الْمَرْزُوْقِيْنَ

اور سب کے سب مسلمانوں پر اور ہم کو ان زندہ لوگوں میں شامل کر جو رزق پاتے ہیں

الَّذِيْنَ اَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ مِنَ النَّبِيِّيْنَ وَالصِّدِّيْقِيْنَ وَالشُّهَدَآءِ

جن پر تو نے انعام کیا نبیوں سے اور صدیقوں سے اور شہیدوں سے

وَالصَّالِحِيْنَ اٰمِيْنَ يَا رَبَّ الْعٰلَمِيْنَ وَعَلٰى اٰدَمَ عَلَيْهِ السَّلَامُ

اور نیک لوگوں سے قبول کرنا اے پروردگار جہان کے

اَللّٰهُمَّ اِنَّكَ تَعْلَمُ سِرِّيْ وَعَلَانِيَتِيْ فَاقْبَلْ مَعْذِرَتِيْ وَتَعْلَمُ

الٰہی تو جانتا ہے میرے بھید کو اور میرے ظاہر کو پس قبول فرما میرا عذر اور تو جانتا ہے

حَاجَتِيْ فَاَعْطِنِيْ سُؤَالِيْ وَتَعْلَمُ مَا فِيْ نَفْسِيْ فَاغْفِرْ لِيْ

میری حاجت پس عطا کر مجھے میرا سوال اور تو جانتا ہے جو میرے دل میں ہے پس بخش مجھ کو

ذُنُوْبِيْ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْئَلُكَ اِيْمَانًا يُبَاشِرُ قَلْبِيْ وَيَقِيْنًا

میرے گناہ الٰہی میں مانگتا ہوں تجھ سے ایمان جو میرے دل میں جا رہے اور یقین

صَادِقًا حَتّٰى اَعْلَمَ اَنَّهٗ لَنْ يُّصِيْبَنِيْ اِلَّا مَا كَتَبْتَهٗ عَلَيَّ فَاَرْضَنِيْ

سچا یہاں تک کہ میں جانتا ہوں کہ مجھ کو وہی تکلیف پہنچتی ہے جو تو نے مجھ پر لکھدی پس مجھ کو اس پر راضی کر دے

Marfat.com

بِمَا قَسَمْتَ لِيْ يَا ذَا الْجَلَالِ وَالْاِكْرَام ۝

جو میری قسمت میں دے دیا اے بڑائی اور بزرگی والے

اُن دُعاؤں کا بیان جو کسی کام کے واقع ہونے پر مَروی ہیں

مُخبرِ صادق حبیبِ کبریا	مرشدِ عالم جنابِ مصطفیٰ
بسکہ تھے ہم پر شفیق و مہرباں	کر گئے اصلاحِ امت بیگماں
دین و دنیا کے فوائد سر بسر	کر گئے ظاہر وہ پاکیزہ سیر
چاہیئے اُن کا رکھو ہر دم لحاظ	تا کہ پاؤ زندگی کا احتظاظ
جب چلو مسجد کو تم بہرِ نماز	یوں پڑھو اے مومنانِ پاکباز

اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْئَلُكَ بِحَقِّ السَّائِلِيْنَ عَلَيْكَ وَبِحَقِّ مَمْشَايَ

الٰہی میں تجھ سے سوال کرتا ہوں بطفیل تجھ سے سوال کرنیوالوں کے اور بطفیل میرے تیری طرف

هٰذَا اِلَيْكَ فَاِنِّيْ لَمْ اَخْرُجْ اَشَرًا وَّلَا بَطَرًا وَّلَا رِيَاءً

اس چلنے کے کیونکہ میں نہیں نکلا خود پسندی اور غرور کے ساتھ اور نہ دکھاوے کے لئے

وَّلَا سُمْعَةً خَرَجْتُ اِتِّقَاءَ سَخَطِكَ وَابْتِغَاءَ مَرْضَاتِكَ فَاَسْئَلُكَ

اور نہ طلب شہرت کے لئے بلکہ میں نکلا ہوں تیرے غضب سے ڈر کر اور رضا چاہنے کیلئے پس میں تجھ سے سوال کرتا ہوں

اَنْ تُعِيْذَنِيْ مِنَ النَّارِ وَاَنْ تَغْفِرَ لِيْ ذُنُوْبِيْ اِنَّهٗ لَا يَغْفِرُ

کہ تو مجھے دوزخ سے بچا اور یہ کہ بخشدے مجھے میرے گناہ بیشک کوئی نہیں بخشنے والا

الذُّنُوْبَ اِلَّا اَنْتَ

گناہوں کو مگر تو ہی

جب کسی حاجت کو نکلے گھر سے تو	شوق سے پڑھ یہ دعا کے نیک خو

بِسْمِ اللّٰهِ رَبِّ اَعُوْذُ بِكَ اَنْ اَظْلِمَ اَوْ اُظْلَمَ اَوْ اَجْهَلَ

اللہ کے نام سے اے میرے پروردگار میں تیری پناہ مانگتا ہوں اس سے کہ میں ظلم کروں یا ظلم کیا جاؤں یا جہالت

Marfat.com

اَوْ یُجْهَلَ عَلَیَّ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ لَاحَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا

یا مجھ پر جہالت کی جائے۔ شروع اللہ کے نام سے جو مہربان ہے رحم والا نہیں طاقت اور قوت مگر

بِاللّٰهِ الْعَلِیِّ الْعَظِیْمِ ۝

اللہ کے ساتھ جو بلند ہے بزرگ

سوئے مسجد جانے کا ہو عزم جب	یہ دعا پڑھ روز ہو یا وقت شب

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّسَلِّمْ

الٰہی درود بھیج ہمارے سردار محمد پر اور اسکی آل پر اور سلام

اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِیْ جَمِیْعَ ذُنُوْبِیْ وَافْتَحْ لِیْ اَبْوَابَ رَحْمَتِكَ

الٰہی بخش دے میرے لئے میرے تمام گناہ اور کھول دے میرے لئے اپنی رحمت کے دروازے

پہنچے تو مسجد کے دروازہ پہ جب	یہ دعا پڑھ کر ہو داخل باادب

بِسْمِ اللّٰهِ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُكَ رَحْمَةً مِّنْ عِنْدِكَ تَهْدِیْ بِهَا قَلْبِیْ

اللہ کے نام سے الٰہی میں تجھ سے سوال کرتا ہوں رحمت کا تیرے پاس سے جس کے ساتھ تو میرے دل کو ہدایت دے

اے عزیزو تم کرو جس دم رکوع	چاہیئے پڑھنی دعا یہ باخشوع

اَللّٰهُمَّ لَكَ رَكَعْتُ وَلَكَ خَشَعْتُ وَبِكَ اٰمَنْتُ وَلَكَ اَسْلَمْتُ

الٰہی میں نے تیرے لئے نماز پڑھی اور تیرے لئے خشوع کیا اور تیرے ساتھ ایمان لایا اور تیرے لیے اسلام لایا

وَعَلَیْكَ تَوَكَّلْتُ اَنْتَ رَبِّیْ خَشَعَ لَكَ سَمْعِیْ وَبَصَرِیْ وَمُخِّیْ

اور تجھ پر توکل کیا تو میرا پروردگار ہے تیرے سامنے میری شنوائی پست ہے اور میری بینائی اور میرا مغز

وَعَظْمِیْ وَعَصَبِیْ وَمَا اسْتَقَلَّتْ بِهٖ قَدَمِیْ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ

اور میری ہڈی اور میرا پٹھا اور جس چیز کے ساتھ میرا قدم محکم ہے وہ اللہ کے لئے جو جہان کا پروردگار ہے

جب اٹھاؤ سر کرو ختم رکوع	یہ دعا پڑھنا باداب و خضوع

سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهٗ رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ مِلْءَ السَّمٰوٰتِ وَمِلْءَ الْاَرْضِ وَ

سنی اللہ نے اسکی حمد کرنے والے کی حمد اے ہمارے پروردگار تیرے لئے تعریف ہے آسمانوں بھر اور زمین بھر اور

Marfat.com

مِلْأَ مَا بَيْنَهُمَا وَمِلْأَ مَا شِئْتَ مِنْ شَيْءٍ بَعْدُ أَهْلَ الثَّنَاءِ وَالْمَجْدِ

ان کے وسط بھر اور اس چیز کے پُر ہونے کے برابر جسے تو چاہے تعریف اور بزرگی والوں کے بعد

أَحَقُّ مَا قَالَ الْعَبْدُ وَكُلُّنَا لَكَ عَبْدٌ لَا مَانِعَ لِمَا أَعْطَيْتَ

سچ ہے جو کہا بندے نے اور ہم سب تیرے بندے ہیں کوئی بند کرنے والا نہیں اسکو جو چیز تو دے

وَلَا مُعْطِيَ لِمَا مَنَعْتَ وَلَا رَادَّ لِمَا قَضَيْتَ وَلَا يَنْفَعُ ذَا الْجَدِّ مِنْكَ

اور کوئی دینے والا نہیں اسکو جس کو تو بند کرے اور نہ کوئی رد کرنے والا ہے تیرے فیصلے کو اور نفع دیتی بزرگی والے کو

الْجَدُّ

تجھ سے بزرگی

اور سجدے کے لئے جب رکوع جھکو		یہ دعا اخلاص نیت سے پڑھو

اَللّٰهُمَّ لَكَ سَجَدْتُ وَبِكَ اٰمَنْتُ وَلَكَ اَسْلَمْتُ سَجَدَ وَجْهِيَ

الٰہی میں نے تیرے لئے سجدہ کیا اور تیرے ساتھ ایمان لایا اور تیرے لئے اسلام لایا میرے چہرے نے سجدہ کیا

لِلَّذِيْ خَلَقَهٗ وَصَوَّرَهٗ وَشَقَّ سَمْعَهٗ وَبَصَرَهٗ فَتَبَارَكَ اللّٰهُ اَحْسَنُ

اس ذات کے لئے جس نے اسکو پیدا کیا اور اسکو صورت دی اسکی شنوائی اور بینائی کھولی پس بابرکت ہے اللہ سب سے اچھا

الْخَالِقِيْنَ اَللّٰهُمَّ سَجَدَ لَكَ سَوَادِيْ وَخَيَالِيْ وَاٰمَنَ بِكَ فُؤَادِيْ

پیدا کرنے والا الٰہی سجدہ کیا تیرے لئے میرے وجود نے اور میرے خیال نے اور ایمان لایا تیرے ساتھ میرا دل

اَبُوْءُ بِنِعْمَتِكَ عَلَيَّ وَاَبُوْءُ بِذَنْبِيْ وَهٰذَا مَا جَنَيْتُ عَلٰى نَفْسِيْ

میں اقرار کرتا ہوں تیری نعمت کا اپنے اوپر اور میں اقرار کرتا ہوں اپنے گناہ کا اور یہ وہ ہے جو میں نے اپنے اوپر گناہ کیا

فَاغْفِرْ لِيْ اِنَّهٗ لَا يَغْفِرُ الذُّنُوْبَ اِلَّا اَنْتَ

پس بخش مجھ کو بیشک نہیں بخشتا گناہوں کو مگر تو ہی

اور کہو بعد سلام اے نیک نام		رَبَّنَا اَنْتَ السَّلَامُ اَنْتَ السَّلَامُ

اَللّٰهُمَّ اَنْتَ السَّلَامُ وَمِنْكَ السَّلَامُ تَبَارَكْتَ يَا ذَا الْجَلَالِ وَ

الٰہی تو سلامتی ہے اور تجھ سے سلامتی ہے بابرکت ہے تو اے بزرگی اور

الْاِكْرَامِ

بڑائی والے

Marfat.com

جب کسی بیہودہ مجلس سے اٹھو		بے توقف اس دعا کو تم پڑھو

سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ وَبِحَمْدِكَ اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ اَسْتَغْفِرُكَ

پاکی بیان کرتا ہوں تیری اے الٰہی اور تیری حمد کے ساتھ گواہی دیتا ہوں کہ نہیں کوئی سچا معبود مگر تو میں بخشش مانگتا ہوں

وَاَتُوْبُ اِلَيْكَ عَمِلْتُ سُوْٓءً اَوْ ظَلَمْتُ نَفْسِيْ فَاغْفِرْ لِيْ اِنَّهٗ لَا

اور توبہ کرتا ہوں میں اس سے جو میں نے کام کیا برا یا ظلم کیا اپنے آپ پر پس بخش مجھکو بیشک نہیں

يَغْفِرُ الذُّنُوْبَ اِلَّا اَنْتَ

بخشتا گناہوں کو مگر تو ہی

جب چلو بازار کو تب یوں پڑھو		ہر خسارے سے بچوگے صاحبو

لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ يُحْيِيْ وَ

نہیں کوئی سچا معبود مگر اللہ اکیلا نہیں کوئی شریک اسکا اس کے لئے ہے بادشاہی اور اسکے لئے ہی حمد وہ زندہ کرتا ہے

يُمِيْتُ وَهُوَ حَيٌّ لَّا يَمُوْتُ بِيَدِهِ الْخَيْرُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ

مارتا ہے اور زندہ ہے نہیں مرتا اس کے ہاتھ میں ہے نیکی اور وہ ہر چیز پر قادر ہے

کر رکھا ہے قرض نے گر تم کو تنگ		کیوں نہیں پڑھتے ہو تم یوں بیدرنگ

اَللّٰهُمَّ اكْفِنِيْ بِحَلَالِكَ عَنْ حَرَامِكَ وَاَغْنِنِيْ بِفَضْلِكَ عَمَّنْ سِوَاكَ

الٰہی کفایت کر مجھکو اپنے حلال کیساتھ اپنے حرام سے اور غنی کر مجھکو اپنے فضل کے ساتھ اپنے سوا سے

جبکہ پہنو تم نئے کپڑے کبھی		چاہیئے اس طرح شکر ایزدی

اَللّٰهُمَّ كَسَوْتَنِيْ هٰذَا الثَّوْبَ فَلَكَ الْحَمْدُ اَسْئَلُكَ مِنْ خَيْرِهٖ وَ

الٰہی تو نے مجھکو پہنایا یہ کپڑا پس تیرے لئے ہے حمد میں سوال کرتا ہوں تجھ سے اسکی

خَيْرِ مَا صُنِعَ لَهٗ وَاَعُوْذُ بِكَ مِنْ شَرِّهٖ وَشَرِّ مَا صُنِعَ لَهٗ

بھلائی کا اور اس چیز کی بھلائی کا جس کے لئے بنایا گیا اور تیری پناہ مانگتا ہوں اسکی برائی سے اور اس چیز کی برائی سے

یہ پڑھو دیکھو اگر ایسا شگون		جو تمہیں معلوم ہوتا ہو زبوں

اَللّٰهُمَّ لَا يَاْتِيْ بِالْحَسَنَاتِ اِلَّا اَنْتَ وَلَا يُذْهِبُ بِالسَّيِّئَاتِ

الٰہی کوئی نہیں لاتا نیکیاں مگر تو ہی اور نہیں دور کرتا برائیاں مگر تو ہی

Marfat.com

	لَا اَنْتَ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰہِ نہیں طاقت اور نہ قوت مگر اللہ کے ساتھ	

یہ پڑھو تم چاند جب دیکھو نیا		کل مہینہ خیر سے کٹ جائے گا

اَللّٰھُمَّ اَھِلَّہٗ عَلَیْنَا بِالْاَمْنِ وَالْاِیْمَانِ وَالْبِرِّ وَالسَّلَامَۃِ
الٰہی اسکو بطور ہلال طلوع کر ہم پر امن اور ایمان کے ساتھ اور نیکی اور سلامتی کے ساتھ
وَالْاِسْلَامِ وَالتَّوْفِیْقِ لِمَا تُحِبُّ وَتَرْضٰی رَبِّیْ وَرَبُّکَ اللّٰہُ
اور اسلام اور توفیق کے ساتھ واسطے اُس کے جو تجھے پسندیدہ و مرغوب ہوا ہے ہلال میرا اور تیرا پروردگار اللہ ہے

اور اگر آندھی چلے تب یوں کہو		رفع ہو جائیگی بس اے نیکو

اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُکَ خَیْرَ ھٰذِہِ الرِّیْحِ وَخَیْرَ مَا فِیْھَا وَخَیْرَ
الٰہی میں تجھ سے سوال کرتا ہوں اس ہوا کی بھلائی کا اور اس چیز کی بھلائی کا جو اس میں ہے اور اس چیز کی بھلائی کا
مَا اُرْسِلَتْ بِہٖ وَاَعُوْذُبِکَ مِنْ شَرِّھَا وَشَرِّ مَا فِیْھَا
جس کے ساتھ وہ بھیجی گئی اور میں پناہ چاہتا ہوں تیری اس کے شر سے اور اس چیز کی شر
وَشَرِّ مَا اُرْسِلَتْ بِہٖ
جو اس میں ہے اور اس چیز کی شر سے جسکے ساتھ وہ بھیجی گئی

جب کسی کی موت کی آئے خبر		یوں کہو ہوگا ثواب بیشتر

اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ وَاِنَّا اِلٰی رَبِّنَا لَمُنْقَلِبُوْنَ اَللّٰھُمَّ اکْتُبْ
ہم اللہ ہی کے لئے ہیں اور ہم اسی کی طرف رجوع کرنیوالے ہیں اور ہم اپنے پروردگار کیطرف لوٹنے والے ہیں الٰہی اسکو لکھ
فِی الْمُحْسِنِیْنَ وَاجْعَلْ کِتَابَہٗ فِیْ عِلِّیِّیْنَ وَاخْلُفْہُ عَلٰی عَقِبِہٖ فِی
نیک بندوں میں اور رکھ اس کے اعمالنامے کو علیین میں اور نائب بن اس کا اس کی اولاد پسماندہ کا
الْغَابِرِیْنَ اَللّٰھُمَّ لَا تَحْرِمْنَا اَجْرَہٗ وَلَا تَفْتِنَّا بَعْدَہٗ وَاغْفِرْ
اس کے اجر سے اور نہ فتنہ میں ڈال ہم کو اس کے بعد اور بخش
لَنَا وَلَہٗ
ہم کو اور اسکو

بہر حق خیرات جب دینے لگو		صدق دل سے یہ دعا اسدم پڑھو

Marfat.com

رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا اِنَّكَ اَنْتَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ

وقت قصاں پہ پڑھو یا التجا		اس سے بھی اچھا نہیں دیگا خدا

عَسٰى رَبُّنَا اَنْ يُّبْدِلَنَا خَيْرًا مِّنْهَا اِنَّا اِلٰى رَبِّنَا رٰغِبُوْنَ

امید ہے کہ ہمارا پروردگار اسکے عوض میں ہم کو اس سے بہتر دیگا ہم اپنے پروردگار کیطرف رغبت کرنیوالے ہیں

کام کرتے وقت گر تم یوں پڑھو		ہو مبارک وہ تمہیں اے صاحبو

رَبَّنَا اٰتِنَا مِنْ لَّدُنْكَ رَحْمَةً وَّهَيِّئْ لَنَا مِنْ اَمْرِنَا رَشَدًا رَبِّ

اے ہمارے پروردگار دے ہمکو اپنے پاس سے رحمت اور تیار کر ہمارے لئے ہمارے کام میں راستی اے میرے پروردگار

اشْرَحْ لِيْ صَدْرِيْ وَيَسِّرْ لِيْ اَمْرِيْ

کھول میرا سینہ اور آسان کر میرے لئے میرا معاملہ

جب کبھی تم دیکھو سوئے آسماں		چاہیئے پڑھنی دعا یہ بیگماں

رَبَّنَا مَا خَلَقْتَ هٰذَا بَاطِلًا سُبْحَانَكَ فَقِنَا عَذَابَ النَّارِ تَبَارَكَ

اے ہمارے پروردگار تو اس نے بے اصل نہیں بنایا پاک ہے تو پس بچا ہمکو آگ کے عذاب سے بابرکت ہے

الَّذِيْ جَعَلَ فِي السَّمَآءِ بُرُوْجًا وَّجَعَلَ فِيْهَا سِرٰجًا وَّقَمَرًا مُّنِيْرًا

وہ جس نے بنائے آسمان میں برج اور بنائے اس میں چراغ اور چاند روشن

جب کہ بادل کا گرجنا تم سنو		یہ دعا پڑھنا ضروری صاحبو

سُبْحَانَ مَنْ يُّسَبِّحُ الرَّعْدُ بِحَمْدِهٖ وَالْمَلٰٓئِكَةُ مِنْ خِيْفَتِهٖ

پاک ہے وہ کہ تسبیح پڑھتا ہے رعد اس کی حمد کے ساتھ اور فرشتے اس کے خوف سے

جبکہ بجلی ہو کڑکتی زور سے		ڈرتا ڈرتا یہ دعا ہم پڑھے

اَللّٰهُمَّ لَا تَقْتُلْنَا بِغَضَبِكَ وَلَا تُهْلِكْنَا بِعَذَابِكَ وَعَافِنَا قَبْلَ ذٰلِكَ

الٰہی ہم کو ہلاک نہ کر اپنے غضب سے اور ہلاک نہ کر اپنے عذاب سے اور بچا ہمکو اس سے پہلے

مینہ برستے وقت پولیں ہو دعا		فضل کی برسے کی بارش بیگماں

Marfat.com

اَللّٰھُمَّ سَقْیًا ھَنِیْئًا وَّصَیِّبًا نَافِعًا اَللّٰھُمَّ اجْعَلْہُ سَیْبَ رَحْمَۃٍ وَّ

الٰہی یہ بارش ہو خوشگوار اور بارش نافع الٰہی کر اسکو باران رحمت کر اور

لَا تَجْعَلْہُ سَیْبَ عَذَابٍ اَللّٰھُمَّ اغْفِرْ لِیْ ذَنْبِیْ وَاَذْھِبْ غَیْظَ

نہ کر اسکو باران عذاب ٭ الٰہی بخش مجھ کو میرا گناہ اور دور کر غصہ میرے

قَلْبِیْ وَاَجِرْنِیْ مِنَ الشَّیْطَانِ الرَّجِیْمِ

اور پناہ دے مجھکو شیطان مردود سے ٭

یوں پڑھو دشمن سے ڈرتے ہو اگر		حق تعالیٰ دور کر دے گا خطر

اَللّٰھُمَّ اِنَّا نَجْعَلُکَ فِیْ نُحُوْرِھِمْ وَنَعُوْذُبِکَ مِنْ شُرُوْرِھِمْ

الٰہی ہم تجھکو ان کے گلے میں ڈالتے ہیں اور پناہ چاہتے ہیں ان کی شر سے

تم اگر للہ کرتے ہو جہاد		یہ پڑھو پھر نام ہو لا کر کے یاد

اَللّٰھُمَّ اَنْتَ عَضُدِیْ وَنَصِیْرِیْ وَبِکَ اُقَاتِلُ

الٰہی تو میرا مددگار ہے اور میرا معاون اور میں تیرے ہی بھروسہ پر جنگ کرتا ہوں

کان میں جس وقت عارض ہو طنیں		یہ دعا پڑھتے رہو اے مومنیں

اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰی مُحَمَّدٍ ذَکَرَکَ اللّٰہُ مَنْ ذَکَرَنِیْ بِخَیْرٍ

الٰہی درود و سلام بھیج حضرت محمدؐ پر یاد کرے اللہ اسکو جس نے مجھ کو یاد کیا نیکی کے ساتھ

جب دعا کوئی تمہاری ہو قبول		یہ دعا پڑھنا ضرور اے ذی حصول

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ بِعِزَّتِہٖ وَجَلَالِہٖ تَتِمُّ الصَّالِحَاتُ

تمام تعریف ہے اللہ کیلئے جس کی عزت اور جلال کے ساتھ نیکیاں مکمل ہوتی ہیں

جب دعا مقبول ہونے میں ہو دیر		اس طرح پڑھکے کرو شیطاں کو زیر

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ عَلٰی کُلِّ حَالٍ

اللہ کا شکر ہے ہر حالت میں

Marfat.com

تم سنو جس وقت مغرب کی اذاں	اِس دعائے پاک سے ہو تر زباں

اَللّٰھُمَّ ھٰذَا اِقْبَالُ لَیْلِكَ وَاِدْبَارُ نَھَارِكَ وَاَصْوَاتُ دُعَاتِكَ

الٰہی یہ تیری رات کا آنا ہے اور تیرے دن کا جانا اور تیرے پکارنے والوں کی آوازیں

وَحُضُوْرُ صَلٰوتِكَ اَسْاَلُكَ اَنْ تَغْفِرَلِیْ

اور تیری نماز کی حاضری میں تجھ سے سوال کرتا ہوں کہ مجھے بخشدے

جب ترددمیں کوئی پیش آئے	صدق دل سے یہ پڑھو اے نیک رائے

اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ عَبْدُكَ وَابْنُ عَبْدِكَ وَابْنُ اَمَتِكَ نَاصِیَتِیْ بِیَدِكَ

الٰہی میں تیرا بندہ ہوں اور تیرے بندے کا فرزند ہوں اور تیری کنیز کا فرزند ہوں میری پیشانی تیرے ہاتھ میں ہے

مَاضٍ فِیَّ حُكْمُكَ عَدْلٌ فِیَّ قَضَاءُكَ اَسْاَلُكَ بِكُلِّ اسْمٍ ھُوَلَكَ

مجھ میں تیرا حکم چلتا ہے میرے بارے میں تیرا حکم میں سوال کرتا ہوں ہر نام کے ساتھ جو تیرے لئے ہے

سَمَّیْتَ بِہٖ نَفْسَكَ اَوْ اَنْزَلْتَہٗ فِیْ كِتَابِكَ اَوْ عَلَّمْتَہٗ اَحَدًا مِّنْ

جس کے ساتھ تو نے اپنے آپ کو موسوم کیا یا اسکو اپنی کتاب میں نازل کیا یا اسکو تو نے کسی کو سکھایا

خَلْقِكَ اَوِاسْتَاْثَرْتَ بِہٖ فِیْ عِلْمِ الْغَیْبِ عِنْدَكَ اَنْ تَجْعَلَ

اپنی مخلوق میں سے یا اختیار کیا تو نے اس کو علم غیب میں اپنے پاس کہ بنا قرآن کو

الْقُرْاٰنَ رَبِیْعَ قَلْبِیْ وَنُوْرَ صَدْرِیْ وَجَلَاءَ غَمِّیْ وَذِھَابَ

میرے دل کی بہار اور سینے کا نور اور میرے غم کا دفعیہ اور

حَزَنِیْ وَھَمِّیْ

میرے غم و فکر کا ازالہ +

جسم میں گر درد پاؤ تم ذرا	جھاڑو اس منتر سے تا پاؤ شفا

بِسْمِ اللّٰہِ تُرْبَۃُ اَرْضِنَا بِرِیْقَۃِ بَعْضِنَا یُشْفٰی بِہٖ سَقِیْمُنَا بِاِذْنِ رَبِّنَا

اللہ کے نام سے ہماری زمین کی مٹی ہم میں سے کسی کے لعاب کے ساتھ شفا دیا جاتا ہے اسکے ساتھ ہمارا بیمار ہمارے پروردگار کے

جب مصیبت تم کو پہنچے اے اخی	یوں پڑھو مولا کرے گا سب بھلی

Marfat.com

لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ الْحَلِيْمُ الْكَرِيْمُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِيْمِ

نہیں کوئی سچا معبود مگر اللہ جو بردبار ہے نہیں کوئی سچا معبود مگر اللہ جو پروردگار ہے عرش عظیم کا۔

لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ رَبُّ السَّمٰوٰتِ السَّبْعِ وَرَبُّ الْعَرْشِ الْكَرِيْمِ

نہیں کوئی سچا معبود مگر اللہ جو پروردگار ہے ساتوں آسمانوں کا اور پروردگار ہے عرش کریم کا۔

جب کہ سویا ہو بستر پر لیٹ کر	پڑھ لیا ہو جو یہ کلمے لیٹ کر

اَللّٰهُ اَكْبَرُ ۳۳ سُبْحَانَ اللّٰهِ ۳۳ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ ۳۳ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَعُوْذُ

اللہ بڑا ہے اللہ پاک ہے اللہ کیلئے تمام تعریف ہے الٰہی میں پناہ چاہتا ہوں

بِرِضَاكَ مِنْ سَخَطِكَ وَبِمُعَافَاتِكَ مِنْ عُقُوْبَتِكَ وَاَعُوْذُ بِكَ مِنْكَ

تیری رضا کے ساتھ تیرے غضب سے اور تیری معافی کے ساتھ تیری سزا سے اور میں پناہ چاہتا ہوں تیری تجھ سے

صبح کو جب خواب سے بیدار ہو	پڑھ دعا یہ پاک بستر پر سوا جبھی

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ اَحْيَانَا بَعْدَ مَآ اَمَاتَنَا وَاِلَيْهِ النُّشُوْرُ

تمام تعریف اللہ کے لئے ہے جس نے ہم کو زندہ کیا بعد اس کے کہ ہم کو مار ڈالا اور اسی کی طرف اٹھنا ہے

شام کو بھی تم پڑھو وہ ہی دعا	پاؤ گے پڑھ کر تم اس میں خوب مزا

اَعُوْذُ بِكَلِمَاتِ اللّٰهِ التَّامَّاتِ كُلِّهَا مِنْ شَرِّ مَا خَلَقَ مِنْ شَرِّ مَا ذَرَاَ

میں پناہ لیتا ہوں اللہ کے کلمات سے جو مکمل ہیں اور ہر ایک کے تمام مخلوقات کے ہر چیز کی شر سے جو پیدا کی اس نے

وَبَرَاَ وَمِنْ شَرِّ كُلِّ ذِيْ شَرٍّ وَّمِنْ شَرِّ كُلِّ دَآبَّةٍ اَنْتَ اٰخِذٌ بِنَاصِيَتِهَا

بنائی اور ہر شر والی چیز کی شر سے اور ہر جاندار کی شر سے تو پکڑنے والا ہے ہر کسی کی پیشانی کو

اِنَّ رَبِّيْ عَلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ

بیشک میرا پروردگار سیدھی راہ پر ہے

جو پڑھے آیت الکرسی ہر نماز	جس پڑھے آیت الکرسی ہر نماز

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ عَافَانِيْ فِيْ جَسَدِيْ وَرَدَّ عَلَيَّ رُوْحِيْ

تمام تعریف اللہ کے لئے ہے جس نے عافیت دی میرے بدن کو اور واپس کی میری روح

Marfat.com

وَحَسَّنَ خَلْقِیْ وَحَسَّنَهَا وَجَعَلَنِیْ مِنَ الْمُسْلِمِیْنَ ۝

میرے چہرے کی اور خوب بنایا اسکو اور بنایا مجھکو مسلمانوں میں سے

سیکھے شناسہ بچہ پڑھ لو اے اہل وفا		جیسے خریدہ جانور کوئی بنا

اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُکَ خَیْرَہٗ وَخَیْرَ مَا جُبِلَ عَلَیْہِ وَاَعُوْذُبِکَ

الٰہی میں سوال کرتا ہوں تجھ سے اسکی بھلائی کا اور اس چیز کی بھلائی کا جس پر وہ پیدا کیا گیا اور میں پناہ لیتا ہوں

مِنْ شَرِّہٖ وَشَرِّ مَا جُبِلَ عَلَیْہِ

اسکی شر سے اور اس چیز کی شر سے جس پر اسکو بنایا گیا

اے عزیز جب کسی کا ہو نکاح		دو مبارک باد یوں یا انشراح

بَارَکَ اللّٰہُ فِیْکَ وَبَارَکَ عَلَیْکَ وَجَمَعَ بَیْنَکُمَا فِیْ خَیْرٍ

برکت دے اللہ تجھ میں اور برکت دے تجھ پر اور جمع کرے تم دونوں کو نیکی میں

جب ادا کرے کوئی قرض اداوصاف		جس کو دو اسکو کہو یوں ایک باف

بَارَکَ اللّٰہُ لَکَ فِیْ اَھْلِکَ وَمَالِکَ

برکت دے اللہ تجھکو تیرے اہل میں اور تیرے مال میں

باب الاوراد یعنی اوقات وظائف

اپنے بندوں کے جو تالیع یہ زمین		حق نے کی ہو اس سے یہ مطلب نہیں
تا بنائیں وہ نکما ثابت بلند		اثر کریں ان میں فیام اے ارجمند

Marfat.com

بلکہ یہ مطلب کہ اسکو بسر
ایسے توشہ کا کریں یہ انتظام
یعنی دنیا سے عمل اور فضل کا
بچکے اس کے رہزنوں سے بامراد
یوں چلی جاتی ہے عمر مستعار
پہلی منزل تو ہے اُن کی مہد میں
اور وطن یا خلد یا دوزخ ہُوا
سال اُسکے مرحلے ہیں بیگماں
دن ہیں میل اور سانس ہیں اسکے قدم
اور یہ اوقات اسکے راس المال ہیں
نفع اس کا یہ کہ باغِ خلد میں
اور یہ ٹوٹا ہے کہ دوزخ میں ملے
کوئی دنیا میں اگر اک سانس بھی
پس قیامت میں وہ خسران میں ہیں
اس کے ڈر سے بندگانِ نیکخو
اور خدا کے ذکر میں ہر صبح و شام

ایک منزل سمجھیں اثنائے سفر
آئے جو اصلی سفر میں اسکے کام
واسطے اپنے وہ توشہ لیں بنا
پھر وہ پہونچیں سکن اصلی میں شاد
جیسے کشتی پر کوئی جائے سوار
اور لحد ہے آخری منزل نہیں
عمر ہے بس فاصلہ اس راہ کا
اور مہینے اسکے ہیں کوس اسکے چوب
اور ہے طاعت اسکا توشہ لاجرم
رہزن اُسکے شہوت و اشغال ہیں
ہوں میسر سب غذا کی نعمتیں
جھیلنا سہنا پڑے رنج و بلا
طاعتِ حق سے رہا غافل کبھی
اتنا پائے گا کہ جس کی حد نہیں
چھوڑ بیٹھے نفس کی لذات کو
محو رہتے ہیں وہ باعجز تمام

بیان اوّل

جن کی نظروں میں تھی عرفاں کی ضیا
یعنی ہرگز بے ملے اللہ کے
راہ ملنے کی نہیں اس کے سوا

اُن پہ یہ ظاہر بخوبی ہو گیا
ہو نہیں سکتی نجات اے نیکبخت
بندہ ہو جائے خدا کا آشنا

Marfat.com

حق حق ہو اُس کا مقصد ہر گھڑی
اور اس میں اپنی کھودے زندگی

لیکن انسیت بلا ذکر حبیب
اے محبو ہو نہیں سکتی نصیب

اور بجز فکر صفا طینت کبریا
معرفت ہوتی نہیں حاصل ذرا

پھر وہ ذکر و فکر ہو حال بھی
جب کرو دنیا کو رخصت اے اخی

سبب ریاضت سلوک و عرفان حاصل
تا کہ وہ خشک تجرد بدست تاپ نیافت

اس سے انسانی کو ہے بس انتشار
زندگی کا جو کہ ہے حاجت پیمار

رات دن کے پھر تمام اوقات کو
خوب ذکر و فکر میں شاغل کرو

چونکہ ہے کچھ ایسی عادت نفس کی
ایک ڈھب پر خوش نہیں رہتا کبھی

ہے ہر نفس پیہم لیے شیوہ نیا
اک طرح کے ذکر سے جاتا ہے تھک

اور نہیں ممکن یہ ہو ہر آن کا
خود پسند پیچیدہ پیچیدہ تاک کتنا نہیں

جبکہ یوں تغیر کی ہے عادت نفس کی
بس رعایت اس کی لازم ہو گئی

الترتیں ہے یہ ہر اک وقت کا
اک نئے انداز پر کرنا پڑا

تا کہ اس تبدیلی اطوار سے
لذت و رغبت زیادہ تر بڑھے

اور پھر اس رغبت کے باعث انما
شوق افزوں ہو اسے اور اوکا

اس لیئے اوراد کی تقسیم بھی
مختلف اطوار پر کر دی گئی

حال ذکر و فکر کے اشغال کا
عارفوں پر کشف سے ہوتا ہے وا

گر نہیں ہے تم میں وہ عرفان کا لو
نور ایماں سے ہی دیکھو بالیقیں

اپنے پیغمبر کو وہ ہے حکم کریم
کیسے فرماتا ہے ارشاد عظیم

گرچہ ہیں وہ صاحب نور خدا
سعی افزوں تر ہی انکا مرتبا

Marfat.com

اِنَّ لَكَ فِي النَّهَارِ سَبْحًا طَوِيْلًا وَاذْكُرِ اسْمَ رَبِّكَ وَتَبَتَّلْ اِلَيْهِ تَبْتِيْلًا

بیشک دن کو تمہیں بڑا شغل ہے اور نام یاد کر اپنے رب کا اور اسکی طرف رخ کر خاص رخ کرنا

اور فرمایا وَاذْكُرِ اسْمَ رَبِّكَ بُكْرَةً وَّاَصِيْلًا وَمِنَ اللَّيْلِ فَاسْجُدْ لَهٗ وَ

اور یاد کر نام اپنے رب کا صبح اور شام اور رات سے پس سجدہ کر اسکو اور

سَبِّحْهُ لَيْلًا طَوِيْلًا اور فرمایا وَسَبِّحْ بِحَمْدِ رَبِّكَ قَبْلَ طُلُوْعِ الشَّمْسِ وَ

پاکی بیان کر اسکی رات کو دیر تک اور پاکی بیان کر اپنے رب کی حمد کے ساتھ سورج کے طلوع سے پہلے اور

قَبْلَ الْغُرُوْبِ وَمِنَ اللَّيْلِ فَسَبِّحْهُ وَاَدْبَارَ السُّجُوْدِ اور فرمایا

غروب سے پہلے اور رات سے پس پاکی بیان کر اسکی اور سجدے کے بعد

وَسَبِّحْ بِحَمْدِ رَبِّكَ حِيْنَ تَقُوْمُ وَمِنَ اللَّيْلِ فَسَبِّحْهُ وَاَدْبَارَ النُّجُوْمِ

اور پاکی بیان کر اپنے رب کی جب تو اٹھے اور رات کو بھی پاکی بیان کر اسکی اور ستاروں کے پیٹھ دیتے وقت

اور فرمایا اَقِمِ الصَّلٰوةَ طَرَفَيِ النَّهَارِ وَزُلَفًا مِّنَ اللَّيْلِ

قائم کر نماز کو دن کے دونوں طرف اور کچھ حصہ رات سے

بیان دوم اوقات وظائف کے شمار اور ترتیب کے ذکر میں

ورد دن کے سات ہیں سن اے عزیز
پانچ ہیں شب کے تو کر ان میں تمیز

دن کے پہلے ورد کا وقت ایسا ہے
صبح سے ہے تا طلوع آفتاب

اور فضیلت اس مبارک وقت کی
ہے بہت قرآن سے ثابت ہوئی

بلکہ اس وقت مبارک کی قسم
کھاتا ہے وہ بادشاہ ذوالکرم

چنانچہ فرمایا وَالصُّبْحِ اِذَا تَنَفَّسَ

قسم ہے صبح کی جب روشن ہو

چاہیئے ورد اس طرح اس وقت کا
جاگتے ہی پہلے پڑھ تو یہ دعا

Marfat.com

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ اَحْیَانَا بَعْدَ مَا اَمَاتَنَا وَاِلَیْهِ النُّشُوْرُ

تمام تعریف اللہ کی جس نے زندہ کیا ہم کو بعد اس کے کہ ہم کو مار ڈالا اور اسکی طرف ہے جانا

کپڑے پہنے یہ دعا پڑھتے ہوئے
پھر اسے مسواک کرنی چاہیئے

پھر کرے کامل وضو باقاعدہ
جیسے پہلے لکھ چکے ہم برملا

فجر کی پھر سنتیں گھر میں پڑھے
کیونکہ آنحضرت بھی یونہی کرتے تھے

بعد سنت یہ دعا پڑھ اے اخی
کیونکہ آنحضرت بھی پڑھتے تھے یہی

اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُكَ رَحْمَةً مِّنْ عِنْدِكَ تَهْدِیْ بِهَا قَلْبِیْ

تا آخر جیسے پچھلے باب میں گذری

پھر تو چل مسجد کو اور آکر وہاں
پڑھ تحیت کا دوگانہ بیگماں

گر نہوں وہ سنتیں گھر میں پڑھی
کر ادا مسجد میں اے مردِ ذکی

بعدہٗ مشغول ہو اذکار میں
یعنی تسبیح اور استغفار میں

پہلے سبحان اللہ ستر بار پڑھ
پھر تو ستر بار استغفار پڑھ

باجماعت پھر نمازِ فرض کو
کر ادا باطرز و آدابِ نکو

جبکہ ہو فارغ نماز فرض سے
دھوپ نکلنے تک وہیں بیٹھا رہے

خود مصلے سے جنابِ مصطفٰےؐ
دھوپ چڑھتے تک ہلتے تھے ذرا

بھی یہ ہے حکمِ جنابِ کبریا
اے میرے نبی آدم بھلا

بعد فجر و عصر گر تو اِک گھڑی
ذکرِ حق لے کر براہِ عاجزی

دونوں وقتوں کے ہی تجھکو درمیاں
میں بھی ہو جاؤں گا کافی بیگماں

اس لئے سورج نکلنے تک ضرور
چاہیئے پڑھنا وظیفہ باسرور

منع ہے اب بات بھی کرنی مگر
چار وردوں میں رہے مشغول تر

اِک دعا میں دوسرے ذکر اے عزیز
تیسرے آیاتِ قرآں بالتمیز

Marfat.com

چوتھے کرنا فکر بس یہ چار ہیں		چاروں ہی یہ مطلع الانوار ہیں

ورد دُعاء

پس نماز فرض جب دم پڑھ چکیں		یہ درود اور یہ دُعا اُس دم پڑھیں

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ

الٰہی درود بھیج ہمارے سردار محمدؐ پر اور آپ کی آل پر

اَللّٰھُمَّ اَنْتَ السَّلَامُ وَمِنْكَ السَّلَامُ وَاِلَیْكَ یَعُوْدُ السَّلَامُ

الٰہی تو سلامتی ہے اور تجھ سے ہے سلامتی اور تیری طرف لوٹتی ہے سلامتی

حَیِّنَا رَبَّنَا بِالسَّلَامِ وَاَدْخِلْنَا دَارَ السَّلَامِ تَبَارَكْتَ یَا ذَا الْجَلَالِ

تحفہ دے ہمکو اے ہمارے پروردگار سلامتی کا اور داخل کر ہم کو سلامتی کے گھر میں بارکت ہے تو اے

وَالْاِكْرَامِ

بڑائی اور بزرگی والے

پھر کرے آغاز اُس دم وہ دُعا		جس کو آنحضرت پڑھا کرتے سدا

سُبْحَانَ رَبِّیَ الْاَعْلَی الْوَهَّابِ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِیْكَ

پاک ہے میرا پروردگار اعلیٰ بخشنے والا نہیں کوئی سچا معبود مگر اللہ وہی ایک نہیں کوئی شریک اس کا

لَهٗ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ یُحْیِیْ وَیُمِیْتُ وَهُوَ حَیٌّ لَّا یَمُوْتُ

اس کے لئے ہے بادشاہی اور اس کے لئے حمد ہے وہ زندہ کرتا ہے اور مارتا ہے اور وہ زندہ ہے نہیں مرتا

بِیَدِهِ الْخَیْرُ وَهُوَ عَلٰی كُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ اَهْلُ

اس کے ہاتھ میں ہے بھلائی اور وہ ہر چیز پر قادر ہے نہیں کوئی سچا معبود مگر اللہ

النَّعْمَةِ وَالْفَضْلِ وَالثَّنَاءِ الْحَسَنِ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَلَا نَعْبُدُ

نعمت والا اور بزرگی والا اور اچھی تعریف والا نہیں کوئی سچا معبود مگر اللہ ہم نہیں عبادت کرتے

اِلَّآ اِیَّاهُ مُخْلِصِیْنَ لَهُ الدِّیْنَ وَلَوْ كَرِهَ الْكٰفِرُوْنَ

مگر اس کی خالص کرتے ہوئے اُس کے لئے دین کو اگرچہ کفار بُرا منائیں +

Marfat.com

وہ دعائیں پھر پڑھے اے مہربان — جن کا پہلے باب میں گذرا بیاں
ہو سکے تو سب پڑھے ورنہ ضرور — اس قدر ہی یاد کر لے بیقصور
جو موافق حال کے ہوں بیشتر — اور پڑھنے میں ہوں آساں پر اثر

ورد ذکر

پھر کرے آغاز ذکر پاک کو — دس ہیں کلمہ ذکر کے اے نیکخو

اوّل

لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ يُحْيِيْ
نہیں کوئی سچا معبود مگر اللہ اکیلا نہیں کوئی شریک اس کا اس کے لئے ہے بادشاہی اور اسکے لئے ہی حمد
وَيُمِيْتُ وَهُوَ حَيٌّ لَّا يَمُوْتُ بِيَدِهِ الْخَيْرُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ
وہ زندہ کرتا ہے اور مارتا ہے اور وہ زندہ ہے نہیں مرتا اسکے ہاتھ میں ہے بھلائی اور وہ ہر چیز پر قادر ہے

دوم

سُبْحَانَ اللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ وَلَا حَوْلَ
پاک ہے اللہ اور تمام کو تعریف ہے اللہ کے لئے اور نہیں کوئی سچا معبود مگر اللہ اور بہت بڑا ہے اور نہیں
وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ
طاقت اور نہ قوت مگر اللہ کے ساتھ

سوم

سُبُّوْحٌ قُدُّوْسٌ رَبُّنَا وَرَبُّ الْمَلٰٓئِكَةِ وَالرُّوْحِ
بہت پاک ہے بہت پاک ہے ہمارا پروردگار اور فرشتوں اور روح کا پروردگار

Marfat.com

چہارم

سُبْحَانَ اللّٰہِ الْعَظِیْمِ وَبِحَمْدِہٖ

پاک ہے اللہ بزرگ اور اس کی حمد کے ساتھ

پنجم

اَسْتَغْفِرُ اللّٰہَ الَّذِیْ لَآ اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ الْحَیُّ الْقَیُّوْمُ وَاَسْئَلُہُ التَّوْبَۃَ

میں بخشش چاہتا ہوں اللہ سے جو نہیں کوئی معبود سچا مگر اللہ وہ زندہ ہی قائم کرنیوالا ہے میں اس سے توبہ کی قبولیت چاہتا ہوں

ششم

اَللّٰھُمَّ لَا مَانِعَ لِمَا اَعْطَیْتَ وَلَا یَنْفَعُ ذَا الْجَدِّ مِنْکَ الْجَدُّ

الٰہی کوئی نہیں بند کرنیوالا اس چیز کو جو تو دے اور نہیں کوئی دینے والا جس کو تو بند کرے اور نہیں نفع دیتی

ہفتم

بِسْمِ اللّٰہِ الَّذِیْ لَا یَضُرُّ مَعَ اسْمِہٖ شَیْءٌ فِی الْاَرْضِ وَلَا فِی السَّمَآءِ

اللہ کے نام سے جس کے نام کے ساتھ کوئی چیز ضرر نہیں دیتی زمین میں نہ آسمان میں

وَھُوَ السَّمِیْعُ الْعَلِیْمُ

اور وہ سننے والا جاننے والا ہے

ہشتم

لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ الْمَلِکُ الْحَقُّ الْمُبِیْنُ

نہیں کوئی سچا معبود مگر اللہ سچا بادشاہ ظاہر

نہم

Marfat.com

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدِنِ عَبْدِکَ وَنَبِیِّکَ وَرَسُوْلِکَ النَّبِیِّ

آلٰہی درود بھیج اپنے بندے اور نبی اور رسول حضرت محمدؐ پر جو نبی

الْاُمِّیِّ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَصَحْبِہٖ وَسَلَّمَ

اُمی ہیں اور آپ کی آل و اصحاب پر اور سلام بھی

دہم

اَعُوْذُ بِاللّٰہِ السَّمِیْعِ الْعَلِیْمِ مِنَ الشَّیْطَانِ الرَّجِیْمِ رَبِّ اَعُوْذُبِکَ

میں پناہ لیتا ہوں اللہ کے ساتھ جو سننے والا جاننے والا ہے شیطان مردود سے اے میرے پروردگار میں پناہ لیتا ہوں

مِنْ ھَمَزٰتِ الشَّیَاطِیْنِ وَاَعُوْذُبِکَ رَبِّ اَنْ یَّحْضُرُوْنَ

شیطانوں کے وسوسوں سے اور میں تیری پناہ لیتا ہوں اے پروردگار اس سے کہ وہ حاضر ہوں

چاہیئے پڑھنے یہ دس دس بار سب
تاکہ ہوں سو بار یہ اذکار سب

جو پڑھے سو بار اک کلمہ کوئی
پس نہیں یہ اس سے بہتر اے اخی

کیونکہ ان کلموں سے ہر اک کیلئے
ہے نیا اجر و ثواب اللہ سے

دل کو ہے ہر ایک سے لذت جدا
دوسری میں ایک سے رحمت جدا

اور اگر پڑھنے میں کلمات کے
ہیں حدیثوں میں فضائل آچکے

اور اگر پڑھنے کا ادنےٰ شمار
ہے بلا شک تین بار اور سات بار

درجۂ اوسط یہی ہے بیگماں
پڑھ لے ہر کلمہ کو دس بار اے جواں

اور ستر بار اور سو بار بھی
پڑھ لے جتنی پا سکے فرصت کوئی

لیک کاموں میں سے بہتر ہے وہی
جو سدا کو نبھ سکے بے کوتہی

جو وظیفہ ہو بہت اے پارسا
پر ہمیشہ ہو نہ سکتا ہو ادا

اس سے وہ تھوڑا ہی بہتر ہے کہ جو
ہو سکے ہر روز باطرز نکو

Marfat.com

بلکہ اس تھوڑے وظیفہ کا اثر — دل میں ہوگا اس سے بہت بیشتر
دائمی تھوڑے وظیفہ کی مثال — ایسی سمجھو جیسے مینہ خصال
پانی کے قطرہ زمیں پر بار بار — ہوں ٹپکتے بے توقف بیشمار
خاک میں پڑ جائیگا اس سے گڑھا — گرچہ ہو پتھر بھی اس جا پر گرا
اور بہت سا ورد جو ہوگا گاہ گاہ — ایسی ہے اسکی مثال اے مرد راہ
جیسے ڈالا جائے پانی خاک پر — با توقف چند بار اور منتشر
ایسا ہی بس حال ہے اوراد کا — بے اثر ہیں سب نہوں گر وائما

ورد آیات

ذکر کے پیچھے اب اُن آیات کو — چاہیئے پڑھنا تمہیں اے مہ جبو
جن کی عظمت ہے حدیثوں سے عیاں — ان کی ہم تفصیل کرتے ہیں یہاں

یعنی سورۂ الحمد اور آیۃ الکرسی و آمن الرسول سے آخر سورۂ بقر تک اور آیت شہد اللہ انہ لا الٰہ الا ھو اور دو آیتیں قل اللھم مالک الملک تؤتی الملک سے بغیر حساب اور لقد جاءکم رسول من انفسکم آخر سورۂ تک اور لقد صدق اللہ رسولہ الرؤیا بالحق آخر سورۂ تک سورۂ فتحنا تک اور قل الحمد للہ الذی لم یتخذ ولدا آخر سورۂ بنی اسرائیل تک اور پانچ آیتیں سورۂ حدید کے اول کی اور ھو اللہ الذی لا الٰہ الا ھو عالم الغیب والشہادۃ سے آخر سورۂ حشر تک پڑھے۔

Marfat.com

بیان مسبعات عشر جو ورد آیات کے قایم مقام ہے

گر پڑھو یہ وِرد تم صبح و مسا
یعنے وہ دس چیز مقبولِ خدا

جو خضر نے تحفتاً اے خوش لقا
دیں تھیں ابراہیم تیمی کو سکھا

تو ملے گا تم کو اجرِ بے حساب
پاؤ گے ساری دعاؤں کا ثواب

حضرت ابراہیم تیمی حق فروز
کہتے ہیں کعبہ میں تھا میں ایک روز

اور وہاں تسبیح میں مشغول تھا
اتنے میں ایک آیا مردِ پارسا

بیٹھا میرے پاس وہ بعدِ سلام
تھا نہایت ہی حسین و خوش کلام

تھی سراپا اُس میں شان برتری
میں نے تو ایسا نہ دیکھا تھا کوئی

میں نے پوچھا آپ حضرت کون ہیں
پس کہا میں خضر ہوں اے نورِ عین

میں فقط تجھ سے ہی ملنے کے لئے
تیرے پاس آیا ہوں راہِ دُور سے

مجھ کو تجھ سے دوستی فی اللہ ہے
حُبّ لِلّٰہ بہترینِ راہ ہے

پاس میرے ایک تحفہ ہے عجیب
سیکھ لے تو مجھ سے اے میرے حبیب

جب تلک سورج نہ نکلے چرخ پر
دھوپ کے بھی پھیلنے سے پیشتر

یہ وظیفہ پڑھ بلا ناغہ مدام
جس کی ہم لکھتے ہیں تفصیل تمام

یعنی سورۂ الحمد و معوذتین و اخلاص و کافرون و آیۃ الکرسی
ہر یک سات سات بار پڑھنا پھر سُبْحَانَ اللّٰہِ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ وَلَا اِلٰہَ اِلَّا
اللّٰہُ وَاللّٰہُ اَکْبَرُ سات سات بار اور درود آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر سات بار
اور استغفار اپنے لئے اور اپنے والدین کے لئے سات بار یعنی یوں کہے

اَللّٰھُمَّ اغْفِرْ لِیْ وَلِوَالِدَیَّ وَالْمُؤْمِنِیْنَ وَالْمُؤْمِنَاتِ وَالْمُسْلِمِیْنَ
الٰہی بخش مجھ کو اور میرے والدین کو اور مومن مردوں اور عورتوں اور مسلمان مردوں
وَالْمُسْلِمَاتِ اَحْیَاءِھِمْ وَاَمْوَاتِھِمْ بِرَحْمَتِکَ یَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِیْنَ
اور عورتوں کو جو زندہ ہیں ان میں سے اور مرچکے ہیں اپنی رحمت سے اے سب سے زیادہ رحم کرنیوالے
پھر اَللّٰھُمَّ افْعَلْ بِیْ وَبِھِمْ عَاجِلًا وَّاٰجِلًا فِی الدِّیْنِ وَالدُّنْیَا
الٰہی میرے ساتھ اور ان کے ساتھ جلدی اور دیر سے دین اور دنیا میں

Marfat.com

وَالْاٰخِرَةِ مَا اَنْتَ لَهٗ اَهْلٌ وَّلَا تَفْعَلْ بِنَا يَا مَوْلَانَا مَا نَحْنُ لَهٗ

اور آخرت میں جس کے لائق تو ہے اور نہ کر ہمارے ساتھ اے ہمارے مالک جس کے ہم

اَهْلٌ اِنَّكَ غَفُوْرٌ حَلِيْمٌ جَوَادٌ كَرِيْمٌ رَّءُوْفٌ رَّحِيْمٌ ۝

لائق ہیں بیشک تو بخشنے والا بردبار صاحب جود و کرم اور مہربان رحم والا ہے

پھر اسی کو پڑھ ہمیشہ وقتِ شام
چھوڑنا ہرگز نہ اُسکو اے ہمام

شام کو قبل از غروب آفتاب
اُس کے پڑھنے کا وقت لاجواب

میں نے پوچھا اے خضر فرخندہ خو
کس نے بخشا ہے یہ تحفہ آپ کو

پس یہ فرمایا کہ ختم الانبیاء
کر گئے ہیں مجھ کو یہ تحفہ عطا

میں نے پوچھا کیا ہے پھر اسکا ثواب
یوں لگے فرمانے وہ عالی جناب

جب زیارت تم کو آنحضرت کی ہو
پوچھ لینا ان سے ہی سب مو بمو

خواب میں اک رات جنت میں مجھے
خود فرشتے جب اٹھا کر لے گئے

میں نے پھر دیکھیں عجب اشیا وہاں
تب فرشتوں سے یہ پوچھا اُس زماں

ہے یہ سب سامان کس کے واسطے
بولے جو میرا عمل کوئی کرے

بے بہا بے انتہا چیزیں وہاں
میں نے دیکھیں اور کھائیں سیبجاں

اتنے میں آنحضرتِ ذی افتخار
لائے واں تشریف با عز و وقار

آپ کے ہمراہ تھے ستر نبی
اور تھیں ستر صفیں املاک کی

ہر صف اتنی تھی طویل و کاملہ
مشرق و مغرب کا جیسے فاصلہ

آپ نے بخشا مجھے عز سلام
ہاتھ پا کر پھیر میرا بالطفِ تام

عرض کی میں نے کہ یا خیر الورا
یہ وظیفہ خضر نے تم سے سُنا؟

پس یہ فرمایا کہ ہاں ہم سے سُنا
خضرِ حق گو ہیں ہمیشہ بے دغا

خضر ہر ابدال کا سردار ہے
اور زمیں میں عالمِ دیندار ہے

Marfat.com

میں نے پوچھا اے کریم بے بدل
گر کرے کوئی یہ میرا سا عمل

اور نہ دیکھے خواب میں وہ یہ مقام
کیا ملیں گی اُسکو یہ چیزیں تمام

پس یہ فرمایا کہ یا اللہ الکریم
اس کا عامل گو نہ دیکھے یہ نعیم

تو بھی اتنا ہو تو اب بیخلاف
سب گناہ اس کے کبیرہ ہوں معاف

قہر سے اپنے خدا اُسکو بچائے
سال بھر کوئی گناہ لکھا نہ جائے

وردِ فکر

فکر بھی ہے اِک وظیفہ بے بہا
ذکر سے بھی بلکہ یہ افضل ہوا

روشنائی دل از ذکر میسر گردد
لیکن آں ذکر کہ با فکر مقرر گردد

ذکر نوریست کہ گر در دل و جاں شعلہ زند
ظاہر و باطن ازاں نور منور گردد

پہلے اُس شے میں کرے فکر مزید
جو کہ ہو علم معاملہ میں مفید

جیسے اپنے نفس سے باصد عتاب
لے حسابات گذشتہ کا حساب

اور اگر دن جو ہے باقی ابھی
اُس کے وردوں کی کرے ترتیب بھی

جس سبب سے آئے عملوں میں خلل
اُس کو سوچے تا ہو اصلاحِ عمل

مانع خیرات پائے جو اُمور
اُن کو سوچے تاکہ ہو جائیں وہ دُور

اپنے دل میں اپنے عملوں کیلئے
نیک نیت فکر سے حاضر کرے

اور خصوصاً ہر معاملہ کے لئے
دل سے نیت خوش سلوکی کی کرے

دوسرے ان میں کرے فکر مزید
جو کہ ہوں علمِ مکاشفہ میں مفید

جیسے حق کی نعمتیں بے انتہا
ظاہر و باطن میں اُن کے سوچنا

تا زیادہ معرفت اُن کی بڑھے
پر بہت سا شکر ان کا بن پڑے

Marfat.com

یا عذابِ حق کو سوچے بیگماں
اور قہر و خشم خلّاقِ جہاں

معرفت تا اسکی قدرت کی بڑھے
انتقام اس کے سے پھر خود ڈر لگے

یہ بڑی باتیں ہیں اے والا مقام
ان میں سے ہر اک کا ہے بالا مقام

بعض نے ہے فکر ان باتوں میں کی
ورنہ اکثر رہ گئے اُن سے بَری

ہر عمل سے فکر ہے اشرف تریں
بحرِ عرفاں کا ہے یہ دُرِّ ثمیں

کیونکہ اس میں ذکر بھی ہے سر بسر
بلکہ دو باتیں ہیں سب سے ثمرہ تر

ایک تو ہے معرفت کا ازدیاد
دوسرے ہونا محبّت کا زیاد

ذکر میں بھی گو محبّت ہے بہم
پر محبّت فکر کی سے ہے دو کم

فکر سے ہوتی ہے پیدا معرفت
ذکر میں ہرگز نہیں ہے یہ صفت

ذاکروں کی اس محبت سے مگر
ہے محبت عارفوں کی خوبتر

دوسرا وقت دن کے وظیفہ کا اشراق ہے

دوسرا وقت از طلوعِ آفتاب
اِک پہر دن تک ہے اے عالیجناب

جب زمیں پر پھیلے ضوءِ آفتاب
نصف گز اونچا ہو وہ با آب و تاب

تب پڑھے دو رکعتیں اشراق کی
اور یہی مطلب ہے اس آیت کا بھی

یُسَبِّحْنَ بِالْعَشِیِّ وَالْاِشْرَاقِ

چڑھتے ہی سورج کے لیکن بیگماں
کچھ بھی پڑھنے کا نہیں وقت ایچواں

تیسرا وقت دن کے وظیفہ کا چاشت

اِک پہر دن چڑھنے سے اے نیک پے
تا زوالِ مہر وقتِ چاشت ہے

Marfat.com

چار رکعت چاہئیں پڑھنی تجھے
آٹھ بھی یا چھ بھی گر چاہے پڑھے

وقتِ ہذا میں ہیں زائد دو امور
ایک تدبیرِ معیشت ہے ضرور

دوسرے سونا ہے اے عالی گہر
کیونکہ ہے یہ سُنّت خیر البشر

پر یہ سنّت اسلئے ہے سُنّتند
رات کے تا جاگنے پر ہو مدد

جس طرح سنت ہے طعامِ سحر
تاکہ روزہ میں مدد پائیں بشر

چوتھا وقت دن کے وظیفہ کا اظہار

ڈھلے سے ظہر کے پڑھتے تلک
عمدہ تر یہ وقت ہے بے شبہ و شک

اور وظیفہ اس کا ہیں رکعات چار
پڑھنا تکبیر و اذاں میں با وقار

لمبی لمبی پڑھ یہ رکعت شاد و شاد
اور یہی ہے بس اس آیت سے مُراد

وَحِيْنَ تُظْهِرُوْنَ

ہے حدیثوں میں کہ اسدم جا و دل
کھلتے ہیں دروازہ سے آسماں

اور دُعا اسوقت ہوتی ہے قبول
برکتیں بھی ہوتی ہیں اسمیں شمول

پانچواں وقت دن کے وظیفہ کا آصال ہے

ظہر سے پیچھے نہایت شوق سے
ذکر میں تا عصر رہنا چاہیئے

حاضرِ مسجد ہی رہنا چاہیئے
منتظر ہو کر نمازِ عصر کے

تھی بزرگوں کی زمانہ میں یہ چال
ہوتا مسجد میں یہ بعدِ ظہر حال

سب نمازی پڑھتے قرآں لاکلام
گونجتی مسجد تلاوت سے تمام

نامِ پاک آصال ہے اسوقت کا
قولِ ربّانی میں جیسے آچکا

وَلِلّٰهِ يَسْجُدُ مَنْ فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ طَوْعًا وَّكَرْهًا وَظِلٰلُهُمْ

Marfat.com

بِالْغُدُوِّ وَالْاٰصَالِ

چھٹا وقت دن کے وظیفہ کا عصر

ہوتا ہے آغاز وقتِ عصر سے | کھائی ہے اُسکی قسم اللہ نے

وَالْعَصْرِ الخ

چار رکعت اس کا ہے ورد ایجوان | پڑھنا تکبیر و اذان کے درمیان

پھر پڑھے فرض اور وہی چار دں امور | جن کا پہلے ذکر آیا اے حضور

پھر رہے مشغول ان میں بیدرنگ | جب تلک ہو جائے سورج زرد رنگ

ساتواں وقت دن کے وظیفہ کا بعد عصر

دھوپ کی زردی سے لے کر تا غروب | پڑھ تو یہ تسبیح و استغفار خوب

أَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ الَّذِیْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْحَیُّ الْقَیُّوْمُ وَاَسْئَلُهُ التَّوْبَةَ

میں اللہ سے مغفرت چاہتا ہوں وہ جس کے سوا کوئی سچا معبود نہیں نہ وہی قائم کرنیوالا ہے اور میں اس سے قبولیت کا

اور سُبْحَانَ اللّٰهِ الْعَظِیْمِ وَبِحَمْدِهٖ

پاک ہے اللہ بزرگ اور اسکی حمد کے ساتھ

اور یہ استغفار پڑھنا جاودان | بس اس آیت سے نکالا ہے یہاں

وَاسْتَغْفِرْ لِذَنْبِكَ وَسَبِّحْ بِحَمْدِ رَبِّكَ بِالْعَشِیِّ وَالْاِبْكَارِ

اور یہی وقت مبارک ہے مراد | اس خدا کے قول میں اے خوش نہاد

فَسُبْحَانَ اللّٰهِ حِیْنَ تُمْسُوْنَ

ایسی حالت میں ہو پھر سورج غروب | یعنی تو پڑھتا ہو استغفار خوب

Marfat.com

پھر اذاں مغرب کی جب ہونے لگے	سُنتے ہی فوراً یہ پڑھنا چاہیئے

اَللّٰھُمَّ ھٰذَا اِقْبَالُ لَیْلِکَ وَاِدْبَارُ نَھَارِکَ

الٰہی یہ تیری رات کا آنا اور تیرے دن کا جانا ہے

وقت دن کے سب جو ہو جائیں تمام	رات کا پھر کیجیئے کچھ انتظام
نفس کا پھر چاہیئے لینا حساب	اس نے دن بھر کیا کیا کار ثواب

بیان سوم رات کے وظائف کے اوقات میں

اوّل وقت کا وظیفہ

دن کے چھپنے سے لگا کر لے جواں	دور ہونے تک شفق کے بیگماں
ہے وظیفہ اس کا مغرب کی نماز	پھر عشا تک پڑھ نوافل باہزار
اور اسی وقت مبارک کی قسم	کھاتا ہے قرآن میں رب ذوالکرم

فَلَآ اُقْسِمُ بِالشَّفَقِ

ہیں نوافل اب جو پڑھنے کے تمام	ہے انہیں کا ناشئۃ اللیل نام
یہ بھی اوّابین سے ہے اے خوش نہاد	اور یہی ہے اگلی آیت سے مراد

تَتَجَافٰی جُنُوْبُھُمْ عَنِ الْمَضَاجِعِ

پس دو رکعت بعد مغرب کے پڑھے	یعنی فوراً جب وظیفہ پڑھ چکے
پہلی میں تو کافرون ہے مستند	دوسری میں قُلْ ھُوَ اللّٰہُ اَحَدٌ
ان کے پیچھے چار رکعت اور پڑھ	پھر عشا تک چاہے تو جس طور پڑھ

Marfat.com

اُن کے بارے میں یہ مروی ہی ضرور	دن کی لغو و لہو کو کرتی ہیں دُور

دوسرا وقت

یہ عشا کے وقت سے ہے ابتدا	خلق کے سونے تلک ہے انتہا
ہے یہ وقت آغاز تاریکیٔ شب	اور اسی کے حق میں فرماتا ہی رب

اَقِمِ الصَّلٰوۃَ لِدُلُوْکِ الشَّمْسِ اِلٰی غَسَقِ الَّیْلِ

ہے یہ عمدہ وقت پُر فضل و کرم	کھائی ہے اللہ نے اس کی قسم

وَالَّیْلِ وَمَا وَسَقَ

ماسوا فرضِ عشا کے لاجرم	آئی ہیں دس رکعتیں اسمیں بہم
چار تو فرضوں سے پہلے العزیز	اور ہیں چھ فرضوں کے پیچھے پا تمیز
وتر پڑھ کر یہ پڑھے تسبیح نام	پھر کرے سونے کا اپنے انتظام

سُبْحَانَ الْمَلِکِ الْقُدُّوْسِ

تیسرا وقت

رات کے اوراد میں ہے ذی شعور	ہے یہ سورہنا بھی داخل بالضرور
اور سونے کا وظیفہ جانتا	ہے حقیقت میں نہایت ہی بجا
کیونکہ سونے کے ادب مرعی ہوں گے	تو عبادت میں ہے داخل بیشبہ
خود یہ مروی ہے کہ جب بندہ کوئی	باوضو سوئے بذکرِ ایزدی
جاگنے تک وہ نمازوں میں بہم	لکھا جائے گا بحکم ذوالکرم
ہے یہ ارشادِ رسولِ نامور	باطہارت سوئے جو کوئی بشر
روح اسکی عرش تک جاتی ہے صاف	خواب بھی ہوتا ہے اسکا بیخلاف

Marfat.com

اہلِ علم و اہلِ دل کو بیگمان
نیند میں اسرار ہوتے ہیں عیاں

ہے اسی باعث سے حکم مصطفٰے
سونا عالم کا عبادت ہے صفا

سانس لینا اس کا اِک تسبیح ہے
سونے میں بھی اسکو اک تفریح ہے

سونے کے آداب نو ہیں ایچواں
ہے مناسب اُن کا اب کرنا بیاں

آدابِ اوّل

کرنا مسواک و طہارت باصفا
کیوں کہ ہے فرمان پاک مصطفٰے

یعنی سوئے باطہارت جو کوئی
عرش تک روح اسکی جاتی ہے چلی

اس لئے ہوتا ہے سچا اُسکا خواب
اور اگر سوتا ہے ناپاک و خراب

روح اسکی جا نہیں سکتی وہاں
خواب بھی ہوتا ہے اسکا بدنشاں

پر طہارت سے جو ہے اِس جا مُراد
ظاہر و باطن کی ہے رکھ اسکو یاد

جو حجابِ غیب کر دیتی ہے دُور
باطنی ہے وہ طہارت بالضرور

آدابِ دوم

رکھ سرہانے اپنے تو آبِ وضو
اور رکھ مسواک بھی پاس اپنے تو

رات کو اُٹھنے کی نیّت کر مگر
جب کھلے آنکھ اُٹھتے تب مسواک کر

کیونکہ حضرت رات بھر میں چند بار
کرتے تھے مسواک سن اے ہوشیار

یعنی ہر سونے کے وقت اور ایسے ہی
کرتے تھے ہر جاگنے کے وقت بھی

اور یہ فرمایا کہ جب اپسندہ نکو
اُٹھنے کی نیّت سے سوئے رات کو

پھر نہ جاگے وہ تو نیّت کا ثواب
اسکو مل جائیگا بے رنج و عتاب

Marfat.com

آداب سوم

کچھ وصیّت جس کو کرنی ہو اگر
وہ وصیت رکھ کے سوئے زیر سر

یعنی لکھ کر بس وصیت نامہ کو
وہ سرہانے رکھ کے سوئے نیک خو

کیوں کہ سونے میں ہی مرنے کا بھی ڈر
بے وصیت جو کوئی جائے گا مر

عالم برزخ میں اسکو حشر تک
منع ہوگا بولنا بے شبہ و شک

مُردے اس سے بولیں گے آکر قریب
پر نہ کچھ بولے گا ان سے وہ غریب

پھر وہ آپس میں کہیں یہ بینوا
بے وصیت کے مگر ہے مر گیا

آداب چہارم

کرکے توبہ ہر گناہ سے بالیقین
دل سے ہو تو خیر خواہ مؤمنین

بعدہٗ سورہ بلا خوف و خطر
ہے یہ بہتر تیرے حق میں سیر سر

آداب پنجم

عمدہ بستر پر نہ ہو آرام جو
بلکہ بستر چھوڑ دے تو خوب ہو

یا کہ اوسط درجہ کر لے اختیار
پر نہ بستر گر گدا ہو زینہار

پہلے وقتوں میں تھے بعضے پارسا
جانتے تھے وہ بچھونے کو بُرا

خاص کر اصحاب صُفّہ باصفا
کچھ زمیں پر بھی نہ بچھواتے ذرا

یوں ہی سو جاتے زمیں پر خوش صفات
یہ بھی فرماتے تھے اپنے حق میں بات

خاک سے بندے ہیں سب پیدا ہوئے
کیا بچھیں اس سے جب اسمیں جائیں گے

آداب ششم

Marfat.com

نیند کا غلبہ نہ تا وقتیکہ ہو
ہاں جو آخر شب میں اُٹھنے کیلئے
نیند کے غلبہ سے سوتے تھے بزرگ

تو زبردستی نہ غافل بن کے سو
سونے سے چاہیے درد تو سو رہے
ان کا ہے قرآن میں وصف ترک

كَانُوا قَلِيلًا مِّنَ اللَّيْلِ مَا يَهْجَعُونَ

نیند کے غلبے سے گو کوئی پاکباز
اور نہ یہ جانے کہ کیا سہو ہے کہہ رہا
یوں کسی نے عرض آنحضرتؐ سے کی
رات بھر وہ پڑھتی رہتی ہے نماز
ایک رسی میں لٹک جاتی ہے بس
منع فرمایا رسول اللہ نے
حسب طاقت چاہیئے کرنا عمل

گر نہ پڑھ سکتا ہو کچھ ذکر نماز
اُسکو ہے سونا ہی بہتر اور بجا
ہے فلاں عورت کا حال اے نبیؐ
آتی ہے جب نیند تب وہ پاکباز
تا نہ پائے نیند اس پر دسترس
یوں کیا ارشاد شاہنشاہ نے
تا نہ پیدا ہو عبادت میں خلل

آداب مضجع

قبلہ رُخ سونا کہ جیسے قبر میں
یعنی لیٹے داہنی کروٹ پر ضرور
یا کہ پیٹ لیٹے کہ منہ اور تلوے سب

رکھتے ہیں میت کو سُن اے نورعین
تا بدن ہو قبلہ رُخ اے باشعور
جانب قبلہ ہوں باطرز ادب

آداب متفرقہ

وقت سونے کے دُعائیں وہ پڑھے
اور معوذتین پڑھ کر جاوداں

جو کہ پہلے باب میں ہم لکھ چکے
اپنے ہاتھوں پر کرے دم بیگمان

Marfat.com

ہاتھوں کو پھر مُنہ پہ اور تن پر ملے
سرورِ عالم بھی یونہی کرتے تھے

کہف کی دس آیتیں از ابتدا
ایسی ہی دس آیتیں از انتہا

چاہئیں پڑھنی کہ یہ آیاتِ نور
خود تہجد کو اٹھاتی ہیں ضرور

آدابِ نہم

جب کبھی جاگے تو پڑھ لے یہ دُعا
یونہی آنحضرت بھی پڑھتے تھے سدا

لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ الْوَاحِدُ الْقَہَّارُ رَبُّ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَمَا
نہیں کوئی سچا معبود مگر اللہ جو ایک ہے زبردست ہے پروردگار ہے آسمانوں اور زمین کا اور ان کے
بَیْنَہُمَا الْعَزِیْزُ الْغَفَّارُ
درمیانی اشیاء کا غالب ہے بخشنے والا

جاگتے ہی سب سے پہلے باوضو
ذکرِ حق لے دل پہ جاری ہو ضرور

پس محبت کی یہی پہچان ہے
ذکر بہرِ الفتِ جانان ہے

چوتھا وقت

آدھی شب کے وقت ہے بے شک و شک
اک بڑا حصہ ہے شب کا جب تلک

ہے تہجد کا یہ وقت اے اہلِ جود
ہے یہی وہ جو ہے نعمت باجود

یعنی ہے یہ وقت تجھے خواب کے
کھائی ہے جس کی قسم اللہ نے

وَاللَّیْلِ اِذَا یَغْشٰی

کھائی شب کے ٹھیر جانے کی قسم
ٹھیرتی ہے شب سے دم لا جرم

جاگنا اس وقت میں کوئی نہیں
غیر ذاتِ پاک ربّ العٰلمین

Marfat.com

یوں کسی نے پوچھا یا خیر الوریٰ
وقت افضل کونسا ہے رات کا

پس یہ فرمایا کہ آدھی رات کا
کیونکہ اسدم عرش بھی ہی جھومتا

چرخِ اوّل پر خدائے لایزال
ہے تجلّی کرتا باشانِ جمال

چلتی ہے جنّات عدن کی ہوا
ہو قبول اس وقت میں ہر اک دعا

جاگنے کی جب ہوائیں پڑھ چکے
ورد ایسے وقت میں یہ چاہیئے

ذکر سابق کے تو جب اے فتا
کر وضو آداب سے باقاعدا

جا نماز اپنی پہ پھر ہو کر کھڑا
یہ پڑھے پڑھتے تھے یونہی مصطفےٰ

اَللّٰھُمَّ رَبَّ جِبْرِیْلَ وَمِیْکَائِیْلَ وَاِسْرَافِیْلَ فَاطِرَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ

اے اللہ اے پروردگار جبرئیل کے اور میکائیل کے اور اسرافیل کے آسمانوں اور زمین کے پیدا کرنے والے

کر پھر آغاز تہجد پانماز
بارہ رکعت ہے تہجد کی نماز

پانچواں وقت

یہ چھٹا حصّہ ہے پچھلی رات کا
نام اس کا ہے سحر اے پارسا

اَلْبَتْ قَلِیْلًا مَّا ھُمْ یَسْتَغْفِرُوْنَ

ہے یہ ساعت فجر ہی سے متصل
سحری اس میں کھاتے ہیں اے اہلِ دل

وِرد اس کا ہیں نوافل کلام
ہو چکے شب کے وظیفے سب تمام

عابدوں کے واسطے اوقات کی
تھی یہی ترتیب جو لکھی گئی

اور بزرگانِ سلف ان کے سوا
چار یا تیں اور بھی کرتے ادا

روزہ رکھنا صدقہ دینا بیش و کم
اور مریضوں کی عیادت لاجرم

اور جنازہ پر بھی جانا اے فتا
افضلیت اس کی ہے بے انتہا

Marfat.com

بیان سوم اس امر کے ذکر میں کہ حالات کے مختلف ہونے سے اوقات کے معمول بھی مختلف ہو جاتے ہیں

مزرع دنیا کے جو ہیں زارعین — بس وہ چھ احوال سے خالی نہیں
یا وہ عابد ہوں گے یا عالم ضرور — یا وہ طالب علم یا حاکم ضرور
یا وہ ہوں گے اہلِ حرفہ اہلِ کار — یا وہ موحّد خاص حق کے رازدار
پس ہیں ان سب کے وظائف بھی جدا — جن کی یہ تفصیل ہے اے باصفا

اوّل عابد

پہلے عابد یعنی وہ مردِ خدا — جو عبادت میں رہے شاغل سدا
اور سوا اس کے نہ ہو کچھ اس کو کام — بے عبادت کے نکمّا ہو مدام
اُس کے حق میں ورد کے اوقات کی — ہے یہی ترتیب کافی اے اخی
یعنی دن اور رات کے وقتوں میں جو — ذکر اب ہم کر چکے ہیں مُو بمُو
اور ہے جائز گر یہ مردِ پاک وصاف — اپنے وردوں میں کرے کچھ اختلاف
یعنی گو ان سارے وقتوں میں مدام — وہ نمازیں ہی پڑھے جائے تمام
یا تلاوت میں تمام اوقات کو — صرف کر دے ہے روا بے گفتگو
یا کہ سُبحَانَ اللہ کہنے میں ہی بس — وہ رہے مشغول ہر دم ہر نفس
اور کرتے بعض اصحابِ کبار — ورد اس تسبیح کا بارہ ہزار
بعض حضراتِ صحابہ سی ہزار — پڑھتے سُبحَانَ اللہ دن بھر بشمار

Marfat.com

بعض چھ سو رکعتیں بعضے ہزار
پڑھتے تھے بے ناغہ ہر لیل و نہار

کم سے کم پڑھتے تھے اتنی رکعتیں
پس وہ تھیں سو رکعتیں دن رات میں

وِرد بعضوں کو تلاوت کا ہی تھا
تنہا یہی معمول اُن ابرار کا

ختم کرتا تھا کوئی دِن بھر میں ایک
کوئی دو قرآن باترتیل نیک

بعض دن بھر اور بعضے رات بھر
ایک ہی آیت میں کر دیتے بسر

یعنی اُس میں فکر کرتے بے شمار
اِس لئے اسکو ہی پڑھتے بار بار

کرزبن دیرہ تھے ابدالِ کبیر
ٹھہرے وہ مکہ میں باشوقِ کثیر

ایک دن میں روز وہ ستر طواف
سات پھیروں کے کیا کرتے تھے صاف

ایسے ہی ہر رات میں ستر طواف
سات پھیروں پر تھا شامل ہر طواف

سات پھیرے ختم کر چکتے وہ جب
پڑھتے تھے دو رکعتیں بھی با ادب

باوجود اس کے وہ ہر شب بالدوام
کرتے تھے دو ختم قرآن لا کلام

اب اگر اُس کا لگائیں ہم حساب
دیکھیں اُن کی ہمت و جہد عجاب

پس مسافت رات دن کے طوف کی
تیس کوس اے مردِ عاقل ہو گئی

دو سو اسّی رکعتیں ہوتی ہیں سب
اور ہوئے دو ختم قرآن با ادب

کیا ٹھکانا ہے بھلا اس جہد کا
مرحبا صد مرحبا صد مرحبا

پس وظیفوں سے غرض اے سو منو
پاک کرنا دِل کا ہے جس طرح ہو

ذکر سے ہے نفس مرحبا نامُراد
تا ہو دِل مشتاق خلّاقُ العِباد

اِس لئے جس بات کا اے باہنر
دِل میں طالب کے زیادہ ہو اثر

پس اسی کا شغل رکھے بیشتر
اور رہے اس میں لگا آٹھوں پہر

اس سے دِل گھبرائے جب یا بے حضور
پھر وظیفہ دوسرا بدلے ضرور

Marfat.com

دوم عالم

یا کہ عالم ہوگا وہ مردِ نکو ٭ جس سے پہنچے فائدہ مخلوق کو
فتویٰ و تعلیم و تصنیفات سے ٭ مومنوں کو جس سے پہونچیں فائدے
عابدوں کے وِرد کی ترتیب سے ٭ وِرد اس کا مختلف ہے اند کے
کیونکہ فتویٰ اور کتب بینی مدام ٭ ہیں ضروری بہرِ علمائے کرام
ہیں یہ باتیں دین میں کارِ کبیر ٭ چاہیئے ان کے لئے وقتِ کثیر
پس وہ سب اوقات کو اپنے اگر ٭ صرف انہیں باتوں میں کرتا ہے بسر
ہے یہی افضل تر اس کے واسطے ٭ فرض و سنّت کے سوا ہر ورد سے
پڑھنا سکھلانے کا فضلِ بیکراں ٭ جس کا باب العلم میں گذرا بیاں
ہے وہی اسکی دلیل اے مومنو ٭ فی الحقیقت سچ تو ہے کیونکر نہ ہو
علم ہے بالذات اِک ذکرِ عظیم ٭ خلق کو دکھلانی راہِ مستقیم
اور خدا و مصطفےٰ کے قول پر ٭ کرنا ہے غور و تامل سر بسر
ایسے ہیں بعضے مسائل اے عزیز ٭ کوئی اُن کو سیکھ لے گر با تمیز
کرلے ساری عمر کو اپنی وہ پاک ٭ گر نہ اُسکو سیکھتا ہوتا ہلاک
پر ہماری ہے غرض اس علم سے ٭ آخرت کی جو کہ بس ترغیب دے
اس لئے عالم کے حق میں اے اخی ٭ اس طرح تقسیم ہے اوقات کی
صبح سے سورج کے چڑھنے تک مدام ٭ وہ رہے ذکر و وظائف میں تمام
دن چڑھے سے دوپہر تک سر بسر ٭ وہ پڑھانے میں رہے مشغول تر
دوپہر سے عصر تک پھر سر بسر ٭ رکھے فتویٰ اور کتابوں پر نظر
عصر سے تا زرد ہیئے پھر منیر ٭ رکھے تدریسِ احادیثِ کبیر

Marfat.com

مہر کی زردی سے تا وقتِ غروب — چاہیئے تسبیح و استغفار خوب
رات کی ترتیب عالم کی وہی — چاہیئے کرتے تھے جیسے شافعی
تین حصّہ کرتے تھے وہ رات کے — اِک تہائی تو کتابوں کے لئے
دوسرے حصّہ میں پڑھتے تھے نماز — تیسری میں سوتے تھے وہ پاکباز
ہاں یہ جاڑوں میں تو ہو سکتی ہے بات — گرمیوں میں ہے ولے از مشکلات
ہاں اگر دن کو زیادہ سور ہے — تو نہیں دشوار عالم کے لئے

سوم طالب علم

جو ہو طالب علم۔ یعنی وہ بشر — علم ربّانی جو سیکھے بسر
گر وہ پڑھنے میں رہے شاغل مدام — ذکر اور نفلوں سے بہتر ہے یہ کام
اس لئے طالب کے بھی اوقات کی — ہے وہی ترتیب جو عالم کی تھی
علم پڑھنے کی فضیلت بیکراں — ہم نے باب العلم میں جو کی بیاں
اس سے ظاہر ہے کہ پڑھنا علم کا — اِن وظائف سے ہے افضل اے فتا

چہارم اہل حرفہ

اہل حرفہ یعنی وہ اہلِ عیال — ہو کمانا جسکو لازم لامحال
اس کو یہ جائز نہیں اے باہنر — مار دے فاقہ سے کینہ بسر
اور وہ اپنی وقت کو بے انتظام — صرف کر ڈالے عبادت میں تمام
بلکہ اسکو کام کرنا چاہیئے — فکرِ نانِ شام کرنا چاہیئے
لیکن اپنے کام میں ذکرِ خدا — غافلانہ وہ نہ بھولے مطلقا
کیونکہ تسبیح و تلاوت ذکرِ ربّ — کام کرنے میں بھی ہیں ممکن یہ سب

Marfat.com

پس کمالے خرچ کے قابل وہ جب
ہو او نہیں اوراد میں مشغول تب

اور جو سارا دن کمانے میں رہے
اور کرے صدقہ جو حاجت سے بچے

یہ تو سب اوراد سے ہے عمدہ تر
سب وظیفوں سے ہے بہتر سر بسر

پنجم حاکم

ہو جو حاکم جیسے قاضی اور امام
جو مسلمانوں کا رکھے انتظام

رکھے ہمدردیِ مخلوقِ خدا
حاجتیں سب کی رہے کرتا روا

صاف نیت سے موافق شرع کے
چاہیئے دیتا رہے وہ فیصلے،

انتظامِ ملک میں اس کا یہ کام
اِن وظیفوں سے ہے بہتر لاکلام

دن میں مشغولِ عدالت ہو سدا
بس نمازِ فرض پر ہو اکتفا

رات میں اوراد مذکورہ پڑھے
جس طرح حضرت عمرؓ کرتے رہے

اور یہ فرماتے تھے وہ پارسا
نیند سے مجھکو علاقہ کیا بھلا

دن کے سونے سے ہو خلقت کا زیاں
سو رہیں شب کو تو ہے اپنا زیاں

ششم مُوحِّد

یا موحد یعنی وہ مردِ نکو ٭
جو ہو محوِ ذاتِ واحد مو بمو

ناپسند اسکو ہوں سب دنیا کے طور
ماسوا حق کے نہ ہو کچھ فکر اور

ہو نہ غیر اللہ کا وہ آشنا ٭
اور نہ ڈرتا ہو کسی سے جز خدا

کچھ نہ رکھتا ہو توقع غیب سے
ذاتِ مولیٰ پر توکل ہو اُسے

جب کسی شئے کو وہ دیکھے بسر
تو خدا ہی اُس میں خود آئے نظر

Marfat.com

کجا غیر کو غیر کو لفظ غیر
ھُوَ اللّٰہُ ھُوَ اللّٰہُ مَا فِی الوجود

جس کا یہ رتبہ ہو اے عالی گہر
خاص بندے ہے وہ قصہ مختصر

اس کو پھر ترتیب اوفات اے فتا
چاہیئے کیا وہ تو ہے خود با خدا

پس وظیفہ ایک ہی اس کا ہے بس
یعنی وہ بعد فریضہ ہر نفس

ایسا ہو یادِ خدا میں مشتعل
ایسا ہو واصل خدا سے اسکا دل

دل میں جو کچھ گزرے یا جو کچھ سنے
یا کوئی شئے آنکھ کے ہو سامنے

سب میں حاصل ہو اُسے فکرِ مزید
دیکھے سب میں قدرتِ ربِّ مجید

ایسے شخصوں کے مراتب بیگمان
دمبدم ہوتے ہیں عالی اے جواں

ہاں یہی وہ لوگ ہیں جو تیز تیز
کر گئے اللہ کی جانب گریز

ان کو ہر دم ہیں عجائب راحتیں
اُن کے ہی حق میں یہ آئیں آئتیں

اِنِّیْ ذَاھِبٌ اِلٰی رَبِّیْ سَیَھْدِیْنِ
میرا اپنے پروردگار کی طرف جاتا ہوں عنقریب وہ مجھے ہدایت دے گا

ہر کسی کو کب ہو یہ رتبہ نصیب
ہے وہ امثالِ غزالی کا نصیب

پس کہیں ہر کوئی اپنے آپ کو
جانکر ایسا موحد مو بمو ٭

کرنہ دے بیقاعدہ اپنا طریق ٭
یعنی وقتوں کی وہ ترتیب و ثیق

جو وظیفہ لکھ چکے ہم اے ہمام
راستی حق کی طرف کے ہیں تمام

قُلْ کُلٌّ یَّعْمَلُ عَلٰی شَاکِلَتِہٖ

دوسرا بیان شب بیداری کی فضیلت میں

آیۃ اِنَّ رَبَّکَ یَعْلَمُ اَنَّکَ تَقُوْمُ اَدْنٰی مِنْ ثُلُثَیِ اللَّیْلِ وَنِصْفَہٗ وَثُلُثَہٗ
بیشک تیرا رب جانتا ہے کہ تو اٹھتا ہے دو تہائی رات کے قریب اور نصف شب کے اور ثلث شب کے

Marfat.com

آیۃ وَالَّذِیْنَ یَبِیْتُوْنَ لِرَبِّھِمْ سُجَّدًا وَّقِیَامًا آیۃ تَتَجَافٰی جُنُوْبُھُمْ

اور وہ لوگ جو رات گذارتے ہیں اپنے پروردگار کے لئے سجدہ اور قیام کرتے ہوئے جدا ہوتے ہیں ان کے پہلو

عَنِ الْمَضَاجِعِ

خواب گاہوں سے

چو انجم تا سحر مژگاں بہیکدیگر نخواہی زد
اگر دانی چہ درہا در دل شب باز میگردد

وہ حبیبِ کبریا خیر الانام
آگیا تھا پائے اقدس پر وہم
پوچھا لوگوں نے کہ اے شاہ جہاں
کیوں مشقت کرتے ہیں آپ اسقدر
کیا نہ ہو جاؤں بھلا عبد شکور
بو ہریرہ کو یہ فرمایا کہ گر
یعنی نازل رحمتیں تم پر رہیں
پس پڑھو تم رات کو اٹھکر نماز

اس قدر فرماتے تھے شب کو قیام
پھٹ گئے تھے انکے صدقے جائیں ہم
آپ تو معصوم ہیں اللہ کے ہاں
تب یہ فرمایا کہ سچ ہے یہ مگر
شکر سے تو بڑھتی ہے نعمت ضرور
چاہو تم رحمت خدا کی بیشتر
زندگی میں قبر میں اور حشر میں
بہر خوشنودیٔ رب بے نیاز

ہیچ قفلے نیست نکشاید بآہ نیم شب
دامن دل گیر ہر جا تنگلے پیدا شود

اور یہ فرمایا کہ گر دو رکعتیں
ہے یہ سب دنیا و ما فیہا سے بس
ہو تمہیں امت پر نہ وہ مشکل اگر
فرض کر دیتا میں ان کو بیشتر

اٹھ کے پچھلی رات کو مومن پڑھیں
ان کے حق میں بہتر اے روشن نفس
فرض کر دیتا میں ان کو بیشتر

کسی کز تنگدستی ہر دم آویزد بدامانی
ندانم دامن شب را بجز محکم نمی گیرد

قبر کی ظلمت سے بچنے کے لئے
شب کی تاریکی میں دو رکعت پڑھے

Marfat.com

ایک دِن تشریف لائے جبرئیل — عرض کی حضرت سے اے شاہِ جلیل
ہیں بہت نیک آدمی ابنِ عمرؓ — پر نماز اٹھ کر پڑھیں شبکو اگر
آپ نے بس قول یہ جبرئیل کا — کہدیا ابنِ عمرؓ سے یہ بلا
پھر اُنہوں نے جاگنے کا التزام — کر لیا ہر رات باصد انتظام

دِل ز احیائے شبے دیگر روشن میشود
زیں جواہر سرمہ چشم کور روشن میشود

حضرت یحییٰ نے اکدن پیٹ بھر — جَو کی روٹی کھائی تھی انجوش سیر
اس سبب سے رات بھر سوتے رہے — ورد معمولی جو تھے ناغہ ہوئے
پس یہ اُن پر وحیِ ربِ نازل ہوئی — یعنی اے یحییٰ بتاؤ تو سہی
تم نے میرے گھر سے کوئی اور گھر — پالیا کیا اچھا اور پاکیزہ تر
یا کوئی ہمسایہ ایسا مِل گیا — قرب سے میرے جسے سمجھا بھلا
اپنی عزت کی قسم اے باوفا — جھانک لے جنت کو تو گر ایکبار
شوق سے چربی تری جائے پگھل — بلکہ تن سے جان بھی جائے نکل
اور اگر دوزخ سے جھانکے ایسے ہی — خوف سے چربی پگھل جائے تری
اور تو لوہا پہنے بدلے ٹاٹ کے — خوں گرے آنسو کے بدلے آنکھ سے
یوں کسی نے عرض آنحضرت سے کی — ہے عجب حالت حضور اس شخص کی
وہ تہجد رات کو پڑھتا ہے بس — دِن کو کرتا ہے وہ چوری بوالہوس
پس یہ فرمایا کہ یہ شب کی نماز — اس کو اس چوری سے خود رکھے گی باز
بلکہ شب بیدار ہیں جو باخدا — اُن کو آنحضرت نے دی ہے یہ دُعا
یعنی ہو اس شخص پر افضال رب — جو نماز اٹھ کر پڑھے ہنگامِ شب
اور جگائے اپنی منکوحہ کو بھی — پھر نماز اٹھ کر پڑھے وہ بھی تبھی

Marfat.com

اور اگر جاگے نہ وہ تو یہ بشر
اُس کے مُنہ پر پانی چھڑکے سَر بسر

ہو خدا کا فضل اُس عورت پہ بھی
یونہیں شوہر کو جگائے جو کوئی

حضرتِ سفیانؓ ثوری نیکذات
پیٹ بھر کھا بیٹھے کھانا ایک رات

پھر یہ فرمایا کہ خر کو گھاس سب
دیں زیادہ لیں زیادہ کام تب

لیں عبادت صبح تک کرتے رہے
نفس سے بدلے یہ کھانے کے لئے

حضرتِ طاؤسؓ خوش اوقات جب
لیٹتے بستر پہ اپنے وقتِ شب

پھر اوچھلتے اِس سے وہ بہرِ سجود
بھونے میں جس طرح اُچھلے نخود

اُٹھ کے وہ پھر صبح تک پڑھتے نماز
اور یہ فرماتے تھے با سوز و گداز

یاد میں دوزخ کے یہ حالت ہوئی
عابدوں کی چین اور نیند اُڑ گئی

حضرتِ عبدؓ العزیز حق شناس
رات کو جب آتے تھے بستر کے پاس

کہتے اُس پر ہاتھ اپنا پھیر کر
اے بچھونے نرم تو ہے تو مگر

ہے قسم اللہ واحد کی مجھے
فرشِ جنت سے نہیں نسبت تجھے

اِس طرح کہہ کر وہ مردِ پاکباز
رات بھر پڑھتے رہتے تھے نماز

کہتے ہیں حضرت فضیلؓ خوش صفات
جب کہ میرے سامنے آتی ہے رات

پہلے مجھ کو رات ہی کے طول سے
خوف لگتا ہے کہ یہ کیونکر کٹے

پر میں کر دیتا ہوں قرآن کو شروع
اتنے میں ہو جاتا ہے سورج طلوع

کہتے ہیں یوں بوالجویریؓ حق شناس
بوحنیفہؓ کے رہا چھ ماہ پاس

میں نے اتنے عرصہ میں انکو کبھی
لیٹتے دیکھا نہ ہرگز اے اخی

کہتے ہیں حضرت سمیرہؓ نیک خو
میں نے دیکھا مالک دینار کو

وہ مصلے پر ہے شب کو کھڑے
پھر پکڑ کر اپنی داڑھی رو دیئے

روتے روتے پڑ گیا اُن کا گلا
اس طرح کہتے تھے با صد اتجا

Marfat.com

میرے بوڑھے پن کو یارب الانام
کردے تو دوزخ پہ اب قطعی حرام

یا الٰہی ہے تجھی کو آگہی ؎
دوزخی ہوں یا کہ ہوں میں جنتی

صبح صادق تک یونہی کہتے رہے
التجا کر کے خدائے پاک سے

قول ہے یہ مالک دیندار کا
وردِ اک شب بھول کر میں سو رہا

خواب میں دیکھا کہ اک حورِ حسیں
ہاتھ میں رقعہ لئے وہ ماہ جبیں

مجھ سے کہتی ہے کہ تو پڑھ کر سنا
میں نے جب دیکھا تو یہ مضمون تھا

شہوتوں نے تم کو ڈالا لہو میں
حورِ جنت کی نہ یاد آئی تمہیں

جا کے تم جنت میں حوروں سے ملو
عمر دائم ہے وہاں اے غافلو

خوابِ غفلت سے اٹھو ہوشیار ہو
اور تہجد میں پڑھو قرآن کو

کہتے ہیں ازہرؓ کہ میں نے ایک بار
خواب میں دیکھی زنِ روشن عذار

میں نے پوچھا کون ہے اس نے کہا
میں ہوں حورِ جنتی اے پارسا

میں نے پوچھا کر لے تو مجھ سے نکاح
تا مرے دل کو ہو تجھ سے انشراح

بولی میرا مہر کر دے تو ادا
پوچھ لے مالک سے میرے بھی ذرا

میں نے پوچھا مہر کیا اے سروِ ناز
بولی اکثر پڑھ تہجد کی نماز

حضرتِ وہبؒ بمانی نیک فال
ایک سا دم کو بھی نہ لیٹے تیس سال

اور کہا کرتے کہ شیطاں کو اگر
اپنے گھر میں دیکھ لوں میں سر بسر

اس سے بہتر ہے کہ میں گھر میں کبھی
بہتر آرام دیکھوں اے اخی

ایک تھا چرواہے کا تکیہ انکے پاس
جب کہ آتی نیند اُن کو بیقیاس

اُسکو اپنا سینہ رکھ کر وہ حضور
لیکے کچھ آرام کرتے نیند دور

ربِّ اکبر کو کسی درویش نے
خواب میں دیکھا یہ فرماتے ہوئے

میں سلیماں تھی کی اب خوابگاہ
بہتر و عمدہ کروں بے اشتباہ

Marfat.com

اس نے میرے واسطے چالیس سال
کی گوارا محنت و جہدِ کمال

اِک وضو سے کی ادا با صد نیاز
بس عشاء و صبح کی اس نے نماز

اور روایت ہے کہ نیچے عرش کے
اِک فرشتہ ہے مشابہ مرغ سے

اس کے نیچے مومنوں کے آبدار
اور زیرِ جد سبز کے ہیں اسکے خار

جاتی ہے اوّل تہائی رات جب
بولتا ہے مار کر بازو وہ تب

کہتا ہے اب جاگنے والے اٹھیں
اپنی جھولی سچی دولت سے بھریں

جب کہ آدھی شب گذرتی ہے صفا
پھڑپھڑا کر بازو وہ ہے چیختا

اب تہجد والے اٹھیں جلد تر
بے بہا دولت ملے گی بیشتر

دو تہائی شب گذر جاتی ہے جب
بے تامل بانگ یوں دیتا ہے تب

اب اُٹھیں جو پڑھنے والے ہیں نماز
قرب حق کا ہے یہی سامان و ساز

نعرہ زن ہوتا ہے بعدِ فجر یوں
غافلو اٹھو نہو اب سرنگوں

غزل

درونِ گنبدِ گردونِ فتنہ بار مخسب
بزیرِ سایۂ پُل موسمِ بہار مخسب

فلک زکاہکشاں تیغ بر کفِ استاد است
بزیرِ سایۂ شمشیرِ آبدار مخسب

ز چار طاقِ عناصر شکست می بارد
میاں چار مخالف باختیار مخسب

حلال نیست بہ بیمار دار خوابِ گراں
ترحمے بکن و بہر دلِ فگار مخسب

بذوقِ مطرب و مے روزہا بشب کردی
شبے بذوقِ مناجات کردگار مخسب

بذوقِ رنگ حنا کودکاں نمی خسپند
چہ می شود تو ہم از بہرِ آں نگار مخسب

Marfat.com

تیسرا بیان شب بیداری کی سہل تدبیریں

خلق پر مشکل ہے اُٹھنا رات کا
رات کے اُٹھنے کی شرطیں ہیں شمار

پر جنہیں توفیق دے وہ کیسے

ظاہری و باطنی ہیں چار چار

شرائط ظاہری

شرط اوّل

کھا زیادہ تو نہ اے مردِ فقیر
اور پانی سے ہی نیند آتی زیاد

کیونکہ پانی پینا پڑتا ہے کثیر

پڑتا ہے پھر شب کے اُٹھنے پر

شرط دوم

دن کو کچھ ایسی مشقت کا بھی کر
سُست ہو جائیگا تو تھک کر اگر

تو نہ کر ہو جس سے تھک کر بیقرار

نیند آئے گی زیادہ سیر

شرط سوم

دن کے سونے کو نہ چھوڑ اے نیک پے
ہے یہ سنت شب کو اُٹھنے کیلئے

شرط چہارم

تو نہ کر دن میں بہت جسم و دماغ
دل کی تاریکی بڑا آزار ہے

کیونکہ کرتی ہیں یہ دل کو بیقرار

رحمت اور بند میں یہ دیوار ہے

یوں حسن سے بولا کوئی اہل بصر
رات کا اُٹھنا میں کرتا ہوں پسند

Marfat.com

اور سرہانے رکھتا ہوں آبِ وضو
پھر بھی اُٹھ سکتا نہیں اے نیکخو

پس یہ فرمایا تیرے جرم و گناہ
روک رکھتے ہیں تجھے بے اشتباہ

کہتے ہیں یوں بو سلیماں نیکنام
ہے تہجد کا عدو اکلِ حرام

اور نماز با جماعت بالیقیں
بیگناہوں کی قضا ہوتی نہیں

جس طرح فحش اور بُرائی سے نماز
روکتی ہے اے فقیرِ بانیاز

ایسے ہی فحش اور بُرائی سے نماز
روکتی رہتی ہے اور رکھتی ہے باز

باطن کی شرائط بھی چار ہیں

شرطِ اوّل

صاف رکھنا دِل کا سب خطرات سے
مومنوں کے کینہ سے بدذات سے

کیونکہ جس کے دِل پہ فکرِ دنیٰ
ہوتا ہے غالب ہمیشہ ہر گھڑی

رات کا اٹھنا نہیں اسکو نصیب
اپنی ہی فکروں میں رہتا ہے غریب

اور جو اُٹھتا ہے تو غفلت سے نماز
بے تامل پڑھتا ہے اور بے نیاز

شرطِ دوم

دِل پہ ہر دم خوف رکھنا لاجرم
اور توقع رکھنا جینے کی بھی کم

کیونکہ جب سوئے گا ہولِ آخرت
اوڑھکا لیف و عذاب عاقبت

نیند اُڑ جائے گی فوراً بیگماں
جیسے ہے طاؤس کا قول ایجاباً

یادِ دوزخ میں اُڑے عابد کا خواب
یادِ دوزخ میں ہوئی حالت خراب

Marfat.com

شرط سوم

جاگنے کی جو فضیلت ہے بیاں
ہو چکی اس کا کرے شکر و ثنا

یعنی اُس کا شوق اور امید تام
چاہیئے دل میں ہمیشہ لاکلام

تاکہ یہ شوق اور امید عجب
جاگنے کے واسطے خود ہوں سبب

شرط چہارم

سب بواعث میں سے باعث عمدہ تر
ہے وہ اللہ کی محبت سب سے بہتر

ہو محبت جس کو رب پاک کی
اس کو خلوت بھی ہمیشہ بھائیگی

جس کو خلوت ہوگی مرغوب اے فتا
نیند آئے گی نہ اُسکو مطلقاً

کیونکہ خلوت خاص ہے یہ وقت شب
طالب خلوت کا سونا ہے عجب

جیسے کوئی خوب صورت شخص پر
شیفتہ ہو یا دل شوریدہ تر

خلوتوں میں ہیں وہ اپنے یار سے
بے تکلف کیا اُڑانا ہے مزے

نیند اُسکو رات بھر آتی نہیں
کوئی شئے اُسکے سوا بھاتی نہیں

گر بہ اس خلوت میں وہ آرام جاں
اُس کی آنکھوں سے بھی ہو بیشک نہاں

خواہ پردہ میں ہی وہ محبوب ہو
یا اندھیرے گھر میں وہ مجوب ہو

صرف اسکے پاس ہی رہنے میں بس
ہوتی ہے عاشق کو فرحت ہر نفس

وہ نظر آتا نہیں لیکن ضرور
اس میں ہی عاشق کو ہے لطف و سرور

یعنی اپنا درد اس کے سامنے
جا بجا ہے رہ بیاں کرتا رہے

ہوتا ہے حالانکہ یہ حسن و جمال
عارضی و بے ثبات و بے کمال

Marfat.com

نیست حُسنِ بے بقا شایستۂ دلبستگی
با چراغِ برقِ یک پروانہ ہمراہی نہ کرد

ہیں علےٰ ہذا یہ شب بیدار بھی
جاگتے سے پاتے ہیں لذت بڑی

اور اسی باعث یہ مردِ ایزدی
جانتے ہیں رات کو کوتاہ بھی

جیسے عاشق وصل کی شب کو مدام
جانتے ہیں کم سے کم با شوق تام

ایک شب بیدار سے پوچھا گیا
ہوتا ہے کیا حال شب کو آپ کا

بولے وہ کیا حال بتلاؤں کہ رات
ہے نہایت ہی قلیل و بے ثبات

اپنی صورت شب دکھاتی ہے مجھے
اور چلی جاتی ہے اے فرخندہ پے

سوچنے بھی میں نہیں پاتا غریب
رات تھی یا کیا تھی یہ حالت عجیب

ایک شب بیدار کا یہ قول تھا
حال ہوتا ہے عجب شب کو مرا

ہوتا جاتا ہے اندھیرا جس گھڑی
دیکھنے سے مجھ کو ہوتی ہے خوشی

پہ خوشی پوری نہیں ہوتی کہ بس
صبح کا کرتا ہوں غم اے خوش نفس

کہتے ہیں اک عارفِ شب زندہ دار
اور تو کچھ غم نہیں ہے زینہار

ہاں مگر گذرے مجھے چالیس سال
صبح ہو جانے کا رہتا ہے خیال

رکھتے تھے یوں بو سلیماں یا تمیز
مثل شب کے کچھ نہیں دنیا میں چیز

گر نہ پیدا ہوتی رات اے ارجمند
ہیں نہ کرتا رہنا دنیا میں پسند

بعض بے خوابوں کا یہ ارشاد ہے
کوئی دنیا میں نہیں ہے ایسی شے

جس میں ہو نعماے جنت کا مزا
ہے مگر شب کی مناجات اے فتا

یعنی راتوں کو مناجاتِ نہاں
ہے سراسر مثل نعماے جناں

جو حلاوت اور انوار و ضیا
پاتے تھے اس وقت میں وہ اولیا

جانتے تھے اس کو وہ بس بے سبب
ہوتا ہے اس وقت دل کو قرب رب

Marfat.com

کچھ نہ کچھ اس امر کا راز نہاں | جلد ثالث میں کریں گے ہم بیاں

پانچواں بیان سال بھر کے عمدہ ایام میں

اور جو راتیں بہتر پُر نور ہیں | اور خدا کے فضل سے معمور ہیں
سال میں ہے پندرہ ان کا شمار | چاہیئے ان سے عفلت زینہار
خیر کے اوقات ہیں یہ بالتمام | اور تجارت کے لئے عمدہ مقام
جب کہ موسم سے رہے غافل کوئی | فائدہ اسکو نہیں ملتا کبھی
ہیں وہ چھ راتیں مہ رمضان کی | جن کی یہ تفصیل ہے اے متقی
ایک سترھویں شب رمضان ہے | اور وہی یوم التقا الجمعان ہے
اور یہی دن روز جنگ بدر ہے | اور انہیں راتوں میں لیل القدر ہے
باقی نو راتیں جو ہیں ان کا بیان | کرتا ہوں اول مہینے سے عیان
پہلی شب ماہ محرم کی ہے بس | پھر ہے عاشورہ کی شب اے خوش نفس
اور رجب کی پہلی اور پندرھویں شب | اور ستائیسویں بھی ہے عجب
شب ہے پندرھویں مہ شعبان کی | شب برات اسکا ہے نام اے متقی
عرفہ کی شب اور شب عیدین بھی | ہیں یہ سب خیر و کرامت سے بھری

اور دنوں کا حال اے فرخ شیم | ہے باب الصوم میں لکھ آئے ہم

کریمی پریس لاہور میں باہتمام یوسف حسن پرنٹر فروری ۱۹۳۴ء میں پہلی بار چھپ کر شایع ہوئی۔

Marfat.com

سلسلہ تالیفات قریشی بک ایجنسی لاہور نمبر ۵۸

اسرار العلوم

مختصر ترجمہ منظوم

احیاء العلوم

جلد اوّل

از

حضرت مولانا مولوی شمس الاسلام صاحب کیتھلی نقشبندی مجددی رحمۃ اللہ علیہ

جسے مولانا مرحوم کے وارثانِ حقیقی سے اس کی اشاعت کے دوامی حقوق خرید کر

اور

حضرت مولانا مرزا محمد نذیر صاحب عرشی مؤلف مفتاح العلوم کی نظرِ ثانی

کے بعد

خاکسار محمد حفیظ اللہ قریشی تاجر کتب و مالک قریشی بک ایجنسی لاہور نے

مارچ ۱۹۳۴ء میں

کریمی پریس لاہور میں اپنے اہتمام سے چھپوا کر شائع کیا

بار اول

قیمت ۲ روپے

Marfat.com